بعون صانع بیچون که مکین و مکان فضل خداوند زمین و آسمان

عقده کشای دقائق و مشکلات کشاف غوامض و معضلات شرح نایاب کتاب نادر و کمیاب

موسوم به

شرح قصائد بدر چاچ

مصنفہ

باوجود ہمہ دانی محسود امثال و اقران علام و فہام جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب مرحوم متوطن قصبہ پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ حسن خوبی چھپی

اعلان حق تصنیف اس کتاب کا بحق نولکشور پریس محدود و محفوظ ہے

2676

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی دے سخن کو میرے تو ایسا فروغ ٭ نور سے جسکے ہو نور بدر کا روشن چراغ ٭ خاک تیرہ کو تو ہی نے
دی ہی عقل و جان پاک ٭ تو نے انجم سے کیا افلاک کا گلزار باغ ٭ جسم خاکی کو دیے دو بال و پر جو ہو گئے ٭
مرغ ارواح جنکے بال و پر بازی و لاغ ٭ ذوق و شوق احمدی سے ای مرے معطی کریم ٭ کر لبالب فضل سے
اپنے مرے دل کا ایاغ ٭ سرمۂ مازاغ سے تھین چشم انکی سرگین ٭ قاب قوسین اوادنی کا کھلا جب
ان پہ باغ ٭ السلام علیک یا ختم رسل بالنطق خوش ٭ کہتے تھے کوہ و شجر وحش و طیور باغ و راغ ٭ آل اور
اصحاب کے بھی مدح سے ہو مقتبس ٭ تا چراغ گور ہو جائین ترے عصیان کے داغ ٭ بھیج صلواۃ و سلام
انپر بصدق دل مجید ٭ اور تحیت جسکا واجب تجھ پہ ہی ہر دم بلاغ ٭ کائین کائین پر فضولون کی ہرگز کان کھو ٭
کیا نہین تو جانتا ہی باز مر نادہ کلاغ ٭ امابعد یہ ابجد درست ناکردہ سین و شین سے امتیاز نیافتہ ژولیدہ
بیان عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت خدمت مین شیوا
زبانون سخندان کی گزارش گوہر کہ میرے ایک عزیز با تمیز معز اللہ خان نے قطعہ فہیم و سلیم و ذکی مثل
اسکے ٭ ہوا ہو پرا تو نہین اب کوئی ٭ بیان کیا کرون اسکی اخلاص کا ٭ عجب یکدلی ہی عجب یکروئی ٭

ثانی تو تی کا گذر اسمین کچھ ÷ سیکے سے نکلے ہی دودئی سے ÷ قصاید بدر چاچ میرے پاس لاکر استدعا
شرح اردو کی کی مین نے جو اسکو دیکھا تو دیباچہ محشی کے اشارات وکنایات سے معمور و آبادان پایا گر پوری
تقریر معنی سے خراب وویران یعنی ان اشارات وکنایات سے ہر کسی پر سمجھنا معنی شعر کا آسان تھا
نہ مذاق طلب طالبان معانی کا ایسی تحریر مختصر سے شیرین کام وشیرین روان اگر لکھتے تو خوب لکھتے
لیکن وہ مثل کہ شعر ہٰذا النّاسُ حَولَہٗ عطشاً ÷ وَھُوَ ساقٍ یَرَی وَ لَا یَسقِی ÷ لاجرم اس ناگفتہ کو مین نے
جتایا اور اس خفتہ کو مین نے جگایا اللہ تعالیٰ سے امید قبول کی ہی اور اہل دیدہ والانظر سے چشم داشت عفو
سہو وفضول کی قطعہ تیرہ سو تیرہ مین لکھی مین نے یہ شرح وسیع ÷ جو شرح وبسط مین اپنی بسیط انہ بسیط ÷ بدر نظم
بدر میری شرح اسیر اسطح ÷ جیسے حرف ماہ کا ہو ماہ کامل پر محیط ÷ فقط ہو المستعان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ حمد آن سلطان عالم راکہ عالم پرورست ÷ انس او در راہ ایمان انس وجان را رہبرست ÷ اللغات
حمد تعریف وستایش عموماً وخصوصاً بیان جلال وجمال حضرت کبریائی جل جلالہ بقول محققین ثنا کرنا کسیکا اسکی خوبی
اختیاری پر بنظر تعظیم اسکے جیسے کہین زید خوش نویس ہی اصطلاحاً وہ فعل کہ تعظیم منعم مین ہو خواہ زبان سے
خواہ دل اور ہاتھ سے اور مدح ثنا کرنا زبان سے جو اسکی اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی بقول
بعض حمد ومدح برابر ہین اختیاری وغیر اختیاری شرط نہین عالم جسکی تعریف ہی العالم ما سوی اللہ انس
بالضم الفت وآرام پکڑنا کسی چیز سے بالکسر انسان یہ مفرد بمعنی جمع کے ہی ای آدمیان جان بتشدید نون
نام ابوالجن کا جیسے آدم ابوالبشر ہین المعنی یعنی ساری خوبیان اور تعریفین ازل سے ابد تک
اس سلطان عالم کو جو پیدا وپرورش کرنیوالا عالم کا ہی ثابت وسزاوار ہین جسکا عشق وانس تمامی
انس وجان کیواسطے راہ ایمان مین رہبر ورہنما ہی کہ بدون عشق وانس کے ایمان کو نہین پاتا
بس مصرعہ اول گویا ترجمہ ہی الحمد للہ رب العالمین کا بنا بر اتباع کلام پاک جیسا کہ قرآن مجید
مین ہی اور دوسرا مصرعہ ایما آیہ کریمہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے بس سے

[illegible] have there no faith

مراد لیعرفون ہی بس ایمان مراد معرفت وعرفان سے ہی کہ جن وانس یہی دونون فریق قابل اسکے ہین دونون کو عشق اسکا راہ ایمان کی بتاتا ہی اور بے عشق کے سعب ہیچ ہی جیساکہ جامی رح نے فرمایا ہی شعر
بہانی بہتر لما در عشق ہیچم ٭ کو بے این گفتگو ہیچم ہیچم ٭ عالم عالم صنعت تکرار آنس انس تجنیس تا قص انس وجان متضاد قولہ عالم ایجاد اور نظام کائنات ٭ اہتمام نہ عرض و ز عہدۂ یک جوہرست ٭ اللغات ایجاد پیدا کرنا وجود مین لانا انتظام رشتہ جواہر و آراستگی ہر چیز کائنات موجودات اہتمام کوشش اور دل سے توجہ کرنا کسی کام مین نہ عرض واضح ہو کہ سوائے واجب الوجود کے ممکن الوجود دو قسم ہی جوہر جو قائم بالذات ہی اور عرض جو قائم بالغیر بس جوہر پانچ ہین جسم جو قابل ابعاد ثلثہ کے ہی کہ وہ طول عرض عمق ہی ہیولی صورت نفس ناطقہ اور عقل کہ حکما کے نزدیک یہ ایک فرشتہ ہی راہ راست بتانیوالا دوسری قسم جو عرض ہی یہ نو قسم ہی کیفیت یہ دو قسم ہی جسمانی جو جسم سے عارض ہو جیسے سیاہی سفیدی حرارت برودت نفسانی کہ نفس ناطقہ کو عارض ہو جیسے علم وجہل اور جود و بخل دوسرے کم اور یہ منفصل ہی اور متصل منفصل جیسے عدد کہ احاد سے منفصل ہوتا ہی یعنی احاد جدا جدا اسمین موجود ہین متصل جیسے درازی کسی چیز کی کہ گز ہی تیسری این کہ یہ ایک ہیئت جسم کو لاحق ہوتی ہی کسی مکان مین ہونے سے چوتھے متی کہ نسبت زمان سے جسم آدمی کو عارض ہوتی ہی پانچوین اضافت جیسے نسبت ابوت کی درمیان باپ بیٹے کے کہ یہ بھی ایک لگاو ہی چھٹے وضع کہ بسبب کسی امور داخلیہ یا خارجیہ کے ہو جیسے قیام وقعود و استلقا یعنی چت لیٹنا ساتوین فعل ہی جو فاعل مین حاصل ہو بطریق تجدد وقت اثر کرنے فعل کے جیسے وہ کیفیت کہ آرہ کش مین آرہ کشی کے وقت ہوتی ہی آٹھوین انفعال جو چوب مین آرہ کشی سے ہوتی ہی اور اسکا اثر قبول کرتی ہی نوین ملک کہ وہ ایک ہیئت ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مین بسبب احاطہ کرنے کسی شی کے خواہ کل جسم مین خواہ جزو مین جیسے برقع اور جبہ اور عمامہ نہ کلاہ المعنی یہ کہتے ہین کہ وہ سلطان عالم ایسا قادر مطلق صانع برحق ہی جسنے اس عالم ایجاد کے واسطے آرائش و زیبائش رشتہ کائنات کے اہتمام نہ عرض کا ذمہ ایک جوہر کے رکھا ہی کہ وہ خواہ نفس ناطقہ ہی خواہ جسم خواہ وغیرہم جہان جوہر ہو سکے یعنی ہر جوہر کے ساتھ نو عرض لگا کے اسکو رشتہ کائنات مین پرو دیا ہی اور نہ خود نہ جوہر ہی نہ عرض مگر اسکا جوہر عرض کرنا خالی حکمت سے نہین جوہر عرض کو حضرت

امیر خسرو نے کیسا اس شعر مین جمع کیا ہی شعر مرغوبی دراز نیکو دیدم شہیر افروز ٭ با خواستہ نشستہ از کرد خویش فیروز ٭ آب اس شعر مین مرد جو ہر ہی دراز کم ہی نیکو کیفیت دیدم فعل شہیر این ظرف مکان افروز متی ظرف منذ نان خواستہ ملک نشستہ وضع کرد خویش اضافیت فیروز انفعال ایجاد و کائنات اور انتظام و اہتمام و عہدہ سب مناسب یکدیگر عرض دجہ ہر متضاد نہ ویک سیاقۃ الاعداد قولہ دایہ مہر ورا بہر بلوغ سہ پسر ٭ خوابگاہ چار زن درزیر این نہ شوہر ہست ٭ اللغات سہ پسر موالید ثلاثہ حیوانات نباتات جمادات چار زن اربع عناصر کہ سب سے اوپر کرہ نار کا ہی اسکے بعد ہوا کا ہوا کے نیچے آب و خاک نہ شوہر نہ آسمان مع کرسی و عرش عند الحکما ورنہ عند الشرع سات آسمان ہین کما قولہ تعالی خلق سبع سموات طباقا پیدا کیے اسنے آسمان طبق طبق المعنی یعنی مہر و محبت اسکی اپنے مخلوق کی پرورش مین ایسی ہی جیسے دایہ کو بچہ پر ہوتی ہی اسلیے اسنے خوابگاہ چار زن اربع عناصر کی نیچے ان نہ شوہر کے رکھی ہی تا دونون کے آمیزش و امتزاج سے سلسلہ توالد و تناسل کا جاری رہے اور حیوانات و نباتات و جمادات یہ تینون پسر وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے اور بلوغ و کمال کو پہونچتے رہین اس شعر مین سہ اور چار و نہ صنعت سیاقۃ الاعداد ہی دایہ و پسر و خوابگاہ و زن و شوہر باہم مناسب اور لفظ زیر کا باعتبار زن و شوہر کے کیسا خوب ہی قولہ در سیاست گاہ قہرش بر فضاے کائنات ٭ قطب را دائم جنازہ بر سر سہ دختر ست ٭ اللغات سیاست حد مارنا تنبیہ کرنا ڈرانا سیاست گاہ وہ جگہ جہان مجرم کو سزا دین کہ وہ اکثر چوراہہ اور بازار و گذرگاہ عوام ہوتی ہی فضا بالفتح میدان و فراخی و جاے فراخ قطب بالضم چکی کے کلے اور نام ستارہ اور یہ دو ہین شمالی و جنوبی شمالی نظر آتا ہی اسی پر بنا مسجد کی کرتے ہین جنازہ وہ چارپائی وغیرہ جس پر مردہ کو ڈالین سہ دختر مخفی نرہے کہ ایک شکل ہی ستارون کی شمال مین جو ہمیشہ گرد قطب شمالی کے رات دن پھرتے رہتے ہین اور یہ سات ستارے ہین جنکو بنات النعش کہتے ہین نعش اس اعتبار سے کہ منجملہ ان کے چار ستارہ بصورت چارپائی کے اور تین ستارے جو اس نعش کے نیچے ہین ایسے کہ گویا اس نعش کو سر پر اپنے اٹھائے ہوئے ہین انھین کو شاعر نے سہ دختر کہا ہی المعنی یعنی قہر اسکا ایسا ہی جسنے سیاست گاہ اپنی فضاے کائنات پر جو فلک ہی مقرر کی ہی واسطے تنبیہ و اعلام جملہ موجودات کے کہ سب دیکھین اور متنبہ ہون اسکے قہر سے چنانچہ ظاہر کہ قطب جیسے ستارہ کا کہ اپنی جگہ سے جو اسنے بتا دی ہی جو پھر چاور نہین کرتا

تاہم جنازہ اُسکا بسہ دختر ہر وقت سر پر رکھے گرد اُسکے پھرتی ہی رہتی ہین کہ ذرا اپنی حد سے تجاوز کرے فوراً سیاست کیا جاے اور گردن ماری جاے قولہ صبح خندان لب ز سہم تیغ قہر شہ ہر سحر ÷ باگریبان دریدہ زیر نیلی چادرست ÷ اللغات سہم بالفتح ترس و بیم و نیز بمعنی تیر گریبان مین گ بکسر کاف عجمی و یاے معروف گردن و بان بمعنی نگاہدارندہ ای نگاہ دارندۂ گردن چنانچہ یہ صفت گریبان مین ہی نیلی چادر آسمان المعنی یعنی اگرچہ صبح خندان لب ہی اور ہر کسیکو تفریح و تنشیط بخشنیوالی لیکن اُسکے ترس و بیم قہر سے ہر صبح سامان ماتمیون کا بنائے ظاہر ہوتی ہی یعنی گریبان دریدہ اور چادر نیلی بر سر کشیدہ کہ یہ صورت ماتمیون کی ہی سہم کے لفظ مین برعایت تیغ کے بمعنی تیر کے بھی ہی ایہام ہی اور صبح اور سحر صنعت ترادف گریبان اور چادر باہم مناسب قولہ پادشاہ پادشاہان جہان نگار انس و جان ÷ آنکہ نامش بر زبان از آب حیوان خوشتر است از براے تشنگان راہ مہرش آفتاب ÷ بر سر این نہ خم فیروزہ زرین ساغرست ÷ اللغات مہر عشق و محبت و آفتاب و نہ خم فیروزہ نہ فلک زرین ساغر آفتاب المعنی یعنی وہ سلطان عالم پادشاہ پادشاہون کا ہی اور معبود جان انس و جان کا اور ایسا کہ اُسکے نام پاک کو زبان آب حیات سے زیادہ خوش جانتی ہی اُسکی ان لوگون پر کہ جو تشنہ اُسکی راہ محبت و عشق کے ہین یہ عنایت و نظر لطف کی ہی کہ آفتاب اُن کے لیے ایسا ہی جیسے ایک ساغر زرین نہ خم فیروزہ پر رکھا ہوا تا ایسے ساغر زرین اور خم ہاے فیروزہ سے چاہین جتنا نوش کرین اور سیراب ہون پادشاہ پادشاہان بمصداق آیۂ کریمہ الیس اللہ باحکم الحاکمین کیا نہین ہی اللہ سب حاکمون سے حاکم تر لفظ مہر مین ایہام ہی بلحاظ لفظ آفتاب آفتاب کے اول آخر سے بھی آب حاصل ہوتا ہی اور جزا خیر بھی اسکا آب ہی مناسب بہ تشنہ فیروزہ مین لفظ روز برعایت آفتاب موجود زرین مین لفظ زر موجود جسکو کیمیاگر شمس کہتے ہین اور شمس مرادف آفتاب ساغر مین بھی سین رقم شمس کی ہی اصطلاح منجمون مین عیان بیان تجنیس تام قولہ بر در عز تجلی و جمال کبریاش ÷ عاشقان را عقد مروارید بر طشت زرست ÷ اللغات عقد بالکسر لڑی موتیون کی عقد مروارید اشک طشت زر رخسارۂ زرد عاشقان المعنی یعنی اُسکی بارگاہ عزت مین تجلی و جمال کبریا کے در پر صدہا عاشق پڑے ہین اس ہیئت سے کہ مروارید اشک کے رخسار زرد پر جاری ہین دم بھر قرار نہین پکڑتے اور کیسے قرار پکڑین اسلیے کہ یہ مروارید غلطان ہین

اور مروارید غلطان ایک جگہ کب ٹھہرتا ہی الغرض مراد شدت و کثرت گریہ سے ہی کہ برابر چلے آتے ہین اور ڈھلکتے چلے جاتے ہین مروارید و طشت کی یہ مناسبت ہی کہ مروارید کو طشت مین اُسکی گولائی دریافت کرنیکو رکھتے ہین

قولہ چہرۂ زیبای انسان را بپرکار قدر ٭ در شبستان عدمگاہ ازازل صورت گرست ٭ اللغات پرکار بکاف عربی مشہور ہی بکاف فارسی صحیح ہی اس دلیل سے کہ اسکا معرب فرجار ہی پس اگر کاف عربی ہوتا تو اسکو جیم سے بدلنے کی کیا ضرورتھی شبستان وہ مکان جو راتکو رہان رہین ازل کی تعریف الازل لا ابتداء لہ اور ابد کی الابد لا انتہاء لہ یعنی ازل کی ابتدا نہین اور ابد کی انتہا نہین المعنی یعنی دیکھو انسان کو کہ عدمگاہ کے شبستان مین تھا ای معدوم تھا اُسنے اپنی پرکار کے اندازہ سے کیسا اُسکے چہرۂ زیبا کو نیا تلا موزون مناسب بنایا ہی کہ جملہ مایحتاج اُسکے اُسکی ذات مین موجود ہین اور یہ صورت گری و مصوری اُسکی روز ازل سے ہی کہ جسکی ابتدا غیر معلوم چہرہ جزو انسان کا مگر ارادہ اس سے کل کا ہی ای کل جسم چہرہ کو بنظر شرافت کے اور اعضا سے اختیار کیا ہی جیسا کہ فرمایا صورکم فاحسن صورکم چہرہ اور صورت صنعت ترادف مناسبت عدم کی شبستان سے باعتبار تاریکی و پوشیدگی کے ہی

قولہ آن چنان آراستہ مشاطۂ تقدیر او ٭ چشم و ابرو را کہ گوئی در ہلالی اختر ست ٭ آن چنان پیراستہ پیرایۂ تدبیر او ٭ زلف و عارض را کہ گوئی در بہشتی کافر ست ٭ حاجبان پیوستہ در محراب زبان رو آورند ٭ ترک مستی را کہ طفل ہندوش اندر برست ٭ اللغات مشاطہ بفتح میم و تشدید شین وہ عورت جو مانگ چوٹی عورتون کی سنبھالے ہلال ماہ نو کہ تین دن تک ہلال کہلاتا ہی پھر قمر پھر بدر پیرایہ بیای معروف آرایش و لباس تدبیر انجام کار سوچنا کافر بفتح فا بھی جائز ہی حاجب دربان و ابرو رو آوردن متوجہ ہونا ترک مست چشم طفل ہندو مردمک بر بغل المعنی یعنی اُسکی مشاطۂ تقدیر نے چشم و ابرو کو کیسا آراستہ کیا ہی کہ جب اُسپر نظر پڑتی ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ گویا ہلال مین ستارہ رکھا ہوا ہی اب اِسکی خوبی کو خیال کرو کہ ہلال مین ستارہ ہونے سے کیسے خوشنمائی ہوگی سو یہ خوشنمائی انسان کو حاصل ہی اور دیکھو انسان کی زلف و رخسار کو کہ گویا بہشت مین کافر ہی یہ بھی عجائبات سے ہی پس انسان کو اُسکے پیرایۂ تدبیر نے کیسا اُن سے آراستہ پیراستہ کرکے ایک عجیب غریب شے مخلوق کیا ہی چنانچہ خود بھی فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم تحقیق پیدا کیا ہمنے

یعنی انسان کو نہایت ہی اچھی صورت مین اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی تیسرے شعر مین تغائر فرضی ہی یعنی ذات ابرو اور صورت ابرو اور مطلب یہ کہ ذات ابرو جو اس صورت محراب ابرو کیطرف منہہ کیے ہوئے ہی یہ وجہ ہی کہ اس محراب مین ایک ترک مست ہی کہ وہ چشم ہی اور اُسکی بغل مین ایک طفل ہندو جو مردمک ہی بڑی خوبی کے ساتھ اسی کو یہ دولون جھکے جھکے جھانک رہے ہین کہ تعجب ہی ترک مست کی بغل مین طفل ہندو کہان سے آیا بس اس سے بھی چشم و مردمک کی خوبی کے غرابت و عجابت مقصود ہی اور بیان اُسکی صناعت کا منظور پہلے شعر مین آراستہ مطابق اُسکے دوسرے مین پیراستہ ایسے ہی پہلے مین تقدیر موافق اُسکے دوسرے مین تدبیر اور چشم و ابرو اور زلف و عارض کیسے مقابل ہین حاجب نے ساتھ پیوستہ کہ پیوستہ ابرو بھی ہوتے ہین اور لفظ رو سب مناسب پیوستہ مین ایہام بھی ہی ترک و ہندو متضاد قولہ از سخایش با ہرویان را میان آفتاب ٭ درج در ناب از یک درہ یاقوت ترست ٭ اللغات آفتاب رخسار درج ڈبہ در و مرجان وغیرہ کا ناب خالص و دندان جنکو کیلی کہتے ہین یاقوت ترلب المعنی یعنی ایسی سخا اُسکی راہ رویون کے ساتھ ہی کہ اُنکے رخسار جو مثل آفتاب پرتاب کے ہین ان رخسار کے درمیان مین ایک ڈبہ در خالص کا جو ایک درہ یاقوت تر سے ہی رکھا ہی ڈبہ در خالص کا دہن کہ یہ ڈبہ ایک دانہ یاقوت تر سے ہی اور در خالص دندان ماہ و آفتاب درج و در اور درہ اور یاقوت ترسب باہم مناسب ناب مین ایہام ہی کہ بعنی دندان کے بھی ہی قولہ در بہارش گلعذاران را ببستان جمال ٭ بستہ مثل غنچہ و بادام عین عبہر ست ٭ اللغات عین ذات و چشم عبہر بالفتح قسمے از نرگس المعنی یعنی وہ لوگ جنکے رخسار گل جیسے ہین اُنکے باغ جمال مین اُسکے فیض بہار سے یہ حال ہی کہ اُنکا پستہ یعنی دہن تو مثل غنچہ کے ہی اور بادام اُنکے کہ وہ چشم ہین خاص ذات نرگس کی ہی اس شعر مین شاعر نے صنعت کی ہی کہ ہر موصوف مین دو صفتین پیدا کی ہین مثلاً دہن کو پستہ بھی کہا ہی اور غنچہ بھی اور چشم کو بادام بھی اور نرگس بھی لفظ عین مین ایہام ہی اور بہار و گل و بستان او رغنچہ اور عبہر اور پستہ و بادام سب مراعات النظیر قولہ سبزہ زار آسمان را از پناہ عدل او ٭ مرتع آہوے مادہ سینہ شیر نرست ٭ اللغات مرتع چراگاہ آہو مادہ آفتاب انعوا سطے کہ کلام عرب مین اسپر اطلاق تانیث کا ہی جیسے والشمس وضحیٰہا قسم ہی آفتاب اور اُسکے وقت چاشت کی

شیر نر برج اسد المعنی یعنی یہ سبزہ زار جو آسمان کا ہو جسمین شیر و آہو اور خرگوش وغیرہ سب ہی جانور ہین لیکن اُسکے عدل کی ایسی پناہ ہو کیا مقدور کوئی کسیکو آزار پہونچا سکے حتی کہ آہو مادہ کا چراگاہ شیر نر کا سینہ ہو ورنہ شیر نر کا چراگاہ سینہ آہو مادہ کا تھا بسبب عدل کے معاملہ بالعکس ہو رہا ہو کہ غالب یہ مغلوب غالب ہو اور ظاہر کہ آفتاب کا خانہ اصلی برج اسد ہو اور سینہ اسکا مقصد اسکا سبزہ زار و مرتع اور برعایت آسمان آفتاب و بلحاظ آفتاب برج اسد و باعتبار برتع و سبزہ آہو مادہ و بپاس آہو شیر نر اور نیز نر مادہ باہم متضاد اور نر مادہ کی قید باعتبار ضعف و قوت یکدیگر کے اسلیے کہ نر نسبت مادہ کے قوی تر ہو کما قال اللہ تعالی الرجال قوامون علی النساء مرد زبردست ہین عورتون پر قولہ طوطی پران گردون در ہوائیش چرخ زن ÷ دانہ جمع آرش سحر عنقاے زرین شہپرست ÷ اللغات چرخ زدن چکر مارنا اور ناچنا ہوا عشق دانہ ستارے عنقاے زرین شہپر آفتاب باعتبار شعاع زرین شہپر کہا ہو المعنی یعنی یہ طوطی سبز رنگ پران گردون کے جو ہر وقت اڑان مین ہو اسکے عشق و شور سے مست ہوئی رات دن رقص اور چکر مین ہو اور ہر سحر آفتاب کہ گویا عنقا زرین شہپر ہو اسکے واسطے دانے جمع کرتا ہو ایسے ادنی کا خادم ایسا اعلی ہو سبز رنگی طوطی و آسمان کی ظاہر اور نیز چرخ زنی آسمان کی عنقا آفتاب کو اس مناسبت سے کہا کہ رات کو گم جاتا ہو دانہ جمع آرا اس سبب سے کہ رات کو جو ستارے مثل دانہ کے بکھرے ہوتے ہین اُنکو ہر سحر جمع کرتا ہو جس سے یہ صورت اسکی ہو جاتی ہو چنانچہ نظامی رح نے فرمایا ہو ع کلیچہ شد آنسیم کا درس دار ÷ طوطی ہوا برعایت پران دانہ عنقا شہپر سب مراعات باہم گر قولہ آنکہ روز بار عامش در فضاے ہر دو کون ÷ حاجب دار الجلال خاص او پیغمبر ست ÷ اللغات روز بار عام قیامت فضا بفتح میدان المعنی یہ شعر گوشہ ہو طرف لغت کے اور وہ سلطان عالم ایسا ہو کہ جسدن دونون جہان کے میدان مین بار عام فرمائیگا کہ وہ قیامت کا دن ہو اور اُسکے قہر و جلال کا تو اُسکی بارگاہ جلال مین بسبب خوف و ہیبت کے کسیکو مجال گذر کی نہو گی سوائے پیغمبر یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی حاجب خاص اُس بارگاہ جلال کے ہونگے کما جاء فی القرآن من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کون ایسا ہو جو سفارش کرے گا اُسکے سامنے مگر اُسکے اذن سے اور اذن کے واسطے آنحضرت ہی مخصوص ہین قولہ آن منزہ زاول و آخر

کہ در بدو وجود ٭ عالم و آدم ز نور ادل او نور ہست ٭ اللغات منزہ بضم میم و تشدید زا پاک و بری بدر
بالکسر ابتدا آدم گندم گون ماخوذ ادمت بالضم سے اور حضرت آدم گندم رنگ تھے المعنی آدرد ہ پیغمبر
ایسے کہ اول و آخر سے جو صفت حادث کی ہی پاک ہی قدیم کہ جب ابتدا اس عالم وجود کی ہوئی تو اُنکے
نور سے جو سب سے اول تھا عالم بھی اور آدم بھی دو لفات النور منور ہوئے اگرچہ آدم عالم مین داخل تھے
مگر تخصیص بنظر شرافت کے ہی چنانچہ فرمایا و لقد کرمنا بنی آدم ہم نے عزت دی ہمنے بنی آدم کو اور جو انکی
ذات کو قدیم کہا ہی باعتبار اسکے ہی کہ نور آپکا بیواسطہ نور خدا سے جدا ہوا نور و النور صنعت اشتقاق قولہ
پیشوائے انبیا خورشید روے والضحیٰ ٭ آنکہ خاک مقدمش بر فرق شاہان افسرست ٭ سایہ اش نے سایہ حق
آفتاب مہ شگاف ٭ آنکہ امت را شفاعت خواہ روز محشر ست ٭ پیش ز آدم خاتم پیغمبری در دست داشت ٭
زان نگینش را زبرجد در نسب نام آور ست ٭ اللغات ضحیٰ وقت چاشت کہ زمان ترقی آفتاب کا ہی اور
سورہ والضحیٰ جسمین حق تعالیٰ نے قسم اسوقت کی کھائی ہی اور نیز کنایت روے مبارک آنحضرت سے مقدم
سفر سے لوٹنا مہ شگاف باعتبار معجزہ شق القمر خاتم انگشتری یہ لفظ بفتح تا بمعنی ما یختم بہ کی ہی یعنی وہ چیز جس سے
مُہر کیجائے زبرجد ایک قسم جواہر کہ سبزی اُسکی مائل بزردی ہوتی ہی اور یہ زبرجد المعنی یعنی وہ پیغمبر جو پیشوا
انبیا کے ہین اور آفتاب صورت والضحیٰ کے جو خود روشنی اور ترقی آفتاب کا وقت ہی اُسکے یہ خورشید
اور وہ کہ جنکی خاک قدم کی بادشاہون کے سر کی تاج سایہ اُنکا نہ تھا اور خود وہ سایہ حق کے تھے اور ظاہر کہ
سایہ مثل ذات کے ہوتا ہی اور وہ آفتاب ماہ شگاف ہین جیسا کہ معجزہ شق القمر کا مشہور معروف ہی
تشبیہ آفتاب کی مہ شگافی مین یہ کہ آفتاب بھی اپنے قرب روز مرہ مین اسکو گھٹا گھٹا کے ہلال کر دیتا ہی اور
تشبیہ ادنیٰ ملابست سے صحیح ہوتی ہی اور محشر کے دن امت کے سفارشی اور یہ وہ پیغمبر ہین کہ قبل وجود آدم
علیہ السلام سے جو ابو البشر ہین انگشتری پیغمبری کی انکے ہاتھ مین ڈالی گئی تھی اپنی خلقت و نبوت
دونون مین آدم سے سابق ہین جیسا کہ فرمایا کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین مین نبی تھا اُس حال مین
کہ آدم ابھی پانی و مٹی مین تھے اسی سبب سے اُس انگشتر پیغمبری کا نگینہ نسب مین زبرجد نام آور ہی یعنی
آنحضرت سے حضرت آدم کو ناموری نسب کی ہو گئی کہ اُنکے نسب مین آپ مبعوث ہوئے پہلے شعر مین

خورشید زرد اور زرد بمعنی مناسب ہیں دیگر مقدم عرض لفظ قدم اور افسر مین سر اور فرق کیسے خوب ہیں زبرجد مین
ایہام تناسب نگین اور اسکے مناسب لفظ نام جو نگین پر ہوتا ہی نفی اثبات سایہ کی کیسی خوب ہی اور ناو دانت
مہ شگافت کیسے ہین صنعت تلمیح مشتمل بر قصہ شق القمر قولہ ہر سرے کز خاک پایش آبروے خود نجست ٭ باو چنان
کو چون بولہب در آذرست ٭ او شہنشاہ نبوت بود و منشورش کتاب ٭ این زمان قائم مقام او امام اکبرست ٭
شاہ دین احمد ابو العباس امیر المومنین ٭ آنکہ آل دودہ عباس را سر دفترست ٭ اللغات بولہب
نام عم آنحضرت صلعم منشور فرمان احسان کتاب قرآن دودہ عباس اولاد حضرت عباس کہ یہ بھی چچا
آپکے تھے خلفاے عباسیہ انھین سے منسوب ہین دودہ بمعنی خاندان المعنی یعنی جس شخص نے کہ انکی خاک پا
سے اپنی آبرو نہ ڈھونڈھی وہ ایک بیہودہ کار اور مثل ابولہب کے آتش عذاب جہنم مین گرفتار ہی جیسا کہ ابولہب
کی مذمت مین ہی سیصلی نارا ذات لہب قریب داخل ہوگا اس آگ مین جو شعلے مارنیوالی ہی اور آنحضرت
ملک نبوت کے شہنشاہ تھے اور فرمان انکا قرآن اور کیسا فرمان کہ احسان والا مگر اب اسوقت مین قائم
مقام انکا یہ امام اکبر ہی یعنی بادشاہ وقت یہ شعر گریز مدح بادشاہ مین ہی اور بادشاہ کیسا کہ بادشاہ دین کا ہی
یعنی احمد ابو العباس امیر مومنون کا اور ساری اولاد خاندان عباسیہ کا سر دفتر پہلے شعر مین خاک و آب
و باد و آتش چارون عنصر موجود خاک پا اور آبرو کیا ہی خوب ہی کہ اسمین پا اس مین رد اسمین خاک اسمین آب
قولہ آفتاب شرع و ملت آسمان ملک و دین ٭ آنکہ ہر تخت خلافت را جلالش زیورست ٭ آنکہ از جان بیعت
فرمان او بر دل نوشت ٭ بادشاہ شرق و غرب و حاکم بحر و برست ٭ بو المجاہد ظل حق سلطان محمد کز جلال ٭
دودو شمع بزم او شمع رواق اخضرست ٭ اللغات سلطان محمد آقاے مصنف زیور اصل مین زیب وری
شمع لفظ عربی ہی بفتح شین و میم بمعنی موم من بعد فارسی والون نے میم ساکن کرکے بمعنی فتیلہ مومی بستہ کیا
پس یہ لغت مولدہ ہی رواق بضم و بکسر خانہ بر یک ستون ساختہ و سقف خانہ و اول شب رواق اخضر
آسمان اور اگر مع شمع کہین تو آفتاب ہوگا المعنی اور یہ بادشاہ آفتاب شرع و ملت کا ہی کہ شرع اور ملت
دونوں اسی سے روشن ہین اور آسمان ملک و دین کا کہ دونوں پر اسی کا سایہ ہی اور ایسا جمال والا کہ جمال
اسکا ہر تخت سلطنت کی آرایش یعنی اسکے جلوس سے تخت کی زیب و زینت ہو جاتی ہی اور یہ وہ بادشاہ ہی

یعنے بیعت واطاعت اُس بادشاہ کی جو بادشاہ شرق وغرب وبحر وبر کا ہی جان ودل سے اپنے دل پر ثبت کی ہوئی
جان ودل سے اُسکا مطیع ہی اور وہ بادشاہ کون ہی ابوالمجاہد یعنے مجاہدین کا باپ اور سایہ خدا کا جسکا نام سلطان محمد
ہی کہ اُسکی بزرگی وجلال سے دھوان اُسکی بزم کی شمع کا شمع محل سبز یعنے آسمان کا ہی اب خیال کر جس شمع کا
دھوان ایسا روشن کہ مثل آفتاب یکے ہو تو روشنی اُسکی کس درجہ ہوگی ابوالمجاہدین لفظ ابو حسب محاورہ
عرب کے ہی کہ جس چیز کا جس چیز سے کمال اتحاد واتصال پاتے ہین اُسکو اب وابن اور اخ کرکے بولتے
ہین مذکر مین اور ام وبنت واخت کرکے مونث مین اسلیے کہ انکے زیادہ کسی شی کا کسی شی سے اختلاط
اور تباط نہین ہی قولہ آن خضر علم وسکندر ملک بہرام احترام + کز شرف نعل سمندش بہ زتاج قیصر ست
آنکہ ہر شب حور عین باگیسوان عنبرین + در سرایش تا سحر از خاکروبان درست + شب بہانہ است وگر
ماہ ہم افسانہ است + باتو گویم راست انیمعنی کہ دل را باورست + زہرہ راچادر سیہ گردد قمر را دف شکست +
درہ عدلش کہ زان راقص بکام اژدرست + اللغات خضر بفتح وکسر خا نام پیغمبر وولی مشہور وبالکسر
نیز بہرام نام بادشاہ ونیز ستارہ مریخ کہ جلاد فلک ہی اور ترک فلک بھی کہتے ہین شرف بزرگی اور وہ شرف
جو ہر ستارہ کو اپنے اپنے وقت پر برج معین ہوتا ہی کہ اسوقت مین اسکا زور وقوت تاثیر زیادتی پر ہوتی
ہی قیصر لقب بادشاہ روم چاہیے کوئی ہو اور وہ بچہ جو قبل اُسکے تولد سے ماں اُسکی مرجاے اور اُسکو
پیٹ چاک کرکے نکالین چنانچہ وہ قیصر جس سے یہ لقب شروع ہوا اُسکی یہی کیفیت ہوئی تھی حور جمع حورا
وہ عورت جسکی سیاہ چیزین نہایت سیاہ ہون مثلاً چشم وموا اور سفید نہایت سفید جیسے جسم و در عین بالکسر جمع
عیناء عورت بڑی بڑی آنکھون والی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی وحور عین کامثال اللؤلؤ المکنون
اور حورین بڑی بڑی آنکھون والی جیسے بڑے بڑے موتی روشن زہرہ نام ستارہ کہ لولی ومطرب فلک ہی
قمر نام ستارہ کہ صباغ فلک ہی درہ بالکسر تازیانہ حد زنی چادر سیاہ چادر ماتمی راقص ایک شکل ہی ستارون
کہ تنین فلک مین واقع ہی تنین اژدہاے بزرگ اسیکو اژدر کہا ہی جو مخفف اژدرہا کا ہی المعنی اور وہ
بادشاہ خضر علم کا ہی ہر چند کہ علم سب کا خضر ورہنما ہی وہ علم کا رہنما ہی اور سکندر ملک کہ خشکی تری سب کا
بادشاہ اور بہرام ساحرمت عزت والا بہرام خواہ بادشاہ خواہ ستارہ مریخ جسکے گھوڑے کا نعل ایسا

باشرف ہی کہ تاج سر قیصر کا ہی اور ایسا بادشاہ ذی رتبہ کہ حورین اپنے گیسوے عنبرین سے اُسکے گھر بہشت صحن تک دروازہ کی خاکروبی سے ہین پس جس سرا کی خاکروب حورین اور جاروب اُنکے گیسو ہونگے اُس سرا کی صفائی و ستھرائی مین کیا حال ہوگا اب آگے دونون شعر قطعہ بند ہین بادشاہ کے اتقا و احتساب کی صفت مین یعنی لوگ جسکو رات کہتے ہین یہ ایک حیلہ و بہانہ ہی اور جسکو کمی ماہ کی بتاتے ہین یہ ایک افسانۂ غیر معتبر اصل بات اور ہی ہی وہ یہ کہ بادشاہ نہایت متقی و متبع شرع کا ہی رقص و سرود سے محترز لہذا اُسکے درۂ عدل نے زہرہ کا تو ساز و سامان بگاڑ کے کہ لولی فلک ہی چادر سیاہ ماتمی اُڑھا دی ہی وہ چادر تو شب ہی اور ماہ کا دف توڑ ڈالا ہی اس سبب سے کمی ماہ کی کہلاتی ہی ماہ مین تنا یہ فرضی ہی دایرہ ماہ کا علیحدہ اور ذاتِ ماہ علیحدہ اور اُسی درۂ عدل کے خوف سے راقص منہ مین اژدہا کے گھسا ہوا ہی اور یہ نہایت مبالغہ خوف کا ہی کہ اژدہے کا منہ ہرچند مامن نہین ہی مگر اس سے اُسکو بہتر سمجھتا ہی اور درہ کو بہتر نہین سمجھتا خضر و سکندر و ملک و علم و بہرام اور نعل و سمند حور و گیسو سرا و نور شب و ماہ بہانہ اور افسانہ اور در راست کہ مقام موسیقی کا نام بھی ہی اور بادر اور زہرہ اور قمر اور شب و چادر سیاہ اور دف و راقص و اژدہا شب مناسبات راقص کو بنظر بادہ لفظ رقص کے اسمین شامل کیا ہی قولہ گرچہ از عدلش سپر نفتاد از بازوے تیر ✽ تیر از سہمش مدام اندر کمان تاب آورست ✽ تا درین نیلی قفس طاوس شب پیماے را ✽ شاخ جدیش آشیان کرگس زرین پرست ✽ تا کمان چرخ کیشش تیر را مستقبل ہمستا ✽ تا کمال بدر از اقبال شاہ خاورست ✽ حلقہ در گوش ورشہ باد ہر جا گردن ست ✽ خاک زیر پاے سلطان باد ہر جا سرورست ✽ اللغات سپر نافتادن عاجز نہونا تیر عطارد بکسر را سپر مراد آفتاب کہ اسمین اور عطارد مین ہمیشہ فاصلہ تیس درجہ کا رہتا ہی سہم ترس و تیر کمان برج قوس کہ خانہ و بال عطارد کا ہی اور اصلی خانہ اسکا جوزا تاب آوری دریچتاب نیلی قفس آسمان طاوسِ شب پیمانہ جدی تام برج خانہ وبال ماہ کرگس ہندی گدھ یہ دو شکلین ہین طایر و واقع طایر اڑتا ہوا واقع جیسے پر سمیٹے اُترتا ہوا اور یہ قریب شاخ جدی کے ہی کمانِ چرخ برج قوس جوزا ہفتم خانہ ہی قوس سے اور اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جوزا خانہ عطارد کا ہی کیش ترکش و مراد از جوزا خانۂ عطارد و بدر نام مصنف و ماہ چہاردہم شاہِ خاور آفتاب و ممدوح حلقہ در گوش غلام گردن معروف و پہلوان المعنی یعنی اگرچہ عدلِ ممدوح سے سپر خود بازوے تیر ای عطارد بھی

نہین گرمی بدستور اُسکے بازو پر ہی اور نہ یہ سپر وہی قرب آفتاب کا اس سے کہ بفاصلہ تیس درجون کے ہمیشہ رہتا ہی تاہم اسکے یعنی آفتاب کے خوف و بیم سے کمان مین کہ برج قوس ہی اور ساتوان خانہ اسکا بیتاب ہی مین رہتا ہی اور قوس خانہ وبال عطارد کا ہی قید عدل کی بدین وجہ کہ ممدوح ہی کا عدل خود مجوز زیادہ وبال ونکال کا اسکے نہین ہوا اور عطارد کا لقب دبیر و منشی فلک ہی آب بعد کے شعر دعا ئے تابیدی ہین چنانچہ کہتے ہین کہ جبتک اس نیلی قفس یعنی آسمان مین طاؤس شب بہا کو جو ماہ ہی اسکی شاخ جدی کی کہ قریب جدی خانہ وبال ماہ کا ہی آشیانہ کرگس ای نسر طائر کا ہی کہ یہ نسر طائر قریب شاخ جدی کے ہی اور زرین بہ اعتبار اشعہ اور جبتک برج قوس جو مراد کمان چرخ سے ہی کیش یعنے جوزا کو جو خانہ عطارد کا ہی مستقبل ہی یعنی قوس سے جوزا ہفتم خانہ ہی اکہ اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جبتک کمال بدر کا اقبال شاہ خاور یعنے آفتاب سے ہی کہ اس شب مین پورا مقابلہ ماہ و آفتاب کا رہتا ہی تحت و فوق مین اسیواسطے اقبال کہا ہی کہ اقبال یعنے پیش آمدن کے ہی الحاصل جبتک یہ کیفیت بروج و سیارون کی رہے تبتک جہان کہین کوئی پہلوان ہو کہ عبارت بادشاہ سے ہی وہ غلام بادشاہ کے دروازہ کا ہو اور جہان کہین کوئی سرور ہی وہ خاکپا سلطان کا رہے اس قصیدہ مین دو ممدوح کے ہین ایک کو بادشاہ کہا ہی ایک کو سلطان اور دونون کی مدح کی ہی بس دونون کی دعا بھی ہی شیر بازو تیر سہم مین ایہام کمان تاب اسمین بھی ایہام کہ بل خم کے معنے مین بھی ہی قفس طاؤس شاخ آشیان کرگس کیش کمان چرخ کہ چرخ بے گڑھی کمان کو کہتے ہین بدر مین بھی ایہام کہ تخلص مصنف کا ہی اقبال شاہ خاور حلقہ در گردن مین بھی ایہام پا سرور مین سہر سب صنائع ظاہری ہین اور مراعات النظیر اور ایسے ہی مستعار معنی مین سب مناسب یکدگر فافہم حلقہ در گوش اور رشتہ اور خاکپا اور سرور کیسا خوب ہی قولہ ہر کجا روحانیان را مجلسی خاصہ بود ٭ لائق گوش سران این رشتۂ پر گوہر ست ٭ جامہ زرین باد سیرش بر عذار معنی بود ٭ ہر کرا سودا ے مدحش ہمچو خامہ در سر ست ٭ مدحت آرا ے جناب شاہ شرق و غرب باد ٭ ہر کجا طوطی شکر خاے معنی گستر ست ٭ اللغات روحانیان ملائک مجلسی مین یا وحدت کی ہی یا قائم مقام کسرۂ توصیفی کی حسب قاعدہ متقدمین کے سران سروران این رشتہ مراد قصیدہ سے جامہ زرین نقوش قلم جو مقنوعی

قلم پر ہوتے ہین عذار مدکا غذ سودا سیاہ و خیال مدحت بالکسر تعریف و ستایش شاہ ممدوح المعنی یعنے جس جگہ کہ خاص مجلس روحانیون کی ہو اور ایسی مجلس کے بھی جو سزاوار ہین یہ قصیدہ میرا کہ لڑی موتیون کی ہو اُسکے کانون کے لائق ہو یعنے وہان پڑھنے کے قابل ہو یہ مبالغہ اپنے کلام کی صفت مین ہو جیسے سنت شعرا کی ہو اور جیسے سر مین قلم کیطرح سودا مدح ممدوح کا ہو اُسکا جامہ زرین ہو اور سیر اُسکے رخسار ماہ پر جو تمام جسم مین اعلی جگہ ہو یعنے خلعت زرین پائے اور ایسا رتبہ بو ترین یہ جس طلب ہو دوسرے پر تا لگے اور جہان کہین کوئی طوطی شکرخا معنی گستر ہو ای شاعر گویا شیرین کلام وہ ہمیشہ مداح اس ممدوح کا رہے جو بادشاہ شرق و غرب کا ہو گوش و سر رشتہ و گوہر اور سودا و سر شاہ و شرق و غرب طوطی و شکر سب مناسبات ہین یہ قصیدہ بحر رمل مین تھا ارکان اسکے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

قصیدۂ دوم ترہیب از تعشق بعشق مجازی و ترغیب بہ تشوق شراب حقیقی

قوله از نام تو در کام و زبانها شکر افتد + وز روے تو در گلشن جانها شرر افتد + بر یاد تو ناہید اگر چنگ سرآید صد قطب برقص آید و از چرخ در افتد + خورشید چنان مست شد از ساغر مہرت + کو را خبرے نیست کہ از بام در افتد + بہرام ز سہم تو چنان خستہ کہ ہر شام + بر چہرۂ او خون جگر را گذر افتد + یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہو ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا فعولان اللغات شرر افتادن بیقرار ہونا ناہید زہرہ چرخ فلک و نیز رقص بہرام مریخ سہم خوف و ترس و تیر المعنی یعنے تیرا نام ایسا شیرین ہو کہ جسکے لینے سے کام و زبان مین شکر پڑ جاتی ہو اور شکر ین ہو جاتے ہین اور صورت تیری ایسی با حسن و جمال کہ جسکی دید سے گلشن جان مین شرر پڑ جاتے ہین ای بیقرار ہو جاتے ہین اگر تیری یاد پر زہرہ جو لولی فلک ہو چنگ سرائی کرے تو سیکڑون قطب جسکو کہتے ہین ارجانہ جنید تیری یاد کے اثر سے ایسا وجد و رقص مین آئے کہ چرخ سے گر پڑے یعنے آسمان سے یار قص مین ایسا چکر باندھے کہ چکرا کے گر پڑے جیسا کہ اکثر گھومنے سے آدمی گر پڑتا ہو خورشید تیرے ساغر مہر سے ایسا مست و بیہوش ہو گیا ہو جسکو اتنی خبر نہین کہ ایسا نہو مین بام آسمان سے گر جاؤن چنانچہ ظاہر کہ ہر شام گر جاتا ہو اور بہرام ای مریخ جو ترک و جلاد فلک ہو تیرے خوف و ترس سے ایسا خستہ و مجروح ہو کہ خون اُسکے جگر کا جو اندرونی زخم محبت سے ہو اُسکے منہ پر پھیلا ہوا ہو اور خون آلودہ ہو رہا ہو

اور مریخ کا رنگ بھی سرخ ہی جنگ بمعنی دست اور سرایہ مین سر اور از چرخ درافتد اور ساغر خورشید کہ بصورت ساغر کے ہی اور مست و مہر جسمین ایہام ہی بام و درگو در زائدہ ہی بہرام سے کے لیے خون اور علی ہذا جگر کے واسطے کہ معدن خون ہی اور اسکے سبب خستہ اور جگر و چہرہ کیسے مناسبات لطیف ہین قولہ ہر دل کہ نہ شد تشنۂ دریاے وصالت * سنگیست کہ در شعلۂ نار سقر افتد * وانجان کہ نہ شد سوختہ آتش مہرت * خاکیست کہ از تحت ثری بر اثر افتد * در دائرۂ مہر تو ہرگز نشود جمع * آنرا کہ نظر بر ورق ماہ و خور افتد * چون صبح کہ زد یکنفس از سینۂ پر سوز * کے میل بخواب آید و مہرش بخور افتد * اللغات تشنہ معروف و عاشق سقر نام دوزخ سوختہ معروف و عاشق اثر بکسر نشان اقدام خور خورش المعنی یعنے جو دل کہ تشنہ اور مستسقی تیرے آب وصال کا نہو وہ دل نہین ایک پتھر ہی کہ بموجب وقودہا الناس والحجارۃ کے یعنے دوزخ کی چھپٹیان آدمی اور پتھر ہین نار سقر مین ڈالا جائیگا ایسے ہی جو جان کہ سوختہ تیری آتش محبت کی نہوئی ایک خاک ہی کہ تحت الثری سے پانون پر پڑتی ہی قید تحت ثری کی بلحاظ نہایت اسکی پستی و ذلت کے ہی کما قولہ تعالی ثم رددناہ اسفل سافلین اور پانون پر پڑنے سے کمال نفرت و ناگواری یعنے وہ ہرگز عزیز نہوگی ذلیل ہی رہیگی اور تیری محبت کے دائرہ مین ہرگز وہ جمع نہوگا یعنی تیرے عشاق کے زمرہ مین جسکی نظر ورق ماہ و آفتاب پر پڑتی ہی یعنے رخسار ماہ جبینوں پر کہ محض عاشق الفین کا ہی تیرے عاشق کا حال تو ایسا ہی جیسے صبح کہ سینۂ پر سوز سے ایک دم لیا اور فنا ہوگئی اسکو رغبت و خواہش خواب و خور کی کب ہی تشنہ و دریا شعلہ نار سقر اور سوختہ اور آتش اور نیز لفظ مہر بنظر حدت و حرارت اور خاک اور اثر و ثری دائرہ مہر اور لفظ جمع بنظر مہر کہ اجتماع و اقران بھی خواص سیارگان سے ہی ورق مناسب دائرہ اور صبح اور نفس کما فی القرآن المجید والصبح اذا تنفس سینۂ پر سوز بدین اعتبار کہ آفتاب اس سے عیان ہوتا ہی اور خواب و مہر و خورش سب لطائف ظاہر ہین قولہ ہر صبح خطابے کندم مرغ سحر خوان * چون آتش جدش ہمہ در بال و پر افتد * کای بدر کلید در عرفان بکف آور * زان پیش کہ نہ طارم شمش روزہ را افتد * اندیشہ ازان روز کہ از زلزلہ صور * منشق شود این گنبد و آن خشت زر افتد * تا چند ترا از ہوس زلف دلارام * بر طشت زر از دانۂ عنبر در افتد * اللغات کند مضارع یم ضمیر منصوب منفصل

ای کند مرا مرغ سحر خوان بلبل وجد حال و عشق یعنی اور ای حاصل کن و لازم ہو سے حرکت مد استغنت
ورنہ طارم نہ فلک ششش روزہ بدین سبب کہ چھ روز میں پیدا ہوئے ہیں عشق شگافتہ گنبد آسمان خشت زر
آفتاب طشت زر آفتاب بہ رخسار زرد دانہ عنبر مردمک در رشکہا المعنی یعنے ہر صبح مجکو مرغ سحر خوان
کیسا خطاب لطیف کرتا ہی اُس حال میں کہ جب اسکے بال و پر میں بالکل آتش وجد و حال کی پڑجاتی ہی
کہ ای بدر کنجی دروازہ معرفت کی حاصل کر اور خانہ دل کا کہ بیت اللہ ہی قفل کھول قبل اس سے کہ یہ نو
طارم ششش روزہ کہ نو آسمان ہیں جو چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں بفحوائے خلق السموات والارض فی
ستۃ ایام پیدا کیے یعنے زمین و آسمان چھ دن میں درہم برہم ہو جائیں ای قبل از قیام قیامت اور
ڈریا سوچ اُس دن سے کہ بسبب زلزلہ صور کے یہ گنبد آسمان کا شق ہو جائیگا اور خشت زر بھی کہ آفتاب
ہی گر پڑیگی کما فی القرآن العظیم اذا السماء انشقت و اذا الشمس کورت جسوقت کہ آسمان پھٹ جائیگا اور جسوقت
کہ آفتاب تاریک ہوجائیگا یعنے انکار رفتہ کبھی گر جاتا ہی تو کہتا کسی زلف معشوق مجازی کے عشق پر رخسار زرد
پر مردمک سیاہ سے دُر اشک بہایا کریگا کیوں نہیں اس سے باز آتا کہ محض بیفائدہ ہی صبح و سحر صنعت
ترجمۃ اللفظ مرغ و بال و پر نہ و شش سیاقۃ الاعداد گنبد و خشت طشت و دانہ عنبر و زر کہ سیاہ و سرخ یا سپید
و زرد ہیں متضاد اسواسطے کہ عنبر اشہب ای سپید اور خشخاشی ای زرد اور حبشی ای سیاہ تین قسم کا ہوتا ہی یہاں
سیاہ مقصود ہی قولہ زان زلف پریشان مشو انجم صفت از مہر + کان زلف شبانیست کہ گرد سحر افتد + ہندوی
سیاہیست کہ از جنبش بادے + از کنگرہ ماہ نگونسار در افتد + ابروش کمانیست کہ ہر تیر کزان جست +
تا سینہ خبردار شود در جگر افتد + آن خال بلائیست سیہ کز سبب او + در عالم ایمان تو صد شور و شر افتد +
کام و لب شیرین خود اے دوست مکن تلخ + آندم کہ ترا در قدح می نظر افتد + کان ماہ دو ہفتہ است کہ با پنج بلاست +
ہر لحظہ درا جانب پروین گذر افتد + اللغات سحر زر و ماہ رخسار بلاسے سیاہ بلاسے سخت شر اگرچہ بہ تشدید
را ہی فارسی میں بہ تخفیف مستعمل ہی المعنی یہ اشعار مذمت زلف و خال وغیرہ میں ہیں چنانچہ فرمایا کہ اس
زلف کے مہر سے ایسا پریشان مت ہو جیسے انجم آفتاب سے ہوجاتے ہیں اسلیے کہ یہ ہی تو شام لیکن نہ ایسی
شام کہ گرد سحر کے نہ واقع ہو جیسے ہر شام کے لیے سحر لازم ہی اسکے لیے بھی ضرور ہی اور وہ سفیدی نمو کی ہی انجام

اور یہ ایک چوریانٹ جبشی ہی کہ کنگرۂ ماہ یعنے رخسار پر معشوقون کے چوری یا معلق زلف کو چڑھی ہوئی ہی
الکھاتی جنبش بادسے کہ وہ تغیر زمانہ کا ہی اس کنگرہ سے اونا بھی گریگی یہی مطلب یہ کہ نگونساری اسکو
لازم ہی مثل مشہور ہی جو چڑھیگا وہ گریگا آج خوب و خوش معلوم ہوتی ہی کل کو یہی ناخوب و ناخوش ہوجائیگی
اور ابرو سے اسکی مراد تازہ کہ یہ وہ کمان ہی کہ جو تیر اس سے نکلتا ہی غضب کا ہوتا ہی کہ سینہ جبتک خبردار ہو
یہ جگر تک پہونچ جاتا ہی ایسے ہی خال اسکا ایک بڑی کالی بلا ہی جسکے سبب سے عالم ایمان مین سیکڑون
شور و شر پڑ جاتے ہین ایمان کی امن نہین رہتی اور اید دست تیر سے کام و لب انکے خاصے شیرین ہین
پھر قدح مے مین نظر کرکے انکو تلخ کیون کرتا ہی یہ جان لے کہ اس قدح پر نظر پڑنے سے منھ تلخ ہو جاویگا
مینوشی تو درکنار کسواسطے کہ یہ قدح ماہ دو ہفتہ ہی ای بدر اور اسکے ساتھ پانچ ہلال کہ وہ پانچون انگلیان ہین
جو ہنگام قدح گیری خم ہوکے ہمشکل ہلال ہوجاتی ہین اور اس بدر کا ہر لحظہ پروین کیطرف گذر ہوتا ہی
پروین دندان اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل قمر سے ان اشعار مین کیسی تعریض ہی کہ مے اور قدح دونون
پر مشتمل ہین زلف کے لیے پریشانی اور تشبیہ پریشانی کی انجم سے اور لفظ مہر اور شام و سحر اور ہندوے
سیاہ اسکے لیے کنگرہ اور لفظ ماہ مناسب مہر جسمین ایہام بھی ہی کمان و ابرو اور تیر و سینہ و جگر و کام و لب
سب مناسب اور شیرین و تلخ متضاد و دم کہ بمعنے جرعہ کے ہی اور قدح اور ماہ و ہلال اور پروین سب مناسبات
اور دو ہفتہ کا ہفت اور پنج یہ سب سیاقۃ الاعداد قولہ در میکدہ رو کہ یکے قطرہ ز جامش ٭ گر عرش خورد
تا بابد بیخبر افتد ٭ در نغمۂ اطربۂ او چرخ زند رقص ٭ ترکیے کہ کلاہ زرش از فرق بسر افتد ٭ ور ابر برد بوے بخارش بسر کوہ
دامن بسر آید ز عیا نشکر افتد ٭ در مجلس خسرو نہ بہانا کہ کسی را ٭ زین قطعۂ شیرین ہوسے بہ شکر افتد ٭
چون بدر مدان کانہم اندر رہ النشا ٭ در بحر سخن گر بہ ازین در تر افتد ٭ بر گیر یکے را بدو ز چار زینگین ٭
کز خوش جانب وہ چل گذر افتد ٭ اللغات میکدہ مین یا تنکیر توصیف موصوفہ سبب ہو سکتی ہی اطربہ
بالضم و بالکسر راشاد ساز ندہ و ساز چرخ زدن ناچنا کلاہ زر آفتاب و نیز کلاہ زرین کہ پٹکا اور بخار ہی خرد
انتشانی چیز پیدا کرنا المعنی یعنے اس شراب و جام کو چھوڑ کے ایسے میکدہ مین چل کہ اسکے جام کا ایک قطرہ
اگر عرش جو سارے جہان پر محیط ہی پی لے تو ابد تک ہوش نہو بیخبر پڑا رہے اور جو میکدون مین گانا بجانا

بجی ہوتا ہی اس میکدہ کا جو ساز ہی اسکا اور فی نغمہ اگر چرخ سن لے تو اسکے وجہ سے یعنی رقص زنی کرے
کہ جس سے کلاہ زرین اُسکے سر سے گر جائے اور وہ خبر نہو کلاہ زرین آفتاب کہ ہر شام اسکے سر سے گر جاتی ہی
اور یہ بدستور ناچے جاتا ہی اور جو بو اُسکے بخار کی ابر سر کوہ پر لیجائے تو اس بو سے کوہ مین ایسا تغیر پڑ جائے
کہ دامن کوہ جو اُسکی جڑ ہی سر پر آجائے اور کمر اُسکی میان سے گر جائے یعنے اپنے ٹھکانے سے ٹلجائے جیسے
سید ہانو سکے جیسے ناف ٹلجاتی ہی ابیات یہ قطعہ تعریف سخن اور صنعت شعر امین ہی یعنے یہ قطعہ ایسا شیرین ہی کہ
فقط مجلس خسروہی مین یہ شیرین ہوا کہ سبکو ہوس شکر کی نجاتی رہی ہو اور اُسکی شیرینی نے شکر سے بیزار نہ کر دیا ہو
بلکہ ہر کسی کا بالتحقیق یہ حال ہی کہ کسیکو اب شکر کی ہوس نہین رہی سب شکر سے سیر ہو گئے ایسا اسکی
شیرینی نے عمل کیا ہی اور یہ قطعہ بدر کا ہی میرا نہین تو مجکو اُسکی طرح فن انشا مین کامل مت جان وہ اس
فن مین کامل دیکتا ہی اگرچہ بحر سخن مین اُس سے بھی بڑھ بڑھ کے در تر مجکو ملجاتے ہین تاہم بدر کو کب پاتا ہون کہ
کیسی خوبی کے ساتھ اُنکو الگ بھی کیا ہی اور شامل بھی رکھا ہی شعر با ربعہ بحا ہی یعنے کے کو دو کے ساتھ ملا
کر کے کے چالیس عدد ہین اور دو کے دس کہ کل پچاس ہوے جو جی ہوا جسکے پچاس عدد ہین اور چار دیکھے
مین کرجو جام ہی اسلیے کہ اسکے بیالیس عدد ہین جیم کے تین الف کا ایک میم کے چالیس مطلب یہ کہ شراب جام
مین کرنے سے مراد پنج اسواسطے کہ نون کے پچاس ہا کے پانچ جو پنج انگشت ہین تو دو سے مراد پنجہ ہوا اسلیے
کہ نون کے پچاس واو دال کے دس سب ساٹھ عدد پنجہ کے ہوے یعنے پانچون انگلیون سے پنجہ کے اس جام
کو پکڑ کے دو چل یعنے دو لب چنانچہ دال کے چار واو کے چھ دس لام کے تیس بے کے دو سب بیالیس ہوے
ان دونون بیالیس کیطرف لیجا ای جام کو لبون سے لگا کے نوش کر میکدہ جام قطرہ چرخ رقص مراد
اور چرخ مین ایہام فرق بسر مراد ہے اور فرق کے معنے اگر مانگ کے لین تب بھی ذکر جزو سے ارادہ کل کا ہی سر کوہ دامن کوہ
کمر کوہ سب مناسب ہیں دیگر بدر و کامل کہ دونون کے لیے مناسب ہی جو خاص بدر ہی اور نیز تخلص ہی
انشا و بحر و سخن اور در تر ای پر آب و تابش مناسب اور متعاسیاقۃ الاعداد مین۔

قصیدہ سوم

قولہ ای یاد تو روح روح دے نام تو جان جان ۔ ور کنہ جلال تو عقل و دل و جان حیران ہی سرمست جمال تست

راهرگز نبود محیطے ٭ بحر روح فزایت راهرگز نبود دربان ٭ بیدائے جلالت راهرگز نبود سرحد ٭ دریائے کمالت
راهرگز نبود پایان ٭ در بحر غمت غواص لالائے دو چشم ماست ٭ صد لولو ترا اینک بر طشت زرش غلطان ٭
دوشینہ مرا از عرش این نالہ ہمی آمد ٭ کای بدر جگر خستہ ای تیرہ دل ناداں ٭ بر خوان کسان تاکی ناخواندہ روی چون
خور ٭ بر خوان الٰہی شو یک نیم شبے مہمان ٭ یہ قصیدہ بحر ہزج مثمن اخرب مین ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول
مفاعیلن اللغات روح بالفتح خوشی وتازگی روح بالضم جان کنہ بالضم حقیقت شئ صحو بالفتح ہشیاری
بیدا بالفتح دشت پایان ہندی تھاہ لالا غلام حبشی مراد از مردم چشم لولو مروارید کلان عبارت از اشک
اینک تصغیر این طشت زر رخسار زرد خور آفتاب المعنی ای محبوب حقیقی بے نیاز سراپا ناز تیری
یاد سے تازگی وخوشی روح کی ہی اور تیرا نام جان کی جان تیرے کنہ حقیقت مین عقل ودل وجان سب
حیران ہین جو تیرے وصال مین مست ہی ہرگز ہوشیاری نہین چاہتا اور جو تیرے فراق کا زخمی ہی ہرگز
علاج نہین مانگتا تیری بزرگی ایک ایسا جنگل ہی جسکی سرحد وکنارہ نہین اور تیرا دریا کمال کا ایسا کہ جسکی
تھاہ نہین تیرے دریائے غم مین دو لالا جو مردم چشم ہین ہمارے غواص ہین کہ سیکڑون لولو اشک کے
اسکے طشت زرد رخسار پر غلطان ہین آپ کہتے ہین کہ رات عرش سے یہ نالہ زار بار بار مجکو آتا تھا کہ ای بدر خستہ جگر
اور ای نادان تیرہ دل لوگون کے خوان پر کب تک مثل آفتاب کے ناخواندہ مہمان بنیگا کہ گھر گھر بے بلائے
روز جاتا ہی خوان الٰہی کا مہمان تو بھی آ ایک دفع کسی نیم شب مین بن دیکھ تو کیا کیا نعمتین پاتا ہی اور لوگون سے
کیا حاصل وصول بلکہ محض فضول روح روح تجنیس جان جان کیسا ابلغ ہی یاد نام دونون مناسب عقل ودل
جان کیسے جمع کیے کہ عمدہ چیزین انسان مین یہی ہین مست وصحو اور محیط وبحر روح و دربان اور وصال وفراق
متضاد ایسے ہی بحر اور پایان مین یا دریا کی رعایت سے کمال مین لفظ ما بمعنی آب لالا ولولو کیسے خوب ہین
اور لفظ بحر بھی اسکے لیے لفظ ما بمعنی آب لولو کے لیے طشت زر آفتاب کی ناخواندہ روی کیسا خوب ہی لفظ
خور بنظر معنی خورش وخوان کیسا الطف ایہام نیم شب کی قید باعتبار اسکے کہ وقت قبول ہی ٭ قولہ ٭ زلف
بستان کم شو آشفتہ کہ میدارند ٭ سر زیر دو ہندوسے از طرف مہ آویزان ٭ بر خویش مپیچ از غم بر عارض شان
کان خط ٭ ماریست سیہ خفتہ بر گوشہ گلستان ٭ زان پستہ مرجان وش لب خشک مشو کافتہ ٭ مرجان

ترا اسد غم از دیدن آن مرجان ✦ چون تلخی عمر تو زان پستهٔ شیرین ست ✦ چون پسته مکن خودرا بر آتش غم بریان ✦
آن چشم دران ابروز انست کہ تا بینی ✦ محراب سیہ گشتہ از دو دل مستان ✦ چوگان دو زلفش را یک
گوے دران چاہ ✦ تا یوسف دلہا را زان چاہ کند زندان ✦ اللغات کم بمعنی نیست مطلق شزریر
سرنگون دو ہندو کیسو مہ رخسار مرجان مونگا اور موتی بھی پستہ دہن المعنی تو ای بدران بتونکی زلف
کا دیوانہ و شیفتہ مت ہو کہ یہ دونون طرف ماہ یعنے رخسار کے دو ہندو لٹکائے ہوئے ہین یہی حال تیرا
کرینگے تو انکے رخساروں سے مارے غم کے اپنے اوپر پیچ تاب کیون کھاتا ہی جیسے مار اپنے اوپر پیچ تاب کھاتا
رہتا ہی دیکھ تو انکے لالستان کے جو چہرہ ہی گوشہ مین کیسا مار سیاہ سوتا ہی کہ وہ خط ہی پھر ایسی بلا عظیم سے
کیون نہین بچتا اور اُس پستۂ مرجان وش سے جو دہن ہی لب خشک مت ہو ای عشق اسکا ہر گز نہ
جو اُسکے دیکھنے سے خاص الخاص سیکڑون غم تیری جان پر پڑینگے اور ہرگاہ کہ عمر تیری عشق پستہ سے
گو کیسا ہی وہ شیرین ہی تلخ ہی تو پھر پستہ کیطرح آتش غم پر اپنی جان کو کیون بھونتا ہی آنکھونکی یہ کیفیت کہ صانع
قدرت نے زیر ابرو انکو رکھا ہی تا تو دیکھ لے کہ جو اُنکے مست ہین اُنھین کے دو دو دل سے یہ محراب سیاہ
ہو رہی ہی اور دونون زلفین جو اُسکی ہین یہ دو چوگان ہین اُن مین ایک گیند ہی کہ وہ زنخدان ہی اور اس
زنخدان مین چاہ سو اسی واسطے کہ دلون کے یوسف کو اس چاہ مین ڈالکے زندان کیطرف لیجائے
جیسا کہ حال یوسف عم کا مشہور و معلوم زلف کے لیے آشفتہ اور سر اور ہندو اور عارض و خط اور مار سیاہ
پستہ دہن اُسکے لیے لب مرجان مرجان تجنیس تام اور تکرار مرجان تلخ و شیرین متضاد اور پستہ بھی مثل بادام
کے تلخ و شیرین ہوتا ہی پستہ کو روغن مین بھونتے بھی ہین اور نمک مرچ سے کھاتے ہین چشم ابرو محراب سیہ گشتہ اور دو دو چاہ
اور یوسف و زندان یہ سب مراعات ہین قولہ ای بدر بدان چوگان خود را تو بچہ مفگن ✦ بیحال مکن خود را دو چاہ گہ
ایمان ✦ ہر دل کہ بیکے گوشد میدان شریعت را ✦ در حال شود ایمن از ضربت نہ چوگان ✦ گر حور جنان
خواہی شو ساقی بزم عشق ✦ و در شوز جہان خواہی شو خاک در سلطان ✦ اجرے دہ شام در روم جزیہ خور
ترک و چین ✦ و ماندہ شرق و غرب یعنے شہ ہندستان ✦ تا کاسہ سیمین ست مہ بر طبق مینا ✦ تا طشت
عقیقین ست خور بر سر این نہ خوان ✦ از مائدہ داران باد در مجلس او فغفور ✦ و ز حلقہ بگوشان باد بر درگہ

او خاقان + دائم کند زرہ صدق باور نکند خسرو + شیرین تر ازین قطعہ در معرفت یزدان + صد ملک سلیمانی بر باد شود تا حشر + ہرگز نشود تیرہ آب رخ این دیوان + اللغات بجال خراب حالت حال ایک لکڑی ہوتی ہے کہ میدان مین قائم کرتے ہین تا جو کوئی گیند اس سے نکال لیجا ئے وہ بازی جیت جائے اور یہ لفظ دراصل بہائے ہوز تھا اسواسطے کہ جائے جلی فارسی مین نہین آتی مگر بتغیر لہجہ جا ہوئی در حال فوراً سور خوشی امین امالہ امن آجرے امالۂ اجرہ وظیفہ جزیہ سر بہلا ہندستان بجائے ہند واور ہند نام اس ملک کے آباد کرنے والے کا طبق مینا آسمان باعتبار سبزی طشت عقیقین باعتبار گولائی اور سرخی کے آفتاب مائدہ دار خادم فغفور نام بادشاہ چین بدینوجہ کہ فغ بمعنی بت و فور معرب پور بمعنی پسر چو اسکو بعد پیدا ہونے کے فغ نامے بت کے سامنے ڈالا تھا لہذا یہ نام رکھا گیا یعنی پسر فغ درگہ مخفف درگاہ تیرہ تاریک اور گدلا آب رونق و درخشندگی و بمعنی معروف المعنی یعنی ای بدر اس چوگان زلف سے کہ قریب اُسکے چاہ ہے تو دیدہ و دانستہ آپکو چاہ مین مت ڈال اور اس جا نگاہ مین کہ جہان ہار جیت ایمان کی دیکھی جائیگی اسمین آپکو خراب حال مت کر جو دل کہ ایک گیند میدان شریعت کا ہو اکہ جدھر چوگان شریعت کا اُسکو مارتا ہے اُدھر ہی لوٹ پوٹ چلا جاتا ہے وہ فوراً ضرب ان نہ چوگان سے جو نہ فلک ہین محفوظ ہو جاتا ہے کوئی آفت اسکو نہین پہونچتی اگر تو حور جنت کی چاہتا ہے تو ساقی بزم عشق کا بن یعنے اپنی ذات کیا اورون کو بیہوش کرنے والا یعا عشق مین کامل ہو اور جو سور دنسرور جہان کا چاہتا ہے تو خاک در سلطان کا بن اور سلطان وہ کہ جسکے وظیفہ خوار شام و روم ہین اور یہ بہلا کھانے والا ترک و چین کا کہ اسکو جزیہ دیتے ہین اور سر اپنا بجاتے ہین اور حاکم شرق و غرب کا یعنے شاہ ہندستان یہ شعر مدح مین ہے بعد کے دونون شعر دعا تابید مین یعنے جبتک کہ کاسۂ سیمین ماہ کا طبق مینا آسمان مین ہے اور جبتک طشت عقیقی آفتاب کا اس نہ خوان کے نیچے ہے یعنے جبتک کہ ماہ و مہر اور آسمان قائم ہین فغفور چین اُسکے مجلس ہین خادمون سے ہو اور اُسکی درگاہ پیر خاقان حلقہ بگوشون سے ہین یہ جانتا ہون کہ بادشاہ صدق کی راہ سے ہرگز یقین نہین کریگا کہ اس ہمیرے قطعہ شیرین سے کوئی اور قطعہ بھی شیرین تر معرفت یزدان مین ہو و یسے چاہیے کسیکا دل خوش

کرنے کو کہدے اور یہ بھی ہے کہ سیکڑون ملک سلیمان کے سبے حشر تک برباد ہوتے رہینگے مگر آب و دلق و خوبی
اس دیوان کا ہرگز کبھی لاؤ مکدر نہوگا ایسا ہی رخشندہ اور روشن رہیگا قطعہ پارہ کلام جو قصیدہ پر بھی صادق
آتا ہی بس قصیدہ ہی مقصود ہی جمال خال تجنیس تام خور آفتاب و خورش مناسب خوان و طشت گرجو الخ
یہ شعر صنعت ترصیع مین ہی

قصیدۂ در توحید باری عز اسمہ و نصیحت خویش بحر مذکور الصدر مین

قولہ ای در دل ہر سنگے از مہر تو تاثیرے ❊ سرمست ہوا ے تو در صومعہ ہر پیرے ❊ ظاہر شدہ بر عاشق از گرد
سر کویت ❊ ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیرے ❊ مستان صبوح آن غم کردند خروش آن دم ❊ کز صبح
جمال تو بنمود تباشیرے ❊ رنجور غمت مائیم عشق تو طبیب ماست ❊ از داروے رحمت لطف است تباشیرے ❊
نتوان بفسون بستن مانند پریزادان ❊ دیوانۂ کویت را در خانۂ زنجیرے ❊ ہر چند سپر داری از آہ دلم میترس ❊
کز سینۂ مجروحان ہر آہ بود تیرے ❊ **اللغات** صبوح وہ شراب جو صبح کو وقت خمار کے پیتے ہین اور جو شام
کو پیتے ہین اسکو غبوق کہتے ہین **المعنی** یعنے ای معبود مطلق انسان تو انسان تیرے عشق کی تاثیر ہر سنگ
مین بھی تو ہی کہ وہ شرر ہی اور ہر پیر صومعہ گزین تیرے ہی شوق مین مست و مدہوش ہی عاشق پر تیری
گلی کی گرد سے خوب ظاہر ہی کہ جو ذرہ خاکی اُس گرد کا ہی وہ اکسیر ہی جسکے طلب مین ہزارون مرگئے اور اب ہین
جو مست صبوح تیرے غم کے ہین اُنھون نے جوش و خروش اُسی وقت سے مچایا ہی جس وقت سے کہ تیری صبح
جمال کی تباشیر ای روشنی دیکھی ہی صبح جمال روز ازل یعنے ازل ہی سے مست و پر جوش پیدا ہوے
ہین ہم بھی بیمار تیرے مرض غم کے ہین جیسے اُنکو تباشیر اپنے جمال کی بخشی تھی ہمکو بھی وہ تباشیر اپنی
ادویۂ رحمت سے بھیج اسلیے کہ طبیب ہمارا تو ہی ہی تیرا دیوانہ ایسا نہین کہ جیسے جن و پری کو عامل لوگ
باندھ لیتے ہین اسکو بھی کوئی اپنے افسون سے باندھ کے خانۂ زنجیر مین کردے اسکا بستہ ہونا دشوار و ناممکن
یہ تو تیرے باندھے بندھتا ہی اور تیرے کھولے کھلتا ہی اس شعر مین ہر ظالم کیطرف خطاب ہی کہ ہر چند
تیرے پاس سپر ہی وہ مستامان بچاویگا لیکن میرے دلکی آہ سے ڈرتا ہی رہ کسواسطے کہ جو آہ مجروحون
کے سینہ سے نکلتی ہی وہ ایک تیر سپر شگاف ہوتی ہی شعر مین ایہام تباشیر تباشیر تجنیس تام گرد کو ذرہ خاک

الیتر سب مناسبات قوله ای بلبل دل کم شو حیب شبنم تاکی ❊ کو برورق لاله دامے نهد از قیرے ❊ چون مار
پیچم از غم بر خط سیاه او ❊ کو تا قطار مور ہست صفها زده بر شیرے ❊ چون مردمک چشمش بینی تو بدان ادراک
در صورت آهوئے دو جادوے کشمیرے ❊ مرغان الٰهی را با زقهٔ روحانے ❊ در دام کجا آرد نفس از پی
انجیرے ❊ بدر از جگر خسته خون خورد چهل سالی ❊ تا یافت ز حرف عشق سر رشته تدبیرے ❊ اللغات
کم بمعنے نفی مطلق ورق لاله رو دام زلف قیر سیاه قافله بمعنی از سفر باز آینده تفاؤلاً روندہ پر اطلاق کرتے ہین
مور مورے خط شیر رخسار سفید جادو بمعنی جادوگر کے بھی ہی زقه بضم زا و تشدید قاف دانه جو پرند اپنے منکلے
سے نکال کے بچہ کے منھ مین ڈالتا ہی اور وہ دوا جو دودھ مین ملا کے بچہ کے منھ مین ڈالین المعنی خطاب
مصنف لپنے دل سے ہی کہ ای دل تو ان خاکی بتون کا شکار مت بن جو ورق لاله ای رخسار پر ایک دام سیاہ
زلف کا لگائے ہوئے ہین اور لوگون کو پھانستے ہین اسکو پھانسی ہی سمجھے رہ تو معشوقون کے خط سیاہ
کے غم مین مار کیطرح پیچ تاب مت کھا اسکو ایسا سمجھ لے کہ وہ ایک قافلہ مور کا ہر طرف سے شیر پر چیٹا ہوا ہی
پھر جسمین جیسے چیونٹیان چپٹی ہون وہ چیز کسکام کی اور جو اُسکے مردمک چشم کو دیکھے تو اُسکو ایسا جان لے
کہ یہ دو جادوگر مکار کشمیری ہین جو بڑے مکار ہوتے ہین اور بظاہر مثل آہو کے غریب و مسکین اور یہ
سب باتین خوبی نفس سے ہین لیکن جو مرغ الٰهی ہین اور زُقهٔ روحانی پاتے ہین اُنکو یہ نفس ایک انجیر
دکھا کے دام مین کب پھانس سکتا ہی انجیر سے مراد شی قلیل یعنے دنیا جسکی صفت مین فرمایا ہی قل متاع الدنیا
قلیل یعنے متاع دنیا کی تھوڑی ہی چنانچہ بدر نے بھی اپنے جگر خستہ سے چالیس برس خوب خونخواری
کی تب حرف عشق سے کچھ سر رشتہ تدبیر کا نکال پایا ہی آہو کا لفظ ذکر چشم مین کیا ہی خوب ہی اور نیز جادو
کہ سحر ساحر دونون معنی مین ہی قوله الفاظ در اگوے عقد شکر آلوده ❊ از سحر حلالش خوان در صورت
تذکیرے ❊ روشنا ہ قدسی جو از گلشن سبحانی ❊ کو را نبود بر رو گلگونهٔ تزویرے ❊ گو بهر به نثار آرد در ہا
همه یار آرد ❊ تا نقش خیال هیچ زد یافته تحریرے ❊ من ناوچ سلطانم جایم صف دربانان ❊ زین مرتبه
جا هم را پیرایه توقیرے ❊ اللغات در امخفف اور اعق بالکسر لڑی از نوعیه هر تر حلال شعر و سخن تذکیر
پند دنیا تزویر مکر و فریب پیرایه لباس و آرایش المعنی یعنے عشق سے سر رشته کا یه پایا جس سے الفاظ

اُسنے عقد شکر آلود ہونٹ یعنے بدر کے کہ اُسکو اوپر کے شعر مین بدر لکہا ہی اور آپکو غیر ٹھہرایا ہی اور سحر حلال کو جو بصورت پند و نصیحت کے ہی آب یہ دیوان میرا گلشن سبحانی ہی تو اسمین شاہد قدسی کو ڈہونڈہ کہ جسکے منہ پر گلگونہ اکرہ و تیز و یرکا نہین ہی پاکیزہ میرا و ارکے ہین سچے صاف حجب سے خیال نقش مدح سے اُس سے صورت تحریر پائی تب سے بالکل گوہر نثار کے واسطے لاو ادکے لایا ہی یہ شعر ایمائے شکایت اپنی سبب توقیر یا مین ہی یعنے حال میرا یہ کہ مداح تو سلطان کا ہون اور جگہ میری دربانون کی صف مین بگڑ گیا ہوا میر سے وہ مرتبہ کو ابی سے لباس اور آرائش توقیر کی حاصل ہی کہ آخر ہون تو مداح سلطان کا گو کہین ہون

قصیدہ در مفاخرت از کثرت فضائل و رفعت احوال خود

قولہ وجہ زر از روے دارد چشم لولو بار من + قلب من نقد روان زان روست در بازار من + ہندوے کیوان ہمین بفروخت شادی را ازانکہ + مشتری ننہاد نقدے رائجی در بار من + بیشش ازان کین بیضہ زرین فتد بر طشت زر + در خروش آید خروس از نالہاے زار من + ہر سحر مانند شمع ازاندکی عمر خویش + صبح را در خندہ آرد گریہ بسیار من + یہ قصیدہ بحر رمل مثمن محذوف مین ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن **اللغات** وجہ صورت در وزینہ روے صورت و کالنسے قلب دل اور نا سرہ روان رائج و جاری و جان ہندو زحل و غلام حبشی اور حبشی ہمیشہ شادان رہتے ہین مشتری خریدار و نام ستارہ کہ سعد اکبر ہی بیضہ زرین آفتاب طشت نہر آسمان **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ مین وہ شخص ہون کہ میری آنکھین لولو بار جو ہمیشہ گریان اور اشک ریزان رہتی ہین انکی کوئی وجہ زر کی نہین میری ہی صورت جو مثل زر کے زرد ہی یہی وجہ زر کی ہی اسی کو روزینہ یا ماہینہ زر کا جانتا ہون اسی سبب سے قلب میرا جو دل ہی اسکا نقد رائج میرے بازار یعنے وجود مین ہی مطلب یہ کہ زرد رنگی و اشکباری میری جو آثار عشق سے ہی یہی نقد روان میرے بازار دلکا ہی جو کام آئیگا ہندو کیوان نے کہ وہ ایک غلام حبشی سیاہ رنگ نحس اکبر ہی اور شادی و فرحت حبشیون کی مشہور و معلوم ساری شادی اپنی میرے ہاتھ بیچ ڈالی اس سبب سے کہ اُسنے دیکھا کہ اسکا کوئی مشتری نہین نہ مشتری نے کہ سعد اکبر ہی کوئی نقد رائج اسکی گرہ مین رکھا بس یہ نتیجہ اُسی اشکباری و زرد رنگی عشق کا ہی کہ ایسی شادی مفرط مجھکو

غنت ملکی اور ہین بھی وہ عاشق زار ہون کہ قبل اس سے کہ یہ بیضۂ زر جو آفتاب ہی طشت زرین آسمان
مین رکھا جائے میرے ہی نالون زار سے خروس صبح کا خروش مین آتا ہی خروس صبح منقول ہی کہ ایک
مرغ سفید عرش معلی کے نیچے ہی سب سے پہلے وہ آواز کرتا ہی اُسکی آواز سنکر خروس دنیا کے بولتے ہین
بس اس سے سبقت بھی خروس عرش پر ظاہر ہی اور تاثیر نالون کی بھی کہ اُسکو خروش مین لاتی ہی نالۂ
میرے تو حال سنا اب گریہ کا سنو کہ جب صبح کو گریان ہوتا ہون اگرچہ وہ گریہ بسیار و بیحد ہوتا ہی مگر اس
گریہ کو میرے صبح ہر سحر دیکھکے تمسخر و استہزا سے کھلکھلا کے ہنستی ہی کہ گریہ عشق کی تو حد نہین اور تیرے
گریہ کی عمر اب شمع کی طرح بہت تھوڑی اتنی سی عمر اُس گریہ کو کیا کافی ہوگی اور کب بجا لا سکے گی اتو
صبح ہی اے زمان پیری اور وقت ختم عمر وجہ اور زر و مرادف اور زرد و جہ مین ایہام بھی کہ روز نئیہ اور کاسے
کو بھی کہتے ہین برعایت لفظ زر ایسے ہی قلب و روان نقد و بازار ہندو کے لیے شادی اور کیوان و مشتری
کہ سوائے مناسبت کے دونون مین تضاد بھی ہی کہ کیوان نحس اکبر مشتری سعد اکبر ہی بیضہ و طشت مین یہ رعایت
کہ شعبدہ باز بیضہ کو طشت مین رکھکے اڑاتے ہین خروش خروس مین تجنیس اندک و بسیار خندہ و گریہ متضاد
اور علی ہذا واضح ہو کہ متن کے پہلے شعر مین فقط زان روسے لکھا ہی مین نے اسکو زانروست لکھا ہی کہ ضروری
معلوم ہوا قولہ ہمچو آہ سرد صبح و گریہ ہاے گرم شمع + آتش اندر خود زند دود دل افگار من + باہمہ مہرے کہ
دارد صبح خنجر میکشد + تا چہ بازیہا کند این بدگہر در کار من + خاکسارم باد بیجا آبرویم رفتہ است + کو بدو تا
شادمان گردد دل اغیار من + گو روان شو در دو چشم از درد بے آبی مرا + دانہ دانہ خون دل از سینۂ
پرنار من + گو سپر گیر آفتاب و گو عطارد تیر شو + سر نخواہد تافت این قد کمان آثار من + در کمان چرخ گر
آتشم زند تیر سحر + خم نگردد حلقۂ از جوشن مقدار من + اللغات خنجر کشی صبح کی اشعۂ آفتاب بدگہر بد ذات اشارت
بالسان المعنی یعنی سحر کی یہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین اور شمع کے گرم گرم گریے جو عشق حقیقی مین اُنکے
ہین جسوقت میرا دل افگار دیکھتا ہی تو اسکا دود دل بھی اسمین آگ لگا دیتا ہی ای بیچین کر دیتا ہی ظاہر ہی
کہ عاشق جب کسی عاشق کی آہ و زاری دیکھتا ہی تو اسکی بھی آگ دبی ہوئی بھڑک اُٹھتی ہی مین جو صبح کو
دیکھتا ہون تو مہر والی پاتا ہون اور ظاہر مہر رکھتی ہی مگر باوصف مہر کے خنجر بھی کھینچے ہوئے ہی اب مین

نہین جانتا کہ یہ بانوات میرے کام مین کیا کھیل کھیلتی ہی یہ کھیل تو اسکا کہ مہر کے ساتھ خنجر کشی دیکھ رہا
ہون اور خنجر کشی اشعۂ آفتاب سے ہین تو ایک خاکساز با و پیا مفلس تہیدست آب رو رفتہ ہون اگر کچھ
پروا نہین آبرو گئی تو گئی غیرونکا دل تو شاد ہوا یہی نفع مجھسے مخلوق کو پہونچا اور اگر میری آنکھون مین
وردبے آبی سے جو مجکو میسر نہین ہی دانہ دانہ خون دل جو مراد اشک خونی سحر سے ہی سینہ پر نار سے روان
ہو تو ہو مجکو بیسے آبی ہی خوش آتی ہی کھانا کسکا پانی بھی جو ایک ازان شی ہی چاہیے ملے چاہیے نہ ملے مین وہ راست کردار
ثابت قدم ہون کہ کیسے ہی حوادث ہون میرا کچھ نہین کر سکتے اگر تیرا دل چاہے تو امتحانا آفتاب سے
کہدے کہ سپر ہاتھ مین لیلے اور عطارد سے کہدے کہ تیر ہو جا اور میری لڑائی کو مستعد ہو جائین مگر میرا قد جو کمان
آسا خمیدہ ہی انسے سر نہین پھیریگا مقابل ہی رہیگا مصنف نے سر کہا ہی نہ رو اسواسطے کہ اکثر کمان کا سر
جو گوشہ ہی پھر جاتا ہی اور اگر کمان چرخ مین تیر سحر کا آگ لگا دے تو میرے اندازہ اور مقدار کی جو زرہ ہی
اسکا ایک حلقہ بھی نہ ٹیڑھا ہوگا اپنے حال ہی پر رہیگا تیر سحر آفتاب سر گرم متضاد آہ و گریہ آتش و دود
مہر صبح مناسب اور مہر مین ایہام خنجر شعاع مہر خاک باد آب آفتاب بصورت سپر اور عطارد تو خود تیر ہی
لفظ آتار بنظر ذکر حوادث کے بس مناسب قولہ صرصر ازفلک راہفت دامن بر درد + ریشہ زرد اعشتہ
نہد گوشۂ دستار من + خرمن ماہ ار فرو ریزد زراہ کہکشان + کم نگردد یک جوے از دخل انحصار من +
ربع ربع چار ربع و شش جہت راخمس یافت + عاشر نہ تختہ باغ از عشر یک انبار من + عرصۂ باغ
دو عالم را مساحت کردہ ہم + بسوہ دیدش رقم در دفتر احرار من + نصف ربع عشر آمد در ترازوے خرد
تر و خشک ہر دو کون از حاصل ادرار من + من چو در فتوی سبق بردم ز برجیس آفتاب + نہ لگن از شفق ہا
لعل کرد ایثار من + اللغات صرصر باد تند ریشہ شے اندک خرمن انبار بزرگ بفتح بکسر معرب اسکا اسواسطے
کہ خر بمعنے بزرگ و من بمعنی انبار انحصار مال موجود و دخل آمدنی ربع بالفتح آمدنی کشت ربع بالفتح والکسر
زمین بلند ربع بالفتح منزل و چار ربع عناصر اربع شش جہت تمام عالم خمس بالضم پانچوان حصہ عاشر
نہ تختہ باغ عاشر دہ یک گیرندہ نہ تختۂ باغ نہ فلک و مجموع عاشر نہ تختۂ باغ جبرئیل عشر بالفتح دہ یک بلیغا عشر
بالضم دہ یک بسوہ بالکسر بیسوان حصہ جریب کا احرار بالفتح آزادگان و نویسندگان تر بہ تشدید یدرہ اہی

اور اور وظیفہ سبق برون غالب ہوجانا فتوی حکم شرع برجیس مشتری کہ قاضی فلک ہی نہ لگن نہ فلک تنگہاے لعل ستارگان ایثار بخشش اور کسی کی حاجت اپنی حاجت پر مقدم کرنا المعنی مصنف بتائید صدر لکھتے ہین کہ اگر صور کی باد تند سے ساتون دامن فلک کے پھٹ کے پارہ پارہ ہوجائین جیسا کہ قیامت کو یہ واقعہ ہوگا مگر اس وقت پر آفت مین مجھ مین اصلا تغیر نہوگا ممکن نہین کہ میرا گوشۂ دستار کسیکو ریشۂ زر کاغش آغشتہ دے اور زر اغش دکھونمائی اس سے ظاہر ہو بدستور اپنے حال پر رہیگا اور ظاہر کہ قیامت سے بڑھ کے اور کونسا حادثہ ہی اور اگر خرمن ماہ کا جو خود ماہ یا ہالہ ہی کہکشان کی راہ سے نکل کے بکھر جاسے تو بکھر اکرے میرے کھیت کی جو آمدنی موجود ہی اسمین سے ایک جو بھی کم نہوگا اور میرا ثبات و قرار نہین بگڑیگا مین تو وہ شخص ہون کہ حاصل زمین چار ربع ای اربع عناصر کا جس سے خلقت سارے مخلوق کی ہی اور شش جہت کا جس سے کوئی مخلوق باہر نہین اندونون کی آمدنی و حاصل کو جب وہ یک گیر تختۂ باغ سے کہ وہ جبریل ہین جنکی صفت عقل اول و عقل کل ہی دیکھا تو میرے ایک انبار کے دسوین حصہ کے سامنے کہ ایسے ایسے جانے کتنے انبار ہین کل حاصل چار ربع اور شش جہت کو اس عشر کا خمس پایا ہی اور وہم جو ہر جگہ پہونچتا ہی اسنے دونون جہان کے باغ کا جو میدان ہی سبکی مساحت کی من بعد میرے محررون کا دفتر دیکھا تو اسمین اسکو ایک بسوہ لکھا تھا کہ اسکے میدان کا ایک بسوہ ہی یعنے جو گنجایش مجھ مین ہی اور مین وہ کہان آ آخر دسنے جو اپنی ترازو مین تولا تو دونون جہان کا تر و خشک میرے وظیفہ کے حاصل کا جو عشر ہی اُسکا نصف ربع ہوا مین سنے بھی فتوی لکھا اور برجیس سنے بھی کہ قاضی فلک ہی گو مین اُسپر سبقت لیگیا اور غالب ہوا لہذا آفتاب سنے ہر زرلگن مانند فلک تنگون لعل یعنے ستارون کی بھری مجکو بخش دین آفتاب کی خصوصیت ایثار مین بدین وجہ کہ اسکے نور سے جملہ ستارے روشن ہین گویا مالک اُنکا ہی صر صر صور مین سر کلمہ ضاد دامن و ستارہ خرمن اسکی رعایت سنے کہکشان کی کاہ اور جو سب مناسب ربع ربع ربع سب تجنیس و تصحیف چار و شش و نہ و یک سیاقۃ الاعداد ایسے ربع و خمس و عشر و عاشر تختۂ باغ کے لیے مناسب عرصہ مساحت بسوہ رقم دفتر احرار پھر نصف و ربع عشر سیاقۃ الاعداد تر و خشک متضاد برجیس آفتاب تنگہاے لعل نہ لگن سب مناسب یکدیگر قولہ بست و یک دان بیکر زر لغت

کسوت در شمال + سینہ پر نور شان گنجینۂ اسرار من + قدسیان اندر نماز آیند و باشد دائما + سبحۂ اوراد شان
سمط در اشعار من + مصحف نہ جلد با ہفت آیت زر ماہ را + ہر مہے سیپارہ دید از غیرت انوار من + عقل
کل را در دبیرستان اسرار ازل + طفل ابجد خوان شمرده جان معنے دار من + از شراب لایزالی دوستگانی نہاد
وہد + جان سرمستان حضرت را دل ہشیار من + شاہبازان رواق کبریا را زقہ داد + طوطی سدرہ نشین
از شکرین گفتار من + اللغات عسب اڑتالیس شکلین مع بارہ برجون کے آسمان پر ہین منجملہ انکے اکیس
شمال مین باقی جنوب مین اور شب زربفت لباس کسواسطے کہ سب ستارے نورانی ہین سبحہ دانہ تسبیح ونماز
نفلی وذکر حق سمط بالکسر رشتۂ جواہر ومروارید مصحف نہ جلد نہ فلک ہفت آیت زر سبع سیارہ سیپارہ ماہ
باعتبار سی روز ماہ عقل کل جبریل دوستگانی اپنے حصہ کی شراب اورکو دینا رواق بضم وبکسر زقہ
بالضم وتشدید بچے کو بھرانا کبوتر کا طوطی سدرہ نشین جبریل علیہ السلام المعنی یعنے اکیس شکلین نورانی زربفت
لباس جو شمال مین ہین سبکا سینۂ نورانی گنجینہ میرے اسرار کا ہی جو بھید انسے وقوع مین آتے ہین مجھی سے
ہین قدسی جب نماز پڑھتے ہین بعد نماز ہمیشہ وردہ میرے نظم کا انکے اوراد کا سبحہ ہوتا ہی یعنے میرے
اشعار انکا اوراد ہی مصحف نہ جلد نے جو نہ فلک ہین مع ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارہ سبعہ ہین ہر مہینے
مین ماہ کو میرے انوار کے رشک سے سیپارہ ہی پایا ماہ کا سیپارہ ہونا باعتبار اسکے گھٹنے بڑھنے اور
تیس روز ماہ کے ہی میرا دل ایسا معنے دار ہی کہ جب مکتب خانہ اسرار ازل مین تھا تو عقل کل کو طفل ابجد خوان
جانتا تھا ہرچند کہ وہ مقرب ومحرم راز ہین اور دل میرا ایسا مستغنی بھرا پرا ہشیار ہی کہ اسکو جو روز ازل
مین حصہ شراب لایزالی سے ملا تھا اسمین سے ان لوگون کی جان کو جو سرمست اس حضرت کے ہین
دوستگانی رکھتا ہی یعنے اپنا حصہ اورون کو دیتا ہی اور وہ لوگ جو شاہباز محل کبریا کے ہین جبریل انکو
میرے کلام شکرین سے کچھ چن چنا کے لیجاتے ہین اور ان شاہبازون کو اس شکر سے بھرتے ہین یعنے بڑے
بڑے سخن گو عالی مجلس جنکے دل مین جو سخن القا کرتے ہین وہ میرا ہی سخن شیرین ہوتا ہی نہ جلد ہفت آیت
سیپارہ شاہباز زقہ طوطی سدرہ شکر سب مناسب یکدیگر قولہ من چو شمع از خود سرافرازم چراغ آفتاب
روز وشب پروانہ گردد بر سرائے تار من + زان سواریہا کہ باشد صادقان را نیم شب + صبح را در خود

ماندہ خاطر بیدار من ؛ در سر سودا نمائی مرغ گل خوار قلم ؛ جان عیسی می نگارد عطسۂ افکار من ؛ ورد دوائر ہشت عظمی راست در مبانات بیان ؛ حاوی ہر ہشت عظمی نقطۂ پرکار من ؛ اللغات تار تاریک ماندہ ای گذاشتہ عطسہ ہندی چھینک اگرچہ فلک پر دائرے بہت ہین مگر سب مین آٹھ دائرے عظمی ہین جنکا علم ہیأت مین بیان ہی معدل النہار دائرۃ البروج دوائر مارہ باقطاب اربعہ دائرۂ افق دائرۂ نصف النہار دائرۂ ارتفاع دائرۂ اول السموات دائرہ عرض المعنی یعنے مین مثل شمع کے کہ سارے جمع مین سرفراز ہوتی ہی بموجب مصرعۂ جامی مصرع میان جمع شمع آسا سرافراز ؛ خود ہی سرفراز ہون نہ کسیکا سرفراز کردہ اور ایسا سرفراز کہ چراغ آفتاب کا رات دن میرے اندھیرے گھر کا پروانہ ہی اور اُسپر قربان ہوتا ہی پھر میرے روشن گھر کا کیا بیان وہ سواریان کہ صادق لوگون کو نیم شب مین کروہ جذبات حقیقی ہین جنکے ذریعہ سے وہ قرب الٰہی مین پہونچتے ہین ہوتی ہین مین اُنپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہونچا اور میری خاطر بیدار نے صبح کو کہ اور دن کے لیے وقت قبول کا ہی اور خود اُسکا تو کہنا ہی کیا سوتا چھوڑ دیا اور اس سے پہلے فائز المرام ہوگئے لوگون کے قلم کا مرغ تو اسی سر سودا نمائی مین پڑا ہوا ہی کہ گل خواری کرے جو عبارت مضامین رنگین بہار لکھنے سے ہی یا گل خواری کہ مراد سیاہی مداد سے واسطے کسی تحریر کے بس گل بضم و بکسر دونون ہوسکتا ہی اور میرے افکار کا عطسہ جان عیسی کی تصویر بنا رہا ہی جس جان سے جانین مردہ زندہ ہوتی تھین عطسہ سے یہ مراد ہی کہ جب آدم کے قالب مین جان پڑی تو اُنکو چھینک آئی کچھ مادہ انکی ناک سے خارج ہوا وہی مادہ شکم مین حضرت مریم کے رکھا گیا جس سے حضرت عیسی ہوئے لاجرم میرا کام یہ نہین کہ عبارات سخن رنگین لکھون بلکہ عیسی کیا اُنکی جان کی تصویر بنانا میرا کام ہی جو محال در محال ہی ایسی تصویر کوئی بنا ہی نہین سکتا اور یون تو دوائر فلکی بہت ہین مگر آٹھ اُنمین عظمی ہین وہ آٹھون کو با این ہمہ عظمت جنکا علم ہیأت مین بیان ہی میرے پرکار کا ایک نقطہ گھیرے ہوئے ہی جیسے نقطہ کو دائرہ گھیرے ہوتا ہی الغرض یہان تک اپنی تعلی کا بیان کیا آیندہ اس سے اعراض و معذرت و استغفار ہی شمع چراغ آفتاب روز شب پروانہ سرا تار نیم شب صبح خواب بیدار سر و سودا عیسی و عطسہ دائرہ ہیأت نقطہ پرکار سب مناسبات عمدہ قولہ این دعاوی جملہ نا مشروع گفتم زان سبب ؛ ذیل عفو کردگار و دوست استغفار من ؛

خاک برسر باد آتش در جگر گر بعد ازین ÷ اینچنین جرأت نماید نفس شیطان سامرن ÷ من کیم زان ہم کہ موے
کو را حلقہ سازد قطرۂ آب ÷ شاید ایچال شغل اشک و تن بیمار من ÷ کمترم زان مور کو را سایہ نبود بر زمین ÷
نیست را ہستی بود در معرض آثار من ÷ باد پیما خاک بے آبی بدم گرد جہان ÷ بر در سلطان فرو غلتید
کار و بار من ÷ تا بگشتم بر در حکمش چو خاتم حلقہ پشت ÷ چون نگین زرین بشد بام و در و دیوار من ÷ زین
سپس گوش من و نعل سم یکران شاہ ÷ حلقۂ اشرف ملک و دانۂ شہوار من ÷ الالتفات ÷ ہا و سے جمع
دعوی نا معقول و نوع خلاف شرع سہار یعنی باشند و مسر معرض جاے ظہور باد پیما ہرزہ گرد گردان اسپ اصیل
و مخصوص بران یک کس دانۂ شہوار موتی شہوار و سخن بر آب تاب المعنی یعنے یہ دعوی مذکور بالا بصدر خلاف شرع ارتکاب
جو کیے وہ کیے من بعد مین ہون اور میرے استغفار کا تھا اور لازم ہی اُسکو ذیل عفو کردگار کا یعنے دست
استغفار اور ذیل عفو کردگار لازم ملزوم غیر منفک ہو جائینگے پس واو مصرعہ ثانی کی لزومی ہی اگر نفس میرا
کہ مثل شیطان کے ہی بعد اسکے اس قسم کی پھر جرأت کرے تو اُسکے سر پر خاک پڑے اور خدا کرے اسکے
جگر مین آگ لگجاے ز آن مین حرف از نوعیہ ہی یعنے مین کیا چیز ہون قسم اُس مو سے ہون کہ جو قطرۂ آب
سے سکڑ کر کے حلقہ ہو جاتا ہی متحمل ایک قطرہ کا نہین ہوتا چنانچہ گواہ اس دعوی کے خود میرے اشک
اور جسم بیمار ہی کہ لاغر ایسے مو ہو گیا ہون اور اشک سے حلقہ بنا گوڑی موڑی پڑا ہون جیسے بیمار پڑے
ہوتے ہین مین تو اُس مور سے بھی کمتر ہون جسکا سایہ زمین پر نہین پڑتا اسلیے کہ کچھ وجود ہو تو سایہ پڑے
اور مین وہ ہون کہ جہان میرے آثار و علامات ظاہر ہون وہان نیست کو ہستی ہوتی ہی گویا نیستی مجھی
سے پیدا ہوتی ہی مین تو ایک ہرزہ گرد اور خاک بے آب امی خاک خشک جو اُڑتی رہتی ہی ایسا تھا مارا
مارا مارا پھرنے والا اب جیسے جہان گردی چھوڑ کے در سلطان پر آ پڑا ہون اور اس دروازہ کی خاک بنا ہون
تب سے میرا کار و بار چمک گیا ہی اور جب سے اُسکے حکم کے دروازہ پر خاتم کی طرح حلقہ پشت ہو گیا ہون
یعنے ادب و خوف سے پشت خمیدہ بیٹھا ہون مثل نگین کے در و دیوار میری سب زرین ہو گئی ہین
ظاہر کہ نگینہ سب کے در و دیوار وہی اُسکے حلقہ کا دور خانہ ہی اور سب زرین ہوتا ہی میرا بھی یہی حال ہی اب
اسکے بعد میرا کان ہی اور نعل سم اسپ شاہ کا حلقہ آہنین بھی وا دلزوم کی ہی کہ اسی حلقہ مین بند ہوگا

اور شرفا اہل کمال کا حلقہ اور میرے در دولت پر رہنے اسی دروازہ پر حلقہ زن ہو کے گوہر شاہوار سے حلقہ شرفا کو
زیب و رونق دیتا ہے ہونگا قرشھوار کا ام عمدہ پر آب آسکے دوسرے مصرعہ میں بھی واو لزوم کی ہے خاک
کے لیے سر اور آتش کے لیے جگر کیسا خوب ہے نیست کی ہستی کیا ہی ابلغ ہے باد دیا خاک بے آب تینوں سے باد
خاک آب حاصل ہوتے ہیں جو عناصر سے ہیں آور علی ہذا القیاس

قصیدہ

قولہ تا تنگہاے لعل شد بر تخت مینا ریختہ + بر روے روز از کف شب مشک بیشمار ریختہ + در کام دیو
ہفت سر بین لعبتان سیم بر + خاک سیہ زین غم نگر بر فرق دنیا ریختہ + مہ در نسیج یکشبہ بزاز سیمابی کلاہ + یابد زر
فوطہ تہ بتہ ہنگام سودا ریختہ + این چنگ بین مصبوغ دف از بیت مطرب در شرف + بل ماہی دان کز صدف
گوہر بر اعضا ریختہ + موے سر غولست شب یا زلف مرغولست شب + بل مشک مخلولست شب بر دشت
و صحرا ریختہ + شب زنگی سیمین سرش بچگان رومی در برش + و ز زعفرانی معجرش شد آب دیبا ریختہ + قصیدہ
بحر رجز مثمن سالم میں ہے ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہشت بار اللغات تا
ابتدائیہ تنگہاے لعل کواکب رخشان تخت مینا افلاک مشک سیاہی دیو ہفت سر آسمان لعبتان سیم بر ستارگان
نسیج بافتہ بزاز پارچہ فروش کسواسطے کہ بز بمعنی پارچہ کے ہے بزاز سیمابی کلاہ آفتاب فوطہ ازار نادوختہ پوتہ
خزانہ سودا سیاہی چنگ ہلال وقت آفتاب مطرب زہرہ گوہر ستارے خانہ ماہ سرطان خانہ زہرہ ثور و میزان
غول ایک قسم دیو کہ ہر صورت میں متمثل ہو سکتا ہے مرغول موے پیچیدہ مشک مخلول شب بچگان رومی
ستارگان سیمین سر باعتبار ماہ زعفرانی مہتاب ای چاندنی دیبا شعاع المعنی یہ توطیہ بیان شب میں ہے
یعنے جسوقت سے کہ تنگے لعل کے جو ستارے ہیں تخت مینا فلک پر ریختہ ہوتے ہیں جیسے جوہری تخت پر
لعل و جواہر انبار کرتے ہیں روے روز پر زلف شب سے ہر جگہ مشک بکھرا ہوا ہے کہ وہ سیاہی شب کی ہے
دیکھ تو اس دیو ہفت سر کو جو افلاک ہیں اسکے منھ میں لعبتین سیم بر یعنے ستارے کیسے دبے ہوئے ہیں
اسی غم و افسوس سے ساری دنیا خاک سیہ سر پر ڈالے ہوے ہے کہ وہ سیاہی شب کی ہے ماہ اسوقت میں
بافتہ یکشبہ پہنے ہوے ہے یعنے پہلی رات کا ہے اور بزاز سیمابی کلاہ یعنے کہ وہ آفتاب ہے اسنے

ایک زرد قوطہ تہ بتہ سیاہی مین ڈال دیا ہی یعنے کیسہ کہ جرم نورانی ماہ کا ہی اور نسبت آفتاب کی بدین نظر
کہ ماہ آفتاب سے روشنی پاتا ہی اور زر ا اس چنگ کو دیکہ کہ وہ ہلال ہی جسکا خانہ سرطان اور زنگا ہوا دف کا
کہ دف آفتاب ہی اور اسکا زنگا ہوا بدین سبب کہ ہلال اسی سے نور پاکے کمال کو پہونچتا ہی اور یہ ہلال
اسوقت خانہ مطرب یعنے زہرہ مین جو ثور و میزان ہین شرف پا رہا ہی پہر کہتے ہین نہین چنگ نہین ہی بلکہ
ایک ماہی ہی چنانچہ شکل ہلال کی بصورت ماہی کے بہی ہی جو صدف سے گوہر اعضا پر ڈالے ہوئے ہی اور یہ
سب استعارات تخئیلیہ ہین اور اس کتاب مین بالکل یہی ہین صدف مراد فلک و گوہر عبارت ستارون
سے اب کہتے ہین یہ شب سیاہ ہی یا غول کے سر کے بال ہین یا زلف مرغول محبوب کی ہی یا مشک حل کیا ہوا
کہ تینون چیزین ازبس سیاہ ہوتی ہین جو دشت و صحرا پہ پہیلی اور بکہری ہوئی ہی رات کو تو یہ سمجہنا چاہیے
کہ ایک زنگی سیاہ ہی سیمین سر باعتبار ماہ کے کہ بچگان رومی ای ستارے بغل مین لیے ہوئے اور ایسی
زعفرانی اوڑہنی اوڑہے ہی جو چاندنی ماہ کی ہی جسنے آبرو دیبا کی بگاڑ دی لعل و مینا متضاد و مناسبت
زرد و زلف مشکین چنگ دف مطرب مشک محلول زنگی رومی زعفرانی ظاہر قولہ اطفال ہین زرین سلب
در مہد مینا خشک لب ✤ وز مہر شان پستان شب شیر مصفا ریختہ ✤ بین زنگی و رومی بہم این در دق
و آن در ورم ✤ وز حلق شان ہر صبحدم زین غصہ صفرا ریختہ ✤ زرین صدف تا در برہ نقرہ بعنبر ہیست ✤
وز ابر دریا در بر است لولو بہر جا ریختہ ✤ آن نقطۂ یاقوت سان چو بر الف گردد روان ✤ اوراق گل چینی از آن
بر لوح عبرا ریختہ ✤ چون رومی زرین سپر کردہ حمائل در کمر ✤ زنگی ز دست انجر از معدہ سودا ریختہ ✤
چون کیش تیر از جرم خور بیش کمان دار و سپر ✤ بینی ز شمشیر سحر برق آتش آسا ریختہ ✤ آن شاہد
تب لرزہ دار سر طانش چون ساز و نزار ✤ آتش شود بر خاک و خار از تف حمرا ریختہ ✤ اللغات
سلب لباس اطفال زرین لباس ستارگان مہد مینا آسمان پستان شب ماہ شیر مصفا چاندنی زنگی
شب رومی روز بہم صبح و شام دق بیماری مراد کمی ورم مراد بیشی غصہ غم صفرا شفق یا روشنی آفتاب
زرین صدف آفتاب برہ بچہ بز و برج حمل نقرہ روز عنبر شب ابر دشت لولو قطرات نقطۂ یاقوت سان
آفتاب سرخ الف علامت برج ثور کہ حمل سے برج اول ہی غبرا خاک رومی زرین سپر آفتاب حمائل

دوال شمشیر زنگی شب بسوڈ انسیاہی دست سبب و غلبہ کیش ترکش و برج جوزا تیر عطارد مقابل قوس شمشیر سحر آفتاب برق گرمی شاہد تپ لرزہ وار تیر آرحاتب المعنی اور دیکھ ان اطفال زرین لباس کو جو ستارے ہین اس مہد سبز فلک مین اور خشک لب کہ جنکی شدت محبت کے باعث پستان شب یعنے ماہ سے شیر مہتاب رہا ہی کہ وہ چاندنی ہی غرض ستارے کھلے ہوئے ہین اور چاندنی پھیلی ہوئی ہی اور دیکھ زنگی و رومی کو جو مراد رات دن سے ہی کیسے بہم ہین جیسے صبح اور شام کو جمع ہوتے ہین کہ اسوقت مین ایک کو دق ہوتی ہی اور دوسرے کو ورم ہی یعنی جیسے شام کیوقت دن کو دق ہی شب کو ورم اور صبح کو بالعکس اور انکے حلق سے ہر صبح مارے غم کے صفرا اٹھتا ہی کہ وہ زردی شفق کی ہی اس شعر مین کیفیت اختلاط رات دن اور شفق کا بیان ہی شعر بعد مین مجکو بڑا شک ہی نسخہ مطبوعہ مین تو ایسا ہی لکھا ہی جیسا کہ مین نے متن مین لکھا لیکن رعایت سجع کی کہ سارے قصیدہ مین چلی آئی ہی اوراہم وضروری فوت ہوتی ہی یعنے پہلا لفظ برہ ہی دوسرا ہمبر دوسرے مصرعہ مین بر کہ مخالف سجع کے ہی اگر تینون جگہ برہ ہی ہو تو موافق سجع کے بھی ہی اور نیز تجنیس تام اور معنی یہ کہ زرین صدف جو آفتاب ہی جیسے برہ ای برج حمل مین ہی نقرہ اور عنبر یعنے دن اور رات دونون ہمبر اور ہم جسم ہین کہ مراد برابر ہونے سے ہی چنانچہ برج حمل نقطۂ اعتدال ربیع کا ہی اور ابر دریا سے بر یعنے دشت و صحرا مین دوپٹے رہے ہین مطلب یہ کہ بہار کا وقت ہی رات دن برابر بہار می برس آئی ہی اضافت ابر کی دریا سے بدین مناسبت کہ ابر بخارات دریا سے پیدا ہوتا ہی لو لو قطرات بارش اور جب یہ نقطہ یاقوت شکل جو آفتاب ہی الف پر کہ عبارت برج ثور سے ہی جو اول برج حمل سے ہی اسی واسطے اسکی علامت الف ہی روان ہوتا ہی یعنے حمل سے ثور کو جاتا ہی تو اوراق گل کے خاک پر گرنے لگتے ہین یعنے خزان کی آمد ہو جاتی ہی اور جب رومی زرین سپر نے کہ آفتاب ہی اور لفظ سپر تیغا یر فرضی جرم آفتاب شمشیر کمر سے لگائی کہ یہ بھی تغائر مذکور شعاع اسکی ہی زنگی شب نے غلبہ اس خبر کی ہیبت سے جو کچھ سودا اسکے معدہ مین تھا سب گرادیا اور ظاہر کہ طلوع آفتاب سے سیاہی شب کی مطلق نہین رہتی اور جب کیش جو برج جوزا خانہ عطارد ہی جرم آفتاب سے سامنے کمان کے کہ برج قوس ہی سپر رکھتا ہی یعنے آفتاب برج قوس مین جاتا ہی تو اسوقت مین تیغ سحر آفتاب سے برق آتش کیطرح ٹپنے لگتی ہی اور تپ گرمی ہو جاتی ہی

اور جب شاہ تب لرزہ دار یعنے آفتاب کہ تپ اسکی ظاہر ہی اور لرزہ اس سبب سے کہ نظر اسکی طرف کرنے
سے لرزتا ہوا معلوم ہوتا ہی برج سرطان مین آتا ہی تو بیزار ہو جاتا ہی اور اسکی حمی کی گرمی سے آگ نفاق خارہ
پھٹنے لگتی ہی اسمین بھی شدت گرمی کی مقصود ہی اطفال مہد زرین بینا مہر کے لفظ مین ایہام پستان شیر زنگی
رومی دق و ورم متضاد اور انکی رعایت سے صفرا برو برہ نینون جگہ تجنیس زائد صد ہمہ عنبر کہ اکثر عنبر
اسمین زرگلہ تھے ہین آبرو و دریا در قبرہ مین لفظ در مشابہ بدر لولو لقطہ الف لوح سپر حمائل کمر دست معدہ کشش
تیر شمشیر برق آتش تپ لرزہ حمی بیزار سب مناسبات و صنائع ہین دوال بر کمر کیسا خوب ہی کہ شعاع آفتاب کی
کمر ہی پر معلوم ہوتی ہی قولہ آن آہوے آتش فشان شیرش چو گیرد در دہان * زرد آب خون گردد از آن
در جوف خارا ریختہ * در چاہ زہرہ ز آفتاب دلو زر آرد ماہتاب * تا گردد آب التہاب از روے گرما ریختہ *
میزان ز مہر زر کافور را با مشک تر * یک وزن کردہ ہر سحر زر بیجا با ریختہ * چون دست خورشید کرم جمشید
افریدون علم * آن ہر دم از خاک قدم آب مسیحا ریختہ * مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین * ہم بردہ
آب آبتین ہم فر دارا ریختہ * چون از خلیفہ شاہ را منشور آمد با لوا * شد باز نور و الضحی بر فرق طاہا ریختہ *
کفر از جہان برداشتہ تخم سعادت کاشتہ * جودی کہ در دل داشتہ بر فرق دنیا ریختہ * اللغات آہو
آتش فشان آفتاب شیر برج اسد زرد آب روشنی آفتاب خارا سنگ سخت چاہ زہرہ سنبلہ کہ اسکے ہبوط
کا خانہ ہی التہاب گرم و شعلہ زدن مہر زر آفتاب کافور روز مشک تر شب زر روشنی آفتاب محابا بمعنی منع
آب آبرو آبتین نام پدر فریدون خلیفہ بغداد شہنشاہ شاہ ممدوح لوا بکسر نشان و الضحی و طاہا سورۃ قرآنی
المعنی وہ آہوے آتش فشان کہ آفتاب ہی جب شیر کہ برج اسد ہی اسکو منہ مین پکڑتا ہی مطلب یہ کہ برج اسد
مین جاتا ہی تو اس سے زرد آب خون کا جوف خارا مین پھیلتا ہی ہر چند خارا نہایت سخت دل ہی تاہم اسکے
دل مین اسکے دھوپ کی تپش سے خون پیپ پڑ جاتا ہی اور چاہ زہرہ مین جو سنبلہ ہی خانہ ہبوط زہرہ کا ماہتاب
دلو زر آفتاب کا لاتا ہی تا آب شعلہ زنی کی زد سے گرما سے بچ جائے حاصل یہ کہ جب ماہتاب و آفتاب سنبلہ مین
جمع ہوتے ہین گرمی و بارش ہوتی ہی میزان نے محبت مہر زر یعنے آفتاب سے کافور و مشک تر کو ایک وزن
یعنے رات دن کو برابر کیا کہ سال بھر مین دو دفعہ رات دن برابر ہوتا ہی اور زر بید حصر ک بٹویا کہ وہ شعاع ہی

مطلب یہ کہ ربیع میں برج حمل اور خریف میں برج میزان دونوں محل اعتدال لیل و نہار کے ہیں آئینہ میں یعنے ایسا زر بیچا یا بٹو یا جیسے دست خورشید کرم جمشید فریدون علم کا جو ممدوح ہی بٹورہا ہی اور وہ خورشید کرم جسکی خاک قدم سے آب روے مسیحا کی بٹوئی اور شرمندہ کیا اور وہ خورشید کرم مولی ہو سب اسکے غلام اور امیر مومنون کا یعنے سلطان محمد بادشاہ دین کا جسنے آبرو آبتین کی بھی بٹودی اور فسرداکی جیبا کھودی جب خلیفہ سے شاہ کو فرمان با نشان آیا تو اسکا آنا ایسا ہوا کہ گویا لوٹ کے نور و الضحی کا سر پڑھا کے بڑیا گیا طٰہٰ نام آنحضرت کا بھی ہی اور سورۂ والضحی انپر نازل ہوئی اور یہ بادشاہ بھی خلفاے عباسیہ سے ہو یعنے آنحضرت کے چچا کی اولاد بس اس فرمان روشن کا اسپر آنا گویا والضحی کا حضرت پر نازل ہونا ہی ایسا بزرگ فرمان اور ایسا عالی شان بادشاہ ہی جسنے کفر کو جہان سے اٹھا کے تخم سعادت کا بو دیا اور جیسا جود والا دل رکھتا تھا ویسا ہی جود فرق دنیا پر نثار کیا آہو شیر آفتاب و اسد زرد آب خون چاہ دلو زہرہ آفتاب آب اور التہاب مین آب و ماہتاب مین ماہی اور آب بھی زرد روے بمعنی کا سب مناسب مہر بھر تجنیس کا فور مشک تضاد میزان کے لیے وزن مسیحا کے لیے دم اور خاک و آب کیسے خوب ہین اور نور و والضحی و طٰہٰ کہ نام سورتوں کے ہین کیسے الطف

مطلع ثانی

قولہ آمد مہ من بر شفق عقد ثریا ریختہ ❊ بر لالہ از بادام تر لولوی لالا ریختہ ❊ بر لعل غلطان زیبقش بر گل دوان وہ فندقش ❊ وز عنبر افشان زورقش بر خاک دریا ریختہ ❊ بادام او بر کہ نشان عناب او سرکہ فشان ❊ بچگان رومی وش ازان ہندوے بینا ریختہ ❊ از زخم ناخن بر عنب ماہ از شفق کردہ سلب ❊ من ساغر غم از تعب بر جان شیدا ریختہ ❊ گفتم و لت غمگین چرا ماہ تو ت پر چین چرا ❊ وان رشتۂ پروین چرا بر ماہ رخشا ریختہ ❊ گفتا کہ در بزم طرب من مست عشقت روز و شب تو با دگر کس از طرب در جام صہبا ریختہ ❊ یاد آر آن تو بیز لسان چون گل بخاک اندر خزان ❊ وان سنبل مرغول شان از روے زیبا ریختہ ❊ گر باید جام طرب از ساقی وحدت طلب ❊ کان ہشو بیدست و لب در کام جانہا ریختہ ❊ اللغات شفق ولالہ روے سرخ عقد ثریا ولولوی لالا اشک لالہ رخسارہ بادام چشم لعل لب سرخ زیبق سیماب مراد دندان سفید فندق

نام میوہ مراد از انگشتان زورق کشتی و زورق عنبر افشان مردمک بر کہ حوض مراد چشم پر اشک سے عناب لب بچگان رومی سرشک سرخ عنب بکسر عین و فتح نون انگور و شراب مراد از رخسار باعتبار نزاکت و شراب بلحاظ سرخی سلب لباس ماہ نو ابر و رشتہ پروین اشک سفید صہبا شراب انگور مرغول پیچیدہ المعنی یعنے ماہ میرا کہ عبارت محبوب سے ہی میرے پاس آیا اس حال سے کہ چہرۂ رنگین پر عقد ثریا یعنے اشک بٹاتا اور لالۂ رخسار پر بادام تر چشم سے لولو لالا ای مروارید روشن کہ یہ بھی اشک ہی ہین بہاتا مطلب یہ کہ روتا تھا اور اسحال سے کہ لعل جیسے لب پر زیبق ای دندان سفیدہ ضحاک ہے تھے اور دو سون پپوٹون سے جو فندق تھی باعتبار سرخ رنگی کے گل ای رخسار کو نوچتا تھا اور اسکی عنبر فشان زورق یعنے مردمک سے خاک پر ایک دریا بسبب اشک کے بہ رہا تھا یعنے غم و غصہ سے ہونٹھ چباتا منھ نوچتا آنکھون سے اشک کا دریا بہاتا تھا آنکھین اسکی ایسی پر اشک تھین کہ گویا ایک حوض اور عناب لب سے تلخ و ترش باتین نکلتی تھین اور رومی بچے اشک کے ہندو مردمک سے بہ رہے تھے غرض آنسو آنکھون مین بھرے ہوے تلخ و ترش باتین بکتا تھا اور روتا تھا ایسے زخم ناخن کے عنب رخسار پہ مارے تھے کہ گویا ماہ کو لباس سرخ شفق کا پہنا دیا تھا یعنے رخسار لہو لہان ہو رہے تھے اور میرا یہ حال کہ رنج کے مارے ساغر غم کا جان شیدا پر ٹوٹے ہوے یعنے نہایت ہی غم مین سرشار اور ڈوبا ہوا مین نے اُس سے پوچھا کہ تو غمگین کیون ہی اور تیرے ابرو جو ماہ نو ہین پر چین کیون ہین اور یہ اشک پروین کی سی لڑی تیرے ماہ سے روشن رخسار پر کیون بہ رہی ہین یہ سنکے اُسنے کہا حیف ہے کہ مین تو بزم طرب مین رات دن تیرے عشق مین مست ہون اور تو اور دن کے ساتھ خوشی سے یہ میخوشی کرتا ہی اور جام صہبا سے بھرتا ہی تو ان نوشین لبون کو بھول گیا کیون نہین یاد کرتا جو مثل گل کے تھے اور خاک خزان مین ملگئے یعنے مرکے خاک ہوگئے اور بال انکے جو سنبل مرغول تھے اُنکے ندوے زیبا سے گر گئے ای نادان تو اگر جام طرب کا خواہان ہی تو ساقی وحدت سے کیون نہین مانگتا ان ساقیون کی کیفیت تو دیکھ چکا اور جام وحدت کی وہ شراب ہی کہ نہ ہاتھ سے چھوؤ منھ سے لگاؤ بے دست و لب کے کام جانون تیرا جا پہونچتی ہے اور اثر کر جاتی ہی ماہ شفق ثریا عقد لالہ بادام لولوے لالا لعل زیبق زورق دریا برکہ سبکہ زومی ہندو زخم ناخن ماہ شفق غم لقب ماہ نو پروین بزم طرب جام و صہبا گل خزان سنبل دست و لب کام جان

سب مناسبات و مراعات قولہ دان بادہ بے پیمانہ دان دان شمع بے پروانہ دان ✤ در کام ہر بیگانہ دلان زریحا لم ریختہ ✤ میداد و میدیدم آن صنم وز سوز سینہ دمبدم ✤ بر زعفران آب بقم از چشم شہلا ریختہ ✤ بگرفتمش در بر چو چنگ من در نوازش او بجنگ ✤ صد عنبر زنجیر رنگ از مشک در پا ریختہ ✤ گفتم منم در روے تو آشفتہ تر از موے تو ای ہر شب از گیسوی تو چشمم ثریا ریختہ ✤ بکر یست خم مریم سیر مہد مسیحش جام زر ✤ خون دل مریم نگر در پای ترسا ریختہ ✤ جام ست عیسی بیگمان بل بہر قوت جسم و جان ✤ مرغ گلیش از دہان یاقوت حمرا ریختہ ✤ اللغات محابا و مدارا و مواسا بالضم آشتی کرنا رعایت کرنا فارسی مین تا انکے آخر سے گر جاتی ہی عربی مین مستعمل ہی زرنگور زعفران رخسار زرد بقم ہندی مجیٹھ مراد اشک سرخ شہلا بالفتح زن میش چشم و مائل بسرخی نوازش مہربانی نواختن زنجیر عنبر رنگ مو مشک زلف ثریا ایک منزل ہی منازل قمر سے مراد اشک مریم سیر ای زائندہ بے شوہر ترسا نصرانی و آتش پرست خون دل مریم شراب مرغ مسیح شب پرک کہ حضرت عیسی نے بنایا تھا اور وہ حکم خدا سے زندہ ہوکے اڑا تھا مراد صراحی سے یاقوت حمرا شراب سرخ المعنی اور وہ شراب وحدت کی بے پیمانہ ہی اور شمع بے پروانہ اور جو اس سے بیگانہ ہین انھین کے منہ مین یہ زر بیجا بالڈالیگئی ہی ای شراب ظاہری الغرض وہ صنم ایسی ہی نصیحتین مجکو کرتا تھا اور سوز سینہ سے چہرہ زعفرانی یعنے زرد رنگ پر آب بقم ای اشک خونین چشم شہلا سے بہاتا تھا مین نے اسکو چنگ کی طرح آغوش مین لیا مین تو نوازش کرتا تھا وہ مجھسے جنگ مین تھا اور سیکڑون عنبر زنجیر رنگ جو موے معنبر ہین مشک زلف سے پانون پر بکھرے ہوے تھے یعنے موے مسلسل زلف دراز کے پانون تک تھے مین نے کہا کہ مین تیری صورت سے عشق مین آشفتہ تر تیرے بالون سے ہون اور ہر رات تیرے گیسو کی یاد مین میری آنکھین ثریا ٹپکتی یعنے اشک ریزی کرتی ہین خم ایک بکر مریم سیرت ہی جو بے شوہر کے زائندہ ہوئین اور اس خم کا جو جام زر ہی وہ مہد مسیح مریم کی ہی بس مسیح مریم شراب اور جام زر کہ عبارت آفتاب سے ہی مہد اس مسیح مریم کی جس سے خون دل مریم کا کہ اس سے بھی شراب مراد ہی کیسا پاے ترسا مین کہ ترسا بھی پیالہ سے مراد ہی بیٹا ہوا ہی یا گفتہ ترسا اس سبب سے کہ اونڈیلتے وقت پیالہ صراحی کے نیچے ہوتا ہی جام بیشک عیسی ہی جس سے مردے زندہ ہوتے ہین بلکہ واسطے قوت جسم و جان کے مرغ گلی حضرت عیسی کا ہی کہ اسکے منہ سے یاقوت سرخ

ای شراب سرخ ٹپتی ہی مرغ گلی وہی شبیہ مصنوعی حضرت عیسیٰ کہ مراد صراحی ہے ہی آس سے اوپر کے شعر مین
بجای بکر نیست کے جو بمعنی زن شوہر نادیدہ کے ہی بکر نیست لکاف عجمی متن مطبوعہ مین لکھا ہی مگر محشی
نے نہ معنے اُسکے لکھے نکوئی ربط اُسکا میری سمجھ مین تو غلطی ہی بادہ اور پیمانہ شمع و پروانہ دمیدم مین دم سینہ
کے لیے کیسا خوب ہی نوازش مین کیسا خوب ایہام ہی عنبر مشکت زردمو گیسو شب خم مریم مسیح مہد جام ترسائیچہ
مرغ گلی سب مراعات النظیر قولہ شکل حباب از روے می چون بر گل رخسار خوے ٭ می آتش و بر فرق او
صد انجیہ گویا ریختہ ٭ آن ساغر پروین فشان بر پنج ماہ نو روان ٭ ہر دم شفق را از دہان روز تماشا ریختہ ٭
مائیم بر خاک درت سرگشتہ تر از عنبرت ٭ ای آتش باد آورت آب رخ ما ریختہ ٭ بر لالہ آن سنبل نگر در جنگ
زاغی گل نگر ٭ چون من دو صد بلبل نگر بر شوقت آوا ریختہ ٭ خالت بچشم آن کافرست کز جور آن مردم پرست ٭
یک زنگی آتش پرست آب دولالا ریختہ ٭ تو سر دبالا از شکر قفلی نہادہ بر درر ٭ من پیل بالا سیم زر بر شاہ
والا ریختہ ٭ سلطان محمد کز ظفر تیغش گرفتہ بحر و بر ٭ خصم از شبہ بر طشت زر درہاے بیضا ریختہ ٭ اللغات
خوے بواو معدولہ ہندی پسینہ انجیہ بروزن بچیہ زر و نقرہ و تنکہ مراد حباب پروین فشان قطرات ریزندہ
پنج ماہ نو انگشتان شفق شراب سرخ روز تماشا روز جشن عنبر مو آتش لب باد سخن ما بمعنی آب آوا مخفف
آواز دولالا مردمک شکر لب قدر روندا نہا پیل بالا تودہ بسیار بلند شبہ پوتھ مراد مردمک طشت زر رخسار زرد
درہاے بیضا اشک سفید المعنی روے می پر جو حباب ہین وہ ایسے ہین جیسے رخسار گل پر پسینہ اور می ایک
آتش اور حباب اُسکے سر پر گویا سیکڑون انجیے اُسپر پڑے ہوے ہین یعنے تنکہ مدور اور وہ ساغر جس سے
پروین ٹپتی ہی یعنے قطرات شراب یا پر رونق ہوتی ہی جو پنج ماہ نو پر روان ہو رہا ہی یعنے پنجہ سے پکڑ پکڑ کے
ایک دوسرے کو دیتے ہین اُسنے جشن کے دن اپنے منھ سے ہر دم شفق ہی اُگلا ایک ہم ہین کہ تیری
خاک در پر تیرے بالون سے سرگشتہ تر بیٹھے ہین اور ای محبوب یہ تیرے آتش ای لب باد آور یعنے گویا دہ
ہین کہ جنھون نے آب آب کی بہا دی ہی یا ابرو ہماری دیکھ تو اُس لالہ رخسار کے رخسار پر کیسی زلف
پڑی ہکوئی ہی جیسے گل پر سنبل یا ایسا سمجھ کہ زاغ کے پنجہ مین گل اور مجھ جیسے سیکڑون بلبل کو دیکھ جنکی
تیرے شوق مین نالہ و فغان سے آواز اپنے حال سے گر گئی یعنے پڑ گئی ہی خال تیرا وہ کافر ہی جو ہی

جسکے ظلمت مخارق نے زبانی نیابی وہ ایک زنگی آتش پرست ہو جسنے آب دولاالاست بہایا جو مردمک چشم ہو یعنے کوئی مردمک ایسی نہین جو خال کے عشق مین نہ روتی ہو آتش پرست خال کو کہنا اس وجہ سے ہو کہ رخسار اُسکے مثل آتش کے ہین اور اُسپر یہ خال موجود تو سہرو بالا ہو اور شکر یعنے لب سے ذرہ دلدہ دندان پر قفل لگائے ہوے اور مین نے تو دیکہے تو دستے سیم وزر کے شاہ والا پر قربان کردیے اور وہ شاہ والا ساتفان مجید ہو کہ بسبب مددگاری ظفر کے تیغ نے اُسکی بحر و بر کو لیلیا یعنے خشکی و تری سب پر محیط ہو گیا کہ اس رشک وغم سے دشمن نے اپنے شبہ سے جو مراد مردمک ہین للشت زرای رخسار زرد پر موتی سفید چہ اشک ہین بہائے زرد رخسار می حباب گل شعر ثالث مین خاک آتش باد آب اربع عناصر سبب مناسب یکدیگر یعنے آب ترجمۃ اللفظ قرم کا لفظ لا آسکے واسطے کیسا خوب ہو اور ایک ودو سیاقۃ الاعداد بالا و آلا کیسے اللف ہین شبہ کو متضاد

مطلع ثالث

قولہ ای دستت آب بشے یکم از پنج دریا ریختہ ٭ تیغت شرارات ستم بر جان اعدا ریختہ ٭ در حلق خشک دشمنان از آتشین آب روان ٭ وز چشمۂ نوک سنان زہر مفاجا ریختہ ٭ نصرت چو شمشیر آختہ بر فرق چرخ انداختہ ٭ سوزن زلف بگداختہ از جیب عیسی ریختہ ٭ لطفت بقہرت ضم شدہ در چنبر عالم شدہ ٭ احراق دوزخ کم شدہ اوراق طوبی ریختہ ٭ از سم اسپ آراستہ گرد از جہان برخاستہ ٭ خورشید چون مکاستہ نورش ز اعضا ریختہ ٭ کلکت تباشیر سر دادہ باہل بحر و بر ٭ تیغت تباشیر ظفر سر تا دغربا ریختہ ٭ آن رومی زنگی جبین از شام رفتہ سوے جین ٭ در پیش تو در ثمین از مشک سارا ریختہ ٭

اللغات پنج دریا پنج انگشتان باعتبار فیض آتشین آب تیغ سوزندہ نوک در فارسی سر قلم و سر سنان و سر خار و بہ اُردو بواو مجہول مفاجا ناگاہ سقوط تا مفاجات کا روا ہی جیسے مدارا مجا با نصرت بالفتح مدد تو آختہ آختن سے تلوار تولنا سوزن بالضم معروف چنبر فلک شدہ ای رفتہ تباشیر فسلوجین و روشنی رومی قلم سرخ زنگی جبین بنظر مدادو شام دوات جین کاغذ در ثمین درگرانبہا مراد حروف سارا خالص اور یہ لفظ عنبر و مشک کے ساتھ ترکیب پاتا ہو نہ غیر مین المعنی یعنے

ای ممدوح تیرے دست کرم نے اپنے پنج دریا سے کہ وہ پانچ انگلیان ہین فیض و سخا مین آبرو سمت بدر کی
کہ وہ مجموع سبع بحار کہلاتے ہین بہا دی اور تیری تیغ نے وہ شرارے غضب نکے جان اعدا پر ڈالے جنسے
حباب ہی نہو سکا دشمنون کے حلق مین کہ شدت رنج و غم سے خشک ہو رہا تھا آتشین آب روان سے جو
تیغ ہی اور چشمہ نوک سنان سے زہر کا پانی ٹپکا دیا تیغ و سنان کو زہر مین بجہاتے بھی ہین جسوقت تیری
مدد نے تلوار لوہی اور آسمان کے سر پہ لگائی اُسکی حرارت و گرمی سے سوزن عیسی کی گل گئی اور جیب عیسی
سے گرپڑی اس شعر مین تلمیح قصہ عیسی علیہ السلام سے ہی کہ جب یہ چوتھے آسمان پر پہونچے حکم الہی ہوا دیکھو
کچھ اسباب دنیا سے تو انکے پاس نہین ہی چنانچہ تلاشی کرنے سے ایک سوزن نکلی جسکے سبب اوپر جانے سے
رہگئے زیادہ نہین بڑھ سکے ای ممدوح تیرا لطف و قہر دونون آمیختہ ہوکے حلقۂ فلک مین جو محیط عالم ہی گئے لطف
کے اثر سے سوزش دوزخ کی جاتی رہی اور قہر کی تاثیر سے طوبی پت جھاڑ ہوگیا اس شعر مین از سم اسپا
آراستہ کی جگہ رزمت سپہ آراستہ بھی نسخہ ہی مین اسکو اختیار کرتا ہون کہ اسمین صورت گرد شدید
اُٹھنے کی ہی نہ صرف اسپ اور اسمین فک اضافت بھی نقص ہی یعنے تیری رزم نے جسوقت سپاہ جنگی کو
آراستہ کیا ایسی گرد جہان سے اٹھی کہ خورشید ماہ کیطرح گھٹ گیا اور نور اُسکے اعضا کا بٹ گیا چنانچہ کثرت
گرد و غبار سے آفتاب تاریک ہوجاتا ہی کلک نے تیرے تباشیر ہنر کی جملہ بحر و بر کو دی یعنے ہنرمند کردیا
مثلاً مردم آبی جنمین استعداد ہنر کی نہین تھی ہنرمند ہوگئے چنانچہ تیر بناتے ہین اور تباشیر کہ یہ ایک دوا
مقوی دل و دماغ ہی کلک ہی کی قسم سے جو بانس دنگالی ہی اُس سے نکلتی ہی اور تیغ نے تیری روشنی
ظفر کی تمام شرق و غرب مین پھیلا دی ہی تیر رومی زنگی جبین جو مراد قلم سرخ مداد بر روئے ہی شام سے
چین کو گیا یعنے دوات سے کاغذ پر روان ہوا پھر مشک خالص سے تیرے سامنے کیسے کیسے دُر گرانبہا
بکھیرے کہ وہ حروف ہین پس اس شعر مین صفت قلم و دوات سیاہی کاغذ اور تحریر ممدوح کی ہی پہلے شعر
کے دوسرے مصرعہ مین نسخہ مطبوعہ متن مین شرار آب ستم لکھا ہی میری دانست مین شرارات ستم ہی چنانچہ مین نے
ایسا ہی بنا لیا ہی دست اور پنج دریا جو پنج انگشت ہین حلق آب روان چشمہ زہر سوزن اور عیسی
احراق اور دوزخ طوبی خورشید ماہ نور تباشیر تجنیس رومی زنگی شام چین سب مراعات

قوله بیت چو آن زرینه تیر آویزها بندد ز قیر ÷ طفلی بود بر روے شیر از دیده سودا ریخته ÷ آن اژدهاے سرسیه
راقص شده بر روے مه ÷ چون ماه نو در دست شه بر صبح شب را ریخته ÷ ای یوسف خورشید چهر ای آرش
ابرش سپهر ÷ نعل تو مه بر روے شب در روز غوغا ریخته ÷ آن کوه تن دریا پرست کابش پیمان آتش است
در معرکه از زخم دست انجم ز جوزا ریخته ÷ قصر ترا هفت آسمان کسرے نخست آستان ÷ زد کرد حسرت
بهر زبان بر طاق کسرے ریخته ÷ روح الامین در عصمتت چرخ برین در خدمتت ÷ گرد براق حشمتت
بر اوج ادنیٰ ریخته ÷ **اللغات** مه کاغذ زرینه تیر قلم آویزه حروف قیر روغن سیاه مراد مداد سیه کاغذ
سودا مداد اژدهاے سرسیه قلم راقص نام شکل کواکب مناسب بار روے مه کاغذ ماه نو قلم صبح کاغذ شب
مداد آرش بالمد نام پہلوان ایرانی لشکر منوچہر سے کہ تیرانداز بے نظیر تھا ایک دفعہ تیر شبنم سے پہر کے وقت
طلوع آفتاب لگایا تھا چالیس کوس گیا تھا ابرش وہ گھوڑا جسکی اعضا پر نقطے مخالف رنگ اعضا کے ہون
غوغا انبوہ و شور مراد جنگ کوہ تن اسپ دریا پرست قطرات عرق ریزی معرکہ بفتح را و ضم آن جاے
جنگ زخم دست ضرب تازیانہ انجم قطرات جوزا ایک شکل ہی اشکال جنوبی سے اس صورت پر کہ جیسے
کوئی دو کرسیون پر پٹکا باندھے شمشیر سامنے رکھے ہو اور نیز بصورت اسکے کہ دو مرد ننگے پشت سے پشت ملائے
ایک دوسرے سے ہون کہ اسکو توامان بھی کہتے ہین کسرے یعنے کم طاق عمارت خمیدہ روح الامین جبرئیل
عصمت پناہ براق مرکب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسپر شب معراج مین سوار ہو کر گئے تھے کہ وہ گدھے
سے بڑا خچر سے چھوٹا تھا حشمت بالکسر شرم و غضب اوج ادنیٰ فلک اول المعنی پہر وصف قلم و تحریر ممدوح کا
ہی کہ جب ماہ پر جو کاغذ ہی تیر زرین قلم کا گوشوارے سیاہی کے لٹکاتا ہی یعنے کچھ تحریر کرتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ
یہ قلم ایک طفل ہی کہ اسنے روے شیر پر اپنی آنکھون سے سیاہی ٹپکائی ہی پھر وہی مضمون ہی دوسرے پیرایہ
مین کہ قلم گویا ایک اژدہا سیاہ سر ہی باعتبار مداد اور روے ماہ پر کہ وہ کاغذ ہی راقص امی رقص کنندہ اور
ماہ نو کیطرح دست شاہ مین صبح پر شب کو بکھیر رہا ہی صبح کاغذ شب سیاہی آب التفات ہی کہ ای ممدوح
تو یوسف چہر ہی اور تو وہ آرش ہی کہ تیرا ابرش جو سپہر ہی سواے تیرے کسیکا مطیع و رام نہین اور اس ابرش یعنے
گھوڑے نے جو مراد نعل سے ہی بروز جنگ وہ قیامت برپا کی کہ ماہ کو روے سپہر پہ ڈالا یعنے دونون گدھے ہو گئے

جیسے کہ قیامت کو ہوجائینگے اس شعر مین بھی برعایت سجع دوسرے مصرعہ مین بجانے شبہ کے جیسا کہ نسخہ مطبوعہ میرٹھ
لکھا ہی مین مہر کو اچھا جانتا ہون تا رعایت سجع کی کہ اہم ہی فوت نہو پھر وصف اسپ کا ہی کہ وہ ایک کوہ تن
ہی برعایت جسامت وتنومندی کے دریا پرست بلحاظ عرق ریزی گرم روی سے اور پانی اسکا ایسا تیز کہ
گویا آگ سی ہی جیسا کہ تیز جانور کی صفت مین کہتے ہین کہ اسکا پانی بہت تیز ہی جسوقت معرکہ جنگ گاہ مین زخم دست
یعنے ضرب تازیانہ کی کھاتا ہی تو انجم جوزا کے گراتا ہی اور ایک جست مین جوزا تک پہونچتا ہی زخم دست یہان بھی ضرب
تازیانہ کو ہاتھ مارنا کہتے ہین شعر آیندہ مین صفت قصر ممدوح کی ہی کہ قصر تیرا ایسا عالیشان جسکی ہفت آسمان
پوری ایک خشت بھی نہین بلکہ کسرے کم خشت آستان سے کہ جس سے گرد حسرت کی ہردم طاق کسرے پر
پڑتی ہی کہ افسوس مین ایسا ہی بلند بنا ہوتا پھر صفت ممدوح کی ہی کہ روح الامین جو اورون کے حاصم ہین
خود تیری عصمت مین ہین اور چرخ برین جو سب پر حاکم ہی خود تیرا چاکر اور تیری خدمت مین اور تیرے براق
حشمت کی گرد اوج اولی یعنے فلک اول پر پڑتی ہی اسواسطے کہ حشمت تیری اس سے زیادہ تر عالی درجہ
ہی تیر مین ایہام ہی برعایت ماہ کہ عطارد کو بھی کہتے ہین راقص مناسب اژدہا کہ شکل راقص کی اسی اژدہا
مین ہی کوہ دریا آب آتش کسرے کسرے تصحیف اور علاوہ اسکے سب مناسبات ومراعات قولہ درشانت
آیات کرم برخوانت انواع نعم ✤ برجانت انوار قدم ایزد تعالی ریختہ ✤ درصحن بارت ہرکران صفہا زدہ
موسی وشان ✤ برطور خشت بیکران نور تجلا ریختہ ✤ ای مہدی آخرزمان باآن کف دریافشان ✤
آب سبا طین جہان با بردہ یا ریختہ ✤ از مشتری انگشتری درعنصر خنصر گزین ✤ مہرت چو برمہر تکین سعد
موفا ریختہ ✤ تا یوسف زرین سلب از گرگ سیمابی ذنب ✤ برصدرہ عودی شب اشک زلیخا ریختہ ✤ باد الکہ
بیکران تو اوج سما میدان تو ✤ وز قبۂ ایوان تو عرش معلا ریختہ ✤ افضل کہ از فرمان او بیرون نشد فاقان اگی
آب رخ دیوان او زین شعر غرا ریختہ ✤ اللغات موسی وشان ای پیغمبران تجلی کی نیا کا بدل الف سے
مراد ہی مشتری نام ستارہ کہ قاضی فلک ہی عنصر ذات سے مراد ہی خنصر انگشت کوچک تکین بروزن زمین
بکاف تازی نام ایک بادشاہ کا سعد بالفتح نیکبختی ونام بادشاہ موفا یعنی بسیار سلب لباس گرگ
سیابی ذنب صبح کاذب صدرہ بالضم سرسینہ وپیراہن سینہ پوش بیکران بکاف تازی اسپ اصیل

قبہ بتشدید گنبد ایوان بالکسر صفہ بزرگ ریختہ ای ذلیل شدہ المعنی ای ممدوح تیری شان مین آیتین کرم کی اور تیرے خوان پر قسم قسم کی نعمتین اور تیری جان پر نور قدم کے حق جل وعلی سے نازل ہین تیرے صحن بارگاہ مین موسی وش ہر کنارہ پر صف باندھے کھڑے ہین اور تیرا تخت جو عزت و حرمت طور کی رکھتا ہی اسپر نور تجلیات کے بٹ رہے ہین تو مہدی آخر زمانہ کا ہی جنکا آنا قرب قیامت مین ثابت ہی کہ تونے اپنے کف دریا سے رونق و آب سلاطین جہان کی کھو دی اتنا کوئی کسیکو اسنے کچھ نہین جانا مشتری سعد اکبر قاضی فلک جو انگشتری اپنی تیری نذر کرے تو قبول کرے اور تیرے عنصر یعنے ذات شریف کی جو خنصر ہی اسمین ڈال لے کسواسطے کہ تیری مہر نے تو مہر تکین پر پوری پوری نکلیخیتان جاری کی ہین تکین نام بادشاہ آب دعا سے تابید ہی کہ جب تک یوسف زرین لباس آفتاب گرگ سیاہی دم آفتاب سے کہ صبح کاذب ہی صدرہ سیاہ شب پر جو مراد صدرے سیاہ سے ہی اشک زلیخا کے کہ مراد کواکب سے ہی بکھیرے پریشان کرے یعنے جبتک مہر و انجم اور صبح کاذب جہان مین رہے تب تک فلک تیرا یکران ہو ای مخصوص تیری ران کے واسطے اور میدان آسمان کا تیرا جولانگاہ اور تیرے ایوان کے گنبد سے عرش معلا ریختہ ہو شعر مابعد مین اپنا فخر اور ایک قسم کی خواستگاری ہی یعنے ایک افضل ہی ای خاقانی ایک مین ہون اسکا خاقان اسکے حکم مین رہا کبھی اس سے عدول نہ کیا اور حال یہ ہی کہ میرے اشعار غرانے رونق اسکے دیوان کی بگاڑ دی اور خراب کر دی ادب مانع ہی کھل کے نہین کہ سکتا کہ تو بھی حق مین میرے خاقان کیطرح ہو شان آیات کے واسطے کیسا خوب ہی ایسے ہی خوان و نعم اور جان و قدم موسی طور تجلی اور مشتری انگشتری عنصر خنصر مہر مہر تجنیس تکین و سعد کہ دونون نام بادشاہون کے ہین اور نیز لفظ سعد مناسب بمشتری اور یوسف و گرگ و ذنب صدرہ زلیخا صبح کاذب کو ذنب گرگ کہنا موافق حدیث شریف کے ہی چنانچہ فرمایا کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم بھیڑیہ کی ہی بیرون یعنی لفظا بیر بمعنی چاہ اور قرآن مین لفظ ما یعنے آب کیا ہی الطف ہی

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق کہ بادشاہ ہندستان کا تھا

قوله در برده الیصنم آہوے نور چرا خورست ✤ جام طلب کہ بدر رابیخ ہلال درخورست ✤ صبح کا ہیجو صوفیان

خرقہ سبز صبح پردہ ما این ہمہ آہ سرد تر از بہر پیالہ زر ستے * زال پلاس پوش را رگ و پوست ستے *
این ہمہ نالہ در رکوع از غم فندق تر ستے * بر نفس مسیح دمی نفس مردہ با ہزار جان * با ہمہ آرزو بہ کی زندہ
بشعبدہ تر ستے * طفل دریدہ گوش را از دست طپانچہ خوار بین * نالہ کنان نوا طلب تا کہ بچنگ ما درستے *
ہیچ ملک مسیح را میل فلک از آن شدہ * کو ستا خمی کہ روز و شب خشت زریش بر سرستے * می خور و ترک
رہ گیر زانکہ نگرد ہفت خم * خندہ از آن ہمیزند صبح کہ بر سر خورستے * یہ قصیدہ بحر رجز میں ہے ارکان اسکے
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن اللغات بر کنبل برہ برج حمل جرا بالفتح چریدن سے بمعنی پرانے
چہ خوش آفتاب بدر پیالہ پنج ہلالی پنج انگشت در خور بواو معدولہ لائق خرقہ بالکسر گدڑی پیالہ زر آفتاب
زال پلاس پوش چنگ ہے کہ غلاف اسکا موٹے کپڑے سے ہوتا ہے رگ باعتبار تار اور پوست اسپر منڈھا
ہوتا ہے نالہ آواز گریہ رکوع خمیدگی اسکی فندق تر انگشت بربط نام ساز معرب بربت اے سینہ بت کہ یہ ساز
مشابہ بسینہ بت ہے عیسوی نفس باعتبار آواز خر ہندی گھڑچہ کہ اسکے نیچے تار طنبور وغیرہ بندھے ہوتے ہیں
طفل دریدہ گوش دف نوا توشہ و آواز چنگ ما در مطرب خشت زر آفتاب ہفت خم ہفت فلک خور
آفتاب کنایہ شراب المعنی یعنی اے صنم یہ ایسا وقت ہے کہ برہ کی بغل میں آہو زر چرا آفتاب ہے مطلب
یہ کہ آفتاب حمل میں ہے جو وقت بہار کا ہے اور بہار کے وقت میں میخواری کی بھی کیفیت اور بہار ہے لہذا جام
کا طالب ہوا اسلیے کہ جام بدر ہے اور کیسی خوبی و زیبائی بدر کی ہے کہ جب اسکے گرد میں پانچ ہلال بھی ہوں
کہ وہ پانچ انگلیاں ہیں جنسے جام پکڑتے ہیں کہ اسوقت میں انگلیاں بصورت ہلال خمیدہ کے ہوتی
ہیں بس بدر کے مناسب یہی بات ہے دیکھو تو صبح کو جو صوفیوں کیطرح خرقہ سبز کپھاڑتی ہے تشبیہ صبح سے
صرف خرقہ پھاڑنے سے ہے اور سبز کی رعایت برعایت صوفیوں کے اور آہیں سرد بھرتی ہے کہ ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا ہی اسکی ٹھنڈی سانسیں ہیں یہ کیوں ہے خاص پیالہ زر کیواسطے ہے کہ وہ آفتاب ہے
بمعنی شراب آزو دیکھو زال پلاس پوش کو جو چنگ ہے موٹے غلاف میں لپٹا بوڑھوں کے
مثل کبڑا از ضعف و لاغری سے فقط رگ و پوست ہی اسمین رہا ہے جو تار و پوست منڈھا ہوا اسکا ہے
اسکے نالے جو رکوع کی صورت میں ہیں اسی غم سے تو ہیں کہ کوئی فندق ترا یعنی مجکو لگا سکے تو نالے اپنے

سنائن کہ مقتضاے بہار یہی ہی تر کی قید فندق کے ساتھ اس سبب سے ہی زندہ فندق ہو جو نغمات ترنکات کے واسطے کہ ہر فندق نہین نکال سکتی بر آبط جو عیسیٰ النفس ہی اگرچہ مردہ ہی لیکن ہزار دن جان کے ساتھ بسبب نغمات جان بخش کے اسکا یہ حال کہ بالکل آرزومی کی بن رہی ہی اور باین ہمہ آرزو صحبت خر مین زندہ ہی کہ یہ خر کہ مسیح اسکے آواز کی ہی اور طفل دو دیدہ گوش ہی بدین وجہ کہ اسکے دایرہ کے دو ریز جو بصورت گوش کے ہی شگاف ہوتا ہی اس طفل کو تو دیکھ کیسے تیا نچے کھاتا ہی اور نالے کرتا ہی اور جسوقت تک مادر کے چنگ مین رہتا ہی نوا ہی ڈھونڈھتا ہی اپنے راگ اور فرشتون کے قبل حضرت عیسیٰ کو رغبت فلک کی کیون ہوئی جو فلک پر چلے گئے ضرور انھون نے فلک کو ایک خم می ایسا سمجھا ہی کہ جسکے سر پر خشت زر رکھی ہو اور خشت زر آفتاب اکثر خم کو خشت رکھ کے ڈھانک دیتے ہین بس جب یہ کیفیت ہی تو شراب خواری کر زہد پرہیزگاری چھوڑ دے اس سبب سے کہ صبح جو گردنہ خم کے خندہ زن ہی انھین خمون کی خوشی مین خوش ہی کہ بر سر خور ہی ای خورش بر تبرہ تجنیس زاید خور آفتاب دوسرا خور بمعنی لایق تجنیس تام صبح صوفی خرقہ سبز آہ سرد زال گ اپرست عیسیٰ نفس مردہ زندہ گوش رو تیانچہ چنگ مادر سب مراعات خور مین کیسا ایہام ہی کہ آفتاب و شراب دونون معنے مین ہی قولہ ہیچو حباب برمخیز از سر بادہ و مبدم ✤ گو چہ مدام زین قبل بر سر خون شناورست ✤ تا شب دل سیہ رود صبح سفید روے را ✤ بر سر طاس لاجورد از زر سرخ ساغرست ✤ روز بہیچ مجلسی بلبلہ دم نمیزند ✤ زانکہ دہان بلبلہ بستہ بحکم داورست ✤ داعی عرصۂ جہان سایۂ حق خدایگان ✤ زانکہ چراغ دولتش تا بابد منورست ✤ عالم طول و عرض ارض آنکہ دوام ملک او ✤ ہم نازل مقدم و ہم زاید موخرست ✤ شاہ محمد آنولی عہد خلیفۂ زمان ✤ کو چو امام چارمین شہر علوم را درست ✤ صفدر عرش آستان آنکہ سرادق فلک ✤ در حرم جلال او زاویۂ محقرست ✤ طائر وہم چون رسد سوے جناب حضرتش ✤ زانکہ ہزار سالہ رہ زان سوے طاق اخضرست ✤ اللغات مدام شراب قبل بکسر و فتح بانند و جانب مراد سبب سے شعر بعد مین رامعنی تبرائے روز ای ور رود بلبلہ بضم ہر دو باصراحی خم دو اور حاکم ولی عہد مین فکسا ضابفت جائز ہی امام چار بہی حضرت علی مرتضیٰ بموجب حدیث شریف انا مدینۃ العلم و علی بابہا فرمایا آنحضرت نے مین شہر علم کا ہون اور علی اسکا دروازہ ہی اور

بعنم معرب سراپردہ جناب آستانہ درگاہ از انسواے بالاتر طاق اخضر آسمان المعنی تو حباب کو نہین
دیکھتا کیسا خون یعنے شراب پر ہمیشہ تیرتا ہی بس یہی سبب تو ہی کہ وہ عدم تجکو جتاتا ہی کہ خبردار ہمراہ بادہ کے
مست اللہ اور علی دہنو میری طرح ہر وقت اسکے سر پر بیٹھا رہ اور تیر اگر آوز یہ جو طاس لاجورد یعنی فلک
ہی ساغر زرین رکھا ہوا ہی یعنے آفتاب کچھ جانا کس غرض سے ہی یہ ہی کہ شب دل سیاہ کی سیاہی صبح
سفید رو سے جاتی رہی یہ انگی صبح سفید رو کی روسفیدی کے واسطے ہی لیکن وہان مین کوئی مجلس
ایسی نہین ہی جسمین صراحی دم زنی کرسکے اور اسکا تلقل سننے مین آئے اس سبب سے کہ وہ صراحی
صراحی کا حکم داور سے بسعنہ ہی دم نہین مار سکتی الغرض یہ اشعار سب ذکر بہار ولوازم مینوشی مین تھے
اور شعر ہذا گریز مدح مین کہ آئیندہ ہی یعنے وہ داور دالی میدان جہان کا ہی اور سایہ حق وخدایگان
اس سبب سے کہ چراغ اسکی دولت کا ابد تک روشن ہی بخلاف اور والیون اور خدایگان کے
اور مالک طول وعرض زمین کا اور ایسا مالک کہ صاحب ملک دوام کا جو ازل سے بھی مقدم ہی
جسکی تعریف ہی لا ابتدا لہ اور ابد سے موخر کہ اسکی صفت لا انتہا لہ ہی الحاصل مقدم سے مقدم موخر سے موخر
اور منقول ہی کہ جو بادشاہ عادل باذل رعایا پرور صاحب ایمان ہین عالم آخرت مین بھی بادشاہ ہونگے
اور نام اسکا شاہ محمد ہی اور خلیفہ زمانہ کا ولیعہد خلیفہ وہ ہی جو مثل امام چہارم کے کہ شیر خدا علی مرتضی
ہین شہر علوم کا دروازہ ہو اور وہ ایسا صفدر عالیشان عرش آستان ہی جسکے حرم جلال وبزرگی کے یہ
سراپردے فلک کے با اینہمہ وسعت وفسحت ایک حقیر سے گوشے مین طائر وہم کا تو اسی طاق اخضر آسمان
تک پہونچتا ہی اور اسکی بارگاہ کا آستانہ ہزار برس کی راہ اس سے اودھر ہی پھر طائر وہم اس کی بارگاہ تک
کب پہونچ سکتا ہی مبدم مین لفظ دم کہ بمعنی خون کے ہی برعایت لفظ خون کیسا مناسب ایسے ہی بدام کہ
ایہام جناب عبا وازسر بادہ اور از سر خون کہ بادہ بھی سرخ ہوتی ہی کیسا لطف بعد انکے شعر مین سیاہ
وسفید لاجورد وسرخ رو وسر طاس وساغر شب وصبح کیسے مناسب بلبلہ کا دہان بستہ کیا ہی زبلغ کہ
دہان بستہ ہوتا بھی ہی ونیز بمعنی خاموش طول عرض ارض ازل ابد مقدم موخر سب متضاد وسرادق
حرم زادیہ جناب حضرت طاق اخضر جملہ مناسبات ومراعات بلیغ وفصیح قولہ ایکہ کمینہ ادجت مقتی جاہ

ملت ست ٭ ویک کمینہ چاکرت مالک ہفت کشور ست ٭ ششش جہت وسہ بعد را چو تو سزاوی کیت خلعت ٭ تاکہ بزیرِ نہ پدر جنبش چار مادر ست ٭ بحر سخاوت ترا قلہ قبہ حباب ٭ از سر موج اوج این ہفت محیط برتر ست ٭ ہست میان معرکہ تیغ تو تیر آسمان ٭ زانکہ بہر کجا رسد منزل او دو پیکر ست ٭ سیف تو شد بتموز کین یاسج تست تیر مہ ٭ زانکہ کمان چرخ ازو گوشہ نشین ومضطر ست ٭ تیر زرہم تیر تو تاب گرفتہ در کمان ٭ از پی آتش این زمان میل بسوے آذر ست ٭ روے زمین چو تیر شد راست بہ پیش کلک تو ٭ جز کژی کہ در کمان ابروے طاق دلبر ست ٭ اللغات چار ملت ملت محمد مصطفے وعیسی وموسی وداود علیہم السلام کشور سا تو ان حصہ ربع مسکون کا شش جہت شرق غرب جنوب شمال تحت فوق سہ بعد طول عرض عمق نہ پدر نہ آسمان چار مادر اربع عناصر قلہ سر کوہ قبہ گنبد ہفت محیط ہفت آسمان و ہفت دریا بحر حرف جر و جنگل تیر معروف وعطارد دو پیکر مراد جوزا کہ خانہ عطارد کا ہی یہان مراد زخم دو پارہ سے ہی سیف نوعی از شمشیر و دراز تموز نام اول ماہ تابستان وسخت گرمی یاسج بکسر سین مہملہ وجیم ابجد تیر پیکان دار اور دو تیر جسپر پادشاہ اپنا نام لکھدین وبجیم فارسی نیز تیر ماہ ہندی ساون کمان چرخ برج قوس سہم بیم وتیر تاب پیچید گی کمان وہی برج قوس اور یہ خانہ وبال عطارد کا ہی آذر بضم وفتح ذال منقوطہ آتش ونیز نام نہم ماہ شمسی کہ اس مہینہ مین آفتاب برج قوس مین ہوتا ہی اور جب عطارد قوس مین جاتا ہی آذر ماہ شروع ہوتا ہی آذر آتش سے تیر کو سیدھا کرتے ہین کژی خم المعنی ای ممدوح مفتی جو چار ملت کا ہی تیری تشرع اور دین پروری کا ادنی مداح ہی اور ادنی چاکر تیرا وہ ہی جو مالک ہفت کشور کا ہی شش جہت جو تمام عالم ہی اور ابعاد ثلاثہ طول عرض عمق مین کہ ان سے کوئی مخلوق خالی نہین تجھسا فرزند صالح کوئی پیدا نہین ہوا نہ جب سے اور جبتک کہ ان نو آباے علوی کے نیچے جنبش ان چار مادر یعنے اربع عناصر کی ہی جنسے ہر شی مخلوق ہوئی ہی اور ہوئی ہی تیرے دریاے سخاوت کا ادنی حباب ایسا عالی مرتبہ ہی جسکے گنبد کا سر قلہ اس ہفت محیط یعنے ہفت سمندر کی اوج موج سے بالاتر ہی نسخہ مطبوعہ مین ہفت محیط کے معنے صرف ہفت آسمان لکھے ہین میری دانست مین یہان آسمانون سے کچھ مناسبت نہین ہی بلکہ ہفت دریا جنکو یہان کے

محاورہ مین سات سمندر کہتے ہین اور بحقیقت سمندر سات دریا ہین بھی جیسا کہ قرآن مجید مین
ہی سبعۃ ابحر اور بعض سمندر کا مشہور بھی ہی کہ اُس سے سخاوت کی تشبیہ کرتے ہین آسمان سے علاوہ
اسکے حباب موج وغیرہ الفاظ اسیلئے مناسب ہین یعنے ادنی حباب تیرے بحر سخاوت کا ایسا ہی کہ اسکو
اُونچی اونچی موجین سمندر کی نہین پاتین تیغ تیری جنگ گاہ مین ایک آسمانی تیر ہی جو خطا نہین کرتا
اس سبب سے کہ جہان کہین وہ پہونچتی ہی اُسکا گھر دو پیکر ہی ہی جیسے تیر کا گھر جو عطارد ہی دو پیکر
ہی جوزا مطلب یہ کہ جسپر پڑتی ہی دو ٹکڑے ہی کرتی ہی سیف تیری بنظر حدت و حرارت کے کہ تیغ
کو اکثر شرربار و آتش انگیز سے موصوف کرتے ہین ایسی گرمی و حرارت رکھتی ہی کہ اُسکو کینہ کا تموز
کہین جو اول مہینہ گرمی کا ہی اور پاسچ کو تیرے تیرماہ جو ساون کو کہتے ہین کہ اسمین سخت بارش ہوتی
ہی جس سے کمان چرخ نے بھی جو برج قوس ہی گوشہ پکڑا ہی اور مضطر ہی گوشہ پکڑنا کمان کا ظاہر کہ
گوشہ اسمین ہوتا ہی اور مضطر اس سبب سے کہ کمان برسات مین خراب ہو جاتی ہی پس جب پاسچ اسکا
تیرماہ یعنے شدت برسات کا مہینہ ہی تو کمان چرخ گوشہ نشین و مضطر کیون نہو تیر یعنے عطارد نے
تیرے تیر کے سہم و خوف سے اپنی کمان مین جو برج قوس ہی بل و پیچیدگی اُٹھائی اسواسطے کہ قوس خانہ
وبال عطارد کا ہی لہذا اپنے بل نکل جانے کے واسطے اُسکو رغبت آگ کیطرف ہی جیسا کہ آگ پر لکڑی کے
بل نکال لیتے ہین اور آگ سے مراد برج قوس سے جسکو آذر ماہ کہتے ہین کہ نوان مہینہ سال شمسی سے ہی
اور آفتاب اس مہینہ مین برج قوس مین ہوتا ہی اور زمان شدت گرما اور عطارد جب اس برج مین
جاتا ہی آذر ماہ شروع ہوتا ہی یعنے تیر فلک کا تیرے تیر کے خوف سے صد ہا پیچ و تاب مین پڑا ہی ساری
روے زمین یعنے تمامی اہل زمین تیر کیطرح تیرے قلم کے سامنے سیدھے تنگا ہو گئے کسی مین کوئی
کجی نرہی جو حکم وہ لکھتا ہی سب اُسکے مطیع و منقاد ہین البتہ اب جو کجی ہی تو طاق ابروے دلبر مین
ہی اور کہین نہین ہی کہ اسمین ہونا ہی چاہیے پہلے شعر مین صنعت ترصیع ہی چار و ہفت سیاقۃ الاعداد
ایسے ہی شعر بعد مین شش سہ یک نہ چار خلف پدر مادر بحر حباب موج ہفت محیط پر تیر مین
لفظ بر بمعنی بغل مشعر بہ ایہام و لفظ تر برعایت بحر اور تیغ و تیر آسمان منزل دو پیکر اور سیف

وتیر تمونه تیر ماه کمان و چیرخ کہ شب چہلی کمان کو کہتے ہین ہندی ڈول گوشہ سہم مین ایہام تاب آتش آذر ماه
زراست گجی طاق ابرو دلبر سب صنائع بدائع سے ہین قولہ خنجر اگر بجنگ تو تاے زنست جان ربا ہم
بر سر نیزہ خصم تو راقص وکام اژدر ست ✤ خشک لب کہ سرکشد از خط حاکم تو دمی ✤ چہرہ زرد او سیہ چون سر خامہ
خوشتر ست ✤ در بہ بحر کف تو زنگی زرد جامہ را ✤ سہ ختنی مہ لقا جانب روم رہبر ست ✤ بر سر دشمنان
تو کاسہ لعل و خوان زر ✤ دیدہ خون گرفتہ سرخ گونہ زرد سے اصفر ست ✤ گرد نہنگ نیلگون حلقہ زدند
ماہیان ✤ قلزم پنج شاخ را قطرہ آب در بر ست ✤ بر سر طاس سیگون یک شبہ داشت خصم تو ✤
وان شبہ ہر شب از عناکان ہزار گوہر ست ✤ اللغات چنگ ساز و چنگل ناے گلو دنی زراقص
شکل شمالی و رقص کنندہ اژدر اژدہا تیغ و مار فلک بر بغل و چنگل کہ نہ دست اور چنگا ک دریا زنگی
زرد جامہ قلم زرد با مداد سہ ختنی مراد از سہ انگشت سرخ روم کاغذ سفید گونہ رنگ و رخسار بہر دو
معنی مناسب اصفر زرد نہنگ نیلگون شمشیر ماہیان جوہر شمشیر قلزم پنج شاخ دست فیاض ممدوح
قطرہ آب تیغ بر بمعنی کنار و طاس سیگون ماہ و چشم سفید شبہ سنگ سیاہ کنایہ از مردمک عنا رنج گوہر اشک
المعنی یعنے اے ممدوح خنجر تیرے جنگ مین بدین صفت موصوف ہے کہ جسکو ناے زن و جان ربا کہین
کہ فی الواقع وہ ایسا ہی ہے اور نیزہ تیرا ایسا ہے جیسے اژدرہاے مار فلک اور خصم ایسا جیسے اُسمین راقص
کہ اُس اژدر کے دہن مین رقص کر رہا ہے یعنے نیزہ مین چہدا ہوا راقص کیطرح گہومتا ہے جو خشک لب کہ
تیرے خط فرمان سے دم بہر کو سرکشی کرے اور حکم کو نہ مانے اُسکا چہرہ زرد اور مانند سر قلم کے سیاہ ہے
اچہا خشک لب اور زرد چہرہ پہلے سے کہنا نظر نشا دم کے ہے کہ آخر یہ صفت مرنے سے اُسمین پیدا ہوگی
مثل مین قتل قتیلا ہکے ہے تیری کف جو ایک بحر نوال ہے اور اُسکی بغل مین ایک زنگی زرد جامہ کہ وہ قلم مدین ہے اور
زنگی باعتبار مداد اُس زنگی کے تین حبشی اے باشندے ختن کے سُرخ و سپید و مہ لقا روم کے جانب راہبر ہین
روم کاغذ سفید اور ختنی سہ انگشت جنسے گرفت خامہ کی ہے یہ صفت ممدوح کے قلم و کاغذ و تحریر کی ہے
تیرے دشمن ایسی خوار ہی خرابی مین گرفتار ہین کہ اُنکے سر پر کاسے لعل و خوان زر کے رکہے ہین یعنے
لعل اُنکی آنکہین خون گرفتہ کہ کسی وقت خون اُنکو نہین چہوڑتا گویا خون مین منڈھ گئی ہین مارے غم کے

خون روتے اور رخسار و رنگ چہرہ کا زرد ہی آنکھ تو رو نو تن کے ہی کنایہ ہے اور خوان ہین جو
سر پر لیے پھرتے ہین گویا یہی روزی انکی ہی تیری تیغ کیا ایک نہنگ ہی مردم خوار اور نیلگون باعتبار
اصالت آہن کے جسکے گرد مچھلیان حلقہ زن ہین کہ وہ جوہر اسکے ہین تیرے قلزم پنج ستاخ ہین کہ
کف دست ہی باعتبار پنج انگشت کے ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے ایک قطرہ آب اسکی بغل مین ہو قطرہ
آب باعتبار نہایت صفائی اور بے آمیزشی کے خاک وغیرہ سے محفوظ اور اسے مدح خصم تیرا جاہ لیس
خواہد نادار ہی ایک طاس سیگون اور اسپر ایک شبہ سیاہ رنگ جس سے چشم سفید اور مردم سیاہ
مراد ہی رکھتا تھا سعد اس شبہ کا یہ حال کہ مارے رنج کے کان ہزارون گوہر کی ہو رہا ہی رات بھر
اشکباری کرتا ہی نائے زن اور جانر باہین برعایت چنگ اور رقص واژدرین کیسے ایہام ہین
لب اور سر اور چہرہ ایسے ہی زرد و سیاہ سب مناسب اور بلحاظ لفظ خشک کے خوشتر مین لفظ تر
متضاد بحر و بر بھی متضاد اور زبر مین بھی بلحاظ معنی جنگل کے ایہام علی ہذا کف مین یعنے جھاگ زنگی ختنی
روم مین بھی تضاد کاسہ خوان لعل زرد بیدہ زرد خون سرخ اصفر گونہ سب مین مراعات معنی یکدیگر نہنگ
ماہیان قلزم قطرہ آب شبہ گوہر کان شبہ شب بمناسبت دریا قولہ روز مصاف خنجرت لالہ فروز گندنا ست
گاہ طوان دلدلت بر سر کوہ صرصر ست * کوہ نکو اگرچہ او سنب در آب افگند * ماہی چرخ خوان کہ او
منزل سعد اکبر ست * شیر بدو در حکم تو غاشیہ دار روبہ است * باز بعہد عدل تو دانہ کش کبوتر ست *
کار زمانہ قلب شد از کف تو کہ این زمان * بحر غنا ست مفلسی از گدا تو نگر ست * طاق تو گفت عرش
را کز تو بسے فروترم * گفت کہ خاک پاے تو با سر من برابر ست * اللغات لالہ خون گندنا سبز طوان
گردش سنب سم ماہی چرخ برج حوت خانہ مشتری غاشیہ دار خدمتگار و غلام دانہ کش دانہ لانے والا
قلب بدلنا طاق محراب المعنی یعنے خنجر زہر آب دادہ تیرا اگرچہ گندنا سبز ہی مگر لڑائی کے دن لالہ
افروز بسبب خونریزی کے اور دلدل تیرا اگرچہ جسامت و تنومندی مین کوہ ہی لیکن کاوہ کے وقت مثل
آندھی سر کوہ کے ایسا تیز قدم و سبکرو پھرتے ہین کہ تو اسکو کوہ مت کہ جیسا کہ اوپر کے شعر مین کوہ کہا
ہی اگرچہ وہ گھوڑا مصاف کے وقت سنگ در آب افگن ہی یعنے صاحب تمکن و استقلال اپنی جگہ سے

نہ ملنے والا اگر نہین ہاہی چرخ یعنے برج حوت کہ جو خانہ مشتری سعد اکبر کا ہی کہ عبارت ممدوح سے ہی آس شعر مین
عجیب حال ہی نسخہ مطبوعہ مین سنب در آب افگند لکھا ہی اور محشی نے صرف سنب کے نیچے سم
لکھدیا ہی اور کچھ نہین لکھا مین اسکو سنگ در آب افگند جانتا ہون اور معنی وہ جو اوپر لکھے گئے
چنانچہ حضرت نظامی رح نے فرمایا ہی ع چو کوہ افگنم سنگ خود را در آب شہ تیر او وہ حکم نافذ ہی جسکے دور
مین شیر غاشیہ بردار اور غلام و سائیس روباہ کا ہی کہ غاشیہ لیکر ساتھ ساتھ دوڑتا ہی میری دانست
مین تبغا فرضی غاشیہ پوست جسم شیر علحدہ و شیر بذات خود علحدہ کہ اسی غاشیہ پر جو شیر پر ہی سوار
ہوتی ہی اور اسکو جہان چاہتی ہی بچھاتی لیٹتی ہی کہ یہ سوار ہونا اور بیٹھنا لیٹنا اسکا سب جسم شیر پر
ہی ایسا شیر اسکا مطیع ہی اور باز اسکے عہد مین مزدور دانہ ڈھونیوالا کبوتر کا تیرے دست سخا و فیض
سے زمانہ کا حال پلٹ گیا چنانچہ یہ حال ہی کہ مفلسی تو بجبر غنا ہو گئی اور حرص جو کبھی سیر نہین ہوتی
گدا تھی تونگر ہو گئی ایسا کچھ اسکے عطا و سخا سے حاصل کیا تیرے طاق محراب نے عرش سے کہا مین
تجھسے فروتر ہون کہا ایسا فروتر ہی کہ خاک تیرے پانون کی میرے سر کے برابر ہی لالہ گندنا کوہ صرصر
سنگ آب شیر روباہ دانہ و کبوتر مفلسی و غنا و گدا و توانگر سب مناسب و متضاد قولہ تا کہ سپہر آبگون
لاف غلامے تو زد ٭ از سر حسرت آتشے بر سر شاہ خاور ست ٭ بکر گران بہاے من عقد در بیت یکشبہ ٭
با تو نکاح کردمش زانکہ بغمزہ دلبر ست ٭ سرو قدان حسن را بر لب جوے دلبری ٭ تا کہ نبات سبز شان
رستہ بگرد شکر ست ٭ باد چو عمر روز و شب دلبر ملک در برت ٭ کائنہ اقبال تو تا دم صور انور ست ٭
دل چو تراضہ پارہ باد ارنہ چو زر بمہر تست ٭ سینہ چو مہ دو نیم باد ارنہ زمہر تو بر ست ٭ اللغات
تا کہ مین تا ابتدائیہ ہی شاہ خاور آفتاب گران بہا گران بکسر ضد ارزان یکشبہ ای در یک شب گفتہ ام
نبات خط دم صور قیامت قراضہ ریزہ زر بمعنی کشادہ المعنی جب سے اس سپہر آبگون نے دعوے
تیری غلامی کا کیا ہی اس حسرت سے شاہ خاور جو آفتاب ہی ایسا جل رہا ہی کہ اسکے سر پر آگ لگی
ہوئی ہی بکر یعنے یہ سخن جو کسیکا کہا ہوا نہین ہی نکوئی اسکا شوہر ابتک ہوا ایک گران قیمت موتیون
کی لڑی ہی میری ایک رات کی پروئی ہوئی اسکا عقد مین نے تیرے ساتھ کیا اور تجھسے نامزد کی تو

چونکہ وقت خوشی کا ہی کہ بادشاہ کو خلیفہ سے خطاب آیا ہی لہذا لفظ جام کا لائے ہین عروس صبح کی کہ
بڑی مہر آور ہی گل کیطرح بید ہین کھلکھلا کے ہنسی اور عجب تر یہ کہ باوصف بید ہنی کے خندہ زنی اور
مارے خوشی کے ایسی خندان ہوئی کہ اشرفی زر کی کہ آفتاب ہی منھ سے نکل پڑی اور ظاہر کر دیشہ
ہنسنے سے منھ کی چیز نکل پڑتی ہی رات مین آسمان ایک چتر مروارید بن رہا تھا اور آفتاب کنارہ کش
تھا اور پھر یہ باز زرین ہی کہ آفتاب ہی ہی اس چتر مروارید کیطرف جو گیا اسکی یہ وجہ ہی کہ مرغ صبح کو اس
کی یاد مین نالے سے دم بھر کو چین و آرام نہ تھا اُسیکے اثر نے اسکو پھر بلا لیا یہ سب خیالات شاعری ہین
آرامش مین شین مصدری ہی ماقبل اسکے فتح بھی روا ہی آوردہ باتین کہ صدق و سداد کے ساتھ
پہلی ہی ملاقات مین صبح دومی یعنے صبح صادق اور ماہ مین ہوئین اول پیغام اُن مقالات کا یہ تھا
جو شعر آئندہ مین ہی کہ رات جسوقت کہ شاہ زرین چتر مشرق کو لباس آل عباسی کہ سیاہ ہوتا ہی پہونچا
جانب شام سے یعنے شام ہوئی اور آفتاب نے لباس سیاہ پہنا جو شب ہی زحل مشتری سے کہتا
تھا کہ اندونون کے قرب کو بھی قران السعدین کہتے ہین کہ جب بیعت نامہ خسرو کا کہ مراد عریضہ سے ہی جو پیش تخت
خلیفہ کے پیش ہوا تو خلیفہ نے اسکا بہت اکرام کیا اور جب خلیفہ اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہ خدا
ہفت اقلیم پر جو اُسکی جاگیر ہین اُسکا فرمان جاری رکھے تو یہ فرمان اُس امام دین کا ہوا اس شعر کا
دوسرا مصرعہ دعائیہ ہی اور بیان فرمان امام دین کا آئندہ شعر مین ایہام برعایت لفظ تیغ کہ بمعنی
تیر کے بھی ہی لفظ مہر آور کیسا خوب ہی کہ صبح مہر یعنے آفتاب کی لانیوالی بھی ہی مرغ صبح مین کیسی خوبی
ہی کہ بلبل و صبح دونون معنی مین ہو سکتا ہی دم کا لفظ صبح کیواسطے مناسب ملاقات و مقالات نوعی
تجنیس اول دوم نخست صدق واسطے صبح کے آل مین ایہام ہی کہ رنگ سرخ و اولاد ایسے ہی عباسی
رنگ و اولاد حضرت عباس قولہ سر برافراز فرق جمشیدش بساط از تاج خورشیدش * علم اقبال جاویدش
لقب سلطان ایامش * دو صاحب ملت و دینش دو حاجب عز و تمکینش * دو نایب عدل و احسانش
دو کاتب فکر و الہامش * فراز کائنات آنجا بہ ندایوان قدرش را * کہ نتواند مساحت کرد بال رغ اوہامش
وزیر مملکت شہ راز حضرت مرحمت این شد * کہ بر منشور بر و بحر جاری باد اقلامش * رسیم خاص خسرو را

زواہب این خطاب آمد ÷ کہ زلف عارض مہ باد تحریرات ارقامش ÷ براے مطبخ جاہش امام الملک
تعیین کرد ÷ کہ نقد ہر دو عالم باد ربع عشر انعامش ÷ اللغات علم نشان صاحب وزیر حاجب دربان
مساحت بکسر پیمائش مطبخ باورچیخانہ تعیین مقرر المعنی آپ اشعار ضنا مدح مین امام کی ہین یعنے وہ امام
ایسا ہی جسکا تخت فرق جمشید ہوگیا یعنے اُسکے سر پر بیٹھنے والا اور ایسا عالی قدر کہ تاج خورشید اُسکا بساط ہی
اور اقبال جاوید اُسکا نشان یعنے جہان نشان اُسکا دیکھا جان لیا کہ اقبال جاوید آتا ہی اور لقب
اُسکا سلطان ایام ملت و دین یہی اُسکے دو وزیر ہین اور عزت و تمکین اُسکے دربان عدل و احسان
یہ دونون نائب اور فکر و الہام کاتب یعنے جو کچھ لکھتا ہی الہام سے لکھتا ہی قضا و قدر کو حکم ہی کہ اسکے ایوان قدر
کو وہان لیجاؤ کہ جہان حد بلندی کائنات کی ہی جسکی باز و مرغ وہم کے پیمایش نہ کرسکین یعنے ایسا بلند
قدر کرو جو وہم مین نہ آسکے پس اس بادشاہ کی بارگاہ سے اس وزیر مملکت کو یہ بات بخشی گئی کہ اسکا
قلم فرمان بحر و بر پر جاری رہے پھر کہتے ہین یہ خاص دبیر خسرو کا ہی اسلیے اسکے واہب سے یہ خطاب
آیا کہ وہ زلف جو عارض ماہ پر ہی تیرے رقمون کی تحریرات سے ہو یعنے ماہ تک تیری تحریرات پہونچین
اور امام الملک نے واسطے خرچ باورچیخانہ اسکی جاہ کے ایسا مقرر کیا کہ نقد دونون عالم کا جسکے انعام کے عشر کا
ایک ربع ہی یعنے دسوین حصہ کا چوتھا حصہ پہلا شعر صنعت ترصیع مین ہی ایسے ہی دوسرا قولہ امیر المومنین
فرمود تا ہر جمعہ بر منبر ÷ بہفت اقلیم میخوانند شاہنشاہ اسلامش ÷ زہے رستم کمان جمشید آرش تیر
بہرامے ÷ کہ پیش تیغ او چوبین نماید خنجر سامش ÷ باستقبال فرمانیکہ از پیش امام آمد ÷ برہنہ پا و سر کردہ
جوایمان شد ز اسلامش ÷ خلایق پیش و پس پویان ملایک ذکر حق گویان ÷ ز جزع شہ شدہ غلطان
گہر در نقرۂ خامش ÷ گہ از شکر و ثنای حق شکر میریخت یاقوتش ÷ گہی بر لعل میبارید مروارید بادامش ÷
اللغات منبر آلہ بلندی میخوانند کہتے رہین آرش نام پہلوان تیر انداز ایسے ہی بہرام اور سام
ز اسلام مین زا سببیہ ہی جزع بالفتح و بالکسر مہرۂ سیاہ و سفید مشابہ بچشم شکر کلام شیرین یاقوت لب لعل لب
مروارید اشک بادام چشم المعنی اور امیر المومنین نے حکم دیا کہ ہر جمعہ منبر پر ہفت اقلیم مین اُسکو
شہنشاہ اسلام کے ساتھ پکارین یعنے خطبہ اُسکے نام پڑھا جائے شعر بعد اسکی مدح مین ہی کہ یہ بھی عجب

جمشید رستم کمان ہے اور بہرام آرش تیر تخصیص ان دونون کی تیر وکمان سے بدین وجہ کہ رستم نے تیر شغاد پر چلایا اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تیر درخت سے پار ہوا اور شغاد درخت مین چھدکے رہگیا ایسے ہی ایک گور کو ایک شیر دبوچے ہوئے تھا بہرام نے تیر مارا اُس سے بھی دونون چھدکے رہگئے تھے آرش تیر اس سبب سے کہ اسکا تیر چالیس کوس گیا تھا تینون امر عجیب غریب ہوئے تھے اور کمان رستم قوس قزح کو بھی کہتے ہین اور ایسا تیغ زن جسکی تیغ کے سامنے خنجر سام کا چوبین ہے جو کسیکو کاٹ نہین سکتا واضح ہو کہ تیغ تلوار وخنجر اور چھری وغیرہ سب معنون مین ہے تا خنجر سے تشبیہ ہو سکے آیندہ دوسرا بیان ہے یعنے جب یہ فرمان امام کے پاس سے آیا تو اسکے استقبال کے واسطے برعایت اپنے اسلام کے سر و پا برہنہ مثل ایمان کے گیا ایمان کو سر و پا برہنہ کہنا موافق حدیث کے ہے کہ فرمایا ایمان برہنہ ہے اور لباس اسکا تقوی آور اس حال سے گیا ا خلوق آگے پیچھے دوڑتی جاتی تھی فرشتے ذکر حق کر رہے تھے اور بادشاہ کی آنکھون سے خوشی کے مارے یاد جاہ حال سے گہر نقرۂ خالص پر جاری تھے یعنے اشک رخسار سفید رنگ پر کبھی شکر و ثناے حق سے اُسکے یاقوت اے لب شکر ہوتے تھے کہ مراد کلام شیرین سے ہے کبھی رخسار لعل پر بادام اُسکے مروارید بکھیرتے تھے کہ عبارت اشک چشم سے ہے اور رخسار سے زہے مین لفظ زہ کیسا مناسب بکمان رستم جمشید آرش بہرام اور لفظ چوبین سے بہرام چوبین کہ یہ بھی ایک پہلوان تھا اور سام اور علی ہذا کمان تیر تیغ تیر سب مناسبات آور نیز اس شعر مین صنعت ترصیع اور ممدوح کو ایمان سے تشبیہ دینا کیسا الطف مبالغہ ہے اور لفظ اسلام مناسب اسکے شکر و شکر تصحیف گہر یاقوت لعل مروارید بادام سب مراعات قولہ چو شہ پوشید خلعت را برنگ مردم دیدہ ✤ میان روز میدیدم شب را بامہ تا مش ✤ فلک را دیدم آن ساعت بدامن درست زر ✤ نثار افشان بہر جانب روان ورزیرا علامش ✤ ز آئینہا کہ شد بستہ ندیدم یکسر موئے ✤ سر ہر قبہ را فرقم ز ہفتم طاق و نہ بامش ✤ حسود ملک را دیدم زروئے غم زمین افتادہ ✤ پریشان حال وشوریدہ چو گیسوے دلارامش ✤ کف شہ پنج دریائے درو یک قطرۂ آبی ✤ کہ حلق خشک خصمان را بباید شست ناکامش ✤ زمرمریخ زان برخست کو خورشید الوزرا ✤ تشبیہ کرد باچتر سفید آل بہرامش ✤ محمد شاہ بن تغلق کہ چون برتخت حکم آید ✤ کند

الہام ربانی ز راز غیب الہامش ۔ اللغات شب جامۂ سیاہ آمد تمام سلطان محمد ہے و دامن نہ فلک درست
اشرفی مراد کواکب اعلام نشانہاے شاہ آئین بندی وہ آرایش کہ ہنگام مرور سواری پادشاہ کے بازار
کی منڈیرون اور چھتون پر ہر قسم کا کپڑا عمدہ رنگ برنگ ڈالکے کرتے ہین پنج دریا پنج انگشت سرخ
شرمندہ آل بہرام سلطان محمد و مناسب مریخ المعنی جب شاہ نے وہ خلعت سیاہ کہ مثل مردم دیدہ کے
مایۂ بصارت تھا پہنا تو عجیب کیفیت تھی کہ ہم دن مین شب کو مع ماہ کامل دیکھتے تھے بس شب خلعت
اور ماہ تمام ممدوح اور فلک کا یہ حال کہ دونون دامن مین اشرفیان نثار کی بھرے اُسکے جھنڈون کے
تلے نثار کرتا ہوا ہر طرف رواں تھا نہ دامن اور فلک مین تغائر اعتباری ہی اشرفیان کواکب اور یہ مضمون
سال فلک سے ظاہر اور جو جو آئین بندیان اور آرایشین شہر کے کوچہ و بازار مین ہوئین اُنکا کیا بیان
ادنی یہ کہ مین نے سر ہر گنبد مین جو جزو اُسکا تھا اور ہفتم آسمان اور اُسکے شہ بام مین یک سر موفرق نہین
دیکھا اور کل گنبد کا تو کہنا ہی کیا یہ حال فلک کا تھا آن حسود ملک کو البتہ مثل گیسوے اپنے دلارام کے
غم کے مارے پریشان و شوریدہ حال و پس افتادہ دیکھا کہ یہ تینون صفتین گیسو کی ہین ہتھیلی شاہ
کی پنج دریا ہی جو مراد پنج انگشت سے ہی اور اُسمین ایک قطرہ آب کہ وہ تیغ ہی اور یہ قطرہ آب اُس مین
کیون نہوا سواسطے کہ چار ناچار دشمنون کے حلق خشک کو بھی تو اُسے دھونا اور تر کرنا ضروری مریخ
کہ جلاد فلک ہی اور رنگ اُسکا سرخ سو بوجہ خجالت کے جیسے کہ کہا ہی الحمرۃ للخجل یعنے سرخی ندامت کی
نشانی ہی اور خجالت یہ کہ اُسنے خورشید انور کی تشبیہ چتر سفید آل بہرام سے کی تھی اس غلط فہمی کی
خجالت سے رخ اُسکا سرخ ہو رہا ہی اور وہ آل بہرام کون ہی محمد شاہ بن تغلق کہ جب تخت حکومت پر بیٹھتا
ہی تو الہام ربانی راز غیب سے اُسکو الہام کرتا ہی یعنے چھپی چھپائی باتین سب اُسپر ظاہر ہو جاتی ہین مردم
دیدہ کی خلعت سیاہ سے کیسی لطیف تشبیہ ہی اور یہ غرابت کیسی عجیب کہ دن مین شب و ماہ کا ہونا ثابت
کیا ہی سر موفرق یک ہفتم مین ہفت و نہ سیاقۃ الاعداد اور نیز طاق و بام پس افتادہ کیسا مناسب
گیسو اور حاسد کے ہی خلق و ناکام مین کام دریا و آب و قطرہ آل بہرام مین بہرام کا لفظ برعایت مریخ حکمرانی
کے وقت الہام راز غیب کیسا ابلغ ہی الغرض صنائع بدائع سے سب اشعار بھرے ہین قولہ محیط

نقطهٔ عالم کہ با آن پرونسے دریا ÷ ہمہ تن آب شد از شرم فیض بخشش عامش ÷ الا تا شاہ انجم را بدین نہ قلعہ مینا ÷ نہد تا سبے ز زر بر سر چہارم تخت و اجرامش ÷ رواج عمر در بر باد و تاج سلطنت بر سر ÷ فلک در پایہ تختش ملک در صف خدامش ÷ الا تا آتشین شیر پلنگ اندام را ہر شب ÷ چو زر بختہ میاید درست قلب از نامش ÷ سیہ روسے کہ چون خامہ کشد سر از خط حکمش ÷ زبان بریدہ باد و شق چو کلک زرد اندامش ÷ بریں در بدر چاچ را سخن شیرین غلامی دان ÷ اگرچہ خسرو عالم کند فخر الزمان نامش ÷ اللغات محیط احاطہ کنندہ آب شد ای شرمندہ شد فیض روانی آب و جو شاہ انجم آفتاب قلعہ مینا آسمان سبز چہارم تخت فلک چہارم اجرام آن کواکب رواج بروزن رداج لحاف آتشین شیر برج اسد خانہ آفتاب پلنگ منقش بکواکب درست اشرفی مراد قمر سے قلب نام منزل ماہ و ناسرہ خام نا بختہ و چہرہ فخر الزمان لقب مصنف المعنی یعنے ایسا فیض عام اسکی بخشش کا ہی کہ محیط یعنے سمندر کہ نقطہ عالم کو گھیرے ہوسے ہی اور نہایت دل والا اسکا فیض دیکھکر مارے شرم کے ہمہ تن پانی پانی ہوگیا آیندہ دعا تا بید تا اسمین انتہائیہ ہی یعنے جبتک کہ اس نو قلعون سبز مین چوتھا تخت اور اسکے اجرام یعنے فلک چہارم اور اسکے کواکب تاج زر کا شاہ انجم کے سر پر رکھے جو آفتاب ہی شاہ انجم و تاج زرین فرق اعتباری ہی جرم آفتاب اور اسکی ذات لحاف عمر کا تو اسکے یعنے ممدوح سے جسم پر رہے اور تاج سلطنت سر پر فلک اسکے تخت کا پایہ بنے ملک اسکے خادم اور خادمون کی صف مین ہون دوسری دعا ہی کہ جبتک آتشین شیر پلنگ اندام کے چہرہ جیسے ہر رات اشرفی قلب مثل زر بختہ کے چمکتی رہے آتشین شیر برج اسد پلنگ اندام باعتبار ستارون کے درست قلب اشرفی کھونٹی عبارت ماہ سے زر بختہ زر جید اور کھرا کھونٹا اس سبب سے کہ کبھی ہی کبھی نہین اور کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی اور جسقدر روشن ہوتا ہی وہ بختہ ہی بس اس زمانہ تک کہ یہ کیفیت قیامت تک رہیگی جو روسیاہ کہ خامہ کیطرح اسکے خط حکم سے سرکشی کرے زبان اسکی مثل کلک زرد ممدوح کے بریدہ اور سینہ دریدہ رہے اور بدر چاچی کو اسکے دروازہ پر ایسا جان جیسے ایک غلام شیرین سخن اگرچہ خسرو عالم نے لقب اسکا فخر الزمان کیا ہی مگر وہ اپنے دل سے غلام ہی اس درکا ہی باد یا جو با آن او دریا مین ہین

کیسے خوب ہین پر غلی دریا کے ظاہر ہمہ تن آب کیسا لطیف ہی دریا آب شاہ انجم تاج دواج بر سر وغیرہم سبب مراعات ومناسبات ہین سنے ابتک محسنات لکھے کہ انہین بھی لکھنے سے بہت زیادہ چھوٹ گئے صرف یہ ایک اطلاع تھی کہ ایسے بیت ہین غور تامل سے دریافت کرلین اب آیندہ ضروری لکھونگا باقی کو متامل کے ذہن وتلاش پر چھوڑونگا

در تہنیت رسیدان خلعت و فرمان خلیفہ عباسیان بشاہ ہند

قولہ جبرئیل از طاق گردون البشروا گویان رسید ٭ کز خلیفہ سوے سلطان خلعت و فرمان رسید ٭ ہمچنان کز بارگاہ کبریاے لایزال ٭ از پی عز محمد آیت قرآن رسید ٭ حرسلیمان را کہ کوس رب ہب لی زد نخست ٭ سر بمہر ش مصحف از داؤد خوش الحان رسید ٭ شاہ را بہ کل عالم حکم مطلق داد امام ٭ این خبر در ہفت کشور بر ہمہ شاہان رسید ٭ نسخہ فرمان شاہان جہان منسوخ شد ٭ کاصل توقیعات دار الملک جاویدان رسید ٭ جاہ حاسد را چو چاہ یوسفے بے آب کرد ٭ خلعت مصری کہ از کنعان بہندستان رسید ٭ حاسد آتش نژاد از خاک بر سر کن چو باد ٭ کز خضر سوے سکندر چشمہ حیوان رسید ٭ اللغات یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن البشروا خوش ہوا کہ لوگو رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل ای رب میرے دے تو مجکو ایسا ملک اور کسی کے لایق نہو زبور کو مصحف کہا ہی جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی خضرا امام سوسنے در تر کی آب المعنی جبرئیل آسمان سے البشروا کہتے ہوے آے کہ بشارت ہو تمکو ای لوگو اسبات کی کہ خلیفہ کیطرف سے سلطان کو خلعت و فرمان پہونچا اور اس خلعت و فرمان کا پہونچنا ایسا ہوا جیسے کہ واسطے عزت محمد کے بارگاہ لایزال جناب کبریا سے آیات قرآن کی نازل ہوئی تھین کہ اس فرمان سے اسکی عزت بڑھی یا ایسا جیسے حضرت سلیمان جنھون نے نقارہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل کا پہلے سے بجایا تھا مصحف سر بمہر داؤد خوش الحان سے پہونچا یعنی آیت کے ای رب میرے مجکو ایسا ملک دے کہ مجھسے قبل ہم کوئی اسکے سزاوار نہوا ہو چنانچہ یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہوا کہ امام وقت نے کل عالم پہ بادشاہ کو حکم مطلق عطا کیا جیسے کہ حضرت محمد مصطفے کی رسالت مطلق تھی چنانچہ قرآن مین ہی قل یا ایہا الناس

انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد لوگون سے کہ مین رسول اللہ کا ہون تم سب کی طرف اور
جیسے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت مطلق تھی بس ایسے ہی پادشاہ کو حکم مطلق ملا اور یہ خبر ہفت
کشور کے پادشاہون مین پھیل گئی اب نسخجات فرمان جو شاہان جہان کے پاس تھے نسخ ہو گئے اسلیے
کہ اصل فرمان جو سب فرمانون کی جڑ ہی دار الملک جاودان کا ہی ای بارگاہ امام وہان سے آیا جسکے
آنے نے چاہ حاسد کو مانند چاہ یوسف کے بے آب و بے رونق کردیا کہ حضرت یوسفؑ کے سبب سے چاہ
بے آب ہو گیا تھا اور وہ کیا تھا خلعت مصری جو کنعان سے ہندستان کو آیا بس کہتے ہین کہ اے ہوا
ای آتش نژاد اپنے سر پر خاک ڈال جیسے ہوا سر پر خاک ڈالتی ہی اسواسطے کہ خضر سے سکندر کو
چشمہ حیوان کا ملگیا خضر امام و سکندر پادشاہ جو کہ امام یعنے خلیفہ وقت خلفاے عباسیہ خاندان
رسول مقبولؐ سے ہی اسواسطے ایسے مضامین والفاظان اشعار مین جمع کیے لفظ محمد کیسا خوب ہی کہ جزو نام
پادشاہ کا بھی ہی سوے کا لفظ آخر شعر مین بزبان ترکی آب کے معنے مین ہی بس اس شعر مین چارون عنصر جمع ہین
قولہ ملک را بازو قوے شد دین سرافراز ے نمود + شرع را حرمت فزون شد رونق ایمان رسید + کیش داران
ضلالت را ہواے دین گرفت + پیشوایان شریعت را حیات جان رسید + راست عید مومنان آمد کہ در سالے
دوبار + از امیر المومنین خلعت سوے سلطان رسید + زان نثار اتیکہ بر فرق رسولان کرد شاہ + چرخ را از تنگہاے
سرخ نہ انبان رسید + آسمان با ہفت دامن از طرب در چرخ شد + صبح با یک طشت زرین آستین افشان
رسید + آن یکے پیغمبرست دآن دگر باشد رسول + نیست کفران مے توان بر سر این پنہان رسید +
ہم بتاریخی کہ ماہ از سال ہفصد شد فزون + زین سفر ماہ محرم سابق شعبان رسید + راست گویم
ماہ حق سوے جناب ظل حق + صبح وار از آفتاب ملک دین خندان رسید + اللغات کیش مذہب
تنگہاے زر اشرفی انبان بدرہ کہ جسمین لاکھ اشرفیان ہوتی ہین در چرخ شدن رقص کرنا آستین
افشاندن رقص کرنا اور بخشش کرنا پیغمبر فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہون رسول قاصد زین سفر وہ
مسافت کہ درمیان مرسل و مرسل کے تھی سابق شعبان رجب ہی کہ بفتحتین بمعنی بزرگ داشتن کے
ہی و نام ماہ و نام قاصد نیز ماہ حق رجب جسکو شہر اللہ کہتے ہین اور ہندی مین خدا کا چاند المعنی پہلے

دونون شعر صاف ہین محتاج بیان کے نہین تیسرے شعر کے معنے کیسے ٹھیک یہ بات ہی کہ خلعت کا آنا مومنون کی عید ہی کہ سال بھر مین دو دفعہ خلعت امیر المومنین کے پاس سے سلطان کے واسطے آیا جیسے عید سال مین دو دفعہ ہوتی ہی اب وہ نثار و انعام کہ شاہ نے رسولون کے سر پر کیے کچھ بیان نہین ہوسکتے منجملہ اُنکے چرخ کو بھی نہ انبان اشرفیان زر سرخ کی ہیونچین انھون نے بھی اپنے انبان بھر لیے آسمان مع ہفت دامن کے فرط طرب سے ناچنے لگا ہفت دامن ہفت طبق آسمان اور صبح بھی ایک طشت زرین نثار کو لیے ناچتی ہوئی نثار کرتی آئی کہ وہ آفتاب ہی اور اُن فرمان و رسول دونون مین ایک پیغمبر ہی یعنے فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہی اور دوسرا رسول اور اگر کوئی کہے کہ رسول اُسکو کہتے ہین یہ کفر کی بات ہی تو ہم کہینگے کفر نہین کہ ہماری مراد رسول اصطلاحی سے نہین ہی جسکی تعریف ہی بعثہ اللہ تعالی لتبلیغ الاحکام الی الخلق بلکہ رسول لغوی جو بمعنی قاصد کے ہی بس اس بعید نہان کو سمجھنا چاہیے اور یہ فرمان و خلعت اُس وقت مین آیا کہ سات سو ہجری پر ایک مہینہ بڑھا تھا یعنے اسی ماہ محرم کے سفر کے بعد جو مراد اُسکے گذر جانے سے ہی مقصد یہ سابق شعبان کہ رجب ہی رجب پہونچا اور رجب نام قاصد جو خلعت و فرمان لایا ہی محشی نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ بجاے ماہ کے نہ بھی ہی ای نہ سال یہ نہ سال مصنف کی عبارت سے کب ثابت ہوتے ہین کہ زین سفر ماہ محرم کہا ہی یعنے جب ماہ محرم سفر کر گیا تو بس ایک ہی مہینہ ہوا اور یون تو نہ کی جگہ بست و سی و چہل و شصت سب کچھ کہہ سکتے ہین لیکن فضول فضول ہی ہوتا ہی پھر کہتے ہین مین سچ بات کہتا ہون کہ ماہ حق کا طرف جناب ظل حق سے صبح کیطرح آفتاب ملک دین سے خرم و خندان آیا ماہ حق خدا کا چاند کہ وہی رجب ہی ظل حق اور آفتاب خلیفہ سفر کا لفظ کیسا خوب ہی کہ تلفظ مین صفر کا مشابہ ہی ماہ حق کیسا بلیغ ہی جسکے معنے خدا کا چاند قولہ دف بکف رایت بدوش اطروبہ وحدت بچنگ ٭ رقص زنان مانند چرخ از صاحب دوران رسید ٭ قبہ چتر سیاہ آن بہرام این زمان ٭ بر سر ایوان ہفتم طارم کیوان رسید ٭ آفتاب ظلم بر چرخ تقلب تیز بود ٭ رفت تا آب تیغ او چون سنان یزدان رسید ٭ آستین عدلش انہ دامن افلاک خواست ٭ عذر سہر تا سیہ کہ از مہتاب بر کتان رسید ٭ از تعجب گفتہ اند اسپ سلیمان ست باد ٭ تا بیک روزہ دو ماہہ راہ را بیحوالت بر بعید چہ

این عجب تر بین که یکران شهنشه دمبدم ÷ چار ماهه بعد را در یک قدم آسان رسید ÷ از سم یکران او
گاو زمین آن بار یافت ÷ کز فشارش چون طبق در پاے او کوہان رسید ÷ اللغات اطر وبه بالضم
تنا و کمند و مراد ساز صاحب دوران امام طارم بفتح را بام خانه و گنبد کتان ایک قسم کپڑا کہ مہتاب
سے پھٹ جاتا ہی چار ماہہ کنایہ از چہار نعل اسپ فشار بکسر و فتح دبانا طبق بفتحتین نام بیماری کہ گھوڑے کے
پانؤن مین ہو جاتی ہی المعنی آور وہ قاصد باین شان امام وقت کے پاس سے آیا کہ دف ہاتھ مین
لیے تھا اور نشان کندھے پر اور ساز وحدت کا چنگ مین چرخ کیطرح ناچتا اسکے آنے سے اب قبہ یعنے
کلس چتر سیاہ آل بہرام کا ساتوین بام فلک پر جو مقام زحل کا ہی پہونچا بالفعل آفتاب ظلم کا آسمان
تغلب پر خوب تیز و گرم ہو رہا تھا اب اسکے آفتاب کی تاب و گرمی سب جاتی رہی اسواسطے کہ سایہ
یزدان کا آپہونچا اور وہ وقت ہی کہ آستین عدل ممدوح نے نہ دامن فلک سے عذر ہر تاب کا جو ماہ سے
کتان کو پہونچے ہی چاہا کہ کتنی دفعہ تیرے ماہ کی چمک نے کتان کو اپنے ظلم سے پارہ پارہ کیا ہی اسکا کیا
عذر رکھتا ہی آبعد کے دو شعر قطعہ بند ہین یعنے لوگون نے تعجب سے یہ بات کہی ہی کہ حضرت سلیمان کا گھوڑا
ہوا تھی جسپر دو مہینہ کی راہ ایک دن مین طی کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید مین ہی غدوہا شہر و رواحہا شہر
یعنے صبح اسکی ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام اسکی ایک مہینہ کی راہ لے دیکھ ہم تجکو اس سے زیادہ تر تعجب
کی بات بتائین کہ ہمارے شہنشاہ کا گھوڑا چار ماہ کے بعد کو ایک قدم مین کیسا آسان پہنچ جاتا ہی کہ وہ
چار ماہ چارون نعل اسکے ہین گھوڑا اسکا ایسا تنومند عظیم الجثہ ہی جسکے سم سے گاو زمین پر ایسا بوجھ پڑا
کہ ہان اسکا دبکے اسکے پانؤن کا طبق ہو گیا جو قسم بیماری سے ہی کہ گھوڑے کے پانؤن مین ہو جاتی ہی یعنے
اور گھوڑون کے پانؤن مین تو طبق ہو جاتا ہی اسکے گھوڑے کے پانؤن مین زمین کا کوہان بمنزلہ طبق کے ہو گیا
چار ماہ چارون نعل بوجہ مشابہت ہلال کے کہا ہی اور لطف یہ کہ مہینہ ہلال ہی سے شروع ہوتا اور ایک
قدم مین یہ چارون ہلال ہین بھی قولہ گرد سمش توتیا در چشم مہر و مہ فشاند ÷ صیت نعلش ہم بگوش قیصر
خاقان رسید ÷ بدر ناگہ شمع بزم شاہ را گفت آفتاب ÷ شمع را بر سر ز غیرت آتش سوزان رسید ÷ لاف
رفعت چیز دے بر فرق گرزش لاجرم ÷ سر زنشہا سے گران بر چرخ سرگردان رسید ÷ از بن دندان ہر نقشم

آرزوے تخت عاج ❊ چون نشست خصم بر پیل از سر دندان رسید ❊ ہر کہ از حکم چو تیرش گوشہ گیرد
چون کمان ❊ زود ترکش گیر کاج بدکیش را قربان رسید ❊ کوہ را کاہی شمر آندم کہ صور افغان گرفت ❊
بیشہ را یک ریشہ دان چون تیشہ بران رسید ❊ اللغات قیصر لقب شاہان روم خاقان لقب شاہان
چین رفعت بالکسر بلندی از بن دندان بکمال طوع و رغبت ترکش گیر یعنے اسکو ترک کر المعنی
اور وہ گھوڑا ممدوح کا ایسا ہی جسکے گردسم نے سرمہ مہر و ماہ کی آنکھ مین لگایا ہی اور اسکے نعل کی شہرت
حلقہ گوش قیصر و خاقان کی ہوئی ہی بدر سے یہ غلطی ہوئی کہ ناگاہ اسکے بزم کی شمع کو آفتاب کہہ
بیٹھا ہی غیرت سے شمع کے سر مین بوجہ عدم ہمسری کے آتش سوزان پہونچی کہ اس مین جلتی ہی
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ چرخ سرگردان شیخی اپنی رفعت کی اسکے گرز کے سر پہ مارتا تھا جب تو بھاری
بھاری سرزنشین اسکو پہونچیا ہین جنسے سرگردان ہی اور ظاہر کہ سر کی ضرب سے آدمی چکر مین
پڑ جاتا ہی مجکو بہت آرزو تھی کہ تخت عاج سے مجھے ملتا اب جو دیکھتا ہون کہ سر دندان فیل پر تیرے
دشمن کی نشست ہی تو وہ آرزو میری میرے بن دندان سے نکل گئی یعنے پاک و بالکل حتی کہ بن دندان
مین بھی نرہی اور دشمن کی نشست ہنگام تعذیب کہ سلاطین جبار گنہگار کو ہاتھی کے پانون مین
ڈالتے ہین اور اسکے دانتون سے کچلواتے ہین جو کوئی اسکے حکم راست سے مثل تیر کے کمان کیطرح گوشہ گیر ہووے
تو فوراً اسکو ترک کر دے اسلیے کہ اب اس بدکیش کے قربانی کا حکم آ پہونچا قربان کیا جائیگا اسلیے کہ حکم اسکا
ایسا قاہر و غالب ہی جیسے صور قیامت کہ جب وہ شور مین آئیگا تو کوہ کاہ ہو جائینگے اور بے وزن و ننگ
تنکے کیطرح اڑتے پھرینگے یا تیشہ بران کہ جب تیشہ اپنا عمل کرتا ہی تو بیشہ کو ایک ریشہ کر دیتا ہی از بن
دندان اور مقابل اسکے سر دندان کیسا خوب ہی ترکش گیر مین کیسا ایہام ہی بیشہ تیشہ تصحیف ریشہ انکا ہموزن
قولہ ذرہ اسلامے کہ در سر داشت شاہنشاہ عصر ❊ از ولی المسلمین این در دریا در بان رسید ❊ آسمان
تا خلعت عباسیان در بر کشید ❊ شاہ مشرق را چہ یک نوبت جولان رسید ❊ از خلیفہ بر لوای باد
سلطان را خلع ❊ ہمچنان کز مہر نو بر مہ تابان رسید ❊ کافرم گر در سر ابستان ہندستان چو بدر ❊
طوطی گویاے قرآن خوان معنی دان رسید ❊ دوش کز دوش سحر گیسوے شب بکسستہ بود ❊ این

شتاب خوش خوش ہوش این پژمان رسید + شاد باش ای بدر کز فضل آلہ و بذل شاہ + محنت دوران گذشت
و نوبت احسان رسید + اللغات شاہ مشرق آفتاب خلعت عباسیان خلعت سیاہ تو آلی پردہ دوش
و یشب و کشف پژمان بہرسہ حرکت اندوہناک المعنی یعنے شہنشاہ وقت کے سر مین جو درد اسلامی
تھا یعنے اسلام کا ضعف دیکھکے دردمند ہورہا تھا اب اُس درد کا درمان یہ پادشاہ جو دلی مسلمانون
کا ہی اور غمخوار اسلام کا خوب ملگیا اب بخوبی قوت اسلام کو ہو جائیگی آسمان نے جیسے خلعت
عباسیون کا پہنا ہی ای لباس سیاہ تب سے ایسا تیز گرد ہو گیا ہی کہ شاہ مشرق کو کہ بطی السیر ہی جو سال
بھر مین ایک دورہ کرتا تھا مثل ماہ کے سریع السیر ہو گیا اور مہینہ مین ایک دفعہ کے جولان مین جملہ
برجون مین مثل ماہ کے پھر آتا ہی آیندہ دعا ہی یعنے جیسے یہ خلعت و فرمان آیا ہی ایسے ہی پے درپے خلعت
آتے رہین جیسے مہر تابان کا پرتو ماہ منیر پر برابر پڑتا رہتا ہی جیسا کہ کہا ہی نور القمر مستفاد من الشمس کا نام
یہ قسم ہی یعنے مین کافر ہون اگر جھوٹ کہون کہ بستان سرا ہندستان مین کوئی طوطی گویا قرآن خوان
معنی دان بدر جیسا نہین ہوا شعر آیندہ قطعہ بند ہی یعنے رات جب گیسو شب کے دوش سحر سے ایک
طرف اور علیحدہ ہو گئے یعنے صبح ہوئی تو مجھ پژمان کے کان مین یہ خطاب پہونچا کہ ای بدر اب خوشیان کر
کہ خدا کے فضل اور پادشاہ بذل سے محنت کے دن گئے اور اب احسان و عطا کی باری آئی

دوش دوش تجنیس تام

قصیدہ در تہنیت رسیدن خلعت بنی عباس بادشاہ ہند و تعریف جشن و آئین بندی شہر دہلی

قولہ دوش آن زمان کہ خسرو زرین قبائے خور + در میکشید خلعت عباسیان ببر + شاہ نسپاہ ہند
کہ ہاست نام او + بر کرد طشتہائے زر و دست زر + یعنے رسید خلعت و فرمان سلطنت + از حضرت
خلیفہ بدار اسے بحر و بر + والی عصر احمد عباس امام حق + دارائے دہر وارث پیغمبر بشر + فرمان
صدور یافت کہ آئین دلفریب + پیدا کنند کلہ نگاران بیہنر + در جوف چار قبہ بآئین کہ بستہ شد +
نہ چرخ بود یک مگس سبز در نظر + ہر قبہ نو عروس زر اندودہ پیرہن + ہنگامہ دار مجلس حوران نغمہ گر +
خیاط چرخ دوختہ بر دامن قباش + از نیرو ہائے سبز زر اندودہ آستر + اللغات یہ قصیدہ

بحر مضارع ہین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان خوذ آفتاب زرین قبا
باعتبار اشعہ خلعت عباسیان خلعت سیاہ ہند شب سیاہ ہند کو اکب طشتہاے زمرد افلاک درست
زر کو اکب خلعت کپڑے یا کوئی چیز کہ کوئی بزرگ کسیکو پہنائے دارآے بحر و بر بادشاہ احمد عباس ای احمد بن
عباس آئین یعنے خیمہ و آرایش کلہ بالکسر و تشدید پردہ تنک و پشہ خانہ زر اندودہ استر مراد ستارون
سے المعنی یعنے کل جسوقت کہ آفتاب زرین قبا نے خلعت عباسیون کا پہنا تھا یعنے شام ہوئی تھی
اور بادشاہ عنایاہ ہند کا جسکا نام ماہ ہی آہستہ طشت زمرد کے کہ وہ افلاک ہین زر کی اشرفیون سے
جو کواکب ہین بھرے اسلیے خلعت و فرمان سلطنت کا حضرت خلیفہ سے سلطان بحر و بر کو جو خلیفہ کی طرف سے بادشاہ
ہی پہونچا اور خلیفہ کون ہی والی اپنے وقت کا یعنے احمد بن عباس امام حق بادشاہ زمان وارث پیغمبر
تمامی بشر کا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہ تو ای محمد لوگون سے
کہ مین رسول اللہ کا ہون مبعوث تم سبکی طرف تب اسکے بادشاہ سے حکم صادر ہوا کہ ایسی آئین بندی
کرین جسکو دیکھنے سے ہر کسیکا دل فریفتہ ہو اور کلہ نگار پر ہنر جو خیمہ مین نقش و نگار بناتے ہین اپنے
اپنے ہنر ظاہر کرین پس اس جوف فلک مین چار قبے ای خیمے ایسی آرایش و زیبایش سے قایم کیے گئے
جنکی عظمت و رفعت کے سامنے نہ فلک ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ایک مگس سبز مین ان قبون کا
کیا بیان کرون جدا جدا ایک نوعروس زرین لباس تھا اور انمین حورین نغمہ گر جمع تھین انکی مجلس
کا ہنگامہ تھا خیال چرخ نے انکی قبا کے دامن پر سبز پردون زر اندودہ کا استر لگایا تھا اب اسکو
خیال کر وہ کیسا ہوگا قولہ بہر بساط صحن سرایش کہ جنت ست + طاؤس ہشت بال مرصع کشادہ پر +
در بر جہاش طارم نہ طاق سایہ جو + بر حوضہاش کوثر فردوس رشک بر + در صفہاش شعر طرازان
شعر پوش + در طاقہاش نغمہ طرازان زہرہ فر + فراش آستان ورا دہ آستین + صدران باعمامہ
و شاہان با کمر + ور گرہا و بہر ای تماشاے خلق را + اظہار کرد ہر فرق آئین خوبتر + بانی این عمارت
و آئین نگار او + روح القدس بام شہنشاہ نامور + لغات طاؤس ہشت بال مرصع عرش
بہشت ہشت بال ہشت فلک جو اسکے تحت مین ہین مرصع باعتبار کواکب نہ طاق نہ آسمان صفہ چبوترہ

بالکسر سخن موزون شعر بالفتح پارچہ ریشمین سیاہ و موطاق محراب صدر سردار و مسند نشین عمامہ بکبر دستار
روح القدس جبرئیل المعنی یعنے اُسکا صحن کہ ایک جنت ہی اُسکے بچھونے کیواسطے عرش نے اپنے پر کھولے
تھے برج اُسکے ایسے عالیشان تھین سقف نہ فلک کی سایہ ڈہونڈہتی تھی حوض ایسے جنپر کوثر فردوس
کا رشک کرتا تھا جیحون کے سیچے شاعر شعر پوش بیٹھے ہوے محرابون مین نغمہ طراز زہرہ جمال فراش
اُسکی آستان در کے مسند نشین عماموں والے اور پادشاہ جو باکمر تھے یعنے پٹکا باندہے اپنی آستینین چڑہائے
اور گرد اُنکے واسطے تماشا مخلوق کے ہر فرقہ نے ایک خوبی و خوشصنعی کے ساتھ ایک آرایش کر رکھی تھی بالغرض
بانی اس عمارت کے اور آئین نگار اسکے موافق حکم شہنشاہ نامور کے روح القدس تھے کہ وہ عقل
کل ہین اُنکے اہتمام سے یہ عمارت اور آئین نگاری ہوئی تھی آستان آستین نوعی از تجنیس خلق این
را زائدہ ہی قولہ این جشن شادیست کہ از حضرت امام ✣ آوردہ اند خلعت و فرمان معتبر ✣ مضمونش آنکہ
در کنف حفظ شاہ باد ✣ بر روے خاک آبی و بادی و خشک و تر ✣ اقلیم ترک و روم و خراسان و چین
و شام ✣ مامور امر شاہ بد و نیک و خیر و شر ✣ گر چتر سبز بایدش اینک لباس چرخ ✣ ور تاج لعل بایدش
اینک عذار خور ✣ القاب شہ کہ بر سر منبر برد خطیب ✣ سلطان شرق و غرب شہنشاہ بحر و بر ✣
سلطان دین محمد تغلق جہان عدل ✣ ماہ زحل مکانت و شاہ مسیح فر ✣ خلعت برنگ مردمک چشم
داد امام ✣ تا نور شرع در دل مردم کند اثر ✣ ای بر قباے جاہ تو از روے کبریا ✣ از اختران لآلے
وازمہ ترنج زر ✣ اللغات کنف بفتحتین پناہ آبی بادی آتش وجن خشک و تر بر و بحر مکانت مرتبہ کبریا
بزرگی لآلی جمع لولو المعنی چوتھے شعر کے معنے اگر اسکو چتر سبز کی ہوس ہی تو لباس چرخ کا موجود ہی اور اگر تاج زر
تو رخسار خور کے حاضر بعد کا شعر امام نے اُسکو خلعت سیاہ مردم چشم کیطرح دیا تا بمناسبت مردم کے مردم
مین نور شرع کا اثر کرے آب کہتے ہین ای ممدوح بمقتضاے تیری بزرگی و تیری جاہ کے قبا پر موتیون کی جگہ
ستارے ٹکے ہین اور ترنج کے موقع پر ماہ قولہ ای بر کنار گوشہ کند و رے سخات ✣ خوان ہزار کاسہ چرخ
ما حضر ✣ در بیشہ مہابت عدل تو ز اہتمام ✣ ایمن شدہ است آہوے مادہ ز خیر نر ✣ تا در ریاض حسن و
جمال بتان بود ✣ بادام عین نرگس و پستہ پُر از شکر ✣ بادا بلعل حل شدہ اندر دہ خصم را ✣ بام و در و سرا

بر مردم بصر + رویش سیاه باد و زبانش بریده باد + چون خامہ ہر کہ از سر حکمش کشیده سر + تا زیر تیر چرخ
کہ تا بش بود بقوس + ہر ماه گہ سپر شود و گہ کمان قمر + پی پرده باد در دل بے مہر دشمنان + پیکان انتقام
تو چون ناوک سحر + ز اقبال آفتاب کمالے ببدر باد + کز نقص روزگار نہ بیند دگر اثر + اللغات
کندور سے بالفتح دستارخوان زیر تیر چرخ فلک اول قوس خانہ وبال عطارد پی نشان و سراغ المعنی
پہلا شعر بھی مثل شعر صدر مقدر بند ہی اور وہ اور یہ دونون شعر مابعد سے مربوط ہین یعنے ای ممدوح تیرا
دستارخوان سخا کا تو بڑا وسیع و فسیح ہی اسکا کیا بیان مگر اسکا جو کنارہ ہی اسکے یہ نہ خوان ای نہ فلک ہزار کاسہ
ایک ماحضر ہین ای شی قلیل و حقیر سو تیرے عدل کی ہیبت کا جو بیشہ ہی اسمین آہو مادہ شیر نر سے
نہایت ہی بخوف و بیدھڑک ہی آیندہ دعا تا بید یعنے جبتک کہ باغ حسن و جمال معشوقون مین
بادام یعنے چشم کو عین نرگس کہین اور دہن کو پستہ پر از شکر تب تک دشمن کے مردم بصر کے سر اُنکے
کے بام و در لعل حل شدہ سے لسے پُتے طیار رہے اور لعل حل شدہ اشک سرخ خونی اور ہمیشہ
اُسکا منھ سیاہ اور زبان اُسکی بریدہ رہے جو شخص کہ خامہ کیطرح اُسکے سر حکم سے سرکشی کرے
اور جب تک کہ تیر چرخ کے نیچے کہ فلک اول ہی اسلیے کہ تیر فلک دوم پر ہی اور خانہ اسکے وبال کا قوس کہ
اُسمین تپ و تاب پاتا ہی اور جب تک کہ ماہ فلک اول پر ہی کبھی سپر ہوئے جیسے کہ بدر اور کبھی کمان جیسے
ہلال تب تک پیکان تیرے تیر انتقام کے دل بے مہر دشمنون مین ایسے پی بردہ سراغ یافتہ ہو جیسے ناوک
سحر کا کہ مراد تیر دعا پُر اثر سے ہی اور اقبال آفتاب سے ایسا کمال بدر کو نصیب ہو کہ پھر زمانہ کے
نقص سے اُسکو مطلق اثر نہ پہونچے

قصیدہ در مدح سلطان ہند

قولہ بر سر این سبز خوان خور چو نہد قرص زر + خشک لبان را مباد مائدہ جز لعل تر + طاس کہ سیمین ماہ
تیرہ و بے آب شد + صبح چو بر کف نہاد ساغر زرین خور + در نظر اختران سایہ نمود آفتاب + راست چو سم
بر فراخت چتر شبہ بحر و بر + ماہ دو ہفتہ است جام ہیچ ہلالش غلام + با شفق اور امدام سوے نبی بگذر +
چون خمروس آرمیش بیضہ کہ از حلق زاغ + بیضہ زرین کشد طوطی طاوس پر + بلبلہ مرغیست کش در سینہ

ستار خون ۞ رسے چکد و سپید ہار زن تر بر اثر ۞ کشتی زر در شکم وارد مقلوب یم ۞ خیز و روانشس
بر سر سبے لب ای سیمبر ۞ یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن الاغات
سبز خوان فلک قرص زر جرم آفتاب خشک لب عشاق لعل تر اشک سرخ طاس سیمین ہندی کٹوری
سایہ نمود یعنے آفتاب مثل سایہ معدوم شد۔ ماہ دو ہفتہ بدر پنج ہلال پنج انگشت شفق
شراب سرخ ثریا دندان خون خروس شراب زاغ شب بیضہ زرین آفتاب طوطی طاؤس
پر آسمان بلبلہ صراحی ارزن قطرہ اثر قدم و یا کشتی زر پیالہ مقلوب یم بے سیمبر محبوب المعنی یعنے صبح
کو جب اُس مخوان سبز آسمان پر آفتاب ٹکیا زر کی جو بتغایر قرضی جرم آفتاب ہی رکھتا ہی تو عاشقون کا
مائدہ بجز لعل تر کے جو اشک خونین ہین کچھ نہین ہوتا طاس سیمین ماہ کی تیرہ اور بے آب ہو جاتی ہی
ای ہے نور جسوقت کہ صبح ساغر زرین آفتاب کا ہاتھ مین لیتی ہی آفتاب مین کیسا روشن ایہام ہی کہ
بمعنی شراب کے بھی ہی آب آئندہ شام کا بیان ہی کہ چتر شاہ کا سیدھا ہوا اور اسنے سر بلند کیا تو ستارون
کی نظر مین آفتاب سایہ ہو گیا یعنے سیاہ یہ چتر ایسا روشن نورانی تھا اور سایہ در گویا شام نہتی
چتر شاہ کا سایہ تھا جو کہ شب میکشی کا وقت ہی لہذا کہتے ہین جام پادشاہ کا دو ہفتہ ہی اور پانچ ہلال
اُسکے غلام کہ وہ پنج انگشت ہین جنسے جام پکڑتے ہین کہ خمیدہ بصورت ہلال کے ہو جاتی ہین اور ہلال
نام غلام کا تھا بھی اور اس بدر کی شفق کو جو شراب ہی ہمیشہ طرف ثریا کے گذر ہی ای طرف دندان کے
مدام مین بھی ایہام ہی کہ بمعنی شراب کے ہی اور خون خروس جو شراب ہی سامنے لا اور خون خروس
اس سبب سے کہ اکثر صراحی بصورت خروس و بط و طاؤس کے ہوتی ہی قبل اس سے کہ حلق زاغ شب
سے یہ طوطی طاؤس پر بیضہ زرین نکالے یعنے طلوع آفتاب سے پہلے شب مین بلبلہ گویا ایک مرغ ہی کہ اُسکی
منقار یعنے ٹونٹی سے خون ٹپکتا ہی اور ارزن تر جو قطرات شراب ہین اپنے پاؤن پر ڈالتا ہی اکثر
شراب اونڈیلنے کے وقت اُسکے نیچے کو بھی بہاتے ہین کشتی زر پیالہ جو اپنے شکم مین یم مقلوب یعنے
مے رکھتی ہی بس ای محبوب اُٹھ اور جلدی اسکو لب کیطرف رواں کر یعنے پی لے لب کے لفظ مین نظر ہم
بمعنی کنارے کے ایہام ہی قولہ ای شب آشفتہ را بستہ بگرد سحر ۞ بستہ لعل ترا رستہ نبات از شکر ۞ روے بردیم

به آئینه سان دو انگیز * آن طبق لعل را از زبر طشت زر * سفرهٔ زرین یکے کاسۂ نقره است دو * در تک
هر کاسه یک شبه و صد گهر * آن گهر آرامش شورش آرام دل * و آن شبه آسایش صحن سرای
بصر * مردم چشم منی سیے سبب ہچو اشک * دور ز چشم مشو آب زر ویم مبر * زلف چو زنجیر تو کرده
چو خصم شهم * آئینه وش رو برو قفل صفت در بدر * اللغات شب آشفته زلف سحر رخ پستہ لعل دہن
نبات سبزه شکر لب طبق لعل روے سرخ معشوق طشت زر روے عاشق سفرهٔ زرین روے زرد
کاسۂ نقره دو چشم از کثرت گریه سفید شده شبه مردمک گوہر اشک شورش پریشانی آئینه وش حیران و
ملاقی المعنی یعنے ای معشوق تو که شب آشفته سیاہ کو گرد سحر کے ڈالے ہوے ہی یعنے زلف کو گرد رخ
کے اور تیرے دہن لعل تر کے نبات ای سبزه شکر یعنے لب سے جا ہی نبات مین بلحاظ شکر ایہام ہی کہ
بمعنی مصری کے بھی ہی میرے منھ پر منھ رکھ اور فرط محبت سے پیش آ اور آئینه کیطرح اُس طبق لعل
کو جو تیرا رخ ہی سرخ رنگ میرے طشت زر سے جو میرا روے زرد ہی اُٹھا ے مت آئینه سان سے
یہ مراد که آئینه مین دونون صورتین یعنے عکس و اصلی مقابل ہوتی ہین پس شعر مابعد جواب ندا کا
ہی میرا یه حال که چہره میرا ایک دستار خوان زرین زرد ہی اُسپر دو کاسے سفید ہین یعنے آنکھین جو شدت
گریه سے سفید ہو رہی ہین اور ہر کاسه کی ته مین ایک شبه ہی ای مردمک اور اس مردمک مین صدہا
گہر ہین ای اشک پس یه گوہر آرام و چین ہین واسطے شورش آرام دل کے یعنے جب دل مین شورش
و پریشانی پڑتی ہی تو رونے اور اشک بہانے سے چین پڑ جاتا ہی اور وه شبه آسایش صحن سراے بصر کا ہی
ای محبوب تو تو میری آنکھون کی پتلی ہی لہذا بے سبب اشک کیطرح میری آنکھ سے دور مت ہو
اور میرے روکی آب مت کھوئے دے تیری زلف ہچو زنجیر نے میرا وه حال کیا ہی جو حال که دشمن شاه کا
ہی یعنے آئینه کے مثل رو برو ای حیران ہر ایک کا منھ تکنے والا اور ہر دروازه کا قفل یعنے دربدر
خوار خسته پھرنے والا قوله سوزن عیسیٰ نشو بخیه بر ویم بنه * پیرہن غم مدوز بر پردهٔ شادی مدر * ور نه ز جور
و جفات پیش شہنشاه عصر * آیم و بوسم زمین باز رسانم خبر * مہدی ہلدا اقتدا شاه سلیمان ظفر *
احمد یوسف لقا حیدر ادریس فر * ای شه جمشید بخت وے مه خورشید تخت * وے نبت ثنا ہمید

رخت بزم ترا جلوہ گر + خیر و شر ثابتات رائے ترا منتظر + خشک و تر کائنات خوان ترا ماحضر + خامۂ تو ماہ را پاے نہد بر جبین + خنجر تو کوہ را زخم زند بر جگر + چند دل حاسدان تیغ تو آزرد بدست + چون ہمہ عمرش بود در دل دشمن گذر + دشمن اگر ہیچو مار سر نہ نہد بر خطت + کژدم مرگش زند بر رگ جان نیشتر + اللغات بخیہ برو نہادن پردہ داری کرنا ہو و نام پیغمبر علیہ السلام ناہید زہرہ ثابتات ستارہ ثوابت جو بذات خود متحرک نہین ماحضر جو کچھ موجود ہو مراد قلیل و حقیر سے ماہ کاغذ المعنی یعنے ای بیرحم سوزن عیسی بن اور میری پردہ داری کر پیرہن غم کا مت سی پردہ شادی کا مت پھاڑ پیرہن کے لیے پردہ کیسا خوب ہی نہین تو تیرے جور و جفا سے پاس شہنشاہ عصر کے جاؤنگا اور بعد زمین بوس کے خبر تیرے جور و جفا کی اسکو پہونچاؤنگا اور وہ پادشاہ مہدی ہو دا اقتدا ہی کہ ہود بھی اسکے مقتدی ہین اور سلیمان ظفر ہی سو کون احمد یوسف لقا اور حیدر ادریس فراس شعر مین صنعت ترصیع ہی اور ای ممدوح تو پادشاہ جمشید بخت ہی اور وہ ماہ جسکا تخت خورشید نہ یہ ماہ جو خود تخت خورشید کا ہی باعتبار استفادہ نور کے خورشید سے اور وہ معشوق جو ناہید رخت ہین تیری بزم مین جلوہ گر اسمین بھی صنعت ترصیع ہی اور تو وہ پادشاہ ہی کہ جملہ ثوابت جو متحرک نہین ہین یہی باعث ہی کہ تیری راے کے منتظر ہین کہ موافق اسکے حرکت کرین اور جو کچھ خشک و تر کائنات کا ہی تیرے خوان کا ماحضر یعنے سب تیرے خوان پر موجود خامہ تیرا ماہ کی پیشانی پر قدم رکھتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور خنجر تیرا وہ کہ کوہ کے جگر کو پھاڑتا شگاف کرتا ہی مین حیران ہون تیغ تیری کہانتک نہ دل دشمنان کا راضی و خوش کرے گی تمام عمر تو دل دشمن ہی مین گذر کرتے گذر گئی دشمن اگر مار کیطرح سر تیرے خط فرمان پر نہ رکھے اور نافرمانی کرے فیرا گزدم مرگ کا اسکے رگ جان پر نیش مارے پہلے شعر مین مشو و منہ بصیغہ نہی لکھا ہی اور عجب یہ کہ محشی حاشیہ مین لکھتے ہین کہ پردہ داری بکن بخیہ بر دیم کے معنے مین مین نے بصیغ امر بنا لیا کہ معنی مین تخلف ہوتا تھا اور بنتے نہین سکتے قولہ در زمن عدل تو زید کہ زد عمرو را + نیست بجز مبتدا ہیچ کسی را خبر + خامہ ز دست تو ریخت ابر ز آب حیات + برگ بنفشہ و مہ گرد غذا ز قمر + بر ز بر برف خشک برق دسے ابر پاش + در شکن دام مشک مرغ دلی دست بر

یک الف از پنج نون تا نزد و عوض میم ٭ سر بخطش ننهند جملہ حروف ودگر ٭ بار زر اندود و دہن درّ و نشر
مشک تر ٭ مورچہ بین صد ہزار درپئے او بر قمر ٭ زرد قبا زنگی آبکش زرد میان ٭ تا بکشد ہر کسے سلسلہ
وارش کمر ٭ وقت دویدن کشد خال سیہ بر جبین ٭ گاہ غنودن نہد آئنہ در زیر سر غیاث اللغات بنفشہ
بضم و نیز بکسر نام ایک گل کا مراد خط سے قمر کاغذ برف خشک کاغذ برق قلم ابر مداد دام سطور دست
پر یعنے دست اُسکے پر ہین الف قلم پنج نون پنج انگشت میم دوات بار زر اندود قلم مورچہ حروف قمر
کاغذ آبکش مطیع کمرای در کمر خال سیہ قطرہ مداد آئینہ کاغذ المعنی یعنے اُسکے زمان عدل مین زد و ضرب
بالکل مسدود ہی کوئی اسکا نام نہین لیتا اور یہ جو ضرب زید عمروا ہی یعنے زد زید عمرو را یہ ایسی بات ہی
کہ اس سے سواے مبتدا کے اور کسیکو کچھ خبر نہین فقط ایک ترکیب فاعل مفعول سمجھانے کو ہی کسی
نے کسیکو مارا نہین ہی آگے اشعار صفت کاغذ و قلم و تحریر ممدوح مین ہین کہتے ہین کہ قلم نے تیرے ہاتھ
سے ابر آبحیات کا بہایا یعنے وہ ابر جس سے آبحیات برسے کہ برگ بنفشہ کے رخسار قمر پر پیدا ہوے
یعنے حروف کاغذ پر حاصل یہ کہ تحریر تیری روانی و خوبی مین یہ پانی کیا آبحیات کی اصل ہی اور
جو کچھ کاغذ پر لکھا وہ ایسا خوشنما جیسے رخسار ماہ پر بنفشہ پھر کہتے ہین کہ کاغذ ایک برف خشک ہی
اور اسپر قلم برق کیطرح کمال تیزی و تندی سے روان لیکن ابر باقی ہی کہ وہ حروف ہین اور آنکی
دام مشک مین جو سطرین ہین وہ قلم ایک مرغ ہی کہ پر اُسکے ممدوح کا ہاتھ ہی اسمین صفت تیز روانی
قلم کی ہی پھر وہی مضمون ہی ایک الف جو قلم ہی جب تک پانچ نون پنج انگشت سے طرف میم مداد
کے نجائے سارے حروف اُسکے خط پر سر نرکھین اور مطیع نہون یعنے اگر کارخانہ تحریر کا نہو تو کوئی
کسیکی اطاعت نہ کرے اب دوسرے پیرایہ مین وہی بات ہی کہ دیکھو تو قلم کو کیسے بار زر اندود ہی باعث زر
افشانی ہونیکے اور اُس مار کے منھہ مین مشک تر ہی اور لاکھون مورچے کہ وہ حروف ہین اُسکے
پیچھے قمر ای کاغذ پر اور یہ قلم ایک زنگی زرد قبا ہی غلام وار آبکش زرد میون کا کہ انگلیان سفید ہین
تو زنجیر کیطرح ہر کوئی اُسکی کمر پکڑ کے کھینچے جیسے کہ قلم کی کمر پکڑتے ہین جسوقت کہ وہ دوڑتی ہی خال
سیاہ اُسکی پیشانی پر ہوتا ہی خال سیاہ مداد اور جب سوتی ہی آئینہ سر تلے رکھتی ہی جو کاغذ ہی قولہ

ماہی زرد در دہن عنبر تر کردہ خواست ٭ تا بسوے مہ برد تحفہ گرفتہ بسر ٭ سیر ہلال فلک نیست مگر تا شفق ٭
رفتن آن ماہ نو ہست ز شب تا سحر ٭ رفت بیک تاختن از حبشہ تا بچین ٭ داد بکافور خشک طبلہ از
مشک تر ٭ حاسد شہ بینوا است لاغر و زرد و سیاہ ٭ دست زدہ شیفتہ سر زدہ و مختصر ٭ تا کہ
بہنگام سیر شیر کند این ندا ٭ کاہوے مادہ گریخت در دہن شیر نر ٭ شام در ایوان تو زنگی سیمین کمان ٭
صبح بمیدان تو رومی زرین سپر ٭ اللغات ماہی زرین قلم عنبر مداد مہ کاغذ ماہ نو قلم شب مداد سحر
کاغذ حبشہ دوات چین کاغذ کافور خشک کاغذ مشک تر مداد آہوے مادہ آفتاب شیر نر برج اسد سیمین کمان
ماہ نو زرین سپر آفتاب المعنی پھر وہی مضمون قلم کا ہی کہ قلم ایک ماہی زرسی ہی جو عنبر تر منھ مین
لیا ہی اور چاہا کہ ماہ کیطرف یہ تحفہ اپنے سر پر رکھکے لیجاؤن مناسبت عنبر و ماہی سے یہ کہ عنبر بھی گاو
دریائی کا فضلہ ہی ماہی بھی دریائی ماہ ماہی تجنیس زائد اور سر پہ ہونا عنبر تر کا باعتبار مداد بر سر
قلم پھر کہتے ہین ہلال فلک کی سیر تو شفق تک ہی پھر نہین رہتا اور اس ہلال کی سیر ہی شب سے
صبح تک جو مداد و کاغذ ہی ایک تاخت اسنے کی اور حبشہ سے چین تک پہونچی ایسی سیر دوات حبشہ
دوات چین کاغذ اور کافور خشک کاغذ کو ڈبہ مشک تر کا دیا یعنے سیاہی کا گویا یہ قلم مثل حاسد
شاہ کے ہی دونون ایک صفت کے یعنے بینوا ای مفلس اور لاغر و زرد و سیاہ دست زدہ اور شیفتہ
اور سر زدہ اور مختصر مفلس اس سبب سے کہ بصورت ایک دست خالی کے ہی لاغر ظاہر زرد سیاہ
باعتبار رنگ اور شیفتہ کہ کبھی دوات مین کبھی کاغذ پر آیندہ رہتا ہے جب تک کہ وقت گردش
کے شیر ای برج اسد یہ ندا کرے کہ آہو مادہ دہن شیر نر مین بھاگ گئی یعنے آفتاب برج اسد مین
گیا آہوے مادہ برعایت شیر اور بلحاظ اسکے کہ آفتاب پر اطلاق تانیث کا ہی تب تک شام تو
تیرے ایوان مین ایک زنگی سیمین کمان ہو کہ وہ ہلال ہی برائے حفاظت و پاسبانی اور
صبح تیرے میدان مین رومی زرین سپر جسنے وہ اسکا محافظ و پاسدار رہے
غرض رات دن کی محافظت کیواسطے سیاہی و پاسدار ہوتے ہین سو رات دن تیرے خود
محافظ و پاسبان بنین

در تعریف جشن شاه هند و مدح ابو الربیع سلیمان عباسی و ثنای محمد شاه تغلق

قوله بعید نیست که این جشن جنت الماوی است ❊ صف ملائکه اینک ستاده از چپ و راست ❊ هزار اختر خورشید تاج در سجده ❊ هزار صفدر جمشید تخت بر یکپاست ❊ صفیکه چون مژه در پیش حاجبان بینی ❊ هزار کوکبه هر کوکبه هزار لواست ❊ فضای عرصه دیگر ستون بارگهش ❊ محیط ربض هفت قلعه بالاست ❊ سپهر بر در او پردهٔ نگار بینی ❊ که راه بسته مدام از پی مخالف راست ❊ درون پرده بهر گوشه که چنگ زنی ❊ هزار مطرب گویا و عندلیب نواست ❊ زپیل کوه روان مین ز بوق نفخهٔ صور ❊ قیامتست کزین هر دو در جهان برخاست ❊ اگر نه خلد برینست این هزار ستون ❊ چرا فضای درش عرض گاه روز جزاست ❊ یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات ماوی جاے بازگشت حاجبان ابروان کوکبہ فوج ہزار لوا کہ ہوگی دس لاکھ نیزہ ہوتے ہین فضا کشادگی عرصہ میدان عرصہ دیگر افلاک ربض بفتحتین شہر پناہ قلعہ بالا افلاک گوشہ معروف مناسبت سرود بوق کرنا ہزار ستون نام بارگاہ عرض گاہ جاے ظہور المعنی یعنے یہ جشن جو شاہ ہند نے کیا ہی اگر اسکو جنت الماوے کہون تو کچھ بعید نہین ہی دیکھو صف ملائکہ کی اس جشن مین چپ و راست سے کھڑی ہوئی ہی مبالغہ یہ ہی کہ سواے انسانون کے ملائکہ بھی اسکو دیکھنے آئے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کراماً کاتبین ہر وقت ہر حال مین موجود رہتے بھی ہین بعید مین لفظ عید برعایت لفظ جشن کیسا مناسب ہی ہزارون ستارے جنکے تاج خورشید جیسے ہین سجدہ مین پڑے ہین کمال بندگی و طاعت سے اور ہزارون صفدر جو تخت جمشید کے مثل کے ہین ایک پاؤن سے کھڑے ہین اختر اُن کو بنظر کم دیتے کے اُنکے کہا ہی مقابل ممدوح کے اور وہ صفین جو مثل صف مژگان کے حاجبون کے سامنے صف باندھے کھڑی ہین ہزار کوکبے ہین اور ہر کوکبہ مین ہزار ہزار جھنڈے جسکی دس لاکھ فوج ہوئی حاجب کے لفظ مین ایہام ہی کہ در بان و ابرو دونون معنی مین ہی پس مناسب بمعنی ابرو ایسی ہی لفظ بینی بمعنی وسعت و کشادگی دوسرے میدان کی ہی نہ زمین کی جسمین یہ کوکبے صف بستہ اور ستون اُسکی بارگاہ کے

کھڑے ہین جو محیط ہر نوز بعض قلعہ بالا یعنے ہفت آسمان کی ہی مطلب یہ کہ فضا وہ ہی جو نہ ز بعض
دہفت قلعہ آسمان کو گھیرے ہوئے ہی یہ شعر جو پیش نظر ہی یہ تو اس بارگاہ عالی کے دروازہ کا
ایک پردہ منقش ہی کہ آمد رفت مخالف کی ہمیشہ راہ بند کیے ہوئے ہی اس شعر مین در و پردہ اور
بستہ نگار اور راہ و مخالف و راست سب مراعات راگ کے ہین آب اس پردہ کے جس گوشہ مین
تو ہاتھ ڈالیگا ہزارون گویے گانے والے عندلیب نوا ہی پائیگا اس شعر مین بھی پردہ گوشہ آہنگ مطرب
اور گویہ کہ گفتن بمعنی گانے کے بھی ہی گویہ کو بھی کہتے ہین جیسے قوال اور نوا بر عایت راگ ایراد کیے
ہین پیل جو چل پھر رہے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا کوہ چل رہے ہین اور کرنا جو بجتے ہین گویا صور بج رہا
ہی کہ ان دونون سے جہان مین ایک قیامت برپا ہی اور قیامت کے دن پہاڑ روئی کے سے گالے
اڑتے پھرینگے بھی آپ کہتے ہین اگر وہ بارگاہ ہزارستون خانہ نہین ہی تو کسواسطے اسکے دروازہ
پر ہجوم مردم کا ایسا ہو رہا ہی جیسے قیامت کے دن در جنت پر ہوگا قولہ بلے چنان حرم آباد آنچنان
شاہست ✽ کہ او متابع امر خلیفۂ دنیاست ✽ ابوالربیع سلیمان خلیفۂ برحق ✽ کہ آستان درش آسمان
عز و علاست ✽ امام امت احمد کہ خسرو ہندش ✽ بجان غلام و بتن چاکر و بدل مولیٰ ست ✽ ابوالمجاہد
غازی محمد تغلق ✽ کہ ہندو در او پادشاہ چین و ختاست ✽ امیر بار وی ست آصف سلیمان دل ✽ ندیم
خاص وے استاد بوعلی سیناست ✽ زہی سکندر کشورکشاے عالمگیر ✽ کہ لعل مرکب او بہ زر افسر
داراست ✽ ز طول و عرض جناب تو یک سر انگشت ست ✽ مسافتے کہ خرد را میان ارض و سماست
اللغات امیر بار بمعنی میر توزک سر انگشت ای اندک المعنی بتائید صدر کہتے ہین کیون نہ ہجوم ہو
یہ بارگاہ ہی بھی تو ایسے بادشاہ کی کہ وہ تابع حکم خلیفہ دنیا کا ہی اور وہ خلیفہ کون ہی ابوالربیع سلیمان
خلیفہ برحق جسکے دروازہ کا آستانہ عز و علا کا آسمان ہی اور امام امت احمد کا کہ بادشاہ ہند اسیکا
جان سے غلام اور بتن چاکر اور بدل مولیٰ ہی اور وہ پادشاہ ابوالمجاہد غازی محمد بن تغلق جسکے
در کے غلام و پاسبان پادشاہ چین و ختا کے ہین اور میر توزک اور آصف سلیمان دل ہی اور
مصاحب اسکا کیسا کہ استاد بوعلی سینا جیسے حکیم کا اور خود بھی سکندر کشورکشا اور عالمگیر ہی

جیسے گھوڑیکا نعل دارا کے تاج سر سے بہتر ہی ای ممدوح تیرے آستانہ کا اینسا طول و عرض ہی کہ یہ مسافت جو درمیان زمین و آسمان کے ہی اُس طول و عرض کے سامنے ایک سر انگشت ہی

قولہ سپاہ عدل تو تا صف کشیدہ گرد جہان ✤ ز بہر آنکہ عدو در میانہ ناپیدا است ✤ کشادہ پنجہ درین بار شیر بر چرخ است ✤ کشیدہ تیغ و کمر بستہ کوہ در صحرا است ✤ زبان تیغ تو جز حلق خصم تر نکند ✤ از انکہ قطرۂ آب میانۂ دو دریا ست ✤ قلم کہ زرد قبا ہند ویست در کف تو ✤ اگرچہ انگشت رومیان ماہ قفا ست ✤ ہزار بار سیہ کردہ چہرۂ مہ را ✤ ہنوز در سر او امتلاے این سودا ست ✤ نگینہ وار نشستی بجار بالش زر چو حلقہ بر در تو ہر کرا کہ پشت دوتا ست ✤ کشادہ گویم عید ست خلق را آن دم ✤ کہ بستہ گردن خصمت برائے قربان راست ✤ ہمیشہ تا کہ ز تاثیر مجمر زرین ✤ بہار غالیہ دان نسیم باد صبا ست ✤ گل سعادتت از خار نحس باد بعید ✤ کہ سرو ذات تو بستان ملک را آرا است ✤ اللغات

کشادن زبان پیر اہل زبان کی بکاف فارسی ہی شیر برج اسد کمر بستہ مستعد دریا کف جود شاہ ہندو غلام رومیان انگشتان ماہ قفا باعتبار ناخن مہ کا غذ امتلا پری سودا سیاہی کشادہ گویم ای ظاہر گویم راست مین را زائدہ ہی مجمر زرین آفتاب غالیہ بوئے خوش المعنی تیرے سپاہ عدل نے جیسے گرد جہان کے صف کھینچی ہی اور گھیرا ہی اسواسطے کہ یہ نہین معلوم کہ انمین دشمن کون ہی اسلیے سبکو گھیرا ہی تا انسے نکل کے جانے نپائے اب شعر مابعد کا اس سے مربوط ہی یعنے آبادی مین تو عدل گھیرے ہوئے ہی اور آسمان پر شیر پنجہ کھولے منھ پھیلائے اور جنگل مین پہاڑ تیغ کشیدہ اور کمر بستہ ہی تیغ و کمر کوہ کے واسطے از بس مناسب اسلیے کہ تیغ کوہ پہاڑ کی چوٹی اور کمر کوہ پہاڑی کو کہتے ہین تیری تیغ کی زبان سوائے حلق خشک دشمن کے اور کو تر نہین کرتی اسواسطے کہ وہ تیرے کف مین کہ مثل دریا کے فیض بخش ہی مثال ایک قطرہ کے ہی انہ شفاف بے آمیزش گرد وغیرہ پس یہ قطرہ مخصوص بدشمن ہی نہ بغیر دشمن پھر قلم کی صفت ہی کہ اگرچہ زرد قبا ہی لیکن ایک ہندو ہی تیرے ہاتھ مین ای غلام اگرچہ مطیع و بانی بھر تو الی رومیون کی ہی کہ وہ انگلیان ہین ماہ در قفا باعتبار ناخن اس قلم نے ہزارون دفعہ چہرۂ ماہ کو کہ کاغذ ہی سیاہ کیا جیسے کہ سیاہی چہرہ ماہ پر ظاہر ہی

اور ابھی تک اسکے شکم مین امتلا اس سودا کا ہی یعنے سیاہی یا سودا مراد خیال سے اب دوسرا مضمون ہی یعنے جو شخص کہ تیرے دروازہ پر طاعت و بندگی مین حلقہ کیطرح دوہرا ہو رہا ہی اور پشت خضوع و خشوع سے جھکائے ہوے ہی اسکی نگینہ کے مثل چار بالش زر پر جگہ ہی چار بالش وہ مسند کہ جسمین چارون طرف تکیہ ہون کہ یہی حال انگشتری کا ہی کہ چار پہلو ہوتے ہین مطلب یہ ہی کہ فارغ البال مسند زرین زر پر تکیے لگائے بیٹھا ہی آب مصنف کہتے ہین لو مین کھلکے کہے دیتا ہون کہ مخلوق کو اس وقت بڑی عید ہو جاتی ہی کہ جسوقت تیرے دشمن کو گردن بستہ قربان کے لیے دیکھتے ہین قربان بمعنی قربانی کے بھی آیا ہی اور را زائدہ ہی آیندہ قطعہ دعا تابید کا ہی یعنے جب تک کہ تاثیر مجمر زرین آفتاب سے بہار غالیہ دان نسیم و صبا کی ہی یعنے نسیم و صبا اس غالیہ دان بہار سے ہر کسیکو خوشبو پہنچائین گل تیری سعادت کا خار نحس سے دور رہے یعنے تجکو سعادت ہی سعادت رہے نحوست تیرے پاس نہ آنے پائے اس سبب سے کہ تیری ذات ایک سرو ہی جسنے بستان ملک کو آراستہ کیا ہی

قصیدہ در مدح سلطان

قولہ دوش چو شاہ حبش آئنہ در دہان گرفت ✤ مطربہ پنج شوے را مہر سہ خواہران گرفت ✤ باز سفید شد نہان زاغ سیاہ از طرب ✤ پر زدہ بیضہاے زر جملہ در آشیان گرفت ✤ ترک نسیج پوش مہ ترک کلاہ زر گفت ✤ قطب چو زاطلس سیاہ خرقہ طیلسان گرفت ✤ قرص شکستہ می نہد بر سر سفرہ ہشتیر ✤ دور فلک کہ طشت زر ابر سر ہفتخوان گرفت ✤ گرد سپاہ ترک را لشکر ہند منہزم ✤ مہر چو خدایگان ازان ملک ہمہ جہان گرفت ✤ خیز کہ باز باز زر بر سر چتر نیلگون ✤ گشت پدید باز مرغ از غم دل نغان گرفت ✤ واشت ور آستین نہان پارۂ زر د آسمان ✤ صبح دریدہ جیب ازان دامن آسمان گرفت ✤ یہ قصیدہ بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن اللغات شاہ حبش شب آئنہ آفتاب در دہان گرفت یعنے منھ مین رکھ لیا مطربہ زہرہ پنج شو مراد پنج ستارون سے سواے آفتاب کہ اسپر کلام عرب مین اطلاق تانیث کا ہی باقی پانچ یہ ہین

قمر عطارد مریخ مشتری زحل اسکے سوا عطارد کو بھی حیز لکھا ہو ستہ خواہران بنات نعش کہ وہ تین تارے
ہین جنکے سر پر نعش ہی باز سفید آفتاب اور ایک قسم باز بیض پاشہ زاغ شب تیرہ زدن [illegible] یعنی
زر کواکب نسیج بافتہ کلاہ زرد کنایہ روشنی سے قطب نام ستارہ اطلس سیاہ شب کیاں چادر قرص
شکستہ کواکب طشت زر آفتاب ہفت خوان ہفت آسمان سپاہ ترک روشنی آفتاب لشکر ہند سیاہی
شب خدایگان ممدوح باز زرد آفتاب چتر نیلگون آسمان پارہ زرد آفتاب الحق یعنے رات کو
شاہد حبش نے آئینہ کہ وہ آفتاب ہی منہ مین لیلیا یعنے آفتاب چھپ گیا تو مرغ پرندہ جو زہرہ ہے جنکے
پانچ شوہر ہین ای سیارہ خمسہ قمر عطارد مریخ مشتری زحل اس منظر کو محبت تین خواہرون سے
گھیرا جو بنات النعش کے تین ستارے ہین خواہر زہرہ بنظر لفظ بنات انکو کہا ہو زہرہ مین تانیث
لفظی یعنے تا موجود اور زہرہ و بنات رات مین سب جمع ہوتے ہین لہذا ادعائے محبت کہا ہو اب
کہتے ہین باز سفید جو دن ہو نہان ہوا تو زاغ سیاہ شب کا بیغم ہوکے بڑی طرب و مستی سے اڑنے لگا
اور سارے بیضے زرین کواکب کے اپنے آشیانہ مین رکھا ہے یعنے اپنے تحت مین کرلیے ماہ کہ وہ
ایک ترک نسیج پوش کلاہ زرد سر پر رکھے تھا کہ روشنی اسکی ہو اس کلاہ کو اسنے ترک کیا یعنے نور
اسکا ختم ہوا اور قطب نے اطلس سیاہ سے خرقہ چادر کا اوڑھ لیا اسواسطے کہ دور فلک طشت
زر کا ہفت خوان فلک سے کہ ہفت آسمان ہو مین جو سر پر رکھے پھرتا ہی اکثر اسکی عادت بھی
ہی کہ قرص شکستہ ہی اپنے سفرہ پر رکھتا ہی اور قرص شکستہ ماہ کہ سوائے چودھوین تاریخ کے
شکستہ ہی رہتا ہی پھر کہتے ہین کہ سپاہ ترک کو جو آفتاب کی شعاعین ہین لشکر ہند یعنے شب کی سیاہی نے
بھگا دیا اس سبب سے ماہ نے مثل خدایگان ای ممدوح کے تمام ملک جہان کو گھیر لیا جیسے کہ شب
چہاردہم مین کیفیت ماہ کی ہوتی ہی اب کہتے ہین کہ اٹھ پھر باز زرین آفتاب کا چتر نیلگون آسمان پر
نمایان ہوا اور پھر مرغ صبح نے غم دل سے شور شروع کیا یعنے صبح ہوئی باز [illegible] آسمان ایک ٹکڑا زرد جیسا
کہ آفتاب غروب کیوقت زرد ہو جاتا ہی اپنی آستین مین چھپائے دبائے تھا اب اسکو صبح دریدہ جیب
نے کہ صفت صبح کی ہی دامن ای کنارہ آسمان پر ٹانک دیا قولہ صبح چو تاج زر گرفت از کف خازن فلک

سوے جناب شہ شدو رو بسے بر آستان گرفت ÷ پادشہ جم اعتلا احمد موسوی لقا ÷ آنکہ پاے چتر او بر سر مہ مکان گرفت ÷

مطلع ثانی

خیز کہ برہ در وہن لالہ زرفشان گرفت ÷ لالہ ز ژالہ در چمن لولوی بیکران گرفت ÷ بسکہ سحاب بر وجہ
بر سر کوہ موج زد ÷ کشتی لعل پارہ را بر سر بادبان گرفت ÷ غنچہ چو دید زآئینہ سرمہ کم و سفیدہ جہش ÷
حقہ غازہ در سر چنبہ وسمہ سان گرفت ÷ گیسوے شب برابر قامت ترک اروز شد ÷ مچہ زر سرخ بدا
خود شرف این زمان گرفت ÷ قد بنفشہ چون سر زلف بتان شکستہ شد ÷ سرو پیادہ جامہ در نیل
زریج آن گرفت ÷ سرو روان مانگر بر لب جوے دلبری ÷ در خم سنبل دوتہ گونہ ارغوان گرفت ÷
اللغات تاج زر آفتاب خازن فلک کو باعتبار ستارون کے کہا ہو کہ خزانچی انکا ہو بر آستان گرفت
ای بر آستان نہاد مکان جاے برہ برج حمل لالہ زرفشان آفتاب کشتی لعل لالہ بادبان پردہ کشتی
کنایہ شاخ سے آئنہ آفتاب سرمہ شب سفیدہ روز حقہ غنچہ غازہ گلگونہ کہ عورتین منہ پر ملتی ہین چنبہ
وسمہ سان شاخ سبز مچہ ایک کٹوری کہ سر علم پر نصب کرتے ہین سرو پیادہ ایک قسم سرو سرو روان
معشوق سنبل دوتہ زلف ارغوان نام گل سرخ رنگ المعنی اوپر کے اشعار سے صبح کا ہونا ظاہر ہے
جب صبح نے خزانچی فلک سے تاج زر حاصل کیا تو سیدھی بادشاہ کیطرف چل دی اور منہ آستانہ پر
رکھدیا اور وہ بادشاہ جم اعتلا ہو کہتے ہین جمشید کی صورت نہایت پر فروغ و تابان تھی اسیواسطے
اسکو جمشید کہتے ہین کہ جم اور شید دونون بھی آفتاب کے ہین گویا دو آفتاب کی چمک دمک اُس
ایک کی صورت مین تھی اور نیز جم حضرت سلیمان و سکندر کو بھی کہتے ہین بس سلیمان و سکندر رسا
علو مرا ایسے ہی موسوی لقا کہ حضرت موسیٰ کی صورت بھی ازبس روشن تھی نقاب پڑی رہتی
تھی نقل ہو کہ انکی بی بی نے جب نہایت اصرار نقاب اُٹھانے مین کیا حضرت موسیٰ نے کہا کہ آنکھین
تمھاری بے بصر ہوجاینگی اُنھون نے کہا کہ مین ایک آنکھ بند کرکے دوسری آنکھ سے دیکھونگی القصہ جب
نقاب اُٹھایا جس آنکھ سے دیکھا تھا مارے فروغ کے بے بصر ہوگئی مگر یہ اُنکی صورت پر ایسی بیصبر و
فریفتہ ہوگئین کہ بکمال شوق دوبارہ نقاب اُٹھوا کر دوسری آنکھ سے بھی دیکھا وہ بھی بے نور ہوگئی

حق تعالی نے منظر انکی صداقت کے پھر ایسی آنکھیں عطا کین جو متحمل انکے نور چہرہ کی تھین شاعر نے اسیواسطے موسوی لقا کہا ہی اور ایسا بادشاہ عالی رتبہ جسکے ہاتھ سے چتر نے ماہ کے سر پہ جگہ پکڑی ہی اکثر چتر پہ ہما کی تصویر بنا دیتے ہین برعایت تفاول اسکے سایہ کے اور ماہ ممدوح جسکے سر پہ چتر ہی آئینہ دوسرا مطلع ہی کہ اٹھو بہار آئی اور آفتاب برج حمل مین گیا اور لالہ یعنے آفتاب نے ژالون سے چمن مین لولوے بیکران بھر دیے چنانچہ اسوقت مین تاثیر آفتاب سے مینہ بھی اکثر برستا ہی اور اولے بھی پڑتے ہین اور ایسی مینہ کی بارش سے موتی بھی پیدا ہوتا ہی آز بسکہ ابر بحر و بر نے سر کو دیے موج زنی کی اس سبب سے سرکوہ نے کشتی لعل پارہ یعنے لالہ کی سر بادبان پر لگائی مطلب یہ کہ سرکوہ پر لالہ جیسے کھلا کشتی پھول اسکا اور شاخ بادبان ابر بر و بحر تیر اتفاقی ہی منظر اسکے کبھی خشکی پر برستا ہی کبھی تری پر کبھی علی العموم اسوقت مین غنچہ نے جو دیکھا کہ بسبب آئینہ یعنے گردش آفتاب کے سرمہ جوش با ہی کم ہی اور سفیدہ جو روز ہی زیادہ کس واسطے کہ انھین دنون سے رات گھٹتی ہی دن بڑھتا ہی اسواسطے گلگونہ کا ڈبہ اپنے پنجہ وسمہ سان یعنے سبز مین لیلیا تا کمی بیشی کا لحاظ کرے پنجہ وسمہ سان وہ پتیان سبز جو غنچہ پر ہوتی ہین اور اندر اسکے پنکھڑیان پھر جب گیسوے شب کے برابر قد ترک روز یعنے آفتاب کے ہوگئے جو مراد رات دن برابر ہو جانے سے ہی تو صبح نے زر کہ آفتاب ہی اسوقت مین خود مشرف اسکو ہو جاتا ہی اور رقم بنفشہ کا مانند سر زلف معشوق کے شکستہ ہو جاتا ہی اسبا رنج سے سرو پیادہ نے کہ ایک قسم سرو خودرو سے ہی جامہ نیل مین ڈالا اور ماتم دار بنفشہ کا ہوا قد بنفشہ کا شکستہ ہونا مرجھا کے اسکا پیچ و تاب مین پڑ جانا لیکن ایسے وقت مین ہمارے سرو روان یعنے معشوق کو دیکھ کیسا کنارہ جو سے دلبری کے کھڑا ہی سنبل دوتہ یعنے زلف کے خم مین گویا ہی رنگ ارغوان پکڑے ہوے ہی مطلب یہ کہ رخسار سرخ سرخ کیسے زلف سیاہ کے نیچے دبک رہے ہین مثل بنفشہ کے قد شکستہ اس شعر مین بجاے گگونہ کے گوشہ متن مین غلط لکھا ہی قولہ مجمر باغ و بوستان انیسر زلف آن پیسنت جو لاجرم از براے آن نکہت بوستان گرفت + گل چو کشاد طشت زر صبح کشید تیغ خور + بلبل ازین قبل نگر وقت سحر فغان گرفت + بلبلہ گفت از شرم نیمہ چرا بریدہ شد +

۱۰ گفت قدح که مر ترا خون دل رزان گرفت + فاختہ گفت بید را لرزه چراست در بدن + گفت صبا که مر ورا رنج غم خزان گرفت + گفت سمن که لاله را خرقه چراست غرق خون + گفت چمن که مر ورا قهر خدایگان گرفت + انکه بروز معرکه فرق لوای رفعتش گوشهٔ آفتاب را چون خط دلستان گرفت + تیر ز سهم ناوک جعبهٔ انتقام او + قامت خود هزار پی در صفت کمان گرفت + بر سر قصر قدرش از پیم مساس آسمان + شکل خم هلال را قامت پاسبان گرفت + راه پر از ستاره شد خنجر او چو برق زد + خود تیر دو پاره شد سهم چو در کمان گرفت + ای تو مہی که خنجرت صدمت هفتخوان شکست + وی تو شهی که چاکرت مملکت هفت خوان گرفت + اللغات مجمر بالفتح وبالضم وفتح میم ثانی عود سوز هندی انگیٹھی نکهت بالفتح وکاف عربی بوے خوش طشت زر باعتبار زرگل تیغ خور شعاع خور قبل بکسر سبب یلبله صراحی خمره برجسیم لبغل تیر عطارد سهم بیم جعبه ترکش پی بالفتح مرتبه دوباره عصب مساس چھونا ستاره جوہر برق زدای برآید خود کلاه سهم تیر هفتخوان وه عقبه یعنے راه دشوار گذار که رستم اس راه سے مازندران کو گیا تھا اور کیکاوس کو قید سے چھوڑایا اور راه مین بهت دیوون کو مارا اور هر منزل مین مهمانی کی تھی المعنی اوپر زلف معشوق کی صفت پر چھوڑا تھا بتائید اسکے کہتے هین که مجمر باغ و بوستان کی بوے سیر زلف سے اسکی بھری هوئی هی اسواسطے ضرور یه بات هی که نکهت بوستان کی بند هو گئی بس گرفت لازمی معنے مین هی جیسے آواز گرفت ای بند شد یه بھی جانا که بلبل صبح کو شور و فغان کیون کرتی هی یه وجه هی که گل غنچے تو بمقتضاے خلق اپنا طشت زر کھولا که گل کے کھلنے سے زر اسکا کھلتا هی اور صبح نے ناحق اسپر تیغ آفتاب کی کھینچی اس ناحق پر بلبل راضی نهوسکے فغان کرنے لگی الحاصل یه خیالات صبح هونے اور گل کھلنے اور آفتاب نکلنے اور فغان کرنے بلبل کے باندھے هین اور علی هذا بلبل نے کہا که صراحیه سر کیون کاٹا گیا پیالے نے کہا که تجکو خون دل انگورون نے گھیرا هی اس مو انجنده مین تجکو غم سرکیا هی فاختہ نے بید سے پوچھا که تیرا جسم کیون کانپتا هی صبا نے کہا که اسکو غم رنج خزان نے گھیرا هی سمن نے لاله سے پوچھا که تیرا خرقه خون مین کیون ڈوبا هی چمن نے کہا که اسیر قهر خدایگان یعنے ممدوح کا هی یه گریز طرف مدح ممدوح کے هی اور اسیکی تمهید مین سب اوپر کے خیالی هوان

درجواب آوردہ خدایگان وہ ہی جسکی لوائے رفعت کی چوٹی نے لڑائی کے دن گوشہ آفتاب کو ایسا
گھیر لیا ہی جیسے خط کبھی دستان کا اُسکے گوشہ رخ کو گھیر لیتا ہی یا دبستان ضفت خط کی اور ظاہر کہ لڑائی
کے گرد و غبار سے آفتاب کسیقدر چھپ بھی جاتا ہی اور اُسکی ترکش انتقام کے خوف سے کہ ایسا نہو
کوئی ناوک جگر دوز اُس سے نکلے تیر جو عطارد ہی ہزارون دفعہ اُسنے صفت کمان کی پکڑی یعنے خمیدہ
وزار و نزار ہوا واضح ہو کمان خانہ وبال عطارد کا ہی بس اُسمین ہمیشہ یہ جاتا ہی اور وبال سے زار و نزار
ہوتا ہی لہذا ہزارون دفعہ وبال مین پڑنا ثابت ہی بالفعل شاعر نے ادعا ممدوح کے خوف و تسہم کے ساتھ
کیا ہی قصر قدر ممدوح کا ایسا عالی و بلند ہی کہ آسمان نے با این ہمہ رفعت اپنی قامت مین ہلال کا سا خم
اختیار کیا ہی کہ مبادا مجھ ناچیز کا قامت اُس عالی محل کو چھو جاے کہ مین اس قابل نہین ہون اور خمیدگی
آسمان کی پُر عیان قامت پاسبان گرفت سے یہ مراد کہ اسی سبب سے ایسے قامت ہلالی کو
اُسنے اپنا پاسبان بنایا ہی کہ نہ سیدھا ہوگا نہ اُسکو چھوئیگا اور جہان اُسکے خنجر نے اپنی برق گرائی
راہ ستارون سے بھر گئی یعنے اُسکے جوہر سے جیسے برق کے گرنے سے آگ پھیل جاتی ہی اور جہان
تیر اُسنے کمان مین جوڑا ماہ کو دو ٹکڑے کیا جیسے کہ ماہ کے درمیان مین الف تیر کیطرح لفظ مہ کو دو پارہ
کیے ہوئے ہی اے ممدوح تو ایسا ماہ ہی کہ تیرے خنجر نے صدمہ ہفت خوان کا خورد و شکستہ کر دیا اور
تو ایسا بادشاہ ہی کہ تیرے ادنی چاکر نے مملکت ہفتخوان کی پسلی جہان سے رستم جیسا شخص بڑی
تدرد و تنہائیون سے کیا تھا اور بجا تھا پہلے مصرعہ مین ہفتخوان ہفت فلک دوسرے مین ہفتخوان
رستم نسخہ مطبوعہ مین صدمہ ہفتخوان پہلے مصرعہ مین لکھا ہی میری دانست مین صدمت ہی بمقابلہ
مملکت اور صنعت ترصیع بھی ہو جائے قولہ قطرہ آب در بر بحر کف تو موج زد ✤ آتش غصہ خصم را جرأہ خان ما
گرفت ✤ خامۂ زرد جامۂ چون خصم تو کرد سر کشی ✤ دہر سیاہ کرد رخ دہرہ سر زبان گرفت ✤ کلک ہلال
قامتت بہر صلاح ملک و دین ✤ از حبشہ بلال وش سجدہ کنان اذان گرفت ✤ برق سحاب خنجرت
دید عدوے تیرہ دل ✤ بر لب بام چشم از آن ہر مژہ ناودان گرفت ✤ سبزہ ز شاخ زعفران رفتہ آب
ارغوان ✤ تیغ تو چون حسود را دل بدرید و جان گرفت ✤ پیرچم سپہر تو شد گیسوے ہفت خواہران ✤

چون مہر اینت بہ خور و زور غا قران گرفت ✤ و لولہ چیست در جہان اینکہ شہنشہ زمان ✤ تیغ نفاذ
عدل زد ملکت جاودان گرفت ✤ تا کہ بود بہر سحر مشعلۂ خروس صبح ✤ اینکہ عروس صبحدم مشعلہ در دہان
گرفت ✤ ورد زبان انس و جان باد ہمین کہ شاہ ہند ✤ پایۂ تخت بخت را بر سر فرقدان گرفت ✤
اللغات قطرۂ آب تیغ بر آغوش و درشت غصہ غم دہرہ بروزن بہرہ نام حربہ ہلال قامت ای قامت
او مثل ہلال است حبشہ دوات بلال نام غلام حبشی آن حضرت اذان صریر قلم ناودان پرنالہ سبزہ
تیغ شاخ زعفران زرد قد دشمن آب ارغوان خون پرچم جو نیزہ پر ہوتا ہی برق نشان ہفت
خواہران بنات النعش بسبب بلندی ولولہ شور و غا بفتح جنگ مشعلہ روشنی انس و جان آدمی
و پری المعنی یعنے جسوقت کہ آتش خشم دشمن کی مشتعل ہوتی ہی تیغ تیری کہ قطرہ آب ہی یعنے
بوند بنی ہوئی تیرے کف بحر صفت مین موج زن ہوکے جملہ خان و مان آتش خشم خصم کو گھیر لیتی ہی
اور غرقاب فنا کرتی ہی بر مین ایہام بمعنی بغل و درشت اور علاوہ دشمن کے جو شی تجھسے سرکشی کرتی
ہی اپنا کیا پاتی ہی مثلاً خامہ زرد جامہ باعتبار نقش و نگار مصنوعی کے اسنے بھی دشمن کیطرح
سرکشی کی دیکھو زمانہ نے کیسا اُسکا منھ کالا کیا اور چھری نے کیسی اُسکی زبان کتری چنانچہ سرکشی
اور سیاہ روئی اور قطع زبان جو قط ہی ظاہر اور زمانہ کو ان صفتون کا فاعل ٹھرانا بھی صحیح کہ سب
لوگ یہ حال قلم کا کرتے ہین اور سرکشی اُسکی دوات کا آنا جانا اب دوسری طور پر بیان قلم کا ہی یعنے
وہ قلم جو ہلال قامت ہی تیرے سامنے خمیدہ اُسنے واسطے آراستگی ملک و دین کے بلال کیطرح حبشہ
سے جو دوات ہی سجدہ کرتے ہوے اذان اختیار کی اذان اُسکی صریر بس یہ صفتین بھی قلم مین
واقعی ہین خنجر تیرا کہ مثل سحاب کے خون برساتا ہی اُسکی برق دشمن تیرہ دل نے دیکھی ہی اس سبب
سے پلکین اُسکی جو لب بام چشم پر ہین پرنالے اشک کے کرکے بہاتی ہین یعنے از حد گریان و نالان ہی
پھر دشمن کا بیان ہی کہ وہ ایک شاخ زعفران تھا یعنے رنج و محن سے زرد اس زرد شاخ سے تیرے سبزے
جوہر تیغ و خنجر وغیرہ ہی زہر آب کا ڈوبا آب سرخ ارغوان رنگ کہ وہ خون ہی بہایا مطلب یہ کہ جب تیغ
نے تیری دل دشمن کا پھاڑا اور اُسکی جان لی تو نظر بد شمن اور بہ تیغ و خون کی یہ کیفیت ظاہر ہوئی

جو اوپر کے مصرعہ مین مذکور کی ہی نشان تیرا ایسا بلند بالیشان ہی کہ لڑائی کے دن جو بلند کیا گیا اور ماہچہ اُسکا ہمقران آفتاب کا ہوا تو پرچم اُسکی گیسوے ہفت خواہران اَی بنات النعش کی بنی یعنے چوتھے آسمان سے بھی گذر کے آٹھوین آسمان تک پہونچا بعد کا شعر بطریق تجاہل عارفانہ کے یعنے جان کے انجان بننا مصنف کہتے ہین مین نہین جانتا کہ جہان مین یہ کیسا شور و شہرہ ہو رہا ہی کہ شہنشاہ زمانہ نے تیغ نافذ عدل سے مملکت جاودان لیلی یعنے دنیا تو تھی ہی ببرکت عدل عقبی کی مملکت بھی لی اس شعر مین کیسا اس مضمون کو اورون کی زبان سے ادا کیا ہی اور ضرور ہی جو بادشاہ عادل ہین عقبی مین بھی وہ بادشاہ ہونگے آپ دعاے تابید ہی جب تک خروس کا یہ مشغلہ ہر سحر کے ساتھ ہوتا رہے کہ دیکھو صبح نے مشعل منھ مین پکڑی جیسے بعض کتے مشعل منھ مین لیکے آگے چلتے ہین اور اسکی مشعل آفتاب تب تک تمام انس و جان کی زبان پر یہ ورد جاری رہے کہ پایہ تخت شاہ ہند کے بخت کا سر فرقدان سے جالگا فرق باعتبار لفظ سر جو فرقدان مین ہی بس مناسب

در مدح سلطان محمد و تعریفات صبح و توصیفات محبوب

قولہ بر ورق لاجورد نقطۂ زر بشد رقم + سوے لب ما میار جز خط جام ای صنم + زاغ سیہ تا نہاد بیضۂ زرد از دہان + بلبلہ را میچکد از سر منقار دم + کف چو برآمد ز جام جام برآمد ز کف + داشت چو زرین صدف سینہ پر از قلب یم + جام چو ماہ تمام شد سوے پروین روان + ماہ نوش در قفا ہم شفقش در شکم + نقد روان دہ بہا و ز زر قلب آر لعل + تا دلت از غم رہد خاتم او ساغر خم + خیز کہ وقت سحر غم زدہ را امید ہند + می ز خمستان عشق ساقی بزم قدم + زد پی تشنہ دلان طاس فلک بر کشید + ساغر زرین خور از دہن صبحدم + یہ قصیدہ بحر بسیط مین و ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلان **اللغات** ورق لاجورد آسمان نقطۂ زر آفتاب سوے بتر کی آب خط جام یہ کہ جام جمشید مین ہفت خط تھے اول جور دوم بغداد سوم بصرہ چہارم ازرق پنجم اشک ششم کاسہ گر ہفتم فرودینہ زاغ سیہ شب بیضۂ زر

آفتاب بمبلہ صراحی خبر دوم خون مراد از شراب سرخ راست تحقیق یم کا قاب می پروین دندان ماہ تمام
بدر باد نو ہلال شفق می سرخ روان رائج وجان زر قلب زر لعل شراب خم دہان خور آفتاب وتناول
المعنی یعنے ورق لاجورد شب پر نقطہ زر کا جو آفتاب ہی رقم ہوا اب ہمارے لب پر سواے خط جام
کے اے صنم کچھ مت لا خط جام ذکر جزو سے ارادہ کل کا ہی اے جام سو ے ترکی مین آب کو کہتے ہین ایسے ہی
لفظ ما کہ عربی مین بمعنی آب کے ہی مناسب لب زاغ سیاہ شب نے جیسے بیضہ زر کا جو آفتاب ہی منھ
سے نکال کے باہر رکھا ہی کہ شب مین اسکو منھ مین رکھ لیا تھا تب سے بلبلہ کی منقار یعنے ٹونٹے سے خون
ٹپک رہا ہی اے شراب سرخ کہتا اے بھا کہ جب جام سے ظاہر ہوے جیسا کہ شراب انڈیلتے وقت
جھاگ جام مین پڑ جاتے ہین اور وہ جام ہاتھ سے ساقی کے آیا تو وہ جام ایک زرین صدف تھا جسکا
سینہ قلب یم سے جوہری بھرا ہوا تھا صدف بمعنی پیالہ خرد مینوشی کے بھی آیا ہی اور صدف ایک شکل
بھی ہی مثلث تین ستارون سے دور قطب پر کہ اسکو صدف قطب کہتے ہین پس صدف زرین اگر
پیالہ کے معنے مین لین تو خود ظاہر اور اگر صدف قطب کے معنے مین لیکر مبالغۃً پیالہ اس سے مراد لین
تب بھی ہو سکتا ہی اب نہین معلوم محشی نے جو داشت کی جگہ راست قایم رکھکے معنے تحقیق کے لکھدیے
ہین کیا سمجھے ہین تقریر معنے کی کچھ لکھی نہین مین نے تو راست کو داشت بنالیا اگر کسی کے نزدیک
راست کے معنے ہر طرح راست آجائین تو راست بنا دین میرے دانست مین تو صفت جام وشراب
کی ہی یعنے جام ایک زرین صدف تھا اور اپنے سینہ کو قلب یم سے بھرا رکھتا تھا اس شعر مین صنعت
تبدیل موضوع ومحمول ہی کف مین تجنیس تام ہی اور جب جام مانند ماہ تمام کے جو بدر ہی پروین کیطرف
کہ مراد دندان سے ہی روان ہوا کہ یہ روانگی اسکی ایسی تھی جیسے بدر کی پروین کیطرف کہ پروین
ایک منزل ہی منازل قمر سے تو اسوقت مین ماہ نو جو انگلیان ہین خمیدہ واسطے گرفت جام کے
اسکے پیچھے اور شکم مین جام کے شفق بھرا تھا یعنے شراب سرخ نقد روان خواہ نقد رائج خواہ نقد جان
قیمت مین دیدی اور زر قلب سے جو زر ہوا یعنی درخت انگور سو انگور سے لعل اے شراب سرخ لا
اور حاصل کرتا دل تیرا غم سے نجات پائے اور وہ خاتم یعنے مہر جو صراحی پر لگی ہی اسے ایکطرف جھکا دے

اور شراب اونڈیل جیسا کہ بعض ڈھکنہ صراحی وغیرہ کا لگا بھی رہتا ہے اور اُٹھ بھی جاتا ہے خاتم مین لفظ
خم موجود اور تا مقلوب بھی یعنے آت جسکا قلب تا ہوتا ہے تو سحر خیزی اختیار کر اگر طالب شراب
خمستان عشق کا ہے اسلیے کہ ساقی بزم قدم کے جو قضا و قدر ہین ہر غم زدہ کو صبح کے وقت ہی شراب
عطا کرتے ہین اور عاشقون کی صبوحی اِنہی سے ہوتی ہے دیکھ لے یہ ساغر زرین آفتاب کا جو صبح
کے منھ سے نکالا جاتا ہے اور طاس فلک کا اسکو نکالتا ہے یہ اُنھین تشنہ دلون کیواسطے تو ہے جو
غمزدہ عشق کے ہین قولہ دوش کہ قوس ہلال چون زہ سیمین نمود + گشت پر از گوے زر جیب قبائے ظلم +
در عوض تاج لعل داد مہ از کہکشان + قطب سیہ پوش را جبہ زرین علم + شب ہمہ شب آسمان آبلہ رو ہندوست
حلقہ بگوش از ہلال بر در شاہ عجم + سایۂ لطف آلہ خسرو عالم پناہ + ماہ ستارہ سپاہ شاہ محمد علم +

مطلع ثانی

اگر کشیدے ز رنگ زلف تو بر چین حشم + ترک تو پیکان ناز آب ندادے بسم + آتش گویاے تست
تکیہ گہ در خشک + سنبل بویائی تست خم زدہ گرد بقم + اللغات گوے زر کواکب ظلم تاریکی تاج لعل
آفتاب قطب بھر سہ حرکت ستارہ معروف علم نقش ہندی بوٹہ آبلہ رو باعتبار نجوم محمد علم ای لواے
محمد ہندی محمدی جھنڈا از رنگ سیاہی و شب چین سفیدی و روز ترک چشم پیکان مژہ سم زہر آتش گویا
لب در خشک دندان سنبل زلف بقم روے سرخ المعنی رات جسوقت ہلال کی کمان نے اپنا چلہ زرین
ظاہر کیا یعنے طلوع ہوا تو تاریکی کی قبا نے اپنے جیب مین گوے زرین بھر لین یعنے زرین گھنڈیان جیسے
صدری وغیرہ مین ہوتی ہین یعنے اُس تاریکی سے ستارے نمود ہوے اور اُس تاج سرخ کے عوض
مین جیسا کہ شام کو آفتاب سرخ ہوتا ہے ماہ نے کہکشان سے قطب کو کہ پہلے سے سیہ پوش ہو رہا تھا
جو مراد اندھیری راتون سے ہے کہ قبل طلوع ہلال سے تھین جبہ زرین بوٹہ دار عطا کیا بوٹہ دار باعتبار
کواکب کہکشان کی نسبت قطب سے یہ کہ کہکشان کا خط دونون قطبون جنوبی و شمالی کے درمیان
مین ہے رات مین تمام رات آسمان کہ ایک ہندو آبلہ رو ہے اور ہلال سے حلقہ مثل غلامون کے کان مین
ڈالے شاہ عجم کے دروازہ پر پاسبانی کو حاضر رہتا ہے گویا چوکیدار اگرچہ آسمان ہر وقت ہر جگہ موجود

اگر قید شب کی بلحاظ تاریکی وسیاہی اور بیاسیاہی اور آبلہ روئی کے ہو آبلہ مراد ستارون سے ہو اور
حلقہ بگوشی ہلال کی کہ یہ صفتین رات ہی مین ہوتی ہین آبلہ رو چیچک رو کہ یہ مرض بھی مخصوص بہند
ہو اور ملکون مین بہت کم اور ہندو برعایت زحل بھی کہ ہندوی چرخ اسکو کہتے ہین اور رنگ
اسکا سیاہ ہو اور اقلیم اسکی بھی ہند جہان کے آدمی سیاہ رنگ ہین اور وہ شاہ عجم سایہ لطف
خدا کا ہو اور خسرو عالم پناہ اور ماہ جسکی سیاہ ستارے ہین منور ومزین اور بیشمار اور بادشاہ
محمدی علم ہو لفظ محمد کیسا ایہام ابلغ ہو کہ اسکا نام بھی ہو مطلع ثانی کے یہ معنے کہ زلف سیاہ تیری جز رنگ
ہو چہرہ سفید پر کہ وہ ایک چین ہو بکھری ہوئی ہو یہ خیال ہوتا ہو کہ زنگ نے چین پر لشکر کشی کی
ہو والا ترک چشم اپنے مژہ کے پیکان کو زہر مین کیون بجھاتا اس شعر مین زلف ورخ اور چشم و
مژگان کی صنعت ہو بکمال بلاغت مثل زید عدل کے اور ناز کے بعد لفظ را محذوف یا ناز مفعول
معنوی آتش گویا تیری کہ وہ لب ہین درخشک دندان پر تکیہ لگا کے ہوے ہو اور سنبل خوشبو کہ وہ
زلف ہو بقم کے گرد جو چہرہ سرخ رنگ ہو خم کیے ہوے ہو یعنے حلقہ زن اس شعر مین بھی نہایت
بلاغت ہو اور نیز صنعت ترصیع قولہ مہ بکمند آورد سنبل تو ہر نفس + لخچہ بدید آورد آتش تو دمبدم +
مست بر اثبات حسن چشم تو نص جلی + دار وازان سوے نون بر سر صادی رقم + چاہ زنخدان
تست از لب ما خشک تر + چند برد آب چاہ چاہ تو از قلب یم + دیدہ بدر اختران ریختہ زہرت
چو دید + روے تو از خور فزون لعل تو از ذرہ کم + شحنہ ابروے تو داوہ بحاجب کمان + تا نبرد
ترک مست دست بہ تیغ ستم + خاصہ بعہد شہی کو بسر تیغ زد + گردن بیداد را چون سر خامہ قلم +

مطلع ثالث

ای کف وشمشیر تو قطرہ آبی ویم + قطرہ تو نار بار از یم تو بحر نم + بحر زدست تو خاک بر سر خود کردہ از ان +
گرد جہان آن نشان شد بجزیرہ علم + رومی دسود ایست کلک تو کز راہ بحر + مشک بچین
مے برد از حبشہ دمبدم + اللغات مہ رخسار سنبل زلف لخچہ لخشہ شعلہ آتش اخگر آتش آتش لب
نفس راندن نص جلی آیہ واضح رو بمعنی سبب ورخسار نون ابرو صاد چشم یا بمعنی آب آب بمعنی ابرو چاہ زنخدان

قلب یم می اختران اشکہا قلم زدن قلم کردن ای بریدن المعنی یعنے زلف تیری ماہ کو ہر دم اپنی پہانسی
مین پہانسے ہوئے ہی اور آتش تیری دمبدم تجہے ظاہر کرتی ہی کہ وہ لب ہین تجہے کلام تند تیز پانند
اخگر و شعلہ کے کمال حسن کا تیرے ہی واسطے ثابت ہی اور اسپر نص جلی تیری صاد چشم کہ اسکے اوپر
نون ابرو کا ہی جو مجموع لفظ ہوا اور اسی سبب سے یہ نون اس صاد پر لکہا ہی تا تیرے حسن و
خوبی پر نصی قطعی ہو چاہ زنخدان تیرا ایسا خشک ہی کہ ایسے ہمارے لب بہی نہین لیکن قلب یم
یعنی می نوشی سے ایسا تر دپر آب ہو رہا ہی کہ آبرو چاہ کی بگاڑے دیتا ہی یہ ایسا کب تک کریگا
خشک و تر متضاد ہا بمعنی آب نیز مناسب چاہ بدر کی آنکہون سے اختر اشک کے گرے ہین
بسبب عشق و محبت کے جب سے اسنے تیری صورت دیکہی ہی کہ آفتاب سے بڑہکے ہی اور لب
تیرے دیکہے ہین جو مراد دہن سے ہی کہ وہ ذرہ سے بہی کم ہی گویا معدوم لفظ بدر کا شاعر اور
ماہ دوہفتہ دونون کو شامل ہی چاہے جس پر معنے قایم کرین آبرو تیری کہ وہ ایک حاکم ہی جسکے
سب ایما پرست ہین اسنے تیرے حاجب کو ایک کمان دے رکہی ہی اسواسطے کہ ترک تیرے چشم
مست کا کسیکے قتل پر آمادہ ہوکے تیغ ستم کیطرف ہاتہ نہ لیجاے اور ڈرے کہ اگر مین کسی پر
ستم کرونگا تو ابرو مجکو اپنے کمان کے تیر کا نشانہ بنائیگی حاجب و ابرو مین آنا یہ فرضی ہی اور
صنعت ترجمۃ اللفظ آوہ خصوص ایسے پادشاہ کے عہد مین جسنے سر تیغ سے گردن بیدادکی
مثل سر خامہ کے کاٹ ڈالی ہی مطلع ثالث کے معنے ای ممدوح تیرے کف و شمشیر باہم ایسے ہین جیسے
قطرۂ آب و دریا قطرہ آب تیغ بوند بنی ہوئی جو آگ برساتی ہی اور کف وہ دریا کہ دریا یعنے سمندر جسکی
نم ہی دریا نے تیرے دست سخا یا سخا کے سبب سے مارے غم کے خاک اپنے سر پر اونچلی ہی لہذا
یہ جو جزیرے تمام جہان مین مشہور ہین اوٹہین خاک اوچہی ہوئی کے نشان ہین جزیرے کیسے
کاکاٹ تیری ایک رومی سوداگر ہی ای سوداگر کہ دریا کی راہ سے جو تیرا ہاتہ ہی مشک حبشیہ چین کو
لیجاتی ہی مشک سیاہی جبشہ دوات چین کاغذ دمبدم مین لفظ دم بمعنی خون بہی مناسب مشک
کے ہی قولہ تیغ ترا با قضا سر قدر در میان ٭ خنگ ترا چون قلم ماہ بزیر قدم ٭ قدر ترا جاے باد بر

ایوان عرش ٭ خصم تو صاحب فراش زان سوے کتم عدم ٭ ملک بتو لایق ست ہلاک بدشمن بلے ٭
فرق فریدون و تاج کاوہ و سندان و دم ٭ در ربض ملک تو صورت حال عدو ٭ خوک و ریاض بہشت
حایض و بیت الحرم ٭ آتش موسی و دود باد مسیحا و گرد ٭ آبلہ و در روے خور شورہ و باغ ارم ٭ خیر و شر
ملک و دین تابع فرمان تست ٭ تا بتو تفویض یافت ملک امام الامم ٭ ای ز خلیفہ ولی گاہ نفاذ
امور ٭ وے ز خلیفہ علی گاہ عطا و کرم ٭ رایت وراے ترا نام گرفتہ امام ٭ شمس سماء الہدی ظل الہ
النعم ٭ **اللغات** قضا حکم مجمل قدر حکم مفصل خنگ اسپ سفید رنگ ماہ نسبت بقلم کاغذ نسبت
بخنگ نعل صاحب فراش بیمار کتم نہان شدن ہلاک بالضم نیستی کاوہ نام آہنگر جو فریدون کو ضحاک
کے سر پر لایا سندان بالکسر ہندی نہائی دم بالفتح دھوکنی ربض دیوار شہر پناہ شورہ زمین شور نعم
نعمتہا **المعنی** یعنے تیغ تیری قضا سے بھید قدر کے کہتی ہے گویا اسباب مرگ سے ہے جیسا کہ قدر اسباب
قضا کے درست کر دیتی ہے پھر قضا اپنا کام کرتی ہے اسواسطے کہ قدر مامور ہے اور قضا امر ہے اور بر
تیرے خنگ کے قدم کے نیچے مثل قلم کے ماہ ہے اے نعل اور قلم کے قدم کے نیچے ماہ کاغذ لفظ میان
کا بلحاظ تیغ کیسا خوب ہے تیری قدر کا تو سر ایوان عرش پر ٹھکانا رہے دشمن تیرا پردہ عدم مین
پوشیدہ ہوئے لیکن وہان بھی چین نپائے صاحب فراش ہی رہے اے رنجور و بیمار تیرے لایق ملک
ہے اور دشمن کے لایق ہلاک اے ہلاک و نیستی جیسے فریدون کا سر سزاوار تاج کے ہے اور کاوہ لایق
اسی نہائی دھونکنی کے تیرے ملک کے جو حدود ہین انمین دشمن کے حال کی یہ صورت ہے جیسے
خوک اور باغ بہشت اور حایض اور خانہ کعبہ کہ ایسون کو ایسی جگہون مین کون چھوڑتا ہے کہان
آتش موسی کی جسکی ہدایت سے تجلی الٰہی کو پہونچے تھے کہ قصہ اسکا معلوم و معروف اور کہان دھوان
اور کہان باد مسیح اے دم عیسی اور کہان گرد اور کہان آبلہ گو کیسا ہی جھلکتا ہو اور کہان صورت
آفتاب کی اور کہان کھاری زمین کہان باغ ارم یہی حال تیرے ملک مین دشمن کا ہے کہ محض
بے محل و بے موقع ہے قابل قلع قمع اب خیر و شر ملک و دین کی تیری ہی حکم کے تابع ہے اسواسطے کہ امام الامم
نے ملک اپنا تیرے سپرد کر دیا تو خلیفہ کی طرف سے نائب ہے وقت نافذ کرنے امور کے چاہیے جیسے

نافذ کرے اور رائے ممدوح تو ایک لطیفہ نغلی کا ہی ہنگام عطا و کرم کے جیسا کہ سعدی رح نے فرمایا ہی شعر
جوانمرد اگر راست خواہی ولیست + کرم پیشہ شاہ مردان علیست + چنانچہ تیری رایت اور
تیری رائے کا نام امام نے شمس سماء الہدی اور ظل آلہ النعم رکھا ہی یعنے جھنڈا آفتاب آسمان
ہدایت کا ہی اور رائے سایہ آلہ نعمتون کی قولہ فتح تو تا نصب کرد بیرق رفع بہ دو + گاہ بجرست قید
گاہ بکسرست ضم + پیش ضمیرت چو صفر ہیچ حسابے نیافت + بر سر لوح بیان عقدۂ جذر اصم + راست
شد از عدل تو روے زمین آنچنانکہ + چشم نہ بیند بجز ابروے دلدار خم + گوئیا فراش تست صبح کہ وقت سحر
قبۂ زر میزند بر سر نیلی خیم + گرچہ بمیدان خاص بستہ بر اسپ تنگ + حامل تخت تو باد صہوۂ کران جم +
چرخ کلید نفاذ در کف حکمت نہاد + در بدر آمد چو قفل دشمن تو لاجرم + کیسۂ زر یافتہ از کمر ترک روز
بر سر ہندو نہد مہ لگن پر درم + ہر کہ قراضہ مثال بیعت شہ را شکست + با وجو زر درست چہرۂ
روز ش ورم + تا لگن آسمان مشعلہ دار شب ست + دود چراغ تو باد شمع سراے قدم + حاسد
بد مہر باد در تب و لرزہ چو مہر + در تن خود تا کشد روز دق و شب ورم + اللغات نصب قایم
رفع دور کرنا جر کشیدن کسر شکستن ضم پیوستن صفر خالی بدین شکل ہ اور نیز اس موضع پر جو
عدد سے خالی ہو لکھتے ہین قبۂ زر آفتاب نیلی خیم افلاک صہوہ بفتح میان پشت اسپ یکران
اسپ اصیل جم حضرت سلیمان کیسۂ زر روشنی ترک روز آفتاب ہندو شب لگن بروزن چمن
طشت مع آفتابہ و شمعدان نیز درم ستارے درست اشرفی د تمام ورم بکسر افسردہ و غمگین سیاہ
و آشفتہ دق کمی ورم زیادتی المعنی یعنے تیری فتح نے جب سے جھنڈا ارتفع کرکے دشمن کا اٹھایا ہی
تب سے وہ کبھی تو کشاکشی مین گرفتار ہی کبھی توڑ پھوڑ سے پیوستہ ہی باقی مراعات اعرابی ظاہر
اور جذر اصم یعنے جذر تحقیقی کہ از بس محال ہی اسنے تیرے دل صافی کے سامنے کچھ حساب نپایا
یعنے کسی شمار مین نہ ٹھہرا تیرے دل نے بکمال آسانی اسکو لوح بیان پر لکھدیا اور اسی جذر
تحقیقی کے مقابلہ مین جذر تقریبی ہی کہ وہ از بس آسان ہی چنانکہ جذر دہ کا تین صحیح اور ایک
سبع ہی تیرے عدل سے روے زمین ایسا سیدھا ہو گیا کہ اب کہین خم و کج سواے ابروے دلدار کے

باقی نرہا سب اہل زمین سیدہے ہو گئے کہین خم نظر ہی نہین آتا صبح گویا تیری فراش ہی کہ ہر سحر کلس زر کا اس نیلے خیمہ پر رکھکے آراستہ کر دیتی ہی اور قبۂ زر آفتاب ظاہر صورت آسمان کی بشکل خیمہ اور آفتاب کی مشابہ کلس کے ہی اگرچہ میدان خاص مین تیرے گھوڑے کی پشت پر تنگ باندہا ہی لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے تخت کی اُٹھانے والی پشت یکران جم کی ہو یعنے حضرت سلیمان کی کہ اُنکے تخت کو ہوا اُٹھاتی تھی یکران بکاف تازی وہ گھوڑا کہ ایک شخص کیواسطے مخصوص ہو چنانچہ باد کا گھوڑا مخصوص بحضرت سلیمان تھا چرخ نے کنجی نفاذ کی تمھارے حکم کے ہاتھ مین دیدی لاجرم دشمن مثل قفل کے در در مارا مارا پھرتا ہی کہین ٹھکانا نہین پاتا اور ایسا نفاذ حکم کا ہی کہ ماہ نے جو کیسہ زر کا ترک روز کی کمر سے پایا ہی کیسی لگن پر درم خود ہندو کے سر پہ جو چور کو کہتے ہین رکھے پھرتا ہی جو کوئی قراضہ کیطرح بیت شاہ کی شکست کرے اُسکے روز کا چہرہ جو آفتاب ہی اشرفی زر کیطرح زرد و سیاہ رہے اور جب آفتاب زرد ہو جاتا ہی ڈوب جاتا ہی اور گہن کیوقت بھی سیاہ ہو جاتا ہی اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ لگن آسمان مین مشعل شب کی جو ماہ ہی رکھی جاے یعنے ماہ و آسمان رہین تیرا چراغ بھی روشن رہے اور ایسا کہ اُسکا دھوان شمع سراے قدم کا ہو یعنے ہمیشہ روشن رہے اور جو حاسد بد مہر ہین آفتاب کے مانند ہمیشہ تپ لرزہ مین رہین جب تک کہ کبھی روز و ق مین مبتلا ہو اور شب ورم مین اور کبھی بالعکس جو مراد انکی کمی بیشی سے ہی

قصیدہ در مدح پادشاہ ہند

قولہ بیا کہ رایت سلطان شہنشہ عالم + گذشت از فلک چار طاق و نہ طارم + بیا کہ حلقۂ درگاہ شاہ دائرہ ایست + کہ در میانش کم از نقطہ بود عالم + بیا کہ مرکب شہ راچگونہ وصف کنم کہ باد کوب نعلش نگین خاتم جم + کہ دید بادی شعمتش منیان آب روان + کہ ہشت ماہ مسافت رود بیک دو قدم + زہے سکندر دارا غلام سام حسام + زہے محمد موسیٰ کف و مسیحا دم + زہے سراے تو ایوان سرایاے ازل + زہے در تو حریم سرادقات قدم + غلام حلقہ بگوش تو پادشاہ عرب + گداے ترہ فروش تو مقتداے عجم + نگینہ وار بود چار بالش زرنیش + کسیکہ دست ترا بوسہ داد چون خاتم +

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن اللغات چار طاق
چار آسمان نہ طارم نہ سقف مراد نہ آسمان سے یہان نجم بقرینہ لفظ خاتم کے مراد حضرت سلیمان سے
سام نام پہلوان مقتدا بمعنی سردار المعنی شاعر اپنے دل سے کہتا ہی کہ ای دل آ بادشاہ وقت
کی مدح کرین کہ یہ وقت مدح کا ہی اسلیے کہ بادشاہ نے ایسا عالی رتبہ پایا ہی کہ خود بھی شہنشاہ عالم ہی اور
ایسا مرتبہ والا کہ جھنڈا اسکا چار طاق وسقف نہ طارم سے بڑھگیا دیکھو تو آفتاب عالمتاب باین ہمہ
صفات اسنے بھی تو ایسا رتبہ نہین پایا اسکا جھنڈا تو چار طاق ہی تک رہا اور نہ اسکا نہ طارم تک
پہونچا پھر کہتا ہی یہ وہ بادشاہ ہی جسکی بارگاہ کا حلقہ ایک دائرہ ہی جسمین یہ عالم ایسا ہی جیسے دائرہ
مین نقطہ بلکہ نقطہ سے بھی کم پھر کہتا ہی اُسکے گھوڑے کا وصف کرنا چاہتا ہون آ بتا تو کیسے وصف کرون کہ
خدا کرے اُسکی نعل کا کوکبہ ای مہ نگین انگشتری سلیمان کا نے نگین کے تابع جملہ مخلوق جن و بشر
وحش و طیر وغیرہم سب تھے باد کا لفظ اس شعر مین کہ مرکب سلیمان کی تھی ایسا بلیغ ہی آب اسپ
کی صفت مین کہتا ہی کہ بتا تو ایسا گھوڑا کہ باد ہی کسنے دیکھا ہی کہ جسکی نشست درمیان آب کے روان ہی نشست
مراد سین سے ہی اور جب سین کو درمیان آب کے روان کرینگے اسپ ہو جائیگا یعنے ہوا کیطرح آب پر روان
ہوتا ہی اور ایک دو قدم مین مسافت آٹھ مہینہ کی طی کرتا ہی اسکی یہ صورت کہ چارون نعل اُسکے
ہم شکل ہلال کے ہین جس سے مہینہ شروع ہوتا ہی بس ایک قدم مین چار مہینے طی ہوے علی ہذا
دوم قدم مین آٹھ مہینے اور حضرت سلیمان کا مرکب جو ہوا تھی اُسکی صفت مین تو غدوہا شہر ورواحہا
شہر ہی آیا ہی یعنے صبح کو ایک مہینہ کی راہ اور شام کو ایک مہینہ کی راہ اب اشعار مدح کے ہین کہ بادشاہ
ایسا ایک سکندر ہی جسکا دارا غلام ہی اور شجاع ایسا جسکی حسام مثل حسام سام کے اور عجب بادشاہ
ہی کہ محمد اسکا نام ہی جسکا ہاتھ ید بیضا ہی موسی کیطرح اور جسکا دم دم عیسی ہی عجب گھر تیرا ہی جو ایوان
کبریاے ازل کا ہی اور عجب تیرا دروازہ ہی جو حریم پردون قدم کی ہی یعنے ایسے مقام و محل والا ہی
پادشاہ عرب کا تیرا ایک غلام حلقہ بگوش ہی اور سردار عجم کا تیرے شہر کے ترہ فروشون یعنے سباگ
بیچنے والون کا گدا جسنے حسن اخلاص سے تیرے ہاتھ کو بوسہ دیا مثل خاتم کے جیسے وہ چومتی رہی ہی

اُسکے چار بالش نگینہ کے مثل زرین ہوگئے سب صفتون مین تشبیہ تام ہی قولہ ہزار بچہ رومی بہ تری
زاید ✤ ز بہر خدمت تو آسمان ہفت شکم ✤ چو دید دولت بیدار ت از جہان بگریخت ✤ گرفتہ دست
برادر اجل بخیل و حشم ✤ نہ فتنہ ماند و تعدی نہ ظلم ماند و جفا ✤ نہ سقم ماند و تکبر نہ جور ماند و ستم ✤ الم ندید
ز نطق زبان استفہام ✤ کزان الم خبرے نیست مبتدا را ہم ✤ زبان بریدہ و تن زرد و روسیہ
باد آنکسے کہ سر کشد از حکم خط تو چو قلم ✤ بکار خانہ گردون ز رفعت در لست ✤ کہ رخت بخت خرد مشتری
بہ بیع سلم ✤ بر آستان تو یک حج و راے صد عمرہ است ✤ کہ پایگاہ تو آمد چو پیشگاہ حرم ✤ اللغات
بچہ رومی ستارے برادر اجل خواب ہی الم رنج نطق گویائی مشتری خریدار و نام ستارہ سعد بیع سلم
قبل پیدا ہونے کسی چیز کا خریدنا اور قیمت دیدینا و راے زیادہ عمرہ بالضم زیارت دیکے از ارکان
حج المعنی یعنے یہ آسمان ہفت شکم اپنے ساتون شکم سے ہزارون بچے سفید رنگ رومی ہر شب
جنتا ہی تا تیرے خدمتگار رہین ایسی ہوس تیری خدمت کی اسکو ہی اب خیال کرو ہر رات اُسکے
جننے کو اور اُنکی کثرت کو کہ کسقدر ہوئی اور وہ بچے رومی ستارے ہین گرفتہ دست برادر اجل سب
لقب دشمن کا ہی یعنے دشمن نے جو تیرے بخت بیدار کو دیکھا تو اپنے خیل و حشم سمیت جہان سے
بھاگ گیا برادر اجل خواب یعنی اسے النوم اخ الموت اب فتنہ اور تعدی و ظلم و جفا و سقم و تکبر اور
جور و ستم جہان مین کچھ نرہا سب نکل کے باہر ہوے اے ممدوح تو ایسا خلیق و خوش سخن ہی کہ تیری گویائی
سے زبان استفہام نے کچھ رنج نہین دیکھا یعنے استفہام کو جو پوچھنا اور سمجھنا کسی بات کا ہی اسکو
تیری نطق سے ذرا بھی رنج انتظار کا اُٹھانا نہ پڑا کہ دیکھیے نطق اُسکی کب جواب دے بلکہ قبل پوچھنے
سے وہ سمجھ کے جواب دیدیتا ہی بلکہ اس الم سے مبتدا کو خبر نہین کہ کیسے اس بات کی ابتدا کرون اسلیے
کہ اگر اُسکی ابتدا ہوتی تو مبتدا کو خبر ہوتی اب دعاے بد ہی سرکش کے حق مین کہ جو کوئی سرکشی تیرے حکم
و فرمان سے کرے خدا اُسکو مثل قلم کے زبان بریدہ رکھے اور تن زرد اور نزار و بیمار اور سیاہ رو خط فرمان
مراد اُس خط سے ہی جو شبان راعی اپنے گلہ کے گرد کھینچکے جمعہ کی نماز کو شہر مین آتے تھے کہ نہ
اُس خط کے اندر کوئی بھیڑیا جا سکتا تھا نہ کوئی بکری اُس سے نکل سکتی تھی تیرا دروازہ عالی ایسا

رفعت والا ہو کہ کارخانہ گردون مین بنظر اُسکی رفعت کے مشتری جیسا ستارہ کہ سعد اکبر ہو اپنے بخت کا رخت سعادت بیع سلم سے خرید تا ہو اور قبل وجود شی سے قیمت دیتا ہو ایسا اُسکی رفعت پرغش ہو تیرا آستانہ فیض آشیانہ ایسا کرم معظم ہو کہ اگر ایک حج اسکا کوئی کرے تو سیکڑون عمرون سے بہتر ہو کہ جسکے بدون حج کامل نہین ہوتا اسلیے کہ جو تیرے آستانہ کی ادنی و پائین جگہ ہو وہ حرم کی پیشگاہ ہو یعنے بالاتر اور خاص جگہ قولہ لوائے فتح ترا آنچنان نصب کردند ✤ کہ افسر سرغولست طاسک پرچم ✤

مطلع ثانی

چو ترک امرو مہ شد سوار بر ادہم ✤ سپہر بر سرش افشاند طشتہائے درم ✤ کلاہ نقرہ خامش باخنرال مصنوع ✤ قبائے اطلس سبزش بکہکشان معلم ✤ ردائے عودی او از تریخ زرپاشی ✤ ضیائے چہرہ او از طلوع صبح دژم ✤ کشاد تابش او تنگہائے یخچہ زر ✤ کشیدہ بر سر او شام سائبان ظلم ✤ چو چنگ میشود از قرب دف ولیک رباب ✤ فزون ترست زہر دو باتفاق امم ✤ گہی شود چو کمان وگہی سپر گہ تیر ✤ چو روئے وابروئے و زلف زرہ نگار صنم ✤ بگر شہنشہ ہندستان زان نہد ہر سو ✤ ہزار کرسی زرین برین کبود خیم ✤

مطلع ثالث

چو ماہ من کشدہ انہ ہند گرد ترک حشم ✤ زملک سینہ برآرد دمار لشکر غم ✤ اللغات فتح کشودن وز بر نصب بمعنی برپا وزبر غول بواو معروف ایک شکل ہو کواکب سے کہ اُسکو سرغول بھی کہتے ہین و نوعے از جن کہ چاہیے جسکی شکل بنجائے طاسک کٹوری پرچم موسے سرنیزہ ترک امرو ہلال ادہم اسپ سیاہ و آسمان وشب نقرہ سیم بگداختہ خام خالص مصنوع صنع کردہ شدہ ہندی کام دار اطلس جامۂ معروف وفلک نہم کہکشان نام شکل کواکب دژم افسردہ یخچہ ژالہ ظلم تاریکی چنگ نام ساز عراد ماہ خمیدہ دف آفتاب رباب نام ساز و ابر سفید ردائے عودی شب تریخ زرپاش آفتاب امم گروہہا تیر تاریک کرسی زرین کواکب کبود خیم افلاک المعنی یعنے لوا اُسکی فتح کا قضا و قدر نے ایسی بلندی پر برپا کیا ہو کہ اُسکی پرچم کی کٹوری جو بالائے پرچم ہوتی ہو تاج سرغول سے ہی جو فلک ہشتم پر ہی دوسرے مطلع کے یعنے جب ترک امرو ماہ کا جو ہلال ہی سیاہ ادہم

کہ شب ہی یا آسمان سوار ہوا اسپر سے طشت درم کے جو کواکب ہین اسکے سر پر نثار کیے کہ اتنا
بکھرے ہوے ہین مطلب یہ کہ ہلال نکلا تو پی نقرہ خالص کی جو شعاع اسکی ہی ستارون سے جڑی ہوئی
تھی اور قبا اطلس سبز کی کہکشان سے بوٹہ دار چادر سیاہ اسکی کہ شب ہی ترنج سے جو مراد آفتاب
سے ہی زرپاش تھی زرپاشی روشنی اسکی اور آفتاب سے ہی بوجہ کہ نور ہلال کا آفتاب سے ہی
اور ضیا اسکے چہرہ کی طلوع صبح سے افسردہ تابش نے اسکی تنگے ژالہ زر کے جیسا دیے تھے جو کواکب
ہین اور شام نے اسکے سر پر سائبان تاریکی کا تانا تھا جب دف سے کہ آفتاب ہی اسکو قریب ہوجاتا
ہی تو چنگ ہوجاتا ہی ای خمیدہ جیسا کہ اخیر تاریخون مین ہوجاتا ہی لیکن چنگ و دف دونون سے رباب
بہت زیادہ ہی بمقتضاے سرود بھی و نفع رسانی بھی اسپر سب گروہون کا اتفاق ہی رباب سے مراد
ابر سفید رحمت سے ہی کبھی کمان ہوجاتا ہی اور کبھی سپر اور کبھی تیر ای تاریک جیسے ابرو اور رو اور
زلف زرہ نگار معشوق کی بس کمان ہنگام ہلالیت اور سپر وقت بدریت اور زلف وقت محاق
اب مصنف کہتے ہین مین جانتا ہون شاید یہ بھی شہنشاہ ہندستان کا ہی کہ جیسے اسکی نہار و لیات
کرسیان زرین ان نیلے خیمون مین آسمان کے پڑے ہین ایسے ہی اسکی بھی پڑی ہین معنے
مطلع ثالث یعنے جب ماہ میرا ہندوے زلف سے گرد ترک چشم کے لشکر کشی کرتا ہی اور لشکر اسکے
موے سیاہ تو ملک سینہ سے لشکر غم کا ہلا کی اٹھا دیتا ہی قولہ شفق مثال بخونناب دل کنم ہر دم +
کتابہاے غمش را کتابہاے علم + زہے لبت گہر تر نشاندہ در یاقوت + خطت ز غالیہ زنجیر بست
گرد لبم + بستہ تو دل شور بخت ما بریان + ز حلقہ سر زلف تو کار ما در ہم + بجز وہان تو ای آفتاب
مہر انگیز + کہ دیدہ ذرہ کہ سیمرین درو بود مدغم + بجز دو زلف تو ای زہرہ ہلال ابرو + کہ دید سایہ کہ
بر آفتاب گیرد خم + کز آمدی دلنشغم تیرہ بدر از پی آنکہ + تو ماہی وچہ عجب باشد از مہ آید کم + چو کلک
خسرو ما راست خط سبز لبت + کہ ہر دو بر ورق ماہ میکشند رقم + خدایگان سلاطین محمد تغلق شہ
گزیدہ خلفا ابو المجاہد اعظم + اگر سحاب بکف او نمے نمید اوش + ختن سمر نشدی از نہال کرم کرم +
صبا نزانکہ عمر تو دمے تیرہ + اگرچہ صورت بے چار صد بر آرد دم + اللغات خونناب وہ خون کہ گل کے

پانی ہو جاسے دم وقت اندک وخون کتابہائے علم وہ نقش جو چھند دن کے پیرون پر لکھتے ہین
مثل آیۃ الکرسی وغیرہ کے گہر دندان یاقوت لب غالیہ مو لقم چہرہ پستہ دہن مہر دوستی وآفتاب
ذرہ دہن پروین دندان ہلال خم پیوستہ آفتاب چہرہ تیرہ مکدر ورق ماہ روسے تمر میوہ ثمر تحقیق
مشہور کرم بالفتح انگور کرم جود وبخشش المعنی یعنے شفق کیطرح جیسے وہ آسمان پر رنگینے پھیلا تاہی
ہم اسکی عمر کی کتابون کو کتابین علم کی بناتے ہین یعنے رنگین ومنقش ای معشوق عجب لب ودندان
تیرے ہین گویا درہ یاقوت ہین گوہر جاسے اور جڑے ہوے ہین اور عجب خط ورخسار تیرے ہین گویا
لقم پر غالیہ سے ہین زنجیر پڑی ہوئی لقم رخسار باعتبار سرخ رنگی تیرے پستہ سے جو دہن ہی دل شور بخت
ہمارا انجمن آرہا ہی اور حلقۂ زلف سے کام ہمارا درہم برہم اور پریشان آسے آفتاب مہرانگیز بخلاف
اس آفتاب کے کہ قہر انگیز ہی کہ کوئی مقابل نہین ہوسکتا سوا تیرے دہن کے کسی نے کب ایسا دیکھا ہی
کہ درہ مین پروین کھوسے ہوے ہو کہ وہ دندان ہین اور ای زہرہ ہلال ابرو ایسا کس نے دیکھا
کہ سایہ اپنے خم مین آفتاب کو لیے ہو کہ وہ چہرہ وزلف ہی تو کم بدر کے پاس آیا اور بدر اس کمی سے مکدر ہوا
اسواسطے کہ اسنے بھی جان لیا کہ تو ماہ ہی پھر اگر ماہ کم آوے تو کیا عجب ماہ کہین روز تھوڑے ہی ہوتا ہی
جیسے کہ ماہ کی خاصیت ہی مین خیال کرتا ہون تو یہ خط سبز جو تیرے لب پر ہی اور کلک خسرو دونون
ایک سے ہین کہ دونون کی تحریر ورق ماہ پر ہی ماہ سے مراد کاغذ سفید آور وہ خسرو کون ہی یعنے
تمامی سلاطین کا خدایگان محمد بن تغلق اور جملہ خلفاے عباسیہ مین چھٹا ہوا جسکی کنیت ابوالمجاہد ہی یعنے
مجاہدان راہ خدا کا باپ اور سب سے اعظم وبزرگتر اور ایسا کریم کہ اگر ابر اسکے کف نوال کا پانی نہ دیتا
تو درخت انگور کرم کا ثمر رسانی مین ہرگز مشہور نہوتا اب جو کرم فیض رسانی مین مشہور ہی اسکے
ابر کف سے فیضیاب ہوا ہی مطلب یہ کہ خود کرم اسکا پرورش یافتہ ہی بس خدا کرے کہ آئینہ تیری
عمر کا کبھی مکدر وتیرہ نہو اگرچہ صورت بدون چار صد کے ومرزنی کرے جو کہ حرف تے کے چارسو عدد
ہین بے تے کے کرنے سے صور رہجایگا یعنے قیامت تک بھی مکدر نہو حالانکہ قیامت کو ہر شی فنا
ہو جائیگی کدورت وتیرگی کیسی

در خیالات صبح و شب و تعریف قلم و مدح بادشاہ

قولہ باز کبود یست چرخ بال زنان در ہوا ✤ مار سفید یست صبح مہرۂ زر در قفا ✤ مرغ سر اندازِ شب مست شد
بلبلۂ دمساز شد ✤ زاغ سیہ باز شد در قفس انزوا ✤ گرگ سحر نوک دم بر سر جبار زد ✤ کاہوے زرد
اسد با برہ شد در چرا ✤ شاہد رومیست روز امرد ہندیست شب ✤ این متالم بدق وآن بورم مبتلا ✤
سر و فراجی ودق آبلہا بر سرش ✤ دق رود اما کہ نیست آبلہا را دوا ✤ آبلہ جام نیست تا بدمی بہ شود ✤
انگشتیش نوا برگ چنگ آزما ✤ پستہ لبے را نشان ورلیس بادام چنگ ✤ تا دہد ابریشمش فندق
تر را نوا ✤ سوے مہ چاردہ پنج مہ نو فرست ✤ تا سوے پروین رود از شفق تر عطا ✤ یہ قصیدہ
بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اللغات بال زدن اڑنا مہرۂ زر
آفتاب سر انداز شدای مست شد بلبلہ صراحی زاغ شب شد بمعنی رفت انزوا گوشہ نشینی
گرگ سحر صبح کاذب نوک بالفتح و بالضم خطا کلب الجبار ایک شکل ہی کہ صبح کو نکلتی ہی آہو زرد
آفتاب اسد برج اسد خانۂ آفتاب برہ برج حمل دق کی ورم درازی آبلہا ستارے آبلہ جام حباب
پستہ لب معشوق نشان امر نشانیدن سے بادام چنگ بوجہ مشاکلت ابریشم تار چنگ فندق تر سر انگشتہا
ماہ چاردہ پیالہ پنج ماہ نو انگشتہا پروین دندان شفق تر شراب المعنی یعنے اب ایسا وقت ہی کہ آسمان
تو ایک باز کبود ہی جو ہوا مین چرخ مار رہا ہی اور صبح ایک مار سفید ہی جسکے پیچھے مہرۂ زرد لگا ہوا ہی اور
ظاہر کہ صبح کو آفتاب زرد ہوتا ہی اور آسمان نیلگون بسبب نرہنے ستارون کے اور ایک قسم کا
مار بھی ہوتا ہی کہ اسکے پیچھے گردن کے زہر مہرہ ہوتا ہی غرض صبح کا وقت ہی مرغ شب جو بول رہا تھا
اسنے نشہ مستی سے سر جھکا لیا اور بلبلہ یعنے صراحی لوگون کی دمساز ہوئی کہ وقت صبوحی کا ہی اور
زاغ سیاہ جیسے چھپا رہتا ہی حسب معمول قفس گوشہ نشینی مین پھر گوشہ نشین ہوا گرگ سحر نے
کہ وہ صبح کاذب ہی دم اپنی سر کلب الجبار پر ماری اور صبح کاذب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم گرگ کی ہی یعنے کلب الجبار بھی طلوع ہوا کہ یہ صبح کو نکلتا
ہی اور یہ جتایا کہ آہو زرد اسد کا جو آفتاب ہی اور خانہ اسکا اسد برہ کے ساتھ چرتا ہی یعنے برج

حمل مین ہی روز لو ایسا سمجھو کہ ایک شاہد رومی ہی اور شب ایک امرد ہندی شب کو تو اسوقت مین
دق عارض ہی یعنے کمی اور روز ورم مین مبتلا کہ ہر روز بڑھتا ہی تعجب یہ کہ شب سرد مزاج ہی پھر
دق اسکو کیسے ہوئی اور آبلے اسکے سر پر کیون ہوے یہ تو گرم مزاجون کے خواص ہین اور حال یہ
کہ دق تو اسکی جاتی بھی رہتی ہی لیکن آبلے لا دوا ہین یہ نہین جانتے کہ وہ ستارے ہین اسواسطے
کہ یہ آبلے آبلے جام کے جو حباب شراب ہی نہین ہین جو پھونک مارنے سے اچھے ہوجائین بس اسوقت
مین نغمہ نوا کا چنگ کے رگ پر آزما اور لگا یعنے نغمہ وسرود مین مشغول ہو کسی پستہ لب کا بوسہ پیچھے بادام
چنگ کے بٹھا اور ظاہر کہ بجانے والا ہر باجے کے پیچھے ہی ہوتا ہی چنگ کی تشبیہ بادام سے بنظر
شکل کے ہی خبر در برگ سے کچھ غرض نہین تا ابریشم اسکا فندق ترکو نوا بخشے یعنے سازسامان
کہ مراد نغمات رنگین سے ہی فندق مراد انگلی کی پورون سے آور ماہ چاردہ کی طرف جو بدر ہی مراد
جام شراب سے پانچ ماہ تو کو جو انگلیان خمیدہ ہلال آسا جام اٹھانیکے وقت ہوجاتی ہین بھیج تو
شفق تر سے جو شراب ہی پروین کو عطا ہو بچے پروین دندان **قولہ** جام کہ آبست خشک آتش تر در شکم ✤
در دہنش خاک باد ار نکند میل ما ✤ زین قدح ازیکدو دم نوش کنی صبحدم ✤ ازکف ساقی مہر در حرم کبریا ✤
عقل تو گیرد کمال جان تو یابد وصال ✤ غم شودت پائمال دل شودت پرصفا ✤ مستی جان بایدت میکدہ رو کہ ہست ✤
مطرب او روح قدس ساقی او مصطفا ✤ ورتو بدنیا بہشت میطلبی رو ببین ✤ مجلس سلطان عہد سایہ لطف خدا ✤

مطلع ثانی

سہ ختنی شب روند آنہمہ در قفا ✤ سیم طلب درمیان زنگی زرین قبا ✤ زردہ شمشادوش سرکش
سہ تن غلام ✤ آبخور او بہند تا ختنش تا ختا ✤ **اللغات** آتش شراب دم جرعہ ہندی گھونٹ مہر
عشق الہی میکدہ معرفت الہی سہ ختنی انگشتان مانند مردم ختن سفید شب رو باعتبار روانی بر حروف
آنہمہ در قفا باعتبار ناخنہا سے مدور سیم طلب بلحاظ کاغذ زنگی زرین قبا قلم سیاہ بوجہ نقش زر زردہ
اسپ زرد مراد قلم شمشاد ای راست سہ تن سہ انگشت آبخور چشمہ ہند دوات تاختنش تاختن او ختا
تمام ملک کہ آدمی وہان کے سفید رنگ ہوتے ہین مراد کاغذ سے اور خیابان اللغات مین نہین ہی

المعنی یعنے جام کہ وہ ایک آب آب خشک ہی اور شکم مین اُسکے آتش تر یعنی شراب کسواسطے کہ آتش محلول
بجنسی اسکو کہتے ہین کہ یہی ہی کہ جو ہماری طرف رغبت نہ کرے اُسکے منھ مین خاک لفظ با معنی آب
برعایت لفظ آب کیسا با آب ہی شعر ما بعد قطعہ بند ہی یعنے یہ وہ قدح ہی کہ اگر اس سے صبح ہی صبح
دو ایک گھونٹ تو پیلے لیکن ساقی اُسکا عشق ہو جو حرم کبریا مین پہونچاتا ہی تو عقل تیری کامل ہو
ورنہ شراب سے عقل زائل ہوتی ہی اور جان تیری واصل غم پائمال اور دل پر صفا ہو جاے بس
اگر تجکو مستی جان کی درکار ہو تو اُس میکدہ مین چل جہان کے مطرب روح قدس ہین اور ساقی
وہان کے مصطفیٰ اور اگر دنیا مین بہشت ڈھونڈھتا ہی جسکا ملنا جیتے جی دشوار تو مجلس سلطان عہد
مین چل جو سایہ لطف خدا کا ہی تا کہے بلا شک بہشت ہی ہر شی موجود ہی مطلع ثانی اگر تو ممدوح کو
وقت تحریر کے دیکھے تو یہی کہے کہ تینون انگلیان تو اُسکی تین ختنی سفید رنگ ہین اور کیسے کہ شب رو
یعنے سیاہ سیاہ حروف پیرو ان جنکے پیچھے آئینہ کہ وہ ناخن صاف شفاف مدور ہین اور ابتدا زمان
سکندر مین آئینہ ویسی ہی بنایا گیا ہی اور ان تینون کے درمیان مین ایک زنگی زرین قبا کہ قلم
منقش سے مراد ہی سیم طلب ہی ای کاغذ سفید یا ایک گھوڑا زرد رنگ ہی شمشاد کیطرح سیدھا اور سرکش کہ
جملہ صفات قلم کے ہین تین تن کا جو وہی تین انگلیان غلام و مطیع جیسا کہ حال قلم کا ہی اور
اُسکے پانی پینے کا گھاٹ ہندوستان یعنے دوات اور تاخت اُسکی ایکدم مین ختا تک کہ باعتبار
سفید رنگ کے وہی کاغذ ہی نسخہ مطبوعہ مین بہند کو بہند لکھا ہی قولہ گہ زرد قیرگون فرق کشد بر قمر +
گاہ کند سرنگون در رہ بحر آشنا + سلسلہ بند و ز شام بر سحر این ماہ نو + غالیہ ساید مدام عاج بدین کہربا +
اول او بالی دو نیمہ پنجہ دوم + سوم او چاردہ ہست برین چل گوا + از صد ہفتاد او گر فگنی اندکے +
باقی او را توان خواند یکے بیریا + تخت گہ ماہ را خسرو شیرین سخن + دستگہ شاہ را تو خط فرمانبروا +
تا نزند بر دلی چشم تو تیر جفا + قوس ترا مشتریست زہرہ بہ بیع وفا + زہرہ ماہ تو ند ہر دو بہم در قران +
شد مہ تو منخسف زغم رصد سازرا + زلف تو از روے تاب سایۂ خورشید پوش + لعل تو در آفتاب
ذرہ پرور دین قفا + اللغات قیر بداو قمر کاغذ بر کاغذ بحر دوات آشنا شناور ہی سلسلہ سطور شام

مداد سحر کاغذ ماہ نو قلم غالیہ مداد وغیرہ آم پوشیدہ عاج کاغذ کہربا قلم تختگاہ ماہ کاغذ خسرو شیرین قلم دستگاہ
جاسے دست واسباب جاہ وسامان نوخط معشوق سبزہ آغاز قلم قوس ابرو مشتری خریدار ستارہ
کہ خانہ اسکا قوس ہی مہ نو قلم کہ سیاہی اسکا خسوف ہی رخم خلافت عادت تاب پیچیدگی خورشید روسے
معشوق لعل لب آفتاب روشنی پروین دندان رصد ساز منجم المعنی یہ بھی صفت قلم کی ہی
کبھی وہ اپنے رخ سیاہ رنگ سے جو سیاہی دوات سے ہوتا ہی سرا پینا ماہ پر کہ وہ کاغذ ہی رکھتا ہی
کبھی سرنگون ہو کر بروبحر مین تیرتا ہی یعنے بحر وبر پر فرمان جاری کرتا ہی یا بر کاغذ بحر دوات کہ ہم
کہتے ہین قلم ایک ایسا ماہ نو ہی کہ سحر پر شام سے سلسلہ بندی کرتا ہی کہ یہ صنعت اس ماہ نو سے
دینا بس بعید کہ شام سے سحر پر سلسلہ بندی کرسکے کسواسطے ماہ نو سحر تک رہتا ہی کب ہی بس سلسلہ
اسکا سطور شام سیاہی سحر کاغذ اور عاج کہ یہ بھی کاغذ ہی اس کہربا یعنے قلم زرد زرین سے ہمیشہ
غالیہ سائی کرتا ہی غالیہ بھی سیاہی یعنے کاغذ غالیہ اپنے بالون مین ملتا ہی آیندہ اشعار صنعت
معماہین ہین یعنے قلم کا اول کہ وہ قاف ہی مال ودو کا ہی کسواسطے کہ دال واو دونون کے
دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرنے سے سو ہوتے ہین کہ یہی اسکا مال ہی اور
سو عدد قاف کے ہین بس قاف ہوا اور پنجہ کا نصف دوسرا حرف قلم کا ہی بس پنجہ کے ساٹھ عدد
ہوے ساٹھ کا نیمہ تیس جو لام کے تیس عدد ہین اور تیسرے کے چاردہ یعنے چار دہائیان جسکے
چالیس عدد ہین بس میم ہوا کہ اسبات پر یہ چالیس گواہ ہین دو ر چار بھی نہین دوسری صورت
یہ ہی کہ قلم کے کل ایک سو ستر عدد ہین انمین سے اگر اندک کو گرادیا جاے جو مراد قل سے ہی بمعنی
قلیل تو پھر جو باقی رہیگا وہ یکے ہوگا یعنے میم جسکے چالیس عدد ہین اور یکے کے بھی چالیس
ماہ کے تختگاہ کا کہ وہ کاغذ ہی خسرو شیرین سخن ہی یعنے قلم اور بادشاہ کے ہاتھ مین ایک نوخط
یعنے معشوق فرمانبردار الو خط اس سبب سے کہ نئے نئے خط لکھتا ہی اور فرمانروائی بھی اسکی ظاہر
اور اسواسطے کہ چشم تیری کسی پر تیر جفا کا نہ لگاے اور دلکو اسکے زخمی نکرے تیری قوس یعنے
ابرو کی زہرہ مشتری ہی بیع وفا کے ساتھ یعنے زہرہ ہرا شارہ کی تیرے خریدار ہی زہرہ باور

ماہ نو دونوں قران مین ہین زہرہ کاغذ باعتبار سفید رنگی کے اور ماہ نو قلم اب منجم تعجب مین ہی کہ
اس قران مین ماہ نو کو خسوف کیون ہی اسواسطے کہ خسوف ہلال کا ثابت نہین اور خسوف سیاہی
دوسرے قسم کی زلف تیری جو خیال کرتا ہون تو حجاب کی رو سے ایک سایہ ہی جو خورشید
یعنے تیری صورت کو چھپائے ہوے ہی اور لب تیرے اس آفتاب مین ایک ذرہ ہین کہ مراد دہن
سے ہی اور دندان اس ذرہ کے پیچھے پروین یعنے دندان پس سایہ اور آفتاب اور لعل و ذرہ اور پروین
سب تیری صورت مین جمع ہین قولہ بریغ بدر اختران زان شفق آلودہ اند + کز طرف دو سے روز
زرد ستارہ شد و جا + خط تو بر گرد گل مار شکن در شکن + چشم تو در باغ حسن آہوے نرگس چرا + مار
سیاہ ہست مرا مور چہ زرد کرد + داد من آمد بدہ شاہ سلیمان لوا + شاہ فلک آستان ماہ ملک آشیان
مہدی عیسی جبین موسی جم اعتلا + آنکہ ز فیض عطاش آز گدا شد غنی + وانکہ ز فرط سخاش بحر عنا شد
گدا + روز وغا چون گرفت قطرۂ آبی بکف + بحر ز سہم آب شد بر تن خود چون ہوا + وقت سخا
بر فشاند ابر کف او چو در + پر عرق سرد شد عارض ابر از حیا + ہست فلک رخش او کز کف لک بخش
او + پر زر درست زر ست روے زمین چون سما + اللغات بدر تخلص شاعر اختر اشک شفق
کنایہ خون سے روز رخسار معشوق وجہ تاریکی مراد خط سے مار سیاہ خط مور چہ زرد مراد حقیر سے
کہ زرد چیونٹی بہت حقیر ہوتی ہی جم سلیمان قطرہ آب شمشیر سہم بیم عارض رخسار و ابر متفرق
حیا شرم و باران سخت رخش اسپ لک ہندی لاکھ اللغات بدر کے چہرہ پر جو اختر ہین اے اشک
اور شفق یعنے خون آلودہ کہ غایت رونے کی ہی اس سبب سے ہین کہ اب اسکا روز جو چہرہ ہی اسکے
اطراف سے سیاہی رونما ہوئی یعنے خط نمود ہوا بس بدر کہ عاشق اسکی صورت کا ہی لال آنسوون
سے روتا ہی کہ اب چہرہ اسکا ویسا صاف و سادہ کب رہیگا خط تیرا تیرے چہرہ کے گرد ایک مار ہی
شکن در شکن اے پیچ در پیچ گرد گل کے اور چشم تیری باغ حسن مین ایک آہو نرگس چرا یعنے نرگس چرنے
والی بڑا مشبہ بہ چشم کا ہی اب تیرے مار سیاہ نے جو خط ہی اپنی خوش نمائی سے مجھکو مور چہ زرد بنا دیا ہی
آخر اس بیدادی کی تیری داد شاہ سلیمان لوا ضرور ہی دیگا اور وہ شاہ ایسا ذی رتبہ ہی کہ آسمان

اُسکا آستانہ ہی اور ایسا ماہ ہی کہ اُسکا آستانہ ملک آشیانہ ہی یعنے سب لوگ وہان کے نوری ہین اور
پاک اور مہدی عیسی جبین ہی کہ اندونون کا زمانہ آخر زمانہ مین قریب قریب ہی ہوگا اور سلیمان کا سا
علو واعتلا رکھتا ہی کہ جن و بشر وحش وطیر سب کے پادشاہ تھے کسی نے ایسا علو نہین پایا اور ایسا
فیاض کہ حرص جیسی گدا کہ کبھی سیر نہین ہوتی اُسکے فیض عطا سے غنی و بے پروا ہوگئی اور ایسا
پادشاہ جسکے افراط سخا سے دریا غنا کا گدا ہوگیا ایسی سخاوت اُسنے کی کہ بالکل غنا ہر ایک کو
بانٹ دی سب غنی ہوگئے اور شجاع ایسا کہ لڑائی کے دن جہان اُسنے تلوار پکڑی دریا مارے
خوف کے ایسا پانی پانی ہوا کہ آب مجسم ہوگیا اب معلوم نہین ہوتا ذات دریا کون ہی یہ مضمون
باعتبار تغایر فرضی ذات و جسم دریا کے ہی جیسے ہوا کہ ہر شی کو پہونچتی اور مس ہوتی ہی مگر نہ جسم نظر آتا ہی
نہ ذات اُسکی پھر سخاوت کی صفت ہی کہ جس وقت بحر جود اُسکا دُر افشانی کرتا ہی رخسار ابر کا مارے
شرم کے ٹھنڈے ٹھنڈے پسینون سے تر ہوجاتا ہی یہ برسنا اُسکا نہین ہی بلکہ عرق شرم ہی عارض
و حیا مین کہ بمعنی ابر و باران سخت بھی ہین کیسے ایہام بلیغ ہین یہ فلک اُسکا رخش ہی مطیع و رام
جدھر چاہے اُدھر اُسکی باگ پھیرے ورنہ یہ کسکا مطیع ہی سب اسیکے تابع اور کف لکہ بخش اُسکی
ایسی جسنے روے زمین کو زر کی اشرفیون سے ایسا بھر دیا جیسا کہ آسمان بھرا ہوا ہی اور آسمان
کی اشرفیان ستارے جنکا شمار ہی نہین **قولہ** کفش گداے درش چون فگند میخ نعل ✤ خاتم و تیغش
کند حاتم دست سخا ✤ بر سر والی روم چاکر او تاج نہ ✤ بر سر خاقان چین بندۂ او پادشا ✤ ای شدہ
ز انعام تو در چمن از زرکشی ✤ دامن خاتون گل پارہ بہفتاد جا ✤ چشمۂ خورشید را از دو طرف میرود ✤
بند کند خیمۂ تو بر سر لاے دجی ✤ گرمی خورشید تو ژالہ فشان ابر شد ✤ خنجر خون ریز تو لالہ فشان
گند نا ✤ گوشۂ ایوان تو حاوی ہفت آسمان ✤ بندہ دربان تو خواجۂ ہر دو سرا ✤ گرد فضاے
نبرد گرز تو یک حملہ کرد ✤ از اثر قہر شد خصم تو گرد فنا ✤ تا کہ بود اوج خور بر سر ایوان ماہ ✤ باد در اوج شرف
مملکتت را بقا ✤ ہر مہ یک سال او ہست یک دور چرخ ✤ ساعت ہر روز او ہفتہ روز جزا ✤ اللغات
دو طرف مشرق و مغرب لاے ہندی کیچڑ دجی تاریکی خورشید روز ژالہ قطرۂ عرق لالہ خون گندنا

باعتبار سبزی ایوان ماہ سرطان روز جزا قیامت المعنی پھر سخا کا بیان ہی کہ اگر کفش اُسکی جو اُس در کا گدا ہی میخ اپنے جوتیکے نعل کی پھینکدے تو یہ حاتم مشہور کیا چیز ہی وہ حاتم جو خود سخا کے ہاتھ کا ہی اُس میخ کو اپنے ہاتھ کی خاتم بنائے خواہ بوجہ بیش بہا و بے قیمت ہونے اُس میخ نعل سکے کہ ایک ادنی چیز ہی خواہ بوجہ فخر سکے کہ میری سخا نے ایسے دست سخا کے گدا سے یہ انگوٹھی بنائی ہی اور اکثر نشانی کیواسطے انگوٹھی دیتے بھی ہین اور ایسا عالی رتبہ کہ جا کر اُسکا موالی روم کے سر پہ تاج رکھتا ہی اور خاقان چین سکے سر پہ بندہ اُسکا بادشاہ ہی اے ممدوح تیرے انعام سے ایسی زرکشی ہوئی ہی کہ چمن مین دامن خاتون گل کا ستر جگہ سے پھٹ گیا ستر سے مراد کثرت ہی نہ عدد معین اور گل کے پاس زر ہی بھی جسکو زر ورد کہتے ہین اور دامن بھی اُسکا پھٹا ہوا ہی چشمہ خورشید کو کہ دو طرف سے جاری ہی یعنے شرق و غرب جب سر پہ کیچڑ اندھیر کی پہونچتی ہی تو احتیاط وہشیاری اُسکی مینڈھ باندھ دیتی ہی تا بسہولت گذر جاے اور آفتاب کو مغرب مین ایک اندھیر مین بھی آتی ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی تغرب فی عین حمئۃ ڈوبتا ہی وہ ایک چشمہ گرم دلدل مین تیرے خورشید یعنے صورت کی گرمی ایک ابر ژالہ فشان ہی جس سے ژالے پڑتے ہین اور ژالے سے قطرے عرق کے اور ظاہر کہ خورشید ہی کی گرمی سے بخارات اُٹھکے ابر متکون ہوتا ہی اور خنجر خونریز تیرا ایک گندنا سبز لالہ فشان ہی خنجر کو گندنا و سبز بلحاظ اصالت آہن کے کہا ہی کہ اچھا لوہا نیلگون ہوتا ہی لالہ بنظر خون تیرے ایوان کا ایک کونہ ساتون آسمان کو گھیرے ہوے ہی ایسا وسیع و فسیح ہی اور جو ادنی بندہ تیرے در کے دربان کا ہی وہ خواجہ دونون عالم کا ہی تیرے گرز نے فضاے نبرد مین ایک ہی حملہ کیا کہ تیرے قہر کے اثر سے دشمن گرد فنا کی بنگیا یعنے فنا نے اُسکی دھول اُڑا دی آیندہ دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ آفتاب ایوان ماہ کے سر پہ جو سرطان خانہ ماہ کا ہی بلندی پاتا رہے تیری مبارک ذات کی بقا اوج شرف مین رہے یعنے اعلی علو شرف مین اور بقا ایسی کہ اُسکی جو ایک سال ہو اُس کا ہر مہینہ مدت دور چرخ کا ہو کہ وہ ستر ہزار اور پچاس ہزار اور تیس ہزار برس ہین اور اُسکے ہر دن کی ساعت ہفتہ روز جزا کا ہو جو روز قیامت ہی ہفتہ اس سبب سے کہ وہ دن سات ہزار

برس کا ہوگا اسواسطے کہ وہان کا دن دنیا کے ہزار برس کا ہوتا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی کالف سنة مما تعدون خاتم حاتم تصحیف خواجہ کے واسطے سرا کا لفظ کیسا مناسب ہی کہ خواجہ سرا ہوتے بھی ہین گرد گرد سب تجنیس متن مطبوعہ مین تھی کو مع یا ضافت لکھا ہی میری دانست مین یہ اضافت ٹھیک نہین ہی بلکہ یاے وحدت ضرور ہو ساعت کا لفظ کیسا ایہام بلیغ کے ساتھ ہی کہ نام قیامت کا بھی ہی

در فتح قلعہ نگرکوٹ و تعریف و توصیف او

قولہ چو پادشاہ جہانگیر عالم بالا + بفرد خانۂ سر دوزیر شد تنہا + کشاد حصن نگرکوٹ راکہ سنگین بود + کہ شہ زمانہ بتاریخ ادخلوا فیہا + زہی حصار کہ ربعی ز حلقۂ در اوست + محیط نہ ربض ہفت قلعۂ مینا + چہ قلعہ ایست کہ فرشے بود ز رفعت او + فضاے عرصہ بام رواق او ادنی + چو بام چشم بلندست و ہمچو مردم چشم + ازان سواد وے آمد میانۂ دریا + نہاد او ز صفا بود و آن صلابت داشت + کہ مرور انسکندر گرفت نے دارا + برون او ہمہ دیوان منجنیق انداز + درون او ہمہ حوران آفتاب لقا + کبار او ہمہ جاموس کرگدن گردن + صغار او ہمہ طاؤس عندلیب نوا + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان الانغات پادشاہ جہانگیر آفتاب فرد خانہ خلوتخانہ سر دسرطان کہ برج آبی ہی وزیر ماہ کہ نائب آفتاب کا ہی ربع بالضم چہارم حصہ نہا د ذات قلعہ منجنیق معرب من چہ نیک اور وہ فلاخن کے مانند ہوتا ہی کہ جس سے قلعہ شکنی کرتے ہین جاموس معرب گاومیش المعنی جب پادشاہ جہانگیر عالم بالا کا آفتاب ہی خلوتخانہ سرد وزیر کہ وہ برج آبی سرطان خانہ ماہ ہی اور ماہ نائب آفتاب کا گیا تو قلعہ نگرکوٹ کا کہ نہایت سنگین تھا خواہ سنگ سے بنا ہوا یہ معنی خواہ مراد غایت استحکام سے پادشاہ زمانہ نے فتح کیا جسکی تاریخ ادخلوا فیہا ہی یعنے داخل ہوا سمین یہ عجب قلعہ ہی کہ اُسکی دروازہ کے حلقہ کا جو چہارم حصہ ہی وہ ان ساتون قلعون مینا کے کہ ساتون آسمان ہوے نو وہ ان دیوارن کو گھیرے ہوے ہی واضح ہو کہ شرعاً آسمان سات ہین جیسا کہ فرمایا خلق سبع سموٰة

طباقاً پیدا کیے اُسنے سات آسمان طبق در طبق آٹھوین کرسی نوین عرش اور حکما ان سبکو نو آسمان ٹھہراتے ہین نواری نہ عرش اور عرش ان سب پر محیط ہی باقی سب آسمان اُسکے عمق مین طبق در طبق ہین اور عرش کی گردش سے سبکو گردش ہی اسلیے خاص چرخ اُسیکا نام ہی باقی مجازًا بس اسصورت مین کرسب ایک دوسرے کے پیٹ مین ہین دیوار ہونا ایک دوسرے کا ایک دوسرے کیواسطے ظاہر اسلیے نو ربض کہا ہی اور کیسا قلعہ عالیشان ہی کہ جسکی رفعت سے میدان عرصہ بام محل اوادنی کا ایک ادنی فرش ہی اب اُسکی بلندی کو غور کرو کہ رواق اوادنی کی بام جب اسکا ادنی فرش ہی تو اُسکے بام کی بلندی کہانتک ہوگی اس شعر مین اقتباس ہی آیۂ کریمہ سے فکان قاب قوسین اوادنی یعنی رہا فرق دو گوشۂ کمان کا یا اُس سے کمتر کا اور وہ قلعہ مثل بام چشم کے بلند ہی اور بام چشم ابرو اور خود اسمین ایسا جیسے مردم چشم اسی سبب سے سیاہی اسکی درمیان دریا کے ہی حاصل یہ کہ یہ قلعہ دریا مین واقع ہی ایسا جیسے کہ مردم چشم کے گرد سفیدی بمنزلۂ دریا کے ہی اور خود اُسمین ایسا جیسے آنکھ کی پتلی یعنے بسبب رفعت کے آنکھ کا سا تارہ نظر مین آتا ہی اسکی بنیاد تو صفا سے ہی لیکن سختی و مضبوطی اسمین ایسی تھی جسکی وجہ سے نہ سکندر نے اسکو لیا نہ دارا نے ہر چند بڑے اولوالعزم تھی کہ سکندر بر و بحر سب پر محیط ہو گیا تھا باہر سے تو اُسکو دیو منجنیق انداز گھیرے ہوے ہین دیو باعتبار جسامت و تنومندی اور اندر بالکل حورین آفتاب لقا بھری ہین جو کبار وہان کے ہین وہ تو سب ایسے ہین جیسے جاموس جنکی گردنین گینڈے کی سی ہین اور لڑکے وہان کے سب طاؤس کیطرح زیبا خوش لقا اور عندلیب نوا ای خوش شمایل خوش آواز قولہ فریق او ہمہ سرخیل کاروان جحیم + طریق او ہمہ برحد بتاہ راہ فنا + سگان او ہمہ شیران آسمان بیشہ + کسان او ہمہ غولان اژدہا سیما + بزین حصار معظم شہنشہ عالم + بشب درآمدہ باصد ہزار عز و علا + قطار موکب اقبالش در توجہ روے + سوار لشکر ارواح در فضاے قفا + صفی کہ چون مژہ در پیش حاجبان معرفت + ہزار کوکبہ ہر کوکبہ ہزار لوا + زدود مشعلہا ہنوشت بر مہ تیرہ + سواد آیت اسرٰی بعبدہ لیلا + نشلا حد از سہیل نگاہدار قمر + نسیاہدار سپہر و نگاہدار خدا + **اللغات** جحیم نام دوزخ توجہ روشنے رو برو موکب

از دولی کا لشکر از دوخ ملائک حاجب ابرو و دربان کو کبہ لشکر تیر عطارد و منشی فلک المعنی یعنے جو
زیق وہان کے تھے سب سردار قافلۂ جحیم کے تھے یعنے کافر اور طریق ان سبکا موافق حد شاد کے
ای سزاے شرعی پادشاہ کی انکو راہ فنا کی تھی ای سب گردن زدنی یا راہ ان سب کی شاہراہ
فنا کی حد تھی یعنے سب کشتہ ہوئے گئے وہانکے سب شیر جنکا بیشہ آسمان باعتبار بلندی قلعہ
اور کتنے بنظر کفر اور آدمی وہان کے سب غول اژدہا صورت سیما نشان سجدہ کو کہتے ہین لیکن
یہان جز سے ارادہ کل کا ہی جو صورت ہو ایسے قلعۂ معظم پر شہنشاہ عالم رات مین ہزارون عز و علا
کے ساتھ داخل ہوا اس کیفیت سے کہ سامنے تو قطار لشکر اقبال کی تھی کہ اردلی مین حاضر
تھا اور پیچھے کی فضا مین لشکر ملایک کے سوار اور وہ صف جو پلکون کیطرح سامنے حاجبون
کے تھی ہزار لشکر تھے اور ہر لشکر ہزار ہزار نشان والا بس ہر نشان والے کی فوج کیسی بیشمار ہوگی
اسواسطے کہ صاحب نشان افسر ہی ہوتا ہی لہذا افسرون کی فوج لاجرم بے تعداد فوج ہوئی اور
مشعلین جو روشن تھین بسبب شب کے ان مشعلون کے کاجل سے عطارد و منشی فلک نے سواد
آیت سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلا کی ماہ پر لکھی تھی پاک ہی وہ جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو رات مین
اور ماہ مین سواد ہی بھی سہیل اسکا سلاحدار تھا سلاحداری سہیل کی باعتبار اسکے کہ یہ ستارہ
یمن کا ہی اور تیغ یمانی مشہور اور کلاہدار ماہ بنظر گولائی کے اور سپاہدار سپہر بلحاظ کواکب
سپہر مین بھی سپہ موجود اور خدا تو نگہدار ہی ہی قولہ سنان کشیدہ عطارد کہ ای فلک سجدہ + زبان
گشادہ زبانا کہ ای زمانہ دعا + زبان تیغ بخون حسود تشنہ سیراب + دہان فتح بشکر جمال شہ گویا +
بتن متابع شرع محمد مرسل + بدل مطاوع امر خلیفۂ دنیا + ابو الربیع سلیمان عہد مستکفی + مدار شرع
نبی شمع دودۂ خلفا + امام حق کہ شد اورا محمد تغلق + بدل غلام بہ تن چاکر و بجان مولا + از حمایت
کشتایہ بود بنام + امام + و گر مدینہ طراز ذبو دکسان ورا + زہی عطاے تو پیرایہ مند ہفت اقلیم +
زہی لواے تو سایہ نگار نہ مرعا + اللغات سنان مراد سنبلہ سے کہ خانہ عطارد کا ہی جسکے خوشہ
مین سنان ہی بمصداق قول جامی رح شعر چو خوشہ پرور و صد دانہ در بر + بہر دانہ رسد تیغش بر سر +

جسکی ہندی تیونکر ہی بگن ذو نونین مصرعون کے آخر سے محذوف ہی زبانا نام ایک منزل کا ثمانیہ منزلوان قمر سے کہ اسکے طلوع کا وقت وقت قبول دعا کا ہی مطاوع فرمانبردار مستکفی لقب خلیفہ معنی کفایت کنندہ باموردودہ خاندان اور کاجل پیرایہ زیور وجامہ مرعا چراگاہ نہ مرعانہ آسمان المعنی یعنے بلاحظہ اس علو وعظمت شاہ کے عطارد وفلک سرکش پر ستبلہ سے نیزہ تانے ہوے تھا کہ ای فلک سجدہ کر اور زبانا جو وقت قبول دعا کا ہی زمانہ پر زبان کھولے ہوے کہ دعا کر خاموش کیون ہی کہ وقت اجابت ہی صورت سجدہ کی خمیدگی فلک سے ظاہر اور کشادہ وکشیدہ اور زبان وزبانا اور زمانہ کیسے الفاظ عمدہ پر صنایع جمع ہین فافہم وتمق زبان تیغ کی جسکی ہندی پیلہ ہی وہ تو دشمن کا خون پی پی کے سیراب ہوگئی مگر وہان فتح کا شکر جمال شاہ مین گویا ہی کہ شکر خدا کا جو مین نے جمال شاہ کا کہ مدت سے مشتاق تھی دیکھا اور پادشاہ کیسا کہ تن سے تو تابع شرع محمد مرسل کا ہی تن اسلیے کہا کہ تن ہی مکلف تکلیفات شرع کا ہی تا وجود اپنے اور دلسے فرمانبردار امر خلیفہ دنیا کا اور خلیفہ کون ابو ربیع سلیمان وقت جسکا لقب مستکفی باللہ ہی اور مدار شرع نبی کا کہ شرع گرد اسکے پھرتا ہی اور کہین جگہ نہین پاتا اور اور جو خلیفہ گذرے سب کے خاندان کی شمع ہی دودہ مین کیسا ایہام الطف ہی برعایت شمع بمعنی کاجل آور یہ جو پادشاہ محمد بن تغلق ہی ابس خلیفۂ امام حق کا دل سے غلام اور تن سے چاکر اور جان سے مولا ہی ای بندہ آور حکم ہی کہ اگر پادشاہ کوئی قلعہ فتح کرے تو امام کے نام ہو اور جو کوئی شہر بساکر آراستہ پیراستہ کرے تو وہ اُسکے آدمیون کے واسطے ہی یعنے پادشاہ کے عجب تیری عطا ہی جو پیرایہ بند ہفت اقلیم کی ہی ای لباس وزیور کہ سامان آرایش ہی اور عجب تیرا نشان کہ نو ون چراگاہ پر سایہ نگار ہی ای سایہ انداز کہ وہ نو آسمان ہین چراگاہ باعتبار سبز رنگی اور نیز بلحاظ بعض اشکال فلکی جیسے برہ ثور جدی بند کا لفظ پیرایہ بند مین برعایت پیرایہ کہ جامہ کے معنی بھی اسکے ضمن مین کیسا ملیح ہی قولہ بساط بارگاہ صد چو اطلس گردون + غلام پایگہت صد چو پادشاہ ختا + فروغ سائے چتر سیاہ تو خورشید + فرود پایۂ تخت بلند تو جوزا + بدان خدا سے کہ ہر صبح افسر یاقوت +

نهاد بر سر این چرخ لاجورد قبا + که از سپیرہ بور فراق حضرت شاہ + شتار ماند بود از ردا
عشرت ما + ز دور چرخ بدوران شاہ میخواهد + که پیش بندہ نگردد ز آفتاب جدا + همیشه تا که ز دوران
کلاہ زر بود + قبای سبز مرصع شب سیاہ ردا + هزار سال لقا پادشاہ عالم را + ولیک
ساعت آن سال ضد صد روز جزا + بجا بقھای جہان گوشوارہ جان باد + شمار این سے
یکدانہ لولوے لالا + الالفاظ ت اطلس نام پارچہ اطلس گردون فلک نہم کہ نقوش ستارون سے
صاف ہی پایگاہ صف نعال بدان مین با قسمیہ ہی افسر یاقوت آفتاب لاجورد قبا سبز قبا سپیر بالفتح
روانی دجور یاد مغرب بیشن ای پیش از بن بدر مصنف آفتاب شاہ کلاہ زر قمر مرصع با عتبار
کواکب حلقہا جمع حلقہ یکدانہ لولو در یتیم لالا روشن المعنی یعنے اطلس گردون تو ایک ہی ہی
تیری بارگاہ کی ایسی ایسی سیکڑون بساط ہین اور تیری صف نعال مین جو جوتیان اُتارنے کی
جگہہ ہی ختا کے سے پادشاہ صد ہا غلام کیطرح کھڑے ہین تیرا چتر سیاہ ایسا روشن ہی کہ یہ آفتاب اُسیکی
جھلک ہی اور تیرے تخت بلند کے پائین مین جوزا مثل چاکرون کے کھڑا ہی جوزا ایک شکل ہے فلک پر
تلوار حامل کیے چوبدست ہاتھ مین سے لیے اوپر کو اُٹھائے جیسے کوئی کسیکو مارنا چاہتا ہو دو کر سیون سے
جڑی ہی گویا جوزا تیری بارگاہ کا چوبدار ہی بعد کے دو شعر قطعہ بند ہین یعنے قسم ہی اُس خدا کی کہ
ہر صبح تاج یاقوت کا جو آفتاب ہی اس چرخ سبز قبا کے سر پر رکھتا ہی یعنے ہر صبح آسمان کو تاج یاقوت
بخشتا ہی آیندہ جواب قسم کا ایسی دبور فراق دربار پادشاہ کی چلی کہ ہماری ردائے عشرت کا تانا
بانا سب برباد و تار تار ہو گیا یعنے عشرت کا سامان کیا معنی چادر تک بھی نہ رہی اب بدر دور چرخ
سے دور پادشاہ مین یہ سوال کرتا ہی کہ ابتک مقابلہ آفتاب سے جدا رہا سو برہا آیندہ کو اس مقابلہ سے
دائرہ ہے جیسے بدر تمام رات مقابل آفتاب کے رہتا ہی اسلیے کہ مین ہمیشہ بدر ہون نہ بدر یکشنبہ پس
شب اُسکے پیش ہی رہون آگے دعائے تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک قبا سبز مرصع شب سیاہ ردا کی
و زر کی یعنے شب کی سیاہ ردائی ظاہر قبا سبز مرصع باعتبار آسمان و کواکب کے اور کلاہ زر ماہ
کہ زرد معلوم ہوتا ہی پادشاہ عالم کی ہزار سال بقا ہو لیکن ایسے ہزار سال کہ ہر ساعت اُسکے سال کی

روز قیامت سے دو کوبے ہو اور جہان کے حلقون اور گروہون مین شماران تین یکدانہ گوہر کا جو تین اشعار مین یکدانہ ای در یتیم تو لولو روشن سے گوشوارہ سبکی جا لگا ہووے اوپر دوسرے شعر مین چتر سیاہ کو سیاہ متن مین لکھا ہی حالانکہ کئی جگہ چتر سیاہ عباسیون کا مذکور ہو چکا ہی اسلیے کہ خلفاے عباسیہ کی پوشش سیاہ ہوتی تھی چتر بھی سیاہ ہوگا اور سیاہ پوشی انکے عبا کی رعایت سے ہی کہ یہ بھی آل عبا کہلاتے ہین دوسرے چتر سیاہ بمعنی ہی اور نیز متن مین سی ویکدانہ بدلعت لکھا ہی اور محشی نے بھی اسکو اختیار کیا ہی اور سی ویک لکھا ہی حال آنکہ اشعار کل تنتے ہین نہ تنتے ویک بس میری سمجھ مین سی باضافت موصوف اور ایکدانہ لولوے لالا صفت کہ موافق اسیکے مین نے معنے لکھے ہین

در مدح سلطان محمد تغلق و توصیف ستارگان

قولہ برسر چاہ زہرہ بین آہوے زرنگار را ❊ میل سوے کمان نگر ترک سنان گذار را ❊ برسر طاس آبگون سوے سراے مشتری ❊ رقص کنان روان نگر ساغر زرنگار را ❊ رومی روز را ز سر رفت کلاہ زر شہ صدرہ نسیج یکشبہ شاہد زنگبار را ❊ نقطہ زرد تا شود بر ورق سحر رقم ❊ ابر کہ بدست آوری چیدن قلم آن نگار را ❊ خیز کہ لالہ زار شد سبزہ فشاند نسترن ❊ رو تو ز لالہ برفگن سنبل تابدار را ❊ ہیچ سفینہ جان بلب آمدہ در محیط غم ❊ این ہمہ ہست از توام نیست رجا کنار را ❊ بستہ حل شدہ سوے عقد گہر روان شود ❊ گر تو شکر برنے ساغر خوشگوار را ❊ بدر بر از شفق کند این دو ستارہ راز غم ❊ گر تو شکر فشان کنی لعل ستارہ بار را ❊ مار سیہ چو حلقہ زد گرد مہ تو لاجرم ❊ حرز بقاے خود کنم دست شہریار را ❊ یہ بحر بھی بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن **اللغات** چاہ زہرہ برج عقرب کہ خانہ وبال زہرہ کا ہی یہ نام ساز مناسب زہرہ کہ لولی فلک ہی آہوے زرنگار آفتاب کمان برج قوس ترک سنان گذار آفتاب طاس آبگون فلک سراے مشتری برج حوت ساغر زرنگار قمر کلاہ زر آفتاب صدرہ بالضم پیراہن نسیج بافتہ زنگبار شب شاہد اسکا قمر نقطہ زرد آفتاب لالہ زار شفق سبزہ مراد فلک سے ورنگ انسپ نسترن ستارہا لالہ رخ سنبل زلف بستہ حل شدہ شراب عقد گہر دندان شکر لب شفق سرخ رنگ دو ستارہ چشم مار سیہ زلف حرز تعویذ

ایسا وقت ہی کہ آہو زر نگار آفتاب سر جاۃ زہرہ پر ہی جو برج عقرب خانہ وبال زہرہ کا ہی اسکے سر سے
پر ہی اور اُس سے نکل کے رغبت برج قوس کیطرف رکھتا ہی ترک سنان ہی گذار بھی وہان سے سب ہی
سنان شجاع جسکی کوئی تاب نہین لاتا اور ان طاس نیلگون پر کہ مراد آسمان سے ہی ساغر زرنگار
یعنے ماہ ناچتا اور دوڑتا مشتری کے گھر کیطرف جو قوس ہی چلا جاتا ہی روحی جو روز کا ہی کہ کنایہ روز
سے ہی حسب اضافت بیانی اسکے سر سے کلاہ زر کہ وہ آفتاب ہی اُتر گئی یعنے دن نرہا آفتاب
ڈوب گیا جسوقت کہ پیراہن بافتہ ایکشب کا شاہد زرنگبار نے پہنا کہ وہ ہلال یکشبہ ہی اور زرنگبار
شبہا یعنے شب ہوئی ہلال یکشبہ روشن ہوا البس نقطۂ زر و جب تک کہ ورق سحر پر رقم ہو یعنے
آفتاب نکلے تب تک یہ ہو کہ اُس نگار کو ڈھونڈھ جو معشوق ہی شاید کہ قلم کیطرح تیرے ہاتھ
مین آجائے اور شب تیری بڑی عیش سے گذرے آسواسطے اُٹھ کہ لالہ زار یعنے شفق
بہاتا رہا اور سبزہ یعنے فلک نے نسترن جو ستارے ہین پھیلا دیے بس اب تو چل اور سنبل تابدار
کو رخ لالہ سے ہٹا یعنے زلف کو رخ معشوق سے اُٹھا مین ایسا محیط غم مین ڈوبا ہون کہ کشتی کیطرح
جان میری لب پر آگئی ہی اور یہ سب تیری بدولت ہی جس سے مجھے یہ امید نہین کہ کبھی اس محیط
کے کنارہ جالگون ای محبوب اگر تو ساغر خوشگوار کو اپنے شکر یعنے لب کیطرف لیجائے تو ایسا ہو کہ گویا
بسد حل شدہ جو شراب سرخ رنگ مثل مونگے کے ہی عقد گھر کی طرف روان ہوے عقد گھر دندان
بسد مرجان اور ای محبوب اگر تو اپنے لعل ستارہ بار کو جو لب ہین شکر افشان کرے کہ مراد تکلم سے ہی
تو بدر اپنے دونون ستارونکو کہ وہ آنکھین ہین شفق یعنے اشک سرخ غم سے بھرے تیرے ماہ کے
گرد جو چہرہ ہی مار سیاہ حلقہ زن ہو رہا ہی کہ وہ زلف ہی ایسی صورت مین مجکو اپنی بقا و زندگی محال
معلوم ہوتی ہی لاجرم اپنی بقا کی حفاظت کو تعویذ مدحت پادشاہ کا بناون کہ اُس سے ہر کسیکو
ہر حال مین پناہ ملتی ہی قولہ حاکم طول و عرض ارض آنکہ ہزار طعنہ زد + لعل سم سمند او بتاج سفید
یار زرا + والی عرصۂ جہان شاہ محمد آنکہ زد + بر سر طاق آسمان خیمہ اعتبار زرا + ای بہ نثار بزم تو
مطرب فلک + در لگن زمردین گوہر بیشمار زرا + ہشتم ہفتخوان چو شد کاسہ خوان مجلست بدشہنون

نگون کنند حاسد گرگسار را * دایرۂ فلک کم از نقطہ فتاد در میان * عرصہ چو داد قدر تو صحن سرای بار را * شب ز سر هلالت از سلسلہ بر سحر نهد * مہ ز قصب امان دہد چادر مستعار را * در بر جسم جائے مین زنگی زرد جامہ را * سیم بزیر پاے بین ترک سیہ عذار را * قہر تو گر خواص را منع کند کجا بود * میل برادر اجل زادہ گوکنار را * روے زمین براستی کلک تو کرد آنچنان * مثل ندیدہ کس بچین زنگی زلف یار را * اللغات سفید یار شاہ پہلوان مطرب فلک زہرہ لگن زمردین فلک گوہر ستارے ہفتخوان وہ جو رستم نے سات منزل مین دیوون کی ضیافت کی تھی ہتیون اسپ بار بار عام شب سیاہی ہلال قلم یا انگشت سلسلہ سطور سحر کاغذ چادر مستعار روشنی ماہ سیم کاغذ ترک قلم برادر اجل خواب زادہ گوکنار افیون المعنی یعنے وہ شہریار حاکم طول وعرض زمین کا ہے اے کل زمین کا اور ایسا شہریار جسکی سمند کے نعل سم نے ہزارون طعنے تاج سفید یار پر مارے اور وہ شہریار حاکم میدان جہان کا ہے کہ نام اُس شاہ کا محمد ہے اور ایسا شاہ کہ جسکے اعتبار کا خیمہ سر پہ طاق آسمان کے کھڑا ہے یعنے عالم سفلی کیا اعتبار اُسکا عالم علوی تک پہونچا ہے اے ممدوح تیری بزم کے نثار کیواسطے زہرہ مطربہ فلک نے گوہر بیشمار کہ ستارے ہین لگن زمردین فلک مین بھرے ہین تا وہان جاؤن اور اہل بزم پر نثار کرون ہفت خوان رستم کے تو مشہور ہین مگر آٹھوان اُسکا تیرے مجلس کے خوان کا ایک کاسہ ہے مقابل اُن ساتون کے گر اس کہنے پر میرے حاسد حسد کرے تو اُس گرگسار کو تیرے ہی گھوڑے کا شیر نگون کرے یہ دعا ہے حاسد کے حق مین گرگسار اے مثل گرگ گرگ کی ہندی گینڈا اور سار بمعنی مانند برعایت شیر و اسپ حاسد کو گرگ کہا ہے تیری قدر نے جب اپنے سرائے بار عام کے صحن کو عرض و بیش کیا تو دائرہ فلک کا اُسمین ایک نقطہ برابر بھی نہ پڑا نقطہ سے بھی کم ہوا ایسا اُسکا صحن وسیع ہے معمول ہے کہ چاند سے قصب یعنے کتان تار تار ہوتا ہے اور قصب کا کاغذ بھی جبتا ہے بس اگر شب یعنے سیاہی تیری سر ہلال قلم یا انگشت سے سلسلہ سحر بیور کھے یعنے سطرین کاغذ پر لکھے تو پھر قصب کے کاغذ سے ماہ اپنی چادر مستعار روشنی کو جو آفتاب سے عاریت لی ہے امان دے یعنے اُس روشنی کی جو قصب کو پارہ پارہ کرتی ہے قصب

اماں ہوجاوے کہ پھر آفتاب چھپن سکے اور تجرد سست فیاض کی بغل مین دیکھ تو زنگی زرد خامۂ قلم کو
کیسی جگہ ملی ہی تو اسکو ایسا جان کہ ایک ترک سیہ عذار ہی جسکے پانون کے نیچے سیم ہی ترک سیہ رخسار
باعتبار سیاہی نوک قلم کے سیم باعتبار سفیدی کاغذ قہر تیرا اگر خواص کو منع کرے گو خواص مہل
نہین رہ سکتے جو جسکا خاصہ ہی وہ ضرور ہی عمل کرتا ہی مگر تیرے قہر کی ممانعت سے زادہ کوکنار کا
جوافیون ہی کہ از بس خواب آور ہی جیسے افیونی کی پینکی مشہور ہی ہرگز برادر اجل کی طرف کہ
خواب ہی رغبت نکرے جیسا کہ خواب کی تعریف مین النوم اخ الموت آنحضرت نے فرمایا ہی
تیرے کلک نے تمامی روے زمین کو ایسا سیدھا کر دیا کہ ابتک چین زنگی زلف یار کی ہو گئی
سو ہو گئی اب آیندہ کو ممکن نہین کسواسطے وہ بھی سیدھی ہو گئی بنظر اسکے کہ شاہ راستی پسند ہی
حال آنکہ چین زلف زنگیون کی خلقی ہی کہ سب کے بال گھونگروال ہی ہوتے ہین انکی سرشت
یہی ہی قولہ رو کہ ز مفلسی بجز تیغ تو نیست در جہان + قطرہ آب در جگر دشمن دلفگار را + تاکہ
عزان سوسے رزان ور دہد آب زعفران + پرز ورست زر کند دامن سبزہ زار را + تا جبال
در تموز ابر چہ بحر شعر من + رشتہ پر در کند سوزن نوک خار را + تادم سرد زمہریر از رشحات منجمد +
قبہ سیگون کند قلہ کوہسار را + باد بہ تیغ تو رہین ملک سرسے و ملک دین + تا بخلیط شارعان منع
کنند جار را + تا دل سال سال و مہ از نسمات لطف حق + غالیہ در دہن نہد زاہد روزہ دار را +
صحن تو باد جلوہ گر روضۂ ہشت باب را + خلق تو باد طعنہ گر بوے خوش بہار را + تاکہ عروس نظم را
جلوہ کنند راویان + بہتر ازین نیافت کس دانہ گوشوار را + **اللغات** تا انتہایہ ہی سوسے
ترکی مین بمعنی آب زعفران زردی درست زر برگ زرد جبال کوہسار تموز گرمی اور کنایہ قطرات
سے زمہریر کرۂ سردی منتہائے کرۂ ہوا معنے لفظا زم سرمائے سخت و ہر یرکنندہ رشحات منجمد ترالہ
و تیغ و برف خلیط شریک ملک شارعان اہل شرع جار ہمسایہ دل سال رمضان کہ خلاصہ
ایاست نسمات باد ہاے نرم المعنی بیان دشمن ممدوح کا ہی کہ وہ ایسا مفلس ہی کہ سوا بے
تیری تیغ کے کہ یہ تو ایک قطرۂ آب اس دل افگار کے جگر مین ہی اور کچھ نہین ہی تو چاہ اپنا کام کر

آب دعا تابید ہی جب تک خزان انگوروں کیطرف آب زعفران روان کرے یعنے انگور زرد کرے اور دامن سبزہ زار کو اشرفیوں سے بھرے یعنے زرد زرد پتے درختوں کے گرین کہ یہی عمل خزان کا ہی اور جب تک پہاڑون مین ایام تموز سے ابر مانند بحر میرے شعر کے سوزن نوک خار کو رشتہ پر در کرے یعنے قطرات نوک خار پر ایسے معلوم ہون جیسے موتیون کی لڑی اور جب تک دم سرد زمہریر کا اوسے اور برف برسا برسا کے قلۂ چوٹی پہاڑون کو خیمۂ سیگون بنائے تب تک شیرمی تیغ کے رہن مین ملک سری و ملک دین کا رہے بے شرکت کے اور جب تک شارع شریک ملک کے ہوتے ہمسایہ کو خرید مکان سے منع کرین اور جب تک دل سال کا یعنے ماہ رمضان سال و ماہ ای ہمیشہ خوشبو و لطف حق سے زاہد روزہ دار کے دہن مین غالیہ رکھے ای خوشبو کرے جیسا کہ فرمایا بو دہن روزہ دار کی بو مشک و زعفران سے اشرف و بہتر ہی تب تک صحن تیرے گھر کا ایسا ہو جو فی نفسہ یہ معلوم ہو کہ روضۂ بہشت باب کا جلوہ گری کر رہا ہی اور باغ جنت کا کھلا ہی اور خلق تیرا طعنہ زن بوے خوش بہار کا ہو شعر آیندہ مخزیہ ہی کہ جیسے شعرا عروس نظم کا جلوہ کر رہے ہین کسی نے اس سے بہتر دانہ یعنے موتی گوشوارہ کیواسطے نہین پایا متن مطبوعہ مین اس شعر کو باد بہ تیغ تو رہین ملک سراے ملک و دین لکھا ہی میرے دانست مین ملک سری و ملک دین ہی آیندہ ناظرین اہل فہم کی راے مین جو گذرے

در مدح پادشاہ ہند متضمن بر چرخیات

قوله غرابی کز دہن انداخت دوش آن بیضہاے زر ✤ بر بودش از قضا ناگہ عقاب آتشین شہپرے ✤ خروس آنگہ خروشان شد کہ این نہ بال طوطی را ✤ نہان شد باز طاؤس از نہیب باز زرین پر ✤ دروں بلبلہ خوش شد مدارای حور در بندش ✤ کہ آن مرغیست فردوسی کہ دارد در دہان کوثر ✤ سپید جام زردی را ازان بر طاس سبز آرد ✤ کہ از دست سیہ چشمان شب گیری می احمر ✤ ز فرق زنگی گریان فتد دستار سیمابی ✤ چو باز آن رومی خندان نہد بر سر کلاہ زر ✤ بدست آرای صنم جامی کہ در میخانۂ شادی ✤ یکے خشت سر خم بہتر از صد تاج اسکندر ✤ غنیمت دار این دم را

کہ دور جام فیناے ✤ بدہ دارش ماندے دارانہ قصر تن باند ونے قیصر ✤ گذشت نامرادی نیست الاصحبت ودنیا ✤ بہشت
جاودانی نیست الاحضرت داور ✤ ولیعہد امام حق محمد شاہ بن تغلق ✤ کہ ظل رایت رایش بود چون صدشہ خاور ✤
یہ نظم بحر ہزج مین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ✤ **اللغات** غراب شب بیضہا
زر کواکب عقاب آتشین شہپر آفتاب نہ بال طوطی فلک باز بمعنی بار دیگر وبمعنی مرغ معروف طاوس شب
نہیب امالہ نہاب بمعنی غنیمت باز زرین پر آفتاب حور معشوقہ کوثر شراب سپیدہ صبح جام زرد آفتاب
طاس سبز فلک سیہ چشمان معشوقان زنگی گریان شب باعتبار کواکب یا شبنم دستار سیمابی ماہ رومی
خندان صبح کلاہ زر آفتاب گذشت بضم اول وکسر ثانی معبد یہودان وجاے پرستش خوکان شہ خاور
آفتاب **المعنی** یعنے غراب شب نے جو رات وہ بیضے زر کے اپنے دہن سے اُگلے تھے کہ وہ کواکب
ہین ناگہان گردش فلکی سے عقاب آتشین شہپر اُنکو چھین لیگیا یعنے آفتاب متن مطبوعہ مین بجاے
غرابی غزالی لکھا ہی ایسے ہی محشی نے بھی اب کوئی کہے کہ غزال کے انڈے کب ہوتے ہین اور
اگر یہ کہا جائے کہ انڈا دہن سے کب ہو سکتا ہی لیکن کوا اکثر اور پرند کے انڈے اُٹھا لاتا ہی
اور تشبیہ ادنی مشابہت مین درست ہو جاتی ہی اُسوقت مرغ صبح نے شور کیا کہ اس طوطی نو بازو
والی کا جو ایک طاوس تھا لوٹ باز زرین پر آفتاب سے پھر چھپ گیا طوطی آسمان نو بازو باعتبار
نو طبق طاوس ہیئت شب کی مع ماہ وانجم کے درون بلبلہ کا بہت ہی اچھا ہی کسواسطے کہ اسمین
شراب طرب افزا بھری ہی بس اے معشوقہ اُسکو بند وُمہر مین مت رکھ اسلیے کہ وہ ایک مرغ فردوسی ہی
جسکے منھ مین کوثر بھرا ہی یعنے شراب یہ سپیدہ صبح کا جو جام زرد آفتاب کو طاس سبز فلک پر نمود کرتا ہی
اس سے یہی اشارہ ہی کہ سیہ چشمون یعنے معشوقون کے ہاتھ سے شراب سرخ لبون تک پہونچا
فرق زنگی گریبان سے جو شب ہی اور گریبان باعتبار کواکب یا شبنم کلاہ سیمابی گر جائیگی کہ یہ کلاہ ماہ ہی
جب رومی خندان اے آفتاب کلاہ زر کی پھر سر پر رکھیگا بس اے صنم ایک جام ضرور اپنے ہاتھ
مین لے اور ہمکو کیف وسرور مین لا کسواسطے کہ میخانہ شادی مین ایک خشت سر خم کی سیکڑون
تاج سکندر سے بہتر ہی اسلیے کہ سکندر کسیوقت امور مملکت کے غم سے خالی نہین گو سکندر بہت کیا

اور شراب سارے غمون کو غلط کرنیوالی تو اس دم کو غنیمت جان کہ اس جام مینائے فلک کے دور نے دارا کو چھوڑا نہ اُس کے دار کو نہ قیصر کو چھوڑا نہ اُس کے قصر کو دارا و دار اور قیصر و قصر نوعی از صنعت اشتقاق تو اہل دنیا کی صحبت سے محترز ہو اسواسطے کہ کنشت نامرادی کے یہی ہی اور کنشت کے معنے دیکھے کیا ہین اور اگر بہشت جاودانی چاہتا ہی تو ہمارے حاکم کے بارگاہ کا طالب ہو کہ سوائے اسکے کوئی بہشت نہین اور وہ حاکم ولی عہد امام حق محمد شاہ بیٹا تغلق کا ہی جسکی رائے روشن کا رایت ایسا رفیع و وسیع ہی کہ شاہ خاور یعنے آفتاب جیسے نورانی سیکڑون اُسکے سایہ ہین پس جب آفتاب جیسے نورانی اجسام اُسکے سایہ ہین جو سیاہ ہوتا ہی تو اب اُس رائے کی نورانیت کو قیاس کیا جائے کہ کس قدر ہوگی

مطلع ثانی

قوله چہ راحتہا بود آندم کہ آید در برم دلبر + اگرچہ بازم از غمزہ جراحتہا نہد در بر + برائے شور بختم لبش دربستہ دربستہ + برائے تلخی عمرم نباتش رستہ از شکر + زہے صبح جبینت را دو اختر زردو ماہ تو + خہی باغ عذارت را دو لالہ و دو نیلوفر + زہے ترک کمان ابرو کہ چشمت را ست پیوستہ + سنانہا گرد برگردد و ہندو طفل بازی گر + تو آن سروے کہ دارے تنگ دو نسرین ہیک غنچہ + من آن ابرم کہ میبارم دو صد نسرین زیک عبہر + لبت را در شفق پروین و بدرا زمہر او سروش ہمہ رو اشک چون پروین ہمہ تن چشم چون ساغر + من سرگشتہ را زلفت چہ رہ آشفتہ میسازد + پریشانی چو بیرون شد بعہد شاہ بحر و بر + چہ بحرست آنکہ در آب روان موجش زند آذر + کنارش درمیان سرمیانش مسکن اژدر + اللغات نبات گیاہ و مصری لیشہ لب و دو اختر چشم ماہ تو ابرو عذار یکسر رخسار دو لالہ دونون جانب چہرہ کے دو نیلوفر ہر دو زلف دو ہندو طفل بازی گر ہر دو چشم تنگ دو نسرین دندان جو تقلیس مشہور ہین غنچہ دہن نسرین اشک عبہر قسمی از نرگس مراد چشم چہ آرای بچہ سبب بحر تیغ آب روان جان و دست ممدوح آذر آتش یا خون سر قبضہ میان نیام اژدر تیغ کہ مار کی شکل ہی المعنی یعنے کیسی راحتین مجکو اسوقت مین ہونگی جو دلبر میری

بغل مین ہوا اگرچہ وہ غمزہ جانستان سے پھر میرے سینہ مین جراحت ہی جراحت پھر بھی واسطے
شوری میرے بخت کے لب نے اُسکے پستہ مین دروازہ بند کیا بستہ دہن پستہ کی تشبیہ دہن
سے باعتبار اُسی سوراخ کے ہی جو پستہ کے سرے پر کچھ کھلا ہوتا ہی صفت تنگی دہن کی مقصود ہی
اور در بستہ سے مراد خموشی تکلم نہ کرنا جس سے میری شور بختی بڑھ گئی اور واسطے تلخی عمر کے
سبزہ اسکے لب چون شکر پر جا شور کا لفظ مناسب پستہ کے کہ اکثر پستہ کو روغن مین بھون کے
نمک سے کھاتے ہین پستہ بستہ تجنیس خطی دو دو تجنیس ناقص در بستہ و در بستہ بالضم دونون
ہوسکتے ہین نبات مین ایہام ہی کہ مصری کے معنے مین بھی ہی کیسے اچھی صبح تیرے جبین کی
ہی کہ جسمین دو ستارے دو ماہ نو بین ہین کہ دونون دو چشم و دو ابرو ہین بخلاف اس صبح عالم کے
کہ نہ کوئی ماہ نو نہ کوئی ستارہ اور کیا ہی خوب باغ تیرے عذار کا ہی کہ جسمین دو گل لالے کے دو گل
نیلوفر ہین ہین کہ وہ رخسار و زلف ہین حال آنکہ یہ دونون بھی جمع نہین ہوتے یعنے لالہ و نیلوفر
کسواسطے کہ لالہ خاکی ہی اور نیلوفر آبی اور کیا ہی ترک کمان ابرو کا ہی کہ ہمیشہ تیری چشم کے گرد برگرد
کہ وہ چشم دو ہندو طفل بازیگر ہین سنان لیے ہوے ہی تا کسیکی نگاہ نہ پڑنے پائے ہندو باعتبار
سیاہی چشم کے اور طفل باعتبار مردمک کہ خورد ہوتی ہی بازیگر اس لحاظ سے کہ کھیل ہی کھیل مین
دل لیلیتے ہین کچھ بڑی دقت نہین ہوتی تو وہ سرو ہی کہ ایک غنچہ مین تیرے بتیس نسرین ہین
کہ وہ دندان ہین اور مین وہ ہون کہ سیکڑون نسرین ایک نرگس سے برساتا ہون نسرین مراد
اشک سفید سے نرگس کنایہ چشم سے لب تیرے تو شفق مین پروین رکھتے ہین اور بدیہہ کا یہ
حال کہ اُنکے عشق مین منھ اُسکا بالکل اشک سے پروین اور چشم اُسکی ہمہ تن ساغر ہی اشک
سے لبریز شفق سرخی لب پروین دندان مین حیران ہون زلف تیری مجھپر گشتہ کیون آشفتہ
کر رہی ہی جبکہ پریشانی اس شاہ بحر و بر کے عہد مین نکال دی گئی ہی اپنا کہتے ہین کہ کیسا
دریا ہی اے تیغ کہ آب رواں جان مین موج اُسکی آگ لگاتی ہی کنارہ تو اس دریا کا درمیان
سر کے ہی اور میان اُسکا مسکن اژدہا کا کہ وہی تیغ ہی اور میان سر یعنے جب سر کو اڑا کے

ظاہر ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی یہی اسکا کنارہ ہی اور حاد کنارہ سر و میان تینون ہین ایہام بھی ہی
اور مراعات النظیر بھی قوله محیط پنج شاخ از دے بردیک قطرہ زان ہردم + کہ خواہد از رخ
عالم بشوید گرد سوز و شر + زبان کردار چون رویم ببوسے خون زر اندودہ + مژہ دیدار چون
چشم ہمہ رویش پر از گوہر + ز ہجرش سنگ بگداز د ز وصلش ز آتش نازو + اگر روزی سر افراز د
رباید از ملوک افسر + فرد زدلا لها آندم کہ در برگ چنار آید + دہر ہمہ مردم دیدہ خیالش برگ
بید تر + ز چرخ از تابسی دارد ہمہ رویش پر اختر بین + بہند او نسبتے دارد ز زنگش تیرہ دل نگرہ
سہ حرفست تمام آن طوطی سلب کز تن زبان دارد + دو بلبل زیر پر دارد کہ او را چار صد شاد سر
برہنہ گر برون آید چو ایمان از در خانہ + در اندازد سر از عبرت قفاے دشمنش سر دور + چہ برست
آنکہ برف خشک میوہ شد بابر تر + چہ فرقست آنکہ سر در مشک دارد چون خورد خنجر + اللغات
محیط پنج شاخ دست باعتبار پنج انگشت قطرہ تیغ دم وقت و مناسب تیغ ہندی و نگار زر اندودہ
مراد قبضہ سے کہ زر اندودہ ہوتا ہی دیدار بمعنی دیدن و چشم و رخ نمودن و مژہ دیدار بشکل مژہ لالها
مراد از خون برگ چنار پنجہ برگ بید تیغ کہ مشابہ اُسکے ہی چرخ آسمان و سنگ فسان اختر جوہر
تیغ سہ حرف ت ی غ طوطی سلب سبز جامہ برق قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خانہ نیام
المعنی یعنے محیط پنج شاخ جو ہاتھ ممدوح کا ہی بنظر پنج انگشت کے ایک قطرہ اُس سے جو مراد تیغ
سے ہی اس سبب سے ہردم لیجاتا ہی کہ وہ چاہتا ہی کہ رخ عالم سے گرد شور و شر کی دھوڈالون
اور وہ تیغ زبان کردار ہی یعنے مثل زبان کے زخمی کرنے والی ہی جسکا زخم بھرتا ہی نہین جیساکہ
کہا ہی ع ولا یلتام ما جرح اللسان + اور مثل میری صورت کے بوسے خون سے زر اندودہ
یعنے اگر بوے خون کی پائے تو زرکیطرح تازہ رو ہو جاے اور مژدہ دیدار یعنے دیکھنے مین ایسی معلوم
ہوتی ہی کہ مثل میری چشم کے بالکل صورت اُسکی گوہر سے بھری ہی اسکی گوہر انشک اور تیغ کے
گوہر مرصع ہونا اُسکے نیام قبضہ کا کوہ اسکے ہجر سے گلتا ہی اس سبب سے کہ تیغ آہن سے ہی
اور آہن جگر گوشہ کوہ اور زر بھی کوہ سے ہی لیکن زر اسکے وصل سے جو قبضہ وغیرہ ہوتا ہی فخر

وناز کرتا ہی اور جو کسی دن سر اٹھاتی ہی یعنے نیام سے نکلتی ہی پادشاہون کے تاج چھین لیتی ہی
جسوقت کہ پنجہ چنار مین آتی ہی یعنے ہاتھ مین کہ شاخین اُسکی مثل پنجہ دست کی ہوتی ہین تو لالے
کھاتی ہی جو کنایہ خون در خون بہانے سے ہی اور مردم دیدہ جو اُسکو خیال کرتی ہی تو برگ بید تیر
بناتی ہی تر بنظر آبدار یکے برگ بید بلحاظ صورت تیغ کے اور اگر چرخ یعنے فسان سے چاشت پائے
تو منھ اُسکا اختر سے بھرا ہوتا ہی یعنے جوہر سے اور ہندسے بھی نسبت رکھتی ہی دیکھنے زنگ سے
تیرہ دل ہو جاتی ہی یہی نسبت ہندسے ہی اُس طوطی لباس کے نام مین تین حرف ہین طوطی
لباس باعتبار اصالت آہن سے کہ نیلگون ہوتا ہی شعرا نیلگون و سبز کو ایک ہی ٹھہراتے ہین
اور اپنے تن سے زبان رکھتی ہی جسکو بیلہ کہتے ہین کہ وہ بھی جزو تیغ سے ہی نہ مثل اس زبان
کے کہ علیحدہ ہی نہ جزو اس جسم کی اور یہ طوطی اپنے پرون کے نیچے دو بلبل رکھتی ہی اس سے
یہ اشارہ ہی لفظ دو کے دس عدد ہین اور حرف یا کے بھی دس عدد جنکے چار سو سر ہین کہ وہ
حرف تا ہی جسکے چار سو عدد ہین بلبل مرادف کعیت کا ہی جسکے عدد پانسو ہین اور دو بلبل کہنے
سے مضاعف مقصود ہی جو ہزار ہوے اور غین کے ہزار عدد ہین بس یا و تا و غین سب سے
تیغ حاصل ہوا اور اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی معما تیغ مین اگر وہ تیغ ایمان کیطرح برہنہ
اپنے گھر سے نکلے اور پھر اُسکا بیان تشبیہ تیغ برہنہ کی ایمان سے حسب قول سلف کے ہی
کہ ایمان کو برہنہ اور تقوی کو لباس کہا ہی چنانچہ لباس التقویٰ قرآن مجید مین نازل ہی اور تیغ کا
اپنے گھر سے نکلنا باعث راستی و درستی ایمان کا ہی عبرۃً و سیاستہً غرض جہان وہ تیغ اپنے
خانہ سے برہنہ برآمد ہوئی فوراً قفاء دشمن کی عبرت بادشاہ سے سر جھکا دیتی ہی اب اشعار
آئندہ مین تعریف قلم ممدوح مین ہین کہ وہ قلم کیسی برق ہی جو برف جبشک کا غذ کو ابر تر سے چھپاتی ہی
کہ وہ سیاہی حروف تحریر کی ہی اور یہ کیسا فرق ہی جب خنجر کھاتا ہی تو سر مشک مین رکھتا ہی حالانکہ
مشک زخم کو نہایت مضر ہی اور درد افزا اور پہلے مصرعہ مین یہ کہ برق چھپی چیز کو ظاہر کر دیتی
ہی نہ ظاہر کو پوشیدہ قولہ چو شمع از سر بہر ندش بروے سیم ہر ساعت ✤ از ار عنبر بریزد پوشد

نگار کہربا پیکر + بریزد بر عذار صبح ماہ نو شب تیرہ + فشاند بر گل بادام شاخ زعفران عنبر +
بہندستان رود از چین چو مفلس گردد آن رومی + خرامان میرود در چین کشان در پاے خود معجر +
مثلث باشدش نام و مثلث راست در مرکز + چو از مرکز برون آید مربع گیردش در بر + یکے
زان حرف آخر دار دوم زان نیمۂ پنجہ + ولیکن حرف اول را بجز مجذور دو مشمر + چو این ماہی
زرین را بچہر کف برد خسرو + مر اورا پنج ماہ نو بسوے مہ شود رہبر + خدیو عرصۂ عالم محمد شاہ
بن تغلق + کہ در بزم جہانداری سکندر زیبدش چاکر + اللغات سیم کاغذ آزار عنبرین
حروف نگار کہربا پیکر قلم زرد عذار صبح کاغذ ماہ نو قلم شب تیرہ مداد گل بادام کاغذ شاخ زعفران
قلم زرین عنبر سیاہی ہندستان دوات چین کاغذ رومی قلم معجر ہندی اوڑھنی مثلث قلم کہ
اسمین تین حرف ہین المعنی اگر شمع کیطرح اُسکا سر کاٹین یعنے قط لگائین تو دامے سیم بر جو کاغذ
ہی ہر دم آزار عنبرین کہ اشارہ حروف سے ہی وہ نگار کہربا پیکر پہنتا ہی کہ کنایہ تحریر سے ہی یہ قلم
وہ ماہ نو ہی کہ رخسار صبح کاغذ پر سیاہی شب مداد کی ڈالتا ہی اور گل بادام پر کہ یہ بھی کنایہ کاغذ
سے ہی شاخ زعفران سے عنبر چھڑکتا ہی اور جب یہ رومی کہ قلم زرین بھی ہوتا ہی مفلس ہو جاتا
ہی یعنے قط مین سیاہی نہین رہتی تو چین سے خرامان ہندستان کو جاتا ہی چین کاغذ ہندستان دوات اور چین کو
اس ادا سے جاتا ہی کہ اوڑھنی پانون گھسٹتی ہوئی ہی نام اُسکا سہ مثلث حرفی ہی اور مثلث ہی
اُسکا مرکز و قرارگاہ ہی یعنی سہ انگشت اور جب مرکز سے نکلتی ہی تو مربع اُسکو آغوش مین لیتا ہی
جو قلمدان چار پہلو ہی اب مصنف کہتے ہین اُسکی نام کے تجکو حرف بتاؤن آخر تو یکے ہی جسکے چالیس
عدد ہوے کہ وہ میم ہی اور دوسرا حرف نیمہ پنجہ کا کہ اسکے ساٹھ عدد ہین نیمہ اسکا تیس جو لام کے تیس
ہین لیکن حرف اول مجذور دو کا جسکے دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرتے سے سو ہوتے
ہین اور سو عدد قاف کے ہین بس قلم حاصل ہوا لاجرم جب ایسی ماہی زرین کو خسرو اپنے بحر کف
مین لیتا ہی تو پانچ ماہ نو طرف ماہ کے رہبر ہوتے ہین کف بحر باعتبار فیاضی پنج ماہ پنج انگشت
تمیدہ مہ کاغذ سفید اور وہ خسرو خدیو عالم ہی یعنے محمد اور بادشاہ بیٹا تغلق کا ایسا عالی رتبہ کہ

سکندر رہا این ہمہ حشمت اگر اُسکے بزم کا چاکر بنے تو البتہ زیبا و مناسب حال سکندر رکے ہی خبر قہر کیسے ہو قولہ بشن سنگ و قدرخان قدر دارا راے آرش رش + سیاوش وش مؤید ید تہمتن تن مظفر فر + ازین پس خصم را باشد شہ بسکین نمیدہد تسکین + ازین پس ظلم را عدلش بخنجر بسپرد خنجر تن بگیران ز زرمش را قدم لائح بود لائق + بکف ساقی بزمش را پیالہ خور بود در خور + بسوے صدر ش از سدرہ ملک صد سال رہ برشد + بچشمش سیر میلے بود از و تا آستان در + درش عرش و عدو قارون کفش دریا قلم موسی + دلش مریم کرم نخل و دمش عیسی ہنر عازر + تبسم کرد جام او بہ از در شد عقیق آری + بوقت خندہ مہرو یان نمایند از شفق اختر + سلیمان ملکتے مانع بعہدت رب ہب لی شد + و گرنہ تخت بخشت را نہادی بر کتف صرصر + **اللغات** بشن بروزن چمن نام پدر افراسیاب مالک ملک توران قدرخان نام بادشاہ چین سنگ سے مراد وقار آرش بروزن ثالث نام پہلوان رش مخفف آرش دست سیاوش پسر کیکاوس نام بادشاہ خوبرو مؤید نام بادشاہ ید دست مظفر نیز بادشاہ تہمتن نام رستم و بہمن و شخص عظیم الجثہ و شجاع بمثل باس ترس و بیم لائح بادشمر آور سکین بہ تشدید کاف و کسر سین کارد خنجر گلو خور آفتاب در خور لایق صدر مسند ہبر بضم بار راہ قطع کنندہ عازر نام شخص کہ حضرت عیسیٰ کے دعا سے زندہ ہوا تھا در حباب عقیق شراب شفق لب ملکت ای مملکت صرصر باد تند **المعنی** پہلے شعر کے لغات سب لکھ دیے ہیں زیادہ لکھنے کی کچھ حاجت نہیں یہی کافی کہ جملہ صفات ان لوگون کے اُس بادشاہ مین جمع ہین اور صنایع اُسکے ظاہر دوسرے شعر کے معنے ابتک جو کچھ ہوا وہ ہوا لیکن ابتو خوف اُسکا دشمن کی تسکین سکین یعنے تیغ و خنجر سے کرتا ہے اور عدل اُسکا گلوے ظالم کو خنجر کے حوالہ کرتا ہے اُسکے باد پا جنگی کے قدم کو اگر باد لائح کہین تو لایق ہے جو باز آور ہوتی ہے اور بار اُسکا فتح اور ظفر ساقی اُسکے بزم کا ایسا ہے کہ جسکے ہاتھ مین پیالہ آفتاب کا ہونا چاہیے فرشتہ نے جو چاہا کہ سدرہ سے اُسکے صدر تک جاؤن تو سو برس راہ چلتا رہا معہذا کہ اذہبن سریع السیر تھا چنانچہ حضرت جبرئیل دم بھر مین حضرت کے پاس آتے جاتے تھے اور حال یہ کہ اُسکی آنکھ مین یہ سیر ایک میل کے برابر تھی سدرہ سے اُسکے آستانہ تک جب چلا تو سو برس

مراد باوصف سریع السیر ہیکہ چلنا بڑی ایسا عالی علو پر اُسکا آستانہ ہی اور صعدۃ تمام کا کیا کہنا
بعد کے شعر کے بھی معنے نخابت کے لکھے ہوئے ہیں حاجت طول کی نہین سامع جان سے کہ جمیع
ان صفات سے وہ موصوف ہی ہنر عاذر سے یہ مطلب کہ جس ہنر سے عاذر زندہ ہوا تھا
وہی ہنر اسکا ہی تبسم جام اور خندہ جام مراد اُسکے لبریز ہونے سے ہی اور حباب اُسکے دراور
جب جام لبریز ہوا اور حباب اُس سے نمایان ہوے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک معشوق
ہی جو شفق مین اختر دکہا رہا ہی بس شفق لب اور اختر دندان حضرت سلیمان نے پہلے ہی
سے یہ دعا قبول کرا رکھی تھی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے اے پروردگار
میرے ایسا ملک مجکو دے کہ میرے بعد کوئی لائق اُسکے نہو اگر یہ بات نہوتی تو تیرے
تخت بخت کو بھی باد صرصر کندھے پر لیے پھرتی اب کیا کرے مجبور ہی **قولہ** تو آن صدرے
تو آن شاہی کہ گر طوق سگان خواہی ٭ دو انش آہوے مادہ کشد از پشت شیر نر ٭ مگر صبح دوم
زانرو جنیبت دار خاصت شد ٭ کہ ہر رای زر اندودہ نہد بر صہوۂ اشقر ٭ چنان ملک زمین
شد راست از کلک تو پیوستہ ٭ کہ خم ہرگز نہ بیند چشم جز در ابروے دلبر ٭ عدو حشو بیست بس
بارز زو فتر زو برون آرد ش ٭ کہ مجلس بینوا بہتر چہ مطرب را شود دفتر ٭ کسی کو روے گل
بیند نظر بر طرف خار آرد ٭ کسی کو توتیا یابد کشد در دیدہ خاکستر ٭ عروس زہرہ تا از مہر چنگ
سیگون مہ ٭ دف زرین کند پنہان بزیر نیلگون چادر ٭ ترا بادا بزم ملک جام خوشدلی برکف ٭
کلاہ سلطنت بر سر دواج مفخرت در بر ٭ **اللغات** صدر بالانشین دوال تسمہ صبح دوم صبح صادق
جنیبت اسپ کوتل ہمرا بالفتح و ثانی مشدد گلوے طلا و زر کے جو زین وغیرہ گھوڑے کے اسباب
مین لگاتے ہین مراد آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ سرخ و سفید و اسپ سرخ یال دوم حشو بالفتح
زائد و جانب ابر است فرد باآزر ظاہر و جانب وسط فرد نوا آواز مہر محبت و آفتاب دف زرین آفتاب
نیلگون چادر فلک دواج بالضم بالاپوش مفخرت بفتح و ضم خا بزرگی **المعنی** یعنے تو وہ بالانشین
اور وہ شاہ ہی کہ اگر طوق کتو نکا بنانا چاہے تو آہو مادہ جسکا دشمن کتا ہی شیر نر کے پشت سے

تسمہ طوق کیلیے نکالنے مطلب یہ کہ تیری ایسی ہیبت و دہشت ہے کہ آہو دشمن کا خیال نہ کرکے تیرے خوف سے دشمن کی زیب و زینت کی خواہان ہو اور شیر نر بھی اسکے ترس و بیم سے آہو بھی نہین آہو مادہ سے اپنے تسمے نکلوانے کا خیال کیا جاتا ہے توصبح صادق بیشک تیری خاص جنیبت کش ہے کہ جنیبت فلک ہے اسی سبب سے غلولہ زر اندودہ آفتاب کا روز اسکی پشت پر رکھتی ہے تیرے قلم سے نلک زمین کا ایسا سیدھا لگا سا ہمیشہ کو ہوگیا کہ سوا سے خم ابروے دلبر کے کہین کجی و خم کا نام و نشان نہ رہا ہمیشہ سے یہ غرض ہے کہ جو کچھ تیرے قلم نے آئین اہل زمین کے واسطے قائم کر دیے ہین ہمیشہ ہمیشہ یہی رہینگے نسخ و ترمیم کی انمین گنجائش نہین ہے ایسے جیسے تلے ہین دشمن تیرا ظاہر ایک بھرتی ہے بہت جلدی اسکو دفتر دنیا سے نکال دے کس واسطے کہ جب مطرب کا دف بھیگ جائے تو اسکی آواز ناخوش سے مجلس کا بے نوا و بیراگ ہی رہنا اچھا حشو و بار زمین فرد کے ساتھ کیسی بلیغ مناسبت ہے کہ یہ دونون بھی قسم مدات فرد حساب سے ہین اور دفتر اور دف ترکیا ہی خوب ہے دوسرا شعر متضمن باستفہام بطور مثال کے ہے یعنے کیسی بیموقع بات ہے کہ کوئی شخص اول تو گل دیکھے اور پھر کسیطرف خار پہ بھی نظر پڑ جائے اور جو سرمہ پانی پائے پھر وہ خاکستر آنکھون مین لگائے ایسا تو نہین ہونا چاہیے بس دشمن خار و خاکستر ہے آئندہ دعائیہ ہے یعنے عروس زہرہ کی جب تک جھنگ سیگون ماہ کی مہر سے وقت زرین آفتاب کو نیلی چادر فلک کے نیچے چھپائے جس سے مطلب یہ ہے کہ رات ہو اور ماہ و زہرہ طلوع کرین آفتاب چھپ جائے تب تک بزم ملک مین جام خورشید لی کا تیرے ہاتھ پر اور تاج سلطنت سر پر اور خلعت مغفرت کا جسم مین ہوے یعنے پہنے ہی رہے ان اشعار کے چوتھے شعر مین زر و بر دل آلوش لکھا ہے میری دانست مین زر و مخفف زرد کا ہے

در تعریف جام و بادۂ پادشاہ

قوله آن بدر شفق خور بین پروین ہمہ رخسارش ÷ در پنجہ مہ نو بین ہر لحظہ گرفتارش ÷ آن زورق دریا دل تا جز سوئے لب نرود ÷ ماہی بچگان باشند ہر سوے نگہدارش ÷ مرغیست کش از

دیدہ گاو رسہ زر ریزد ✤ زان رو سے چکان بینی خون از سر منقارش ✤ موج دل صد قلزم یکقطرہ
ز تاثیرش ✤ شمع لگن چارم یکذرہ ز انوارش ✤ از غایت بے آبی از دست رود ہر دم ✤ با آنکہ
نباشد جز آبکشی کارش ✤ از نرگس چشم با صد نسترن افروزد ✤ زان گل کہ درخت عقل
بے بر بود از خارش ✤ سہ حرف کہ نامش را است از جذر دہ ست اول ✤ برگیر یکے اول با چار بود
چارش ✤ تا غنچۂ پر نسرین با لالہ قرین گردد ✤ چون سرو خرامان شد در برگ چنار آرش ✤ ہر چند
میان خلق آگہیست مدام او را ✤ در مجلس شہ بارے بے مانشود بارش ✤ یہ قصیدہ بحر ہزج مثمن
ہے ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن **اللغات** بدر پیالہ شفق خور شراب سرخ پروین
حباب شراب پنج ماہ انگشت زورق کشتی خم دمراد پیالہ سو بتری آب ماہی بچگان انگشتان مرغ
صراحی گاو رسہ نام غلہ ہندی چینہ دگاو رسہ زر قطرات شراب کہ زعفرانی بھی ہوتی ہین اور ارغوانی
و ریحانی بھی شمع لگن چارم آفتاب بے آبی خشکی نسترن اشک گل شراب تا تعلیلیہ غنچہ دہن نسرین
دندان لالہ شراب برگ چنار دست آب ابر مدام شراب و ہمیشہ بار ہی حاصل کلام تا آب و شراب
مصنف **المعنی** یعنے اس بدر شفق خور کو جو پیالہ ہی شراب سرخ سے بھرا دیکھ تو کیسے رخسار اسکے
بالکل پروین ہو رہے ہین بسبب حباب شراب کے اور ہر لحظہ پنجۂ ماہ نو مین گرفتار ہی اور پنجہ وہی
پانچون انگلیان خمیدہ کہ پیالہ کو پکڑے ہوے ہین اور وہ پیالہ ایک کشتی خرد ہی مگر دل اسکا دریا سا
وسیع اور سمائیوالا ہی اور یہ کشتی سوائے لب کے اور کسیطرف جاتی ہی نہین اور ماہی بچے ہر طرف
اسکے نگہبان ہین ماہی بچے وہی انگلیان خمیدہ اور ظاہر کہ یہ کشتی وسط دریا کیطرف نہین چلتی لب ہی کیطرف
جاتی ہی بس لب مین ایہام بلیغ ہی اور ایک مرغ ہی جسکی آنکھ سے گاو رسہ زر کا جو زرد قطرات شراب کہہ ہین بہتے
ہین اسی سبب سے خون اسکی سر منقار سے ٹپکتا ہی یہ وہ پیالہ ہی کہ سیکڑون قلزم کے دل کی موجین
اسکی تاثیر سے ایک قطرہ برابر ہین یہ ایسا جوش و موج والا ہی اور چارم لگن کی جو شمع ہی
یعنے آفتاب اسکے انوار سے ایک ذرہ ہی بسبب نہایت بے آبی جیسا کہ مختلف ہی ہر دم بے اختیار
ہو تا ہی جو مراد اسکے ہر وقت خالی ہونے اور بھرنے سے ہی ہر چند کہ سوائے آبکشی یعنے آب

لینے اور پہونچانے کے اور کوئی کام اسکا نہین ہی اور حال یہ کہ ہماری نرگس چشم سے سیکڑون گل
نسترن کہ کنایہ سفید سفید آنسوون سے ہی ظاہر کرتا ہی اپنے اس گلسرخ سے کہ درخت عقل جا بجا
خار سے بے بار و بر ہو جاتا ہی پھر کوئی پھل نہین دیتا گلسرخ شراب سرخ اور ظاہر عقل شراب
سے معطل ہو جاتی ہی اور یہ مدہوشی ہی اس گل کا خار ہی اور اس پیالہ کے نام مین تین حرف ہین
ق د ح پس حرف اول ثو اسکا مجذور دہ کا ہی یعنے دس کا جو ضرب کرنے سے دس دسا ولیا تو ہوئے
یہی عدد قاف کے ہین پس قاف حاصل ہوا اور پھر اسی وجہ سے جسکے چار اور پانچ نہ عدد ہو سے
ایک کو اٹھا دے یعنے طرح کر تو آٹھ رہے جو حاے حطی کے عدد ہین اور حا حاصل ہوئی اور چار
کہ وہ دال ہی چار عدد دالی اسکو حا کا ہمسایہ کر جو قدح حاصل ہوا اور اسواسطے کہ غنچہ پر نسرین یعنے
دہن پر دندان لالہ کا جو شراب ہی قرین ہو جاے مثل سرو کے خرامان ہوا اور برگ چنار مین اسکو سے
کہ مراد پنجہ سے ہی اسلیے کہ برگ چنار بصورت پنجہ کے ہوتے ہین ہر چند کہ مخلوق مین مدام قدح باآب
ہی ای باآبرو بارے مجلس شاہ مین بے ہمارے اسکو بار نہین ہی اگر ہم نہون تو وہ بھی نہین ہو سکتا
آبست کیسا خوب ہی کہ قدح مین آب ہوتا ہی اور نیز بمعنی آبرو و مدام مین ایہام ہی بارے دوبارہ بمعنی
زائد با بمعنی آب برعایت قدح کیسا خوب ہی محشی نے ساتوین شعر مین سواے قدح کے لفظ
جام کا بھی نکالا ہی میری دانست مین سست و پر تکلف ہی

مطلع ثانی

قوله پروین زچه پنهان شد در لعل شکر بارش ✤ زنجیر که بست از شب گرد مه رخسارش ✤ از نرگس
بیخوابی آب بقم افشانم ✤ گر سبزه و مدروزی بر صفحهٔ گلنارش ✤ چون فرق سر شانه صد شاخ کنم
دل را ✤ گر یکسر مو بینم از وے شده بیزارش ✤ بر آئنه مه بین آشفته صف مورش ✤ پیچیده
بر آتش بین بازو و سیه مارش ✤ آهی که زنم چون صبح آلوده بخون باشد ✤ آندم که پدید آید بر آئنه
زنگارش ✤ دائم نشود چون گل از بند خود آزاده ✤ گر سنبل تر روید بر طرف سمن زارش ✤ بگذره
ز مهر او نقصان نشود در بدر ✤ آن روز که رو آرد بر صبح شب تارش ✤ اللغات پروین دندان

لعل لب شب خط و زلف و چشم چوب سرخ ہندی پتنگ سبزہ خط صفی خسار شاخ پارہ آئینہ روآتش
رخسار دو دو سیہ خط خون صبح باعتبار اسکے کہ شفق سے خون آلود ہی دم وقت وخون سمن زار یخ
صبح روشب تار خط المعنی پروین یعنے دندان کسو جہت اسکے لعل شکر بار لب مین پنہان ہوسے
ہین اور کسنے گرد اسکے ماہ سے رخسار کے زنجیر شب سے جو زلف ہی پہنائی ہی اور جس روز کہ سبزہ صفحہ گلنار
رخسار پر اسکے جمیگا تو مین اپنی نرگس یعنی چشم سے آب بقم جو مراد اشک خونین سے ہی بہاؤنگا
اس غم مین کہ اب بہار اسکے حسن کی خزان بدسنے پر آئی یعنی کہتے ہین کہ نہین اگر دل میرا ایک مو بھی
اس سے بیزار ہو تو مثل فرق سر شانہ کے سیکڑون شاخین یعنے ٹکڑے اس دل کے کرون جیسے
شانہ کے دندانے ہوتے ہین اسکے رخسار کہ مثل آئینہ ماہ کے ہین ان پر صفت مو کی کیسی آشفتہ
ہو رہی ہی کہ وہ خط ہی اور وہی رخسار کہ مثل آتش کے فروزان ہین آسیر و مومین کا بار سیاہ کیسا
لپٹا ہوا ہی زلف مین جو صبح کو ٹھنڈی سانسین مثل صبح کے لون تو خون آلودہ ہوتی ہین جیسے
آہ صبح کی خون آلودہ ہی باعتبار شفق جس وقت ہین کہ اسکے آئینہ رخسار سے زنگ ظاہر ہوا ور
آہین صبح کی تنفس اسکا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی والصبح اذا تنفس اگر سنبل تر جو مراد خط سے ہی
اسکے سمن زار رخسار کے گرد جمے تو مین جانتا ہون کہ جیسا گل بند سے آزاد ہی سنبل ہرگز کبھی ایسا
آزاد نہوگا غلام ہی اسکا ہو رہیگا یا جیسے گل اسکے بند رخسار مین گرفتار ہی ہو ز اسکا بندہ سنبل اسکے
خط کا بندہ ہی بنے گا آخر بدر کا یہ حال کہ جبدن اسکی صبح رخسار پر شب تار کہ وہی خط ہی ظاہر ہوگی
تو ذرہ بھر بھی اسکے مہر محبت مین نقصان و کمی نہوگی **قولہ** زلفش بسیہ روئے شد خصم شہ عالم ❊
کز کنگرہ خورشید آو بخت نگونسارش ❊ فرماندہ بحر و بر شاہنشہ دریا دل ❊ کز بذل سحاب آید
ہنگام سخا عارش ❊ بر باد سلیمان را آنروز توان دیدن ❊ کو را جولان باشد بر مرکب رہوارش ❊
چون دفتر گل باد اشد دائرہ سہ پارہ ❊ گر کاتب قلم ننہد سر بر خط اقرارش ❊ ای خسرو شیرین خط
بلبست سر کلکت ❊ مجنون بزنجیرست باد لہ غم زنارش ❊ بد گو بتو چون چوگان از خط تو سر تافت ❊
پابستہ در آہن بین چون صورت پرکارش ❊ **اللغات** خورشید رخسار عارش مرتد دائرہ فلک

ماہ کاغذ المعنی یعنے اُسکی زلف جو سیہ رو ہی مین جانتا ہون کہ یہ دشمن شاہ کی ہی یعنے ایسی ہی وہ سیاہ رو ہی جب تو اُسنے کنگرہ خورشید سے کہ فلک چارم ہی اسکو اوندھا لٹکایا ہی اور وہ بادشاہ حاکم بحر و بر کا ہی اور شاہنشاہ دریا دل ہی کہ اگر سخاکے وقت ایسی سخا کرے جیسی کہ ابر گوہر باری کرتا ہی تو اُسکو ایسی سخا سے نہایت ننگ و شرم آتی ہی کہ کچھ ہی نہین کی سحاب مین لفظ اسپ کیسا مناسب ہی حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا سب نے دیکھا ہوگا مگر اسکو اپنے گھوڑے پر سوار جولان کرتے نہین دیکھا ہی اُسدن حضرت سلیمان کو دیکھین جسدن یہ اپنے گھوڑے راہوار پر سوار ہو تو حال کھلے کہ اسکے سامنے بجمیع وجوہ سلیمان کی کیا کیفیت ہی اگر یہ نہ دائرے فلک کے قلم کیطرح سر اُسکے خط اقرار پر نہ رکھین اور مطیع اُسکے نہون اور جو کچھ اقرار بندگی و وفا کا ہی بجا نلائین تو دفتر گل کے مثل اُنکے دائرے سہ پارہ ہو جائین جو مراد پارہ پارہ سے ہی میری دانست مین اگر سہ پارہ کی جگہ سیپارہ ہوتا تو مبالغہ بھی زیادہ تھا اور کچھ مناسبت دفتر کی بھی ہوتی اب نہ معلوم کہ سہ پارہ کس مناسبت سے ہی مگر متن مین سہ پارہ ہی لکھا ہی پھر کہتے ہین ای ممدوح تو وہ خسرو شیرین خط ہی کہ ماہ جو مراد کاغذ سے ہی ایک مجنون پابزنجیر ہی بسبب غم رفتار کلک کے ایسی خوش رفتار ہی کاغذ کو مجنون رکاکت کے لحاظ سے کہا ہی اور سر کلک کو لیلی بنظر سیاہی ہی مراد سر کلک کے اور زنجیر سطور جس بگوئے چوگان کیطرح کہ چوگان کا سر بھی خمدار پھرا ہوا ہوتا ہی تیرے خط فرمان سے سر پھیرا اُسکو تو یہ جان لے کہ پرکار کیطرح دونون پاؤن اُسکے بستہ آہن کے ہین ضرور پاؤن اُسکے وابستہ آہن کے ہونگے جیسے کہ پرکار کے ہوتے ہین اور ظاہر کہ پرکار آہنی پا ہی اس شعر مین تغایر فرضی ہی یعنے ذات پرکار اور جسم پرکار اور قولہ آنرا کہ تپ کینت بگرفت بر و بالک ؞ تا بر طبق و فرخ شربت دہد از نارش ؞ تہر یکہ فلک دارد در سینہ نہان از تو ؞ بر خلق جہان گردد بر صبح مم اظہارش ؞ وجہی کہ عدد دارد وانیست ز نقد علین ؞ کز جزع عقیق افتد بر روے چو دینارش ؞ ماہ سر خرگاہت گو سر بہ فلک بر دست ؞ فرقے نبود بکمو از گنبد دوارش ؞ گردو ز سر تمکین داود سلیمان فر ؞ ہر بندہ کہ در دیوان عونی تو بود یارش ؞ بسیار بروز آرد شب ماہ سر کلکم ؞ تا شاہد مدح تو بشد

محرم اسرار فن ✤ تا شیشہ مینا را در دود سیاہ شب ✤ صد شمع برافروزد از ثابت و سیار فن ✤ صد مشعلہ محفوظ ہم افروختہ روز و شب ✤ در دودۂ اقبالت از حضرت جبار فن ✤ اللغات مالک فرشتہ موکل دوزخ طبق اطباب نار آتش و انار وجہ روزینہ و وظیفہ عین زر و چشم جزع مہرۂ سیاہ و سفید مشبہ بدیدہ عقیق اشک سرخ ماہ سر خرگاہ بادریشہ کہ مدور ہوتا ہی گنبد دوار سپہر شیشۂ مینا فلک دودہ خاندان ✤ کاجل المعنی جسکو کہ تیرے کینہ کی تپ چڑہی ضرور مالک موکل دوزخ کا اُسے دوزخ مین لیجائیگا تا موافق دوزخ کے اُسکو شربت نار پلائے نار کے لفظ مین کیسا لطیف ایہام ہی کہ انار کو بھی کہتے ہین اور فلک کو جو تیرے سبب سے اُس بدکو پر قہر ہی اور اُسکے سینۂ پرکینہ مین نہان اُسکا کیا بیان وہ تو ہر صبحدم تا ای خلق و جہان پہ عیان ہوجاتا ہی اور وہ اُسکو کیسی حدت و حرارت کے ساتھ ظاہر کرتا ہی کہ کوئی تاب نہین لاتا مطلب یہ کہ ظہور آفتاب بہی اظہار اُسکے قہر کا ہی دشمن کا تیرے بجز اُسکے کوئی راتبہ روزینہ نہین ہی کہ اُسکی آنکھون سے عقیق ای اشک خونی اُسکے روے زرد پچو دینار پر بہتے رہین یہی اُسکی وظیفہ نقد عین مین ہین عین اور وجہ اور جزع کیسے ابلغ ایہام ہین کہ وجہ منھ اور عین چشم اور جزع مہرہ وسفید کو بھی کہتے ہین جو مراد بدون سے ہی اور سوا اُسکے فافہم تیرے خیمہ عالی کا بادریشہ جسکا سر فلک تک پہونچا ہی خیال کیا جاتا ہی تو اسمین اور گنبد دوار چرخ مین بال بھر کا فرق نہین ہی دونون یکسان ہین پہر اصل خیمہ سے اس سے کیا مناسبت اور جو بندہ تیرے دیوان یعنے عدالت گاہ کا تیرے عون سے مدد پائے وہ از روے رتبہ کے داؤد سلیمان فر ہوجاے دیوان کے لفظ مین کہ جمع دیو کی بھی ہی بنظر لفظ سلیمان کیسا لطیف ایہام ہی ذکر حضرت داؤد کا بنظر زیادہ مبالغہ کے ہی کہ سلیمان لیا داؤد ہوجاے جو سلیمان کے باپ تھے یعنے جبسے شاہد تیری مدح کا محرم اسرار میری بسر کلک ہوا ہی تب سے بہت ہی بہت اسرار مدح کے سر کلک کا میرے روز پہ شب کو لاتا ہی یعنے تحریر کرتا ہی روز کاغذ شب مداد ماہ سر قلم ہندی قلم کی موبھ کہ گول ہوتی ہی آئندہ دعا ہے تابید سے یعنے جب تک کہ اس شیشۂ مینا سے فلک کیواسطے وہ دو سیاہ شب مین سیکڑون شمع ثابت و سیار کی

روشن ہوتی ہیں تیرے خاندان اقبال میں چاہتا ہوں کہ ایسی سیکڑوں مشعلیں برابر خیمہ رہیں
حضرت جناب وسے تو ایسا روشن اقبال ہو ۔

در مدح ممدوح خود و ذکر خیالات و تعریف محبوب

قولہ قطب تا آن کرد عزیمت سوے خط محور ❊ کا اژدہائیست بر دو باشی و یک مہرۂ زر ❊ قطب فیروزہ روا بر سر خط رفت ز ہوش ❊ راقص زر و قبا خفتہ بکام اژدر ❊ مار در جنبش و قطب از حرکت خالی ہست ❊ نعش از ان چرخ زنان کرد سر سہ دختر ❊ بستہ و یک پیکر نوزند در ایوان شمال ❊ ہمہ چون گوش دل آرام مرصع زیور ❊ در میان ہمہ سر حلقۂ این طائفہ قطب ❊ لیک از وے بنود تیرہ ترے یک پیکر ❊ حارس صومعۂ او شب و روز ندو خرس ❊ دور تر اکبر و نزدیک تر اصغر ❊ بر در بارگہ عزت او کیکاوس ❊ ہیچو چاوش نہادست کلاہی بر سر ❊ بر در مطبخ جاہش بکف بر ساوسی ❊ سر غولست بغایت کرہ و زشت نظر ❊ یہ قصیدہ بحر رمل میں ہے ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان **اللغات** قطب بہر سہ حرکت نام ستارہ کہ جسپر بنا مسجد کی رکھتے ہیں وسیدہ قوم عزیمت ارادہ و افسون محور نام خط کہ درمیان میں دونوں قطب کے ہے اژدہاے فلک ایک شکل ہے بصورت اژدہا مرکب اکتیس ستاروں سے مہرۂ زر ستارے اور یہ اژدہا قریب قطب کے ہے فیروزہ زرد فلک خط ہی محور راقص نام ستارہ جو کام اس اژدہا میں چار رکھتا ہے نعش جنازہ اور یہ چار ستارے ہیں بصورت چار پائی چرخ زن گردندہ بنات تین ستارے جنکو سہ ترکی کہتے ہیں انھیں کے سر پر نعش ہی بس یہ تینوں اور وہ چاروں مل کے بنات النعش کہلاتے ہیں اور ہمیشہ گرد قطب کے گھومتے ہیں دب خرس و دب اکبر و دب اصغر نام دو شکل ستارگان بصورت خرس کیکاوس نام بادشاہ و نام شکلی از ستارگان بصورت آدم چاوش نقیب و نام شکل حساوس نام ایک شکل کا بصورت جلاد کہ گویا سر آدمی کا کٹا ہوا اسکے ہاتھ میں ہے سر غول نام ایک شکل کا جو نہایت بدصورت ہے عربی راس الغول کرہ مکروہ المعنی اس قصیدہ میں بھی خیالات فلکی باندھے ہیں مناسبت حال اُن خیالات کے مثلاً قطب جنوبی و قطب شمالی دونوں کے درمیان

یعنی خط محور ہی اور عزیمت خوان بھی گرد اپنے خط کھینچتے ہین تا ہر گز ندو آسیب مار سے محفوظ رہین اور قرص اژدہا کی بھی قریب اس قطب کے ہی لہذا مصنف کہتے ہین کہ قطب نے جو عزیمت طرف خط محور کے کی ہو یہ سبب ہی کہ قریب اسکے ایک اژدہا ہی جسکے پاس اکتیس اشرفیان ہین اور یہ اژدہا اکتیس ستارون سے مرکب ہی عزیمت کا لفظ مناسب اژدہا یہان بمعنی ارادہ کے ہی اور جب یہ قطب کہ وہ اسبز فلک کی اوڑھے ہوے ہی سر خط پر گیا یعنے وہان آسنے جگہ پائی تو بیہوش ہو گیا اہ یعنی بیحرکت جیسا کہ مشہور ہی قطب از جا نجنبد حالانکہ راقص کو اسی اژدھے کے منھ مین جین سیہ سیتے دیکھا تاہم بیہوش ہو گیا زرد قبا اسکو باعتبار چمک دمک کے کہا ہی اور عجیب حال ہی کہ مار تو جنبش کرتا ہی اور گردش اور قطب حرکت سے خالی محض بیحرکت اور قریب اسکے جو بنات النعش ہی باوصف النعش اور جنازہ ہونے کے تین دختر کے سر پر گرد اسکے گھوم رہی ہی اور طرفہ یہ کہ جملہ اکتیس شکلین اس شمال کے ایوان مین ہین سب نور مجسم ہین اور سب ایسی زیبا و خوش جیسے کسی دلارام کے گوش مین زیور مرصع ان سب مین سر حلقہ اس گروہ کا قطب ہی سو اسکا یہ حال کہ اس سے تیرہ تر کوئی بیکر نہین ہی یہ سب سے زیادہ تیرہ ہی اور ظاہر کہ قطب سب ستارون مین خفیف و کم نور ہی اور یہ بھی ہی کہ اسکے صومعہ کے دب اکبر اور دب اصغر دو نگہبان بھی ہین کہ رات دن اسکی نگہبانی مین ہین چنانچہ دب اصغر تو اس سے بہت ہی نزدیک ہی دب اکبر دور ہی لیکن گھومتے اسکے گرد رہتے ہین حارس اسیکے ہین اور اسکی عزت کی جو بارگاہ ہی اسکے دروازہ پر کیکاؤس جیسا کہ یہ بھی ایک شکل بصورت آدم کے ہی مانند نقیب کے کلاہ سر پر رکھے حاضر رہتا ہی اور نیز اسکے جاہ کا جو مطبخ ہی اسکے دروازہ پر برساوس کہ یہ بھی ایک شکل بصورت آدم جلاد کے ہی سر غول کا ہاتھ مین لیے جو نہایت مکروہ اور نظر مین بدصورت ہی اور یہ شکل بھی قریب قطب کے ہی متن مین مطبخ خاص لکھا ہی میری دانست مین مطبخ خاص قطب کا کوئی نہین البتہ استعارۃً مطبخ جاہ کہا جاوے تو بہتر ہی جیسے اوپر بارگاہ عزت کہا ہی قولہ بشیر و پیر جدے راہنماے قبلہ ٭ عابدی را کہ شود کعبہ نباشد رہبر ٭ ہر یکے دوختہ بر خرقہ خود چند نوست ٭ ہمچو باخفیہ ندارند ز راز یکدیگر ٭ گرد سر حلقہ خود جملہ مریدان ز اخلاص ٭

گشتہ رقاص ردا شان زپلاس اخضر ٭ بردر بار جلال احدی شیخ و مرید ٭ ہمہ صوفی دم و دوانی قدم و فرمانبر ٭ ہمہ در معرفت کنہ کمالش حیران ٭ ہمہ در منزلت عز و جلالش مضطر ٭ ہمہ در میکدہ خاص وصالش بیخواب ٭ ہمہ در تبکدہ مہر جمالش بیخور ٭ شب و روز ند ثنا خوان خداوند جہان ٭ صبح و شامند دعاگوے خداوند بشر ٭ اللغات جدی بالفتح بزغالہ و نام ایک برج کا بصورت بزغالہ کے ٭ بضم جیم و فتح دال و یاے مشدد و مخفف نیز نام ستارہ جسکو قطب بھی کہتے ہین درست اشرفی وہی ستارے ردا چادر و نام ستارہ پلاس اخضر جامۂ گندہ سبز مراد فلک حیران یکسو نگرندہ منزلت عتبہ بیخواب کہ آنکہ نہ بیچے بیخور بیخورش المعنی یعنے سب ستارون کا پیشوا و پیر جدی کہ جود بھی قطب ہی بنا اُس عابد کا کہ جسکا قبلہ کیطرف کوئی راہبر ہوئے اور واقعی قطب سے قبلہ کو پہچانتے ہین ہر ایک ظاہر برملا اپنے خرقون پر اشرفیان ٹانکے ہوئے نہ ہماری طرح کہ ایک دوسرے سے نیز چھپاتے ہین خرقہ ستارون کا آسمان اور اشرفیان جسم ستارگان بتغائر فرضی اور ذات اُنکی علیحدہ یہ سب مرید یعنے ستارے اپنے سر حلقہ کے گرد کہ قطب ہی سب رقاص ہین اور چادر انکی موٹے کپڑے سبز سے جو فلک اخضر ہی ردا مین لطیفت ایہام ہی کہ نام ستارہ کا بھی ہی اور دروازہ جلال حضرت واجد احد کے کیا پیر و کیا مرید سب صوفی دم و دوانی قدم ای ثابت قدم و فرمانبردار اور سب اُسکے کنہ کمال مین ایسے حیران کہ پلک نہین مارتے سب اُسکے مرتبۂ عز و جلال مین مضطر کہ لحظہ بھر قرار نہین سب اُسکے میکدہ وصال خاص مین بیخواب کہ آنکھ نہین میچتے اور سب اُسکے تبکدہ مہر جمال مین بیخورش اور ظاہر ستارے بیخواب و خور ہین اور رات دن ثنا خوان خداوند جہان کے اور صبح شام دعاگو خداوند بشر کے۔

مطلع ثانی

قولہ تا نبات لب تو رستہ نشد گرد شکر ٭ کام من تلخ چو ساغر نشد از خون جگر ٭ حلقۂ زلف ترا دائرہ مہ بکمند ٭ نقطہ لعل ترا عقد ثریا در بر ٭ بستہ شور تو مشہور بقسم منطق ٭ نرگس شوخ تو معذور باقسام نظر ٭ گر سر زلف تو زنجیر نبستی برماہ ٭ بہ تسلسل نکشیدی بجہان دور قمر ٭ ای لب

میوش تو ساغر جان را لائق ÷ وے شب سرکش تو گوشہ مہ را درخور ÷ یہ ستارہ بشود آخر و زرخ بدر
ز مہر ÷ کہ برآید عقب آشفتہ برآ گرد سحر ÷ لعل دُرپاش تو ہمچون لب خسرو شیرین ÷ مشک گل پوش
تو چون خامہ شہ ماہ سپر ÷ حاکم مشرق و مغرب کہ بنشد برامام ÷ برسر جملہ سلاطین جہان شد داور ÷
شام دربارگہش ہندو کلہ ریز قبا ÷ صبح دربارگہش رومی زرین مغفر ÷ **اللغات** نبات خط
شکر لب دائرہ مہ رخسار نقطہ دہن ثریا دندان منطق گویائی شب زلف مہر رخسار خور لائق و
آفتاب مشک خط گل چہرہ امام خلیفہ کلہ ریز باعتبار ستارگان صبح زرین مغفر بنظر آفتاب **المعنی**
یعنے جب تک سبزہ تیرے لب کا گرد لب کے بجا میرا دہن بھی خون جگر سے مثل ساغر کے تلخ ہوا اب
یہ سبزہ تلخ و ناگوار ہی تیری زلف کا حلقہ دائرۂ ماہ کو جو تیرے رخسار ہین کمند مین پہانسے
ہوئے ہی اور نقطہ یعنے دہن لعل تیرا ثریا کو بغل مین دبائے ہوئے ہی یعنے دندان کہ وہ خود ثریا
کی لڑی ہین پستہ نمکین تیرا جو دہن ہی قسم گویائی کے ساتھ مشہور ہی ورنہ خاص پستہ ہی ہی شور
کہنے مین مبالغہ نہایت نمکینی کا ملحوظ ہی اور نرگس شوخ ای چشم شوخ تیری اقسام نظر مین معذور
ہی یعنے جیا ہے کوئی مرے جاہے کوئی جیئے وہ مرفوع القلم ہی اگر سر زلف کا تیرے ماہ کو جو رخسار
ہین زنجیر سے نہ باندھتا نہ روکتا تو دور قمر کا جہان مین تسلسل کو نہ پہونچتا یہ رخسا ہی فلک پر جاکے
کام ماہ کا کرتے ای محبوب تیرے لب جی وش ای سرخ قابل اسکے ہین کہ اسی مَے کو ساغر جان مین بھرا
جاسے اور جان اس مَے کی ساغر بنے اور شب ای زلف سرکش تیری درخور گوشۂ ماہ ہی سکے ہی کہ
ماہ پر پڑی ہو جیسے کہ پڑی ہی ابھی تو بدر خوب پر فروغ و تابان ہی مگر اُس روز بسبب محبت کے
رخ اسکا پر ستارہ ای پر از قطرات اشک ہوگا کہ جس روز تیری صبح رخسار کے گرد شب یعنے خط
دیوانون کیطرح ظاہر ہوگی بدر خواہ ماہ چاردہ خواہ مصنف تیرے لعل ای لب دُرپاش کہ دُر اسکا
کلام ہی مانند لب خسرو کے شیرین ہین خسرو کا شیرین کلام تھا اسیواسطے اُسکو پرویز کہتے ہین
جو معنی غربال شکر کے ہی اور مشک تیرا ای خط گل پوش جو چہرہ ہی مانند خامہ شاہ کے ماہ سپر یعنے
ماہ کو طے کرنیوالا ماہ کا غذ سپردن طے کردن کے معنے مین بھی ہی اور وہ شاہ حاکم مشرق و مغرب کا ہی

موافق حکم امام ای خلیفہ وقت کے اور تمام سلاطین جہان پر حاکم ہی تمام اُسکے مرتبہ کی ایک ہندو
غلام نگہبر قبا ہی باعتبار ستارون کے اور صبح اسکی بارگاہ مین ایک ترک رومی زرین مغفر ہی مغفر
یعنی آفتاب قولہ پادشاہی کہ بجز تخت و سریرش نبود + برسر عرش اگر جلوہ کند روزی خور + آفتاب
بجز رای منیرش نبود + گرہمی رابشب چاردہ بینی انور + آفتابیکہ بجز کلک دبیرش نبود +
گر نبات شکر آلودہ چکاند عنبر + قصر ش آن چرخ کہ بر کنگرہ برجش عقل + عرصہ ہفت سما یافت کلاہ
یک اختر + ای چو خورشید سرادق زدہ بر اوج فلک + وی چو شمشیر زدہ بحر کف موج گہر +
اندرین دم کہ ز جور فلک شیشہ نہاد + ہمچو جامند نگون غرق مدام اہل ہنر + ذرہ دارند پریشان
و ہوا خور فضلا + صبح وارند شستہ جلا بر سر خور + ہر دو دیدہ نتوان رخ عیسی دید + چار گشتہ ہمہ را
گوش سوی نغمہ خر + عمر دیگر از زدن زید ہمیرد ہرگز + مبتدا را نکنند از سر آن حال خبر + اللغات
نبات شکر آلودہ قلم باعتبار تحریر مضامین شیرین عنبر سیاہی خور خورش و آفتاب نغمہ خر آواز جاہل
و خر چوب رباب وغیرہ نیز ہندی گھوڑیہ جسمین تار باندھتے ہین المعنی اور وہ ایسا پادشاہ ہی
کہ اگر کسی روز آفتاب سر عرش پر جلوہ کرے جیسا کہ اب فلک چہارم پر جلوہ کرتا ہی تو وہ آفتاب نہوگا
اس پادشاہی کا تخت و سریر ہوگا سوا اسکے اور کچھ نہین بھلا عرش پر آفتاب کا مقام کب ہی اور
وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر تو چودھوین شب مین ماہ انور کو روشن دیکھے تو وہ اُسکی رای منیر ہی
ہوگی سوای رای منیر کے اور کون ایسا روشن ہی اور وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر کسی نبات شکر
آلودہ یعنی قلم سے عنبر ٹپکے تو وہ اُسکے دبیر کی کلک ہوگی بجز اُسکے اور کسکو یہ بات حاصل ہی
مناسبت شکر کی عنبر و عود سے یہ کہ انمین شکر ملا کے جلاتے ہین تا زیادہ بودے قصر اُسکا ایک
چرخ ہی اور ایسا چرخ کہ عقل نے جو اُسکے کنگرہ برج کو تعقل کیا تو مندہ ان ہفت آسمان کو ایک اختر
سے بھی کم پایا ہر چند کہ آسمان پر بیشمار اختر ہین آیندہ اشعار قطعہ بند ہین یعنی ای ممدوح تو وہ
عالیمقام ہی کہ تو نے سراپردہ اپنا مثل خورشید کے اوج فلک پر برپا کیا ہی اور تو وہ ہی کہ تیرے کف
نے جو فیض بخشی مین مثل بحر کے ہی شمشیر کیطرح موج گوہر کی اُٹھائی ہی جیسے شمشیر سے موج جوہر کی

یا تشنہ ہی یہ ایسا وقت ہی کہ اسوقت مین فلک شیشہ نہاد کے ظلم سے جملہ اہل ہنر جام کے مانند خون مین ڈوبے ہوئے ہین یعنے نہایت ہی غم والم مین شیشہ نہاد اس سبب سے لیتا ہر بصورت آب حک ہی اور محض خشک سے آب دبے فیض فاضلونکا یہ حال کہ ذرہ کے مانند پریشان ہین اور ہوا خوری بیخورش اور جاہلون کی یہ کیفیت کہ صبح کیطرح خور پر بیٹھے ہوئے ہین یعنے خورش پر خور مین کیسا ایہام اللطف ہی اگر ایسا کوئی سخنور ہو جیسے حضرت عیسی کہ اسکے سخن سے جانین تازہ پائین تو اسکی طرف دونون آنکھون سے ہرگز نہ دیکھین اور اسکے رخ پر پوری نظر نہ ڈالین اور اگر نغمہ خر کا ہو یعنے جاہل کا تو دو کانون کے چار کرلین کہ یہی فی زمانا ہورہا ہی عمرو زید کو واسطے ترکیب کلام کے لاتے ہین اگر زید کے مارنے سے عمرو بالفرض مرہی جاے تو ہرگز اسحال سے بعید سے مبتدا کو بھی خبر نہ کرین ہر مبتدا کی خبر کرنے سے کچھ اندیشہ ضرر و مضرت کا مطلق نہین ہی مگر ایسے اخفاے جرائم مین مشغول ہین کہ اس ہیجان کو بھی نہ جتائین متن مین پریشان و ہوا جو لکھا ہی میری دانست مین ہوا خور ہی

در مدح سلطان محمد شاہ تغلق متضمن توصیف بہار و محبوب

قولہ چون رفت سوے ماہی از اوج چشمہ خور + در آب خشک مارا بین آر آتش تر ٭ زان پیش کاسمان ز اطباخ صبح بنہد + بر ہفت خوان گردون یک طاسک معصفر ٭ زان پیش کاسمان ز احیا چرخ دوز زد + بر خرقہ کبودش یکپارہ مزعفر ٭ خورہا سیاہ چشمان وقت سپیدہ جامی + کز جرعہ خاک مجلس پوشد لباس احمر + دریا میان زورق صدبار موج خون زد ٭ بر پشت ماہیانش یکدم ستوے لب آور ٭ روشن دلان ندیدہ یکذرہ تفاوت + از آفتاب گردون تا آفتاب ساغر ٭ آہوے آتشین رو چون برہ در بر آرد + کافور خشک گردد با مشک تر برابر ٭ شب زنگیست گریان آئینہ الیست بر کف + صبحست ترک خندان دستار زر بر سر ٭ یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن **اللغات** ماہی برج حوت تو لوبھی نام ایک برج کا ہی آب خشک پیالہ آتش تر شراب طاسک طاس خورد معصفر سرخ رنگ مجموع مراد آفتاب سے

یارۂ مزعفر آفتاب خوزا مرخو دن سے سیاہ چشم معشوق سپیدۂ صبح د ۱ یا شراب زورق کشتی
شراب ماہیان انگشتان آفتاب ساغر شراب آہوے آتشین آفتاب بره برج حمل کافور خشک
روز مشک تر شب گریان باعتبار کواکب و شبنم آئنه قمر و ستار زرد آفتاب **اللغات** یعنے اب
وقت آغاز بہار کا ہی کہ آفتاب برج دلو سے طرف برج حوت کے گیا لہذا ایسے وقت مین میونوشی
کا لطف ہی لہ جرم آب خشک مین جو پیالہ ہی آتش ترای شراب ہمارے سامنے لا اور قبل اس سے
کہ باورچی صبح کا اس نہفت خوان پر ایک کٹوری سرخ رنگ رکھے کہ وہ آفتاب ہی جو صبحکو ایام
سرما مین سرخ ہوتا ہی طباخ صبح کو باعتبار آفتاب کے کہا ہی کہ بصورت قرص و کلیچہ کے ہی شعر بعد
اور اُسکے بعد کا اور یہ تینون مربوط ہین اور اس سے پہلے کہ خیاط چرخ کا آسمان کے خرقۂ نیلگون
پر ایک ٹکڑہ زرد رنگ کہ آفتاب ہی ٹانکے یعنے طلوع آفتاب سے قبل صبح ہی صبح سیاہ چشمون یعنے معشوقون
کے ساتھ ایسا جام شراب سرخ کا نوش کر جسکے گھونٹ سے خاک مجلس کی لباس سرخ پہنلے یعنے
سرخ ہوجائے میونوشون کا قاعدہ ہی کہ اول مین قدرے شراب زمین پر ڈالدیتے ہین کیا تجکو
خبر نہین کہ دریا نے کشتی مین جو شراب و پیالہ ہی سو دفعہ خون کی موج اٹھائی تجکو بھی لازم ہی
کہ پشت ماہیو نپر جو اُنگلیان ہین ایکدم کو تو جام لب کیطرف لا یہ وہ جام ہی کہ روشن دلون صاف
سینہ نے آفتاب گردون اور اس آفتاب ساغر مین ذرہ بھر بھی فرق نہین کیا ہی دونون کو
برابر رکھا ہی کہ دونون ایک ہین آفتاب بمعنی شراب کے بھی ہی بعد اسکے جب آہوے آتشین آفتاب
کو برہ اپنے بغل مین لے لیگا یعنے آفتاب برج حمل مین جائیگا تو کافور خشک یعنے دن اور مشک تر
ای رات دونون برابر ہوجائینگے رات ایک زنگی گریان ہی باعتبار ستارون یا قطرات شبنم کے
آئنہ ہاتھ مین لیے کہ ماہ ہی اور صبح ایسی ہی جیسے کوئی ترک خندان زرد پگڑی باندھے کہ یہ دستار
آفتاب ہی قوله نگہ بخت ادہم شب زین پلنگ بر پشت + چون بست شاہ مشرق ہرای زر بہ شقر +
ای زلف عنبر بیت شمشاد لالہ پرور + عناب شکر بیت لعل و درست در بر + و لہاسے
شهد بختاں بر یاقوت زیستہ تست + تا آن نبات سبزت رستست گرد شکر + در عنبر تو لالہ در بستہ تو لولو

در غنچهٔ تو نسرین به تحجیّهٔ تو آذر ٭ چون سرو برآ اے تازه نهال خوبی ٭ تا عاشقان بیدل بینند
سرو در بر ٭ روزیکه سر بر آرد شب از کنار ماهت ٭ بر روے بدر بینی غلطان هزار اختر ٭
آنسر شکسته زنگی از سرکشی بچین شد ٭ بر گرد روم صف زد از زنگبار لشکر ٭ اللغات ادهم اسپ
سیاه زین پلنگ اے ابلق باعتبار کواکب شاهِ مشرق آفتاب ہر آیماز اشقر اسپ سرخ و سپید
شمشاد قد لاله رخسار عناب لب و در دندان شور بخت عشاق پسته دهن نبات خط سبزه و مصری
شکر لب عنبر زلف لاله رخسار پسته دهن لولو دندان غنچه دهن نسرین دندان تحجیه تا المراد دندان
آذر لب بر لعل و میوه شب خط ماه رخسار بدر مصنف و ماه چارده اختر اشک سر شکسته زلف
چین زلف روم رخسار المعنی گھوڑا سیاه شب کا استعمال ہے کہ زین پلنگ اُسکے پشت پر کھنچا
ہوا تھا یعنے زین ابلق جیسا کہ جسم پلنگ کا ابلق دو رنگ ہوتا ہے یہان مراد ستارون سے ہے
وه ادہم جسوقت کہ شاه مشرق نے اپنے اشقر پر ساز باندھا یہ ادہم بھاگ گیا بیان گذرنے
شب اور صبح ہونیکا ہے اے محبوب زلف عنبرین تیری شمشاد و لاله پرور ہے اور عناب شکرین لب
تیرے لعل و در دندان لئے ہوے ہین شمشاد و لاله پرور بدینوجہ کہ زلف سر سے پا تک ہے
اور قد تیرا شمشاد پس اسکی پرورنده اور لاله رخسار کہ اسپر بھی پڑی ہوئی ہے سوا اسکے شمشاد
کے پھول کو زلف و خط سے بھی تشبیہ کرتے ہین سو یہ اُس تشبیہ کی خود پرورنده ہے دل شور بختون
یعنے عاشقون کے تیرے پستہ سے جو دہن ہے بھن رہے ہین جیسے کہ نبات سبز اے خط سبز گرد تیرے
شکر کے جما ہے شور کا لفظ برعایت پستہ کہ اسکو روغن مین بھون کے نمک سے کھاتے ہین ہر طرح مناسب
نبات مین برعایت شکر کے ایہام ہے تیرے عنبر مین لاله ہے یعنے زلف مین رخسار اور تیرے پستہ مین
لولو اے دہن مین دندان اور تیرے غنچہ مین نسرین کہ یہ بھی دہن و دندان سے مراد ہے اور تیرے تحجیہ مین
آذر ہے یعنے دندان پر لب سرخ جس سے مقصود یہ ہے کہ عنبر و رخسار وغیره جو اس شعر مین مذکور
ہین بالذات وہی ہین نہ بالصفات و تشبیہ میری تمنا ہے اے تازه نہال خوبی کہ تو سرو کیطرح میری
بر مین آجانے تو عاشق شب بر سرو کو بر مین دیکھے ورنہ مشہور یہ ہے کہ سرو بے بر ہوتا ہے سرو در بر کیسا

بلیغ ہی ذو معنیین کہ سر و کو بغل تین دیکھین اور نیز مجمل ہین جسدن کہ شب یعنے خط تیرے ماہ رخسار کے کنارون سے ظہور کرے گا تو بدر کے منھ پر ہزارون اختر غلطان دیکھیگا جو اشک ہین بدر مستنفف و ناہ دونون ہو سکتے ہین سر شکستہ زنگی زلف کا کہ اپنی سرکشی سے جبین کو گیا جو چہرہ محبوب کا ہی اور یہان گرد روم کے لشکر زنگبار نے صف آراستہ کی یعنے روم کو گھیر لیا قولہ سرحد نیم روز ست شام خطا تو از جبین ✤ خورشید نیم روز ست روئیت چو راے داور ✤ بہرام نسل رستم ادریس فضل عیسی ✤ اقلیم بخش احمد کشور کشاے حیدر ✤ بر آستان جاہش جبریل خویشتن را ✤ صد سالہ راہ دیدہ از کائنات برتر ✤ ای ہفت طاق طارم بر آستانت مدغم ✤ وے پنج شاخ دریا در آستینت مضمر ✤ ای بندۂ خلیفہ در پیش تخت بخت ✤ نائب ہزار خاقان حاجب ہزار قیصر ✤ ای مادح جنابت مفتی چار ملت ✤ وے خادم رکابت مخدوم ہفت کشور ✤ از خامۂ کمالت یک نم ہزار دریا ✤ وز نامۂ جلالت یک خط ہزار دفتر ✤ در رزم تیغ بہرام از حملۂ تو چوبین ✤ در بزم ساغر خور با ساقی تو در خور ✤ گر بر خط نفاذت نہ دائرہ نگردد ✤ حاک باد نقطۂ قطب از حرف خط محور ✤ رایت چو رایت افراخت در شاہراہ ہیجا ✤ مہ خاک کرد بر سر از دست آن تگاور ✤ **اللغات** بہرام نام جد شاہ طارم ہفت طاق افلاک مدغم ہندی گھسا ہوا مندرج شدہ پنج شاخ دریا باعتبار انگشتان دست مضمر پوشیدہ چار ملت حنفی شافعی مالکی حنبلی بہرام چوبین نام پہلوان سردار لشکر ہرمز کہ نہایت لاغر اور خشک اندام تھا اسلیے کہ چوبین وچوبینہ لاغر اندام کو کہتے ہین نہ دائرہ نہ فلک رایت اول رائتور ایت جھنڈا تگاور بکاف فارسی و تازی نیز اسپ **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ ای محبوب تیرے خط کو جو ایک شام چین رخسار سے عیان ہی خیال کیا جاتا ہی تو ایک سرحد نیم روز کی ہی نیم روز اس اعتبار سے کہ یہ خط وسط مین دونون رخسار کے ہی اور نیم روز نام ملک رستم برعایت شام و چین کہ یہ بھی ملک ہین اور غرابت یہ کہ نیم روز مین شام اور صورت کو تیری جو دیکھتا ہون تو یہ خیال کیا جاتا ہی کہ آفتاب نیم روز کا ہی جو عین اُسکے کمال کا وقت ہی اور ایسا روشن وتابان جیسے رائے حاکم وقت کی جو ممدوح ہی اور وہ ممدوح رستم بہرام نسل ادریس عیسی اور ادریس فضل اور احمد اقلیم بخش اور

حیدہ کشور کشا ہی سب مقلوب الاضافۃ ہین اور اگر بالا انفراد بعطف تقدیری معطوف معطوف علیہ ٹھہراؤ
تو بھی ممکن ہی جاہ اُسکا ایسا عالی آستانہ ہی کہ جبرئیل جب وہان پہونچے تو حد کائنات سے سو برس کی
راہ مین بڑھکر آپکو دیکھا یا وصف اُس تیز بالی وقت پرواز کے جیساکہ شدید القوی ذو مرۃ اُنکی
صفت ہی سخت قوتی والا اور صاحب قوت ای ممدوح تو وہ عالی محل ہی کہ سقف ہفت طاق کی
تیرے آستانہ مین مدغم ہی یعنے گھسی ہوئی جیسے مدغم در مدغم فیہ اور وہ دریا کہ جسکی پانچ شاخین ہین
یعنے ہاتھ سو تیری آستین مین چھپا ہوا ہی اور ای ممدوح تو بمقتضاے طاعت و انقیاد کے خلیفہ وقت
کا تو بندہ بن رہا ہی مگر تیرے بخت بلند کے تخت کے سامنے خاقان جیسے ہزار نائب ہین اور قیصر
جیسے ہزارون حاجب اور ای ممدوح تو وہ باشرع ہی کہ ہر چہار ملت کے مفتی یعنے حنفی شافعی مالکی
حنبلی کے مداح تیری جناب شریعت مآب کے ہین اور جو مخدوم ہفت کشور کے ہین وہ خادم تیری
رکاب سعادت نصاب کے ایک چکیدگی تیرے خامۂ کمال کی برابر ہزار دریا کے ہی اور ایک نقطہ
تیرے نامۂ جلال کا مقابل ہزار دفتر کے ہی ایسی شرح وبسط کے اُسمین گنجائش ہی بہرام جو بڑا پہلوان مشہور
ہی اُسکی تیغ تیرے حملہ سے چوبین ہی یعنے کاٹھ کی محض بیکار اور بہرام چوبین نام پہلوان سرلشکر ہرمز
کا بھی ہی پس چوبین اس رعایت سے نہایت لطیف ہی رزم کا تیری یہ حال ہی اور بزم کی تیری یہ
کیفیت کہ ہر ساقی مہر افروز رہان کا اس لائق ہی کہ اُسکے ہاتھ مین ساغر آفتاب کا ہو اب ساقی کے
حسن کو لحاظ کیا جاے جملہ افلاک تیرے خط فرمان نافذ پر سر نہا دیئن بر تقدیر اگر یہ اُس خط پر سر کھین
اور مخالفت ہون تو خدا کرے نقطہ قطب کا کنارۂ خط محور سے حک ہو جائے اور انتظام اس دائرہ
کا بگڑ جائے راستے تیری ایسی روشن ور زین ہی کہ جب اسنے شاہراہ لڑائی مین جھنڈا اپنا بلند کیا تو
ماہ نے اُس نگاوز کے سبب سے خاک اپنے سر پر ڈال لی تا اُسکے سامنے نہون کہ لائق مقابل
ہونے کے نہین ہون یا محو کی صورت بنائی اور گرد خاک کی بشفقت سے مہر و ماہ چھپ بھی جاتے
ہین یا یہ مین خیال کہ اس خاک سے روشن ہو جاؤن یا رشک و حسد سے قولہ آن ابر برق سیرت
آن باد کوہ صورت ماہ آن نار بحر پیکر روان آب خاک گستر بکران و زین خاصیت آب روان و گلبن

نیل و در سرایت کوہ روان و محشر ٭ نعل براق رزمت ابروے شاہ مغرب ٭ دود چراغ بزمت
روے عروس خاور ٭ در خوابگاہ خلقت ذات تو بود مقصود ٭ تحریک نہ پدر را بالاے چار مادر ٭
گر عدل تو نبودی این پنج شوے مطرب ٭ با قطب جمع گشتی در مرکز سہ خواہر ٭ جز صورت سعادت
گر چرخ ہیأت آرد ٭ ہم حقہاش لشکنت ہم پردہاش بر در ٭ مقطع طلب نمودم سر پیش داشت حکمت
در شعر ہا کم افتد مقطع ازین نکوتر ٭ تا زیر بال طوطی طاؤس شب نارا ٭ ہر صبح در ربایہ عنقاے
زرد شہپر ٭ بادا چو طائر قدس در صید گاہ ہیجا ٭ پرواز باز چترت بالاے چرخ اخضر ٭ اللغات
برق بسیرت باعتبار تیزروی باد کوہ صورت باعتبار جثہ شاہ مغرب آفتاب عروس خاور آفتاب نہ پدر افلاک
چار مادر عناصر اربعہ پنج شوے مطرب زہرہ کہ لولی فلک ہے پنج شو پنج ستارہ سیارہ سواے آفتاب
کہ مونث سماعی ہے جمع گشتی ای جفت میشد سہ خواہر سہ ستارہ متصل قطب طوطی فلک طاؤس شب نما
قمر عنقاے زرد شہپر آفتاب طائر قدس جبریل ہیجا جنگ المعنی تیرے گھوڑے کی صفت ہے کہ وہ گھوڑا
تن توش مین تو ابر ہے اور بنظر تیزی کے برق ہے اور صورت مین تو کوہ ہے اور روانگی مین ہوا
بخیال تندی و تیزی کے تو نار ہے مگر بحر کا پالا ہوا اسلیے کہ اکثر گھوڑے دریائی بھی ہوتے ہین اور ہے
آب بلحاظ رفتار بے تکان کے لیکن خاک کستر بھی ہے یعنے دھول اڑا نیوالا واضح ہو کہ گھوڑے
کی آب و آتش دونون کے ساتھ صفت کرتے ہین باعتبار نرم روی و تند رفتاری کے
گھوڑا تیرا یکران ہے ای مخصوص بیکران اور زین بھی اُسکا خاص تیرے ہی واسطے دونون مخصوص
تیرے لیے اور ایسے جیسے آب روان اور گلبن اور سبیل تیرا ایسا جیسے کوہ روان اور دروازہ تیرے
مجلس اکا محشر بشدت انبوہ مخلوق اس شعر مین لف و نشر مرتب ہے نعل براق تیرے رزم کا
ابروے شاہ مغرب یعنے آفتاب کا ہے ایسا بالا سیر ہے اور چراغ بزم کا تیری ایسا روشن کہ جسکا دھوان
صورت عروس خاورنی ہے یعنے خورشید کی ایک مدت سے جو یہ نہ پدر افلاک کے بالاے چار مادر
عناصر کے حرکت و جنبش کر رہے تھے اور ذات تیری خوابگاہ خلقت مین بھی اس حرکت سے
مقصود انکا تیرا ہی ظہور تھا کہ تو پیدا ہوے عدل تیرا عالم علوی و سفلی سب مین موثر ہے اگر موثر نہوتا

تو زہرہ مطرب و لولی فلک جسکے پانچ شوہر ہین قمر عطارد مریخ مشتری زحل سوا شمس کہ یہ خود مونث
ہی قطب کے ساتھ مرکب بنات ہین کہ وہ نعش ہی کب کی جمع اور جفت ہو گئی ہوتی اگر چرخ مشعبدہ
دوّار سوا صورت سعادت کے اور کوئی ہیأت ظہور مین لائے تو یہ تجھسے زبردست تو نہین
ہی آخر زیر دست ہی تو اسکے ڈبے بھی توڑ ڈال اور پردے بھی پھاڑ ڈال صفحہ دست و ہیأت اور حقے
اور پردے یہ سب لفظ برعایت بازیگر کے ہین جو چرخ کی تشبیہ مین لاتے ہین آور نیز ہیأت ایک
علم ہی بیان افلاک و انجم مین پردے اسکے ظاہر حقے مہر و ماہ آپ کہتے ہین مین نے مقطع اس قصیدہ
کا جو ڈھونڈھا تو تیرے دشمن نے میرے سامنے سر رکھدیا کہ اسکو مقطع کرین مین نے بھی اس مقطع کو
اختیار کیا کہ اس سے زیادہ اچھا مقطع کب کسیکو ملیگا آیندہ دعا تا بیہ ہی جب تک کہ طوطی فلک
کے پرون تلے سے طاؤس شب نما کو کہ ماہ ہی شب مین نمودار ہونے والا ہی صبح عنقا زرد شہپر
آفتاب کا اٹھالیجاسکے اور چھین چھین لے باز تیرے چتر کا صیدگاہ جنگ مین روح القدس
کیطرح ہمیشہ بالاے چرخ اخضر پر پرواز مین رہے

در تعریف آفتاب

قولہ چو شاہباز سحر باز کرد شہپر نور ٭ بسوے غرب غراب ظلام کرد نفور ٭ سراے دہر شد الحان
سراے سرتاسر ٭ زبس خروش خروس و نواے ناے طیور ٭ چو تیر تیر ظلام از کمان چرخ انداخت ٭
ز ترس ترس زرہ اندودہ تیغ یعنی ہور ٭ دریدہ زہرۂ زہرہ چو دہر دہرۂ زر ٭ نمودہ جنبش جنبش را
چو مغفر فغفور ٭ بہ نہ راہ فرارہ فرارہ زد شہ زنگ ٭ چو توقہ کلہ شاہ چین نمودہ ز دور ٭ زسہم
تیغ منوچہر چہر مہر گرفت ٭ قبول رونق اقبال شام راہ فتور ٭ سپہر تیغ زرہ اندودہ میزند ہر صبح ٭
ز مہر ماہ سلاطین و آفتاب صدور ٭ یہ تعریف بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن و فعلان اللغات شاہباز آفتاب غراب زاغ ظلام بفتح تاریکی اول شب
تیر عطارد کمان چرخ برج قوس چرخ کمان و آسمان ترس سپر ہور بواو مجہول آفتاب دہرہ بروزن
بہرہ نام خربہ دستہ دار و شمشیر دودمہ دہرۂ زر آفتاب ہند مغرب کہ مقام تاریکی کا ہی فرارہ فرارہ

بکسر گریزان گریزان فرار بکسر گریختن تمغہ تکمہ کلاہ شاہ چین آفتاب المعنی جب شاہباز سحر نے کہ آفتاب ہی شہپر اپنی جو اُسکی شعاع ہی کھولی غراب تاریکی کا طرف غرب کے نفور ہوا النفور بالفتح گریزیدہ و بضم گریختن غرب غراب صنعت اشتقاق ہے سراے دہر کی اس سرے سے اُس سرے تک بالکل سراے الحان ہوگئی اسقدر شور مرغون کا ہوا اور ناے طیور سے نوا بڑا آمد ہو گئی خروش خروش تجنیس خط نوا و ناے تجنیس زائد تیر نے کہ عطارد ہی تیر تاریکی کا کمان چرخ سے پھینک دیا بسبب خوف سپر اور تیغ زر اندود آفتاب کے کہ سپر اُسکی ذات اور تیغ زراندود شعاع اُسکی ہی اور دہر نے جبھہ دہرہ زر کا جو مثل مغفر فغفور کے چمکتا تھا کہ یہ بھی مراد آفتاب سے ہی جبش جبش کو دکھایا تو زہرہ زہرہ کا پھٹگیا اور عطارد زہرہ یہ دونون اکثر صبح کو طلوع بھی کرتے ہین جبش تاریکی مغفر فغفور روشنی روز زہرہ زہرہ تجنیس ناقص دہر دہرہ تجنیس زائد جبش جبش تصحیف اور جسوقت کہ تکمہ کلاہ شاہ چین کا دور سے نمود ہوا تو شاہ زنگ نے گریزان گریزان جو مراد ماہ سے ہی ہند کیطرف کہ عبارت مغرب سے ہی اور مقام تاریکی راہ لی متن مین شہ زنگ کو سہ زنگ لکھا ہی اور خوف تیغ مہر سے جسکا چہرہ منوچہر کیطرح پُر فروغ وضیا ہی رونق اقبال شام نے راہ فتور وستی کی پکڑی یعنے شام کے اقبال مین بےرونقی ہوگئی اور فتور پڑگیا اور وجہ یہ ہی کہ سپہر بسبب مہر و محبت شاہ سلاطین اور آفتاب صدوزرای بالانشینونکے جو ممدوح ہی

ہر صبح تیغ زراندود اپنی ظاہر کرتا ہی مہر کے لفظ مین کیسا ایہام ہی

در تعریف کنیزک گلچہرہ و توقع الشام جہت قیمت آن از ممدوح خود

قولہ بباغ ملک یمینم سگلے ببار آمد ✤ کہ پیش عارض او ماہ شرمسار آمد ✤ ز مہر مشتری او شدم کہ آن مہ را ✤ نجوم زیر دو یاقوت آبدار آمد ✤ کمند طرہ او بر کنار لالہ تر ✤ چہ سنبلیست کہ از باد بیقرار آمد ✤ خدنگ غمزہ او در خم کمان ابرو ✤ ستارہ ایست کہ در ماہ نو بکار آمد ✤ سواد خال رخش در بیاض دیدہ من ✤ چو زنگییست کہ بر طرف لالہ زار آمد ✤ چو پستہ گشت دل شور بخت من بریان ✤ چہ تنگ شکر او لعل در نثار آمد ✤ شکستہ شد دل خورشید ہمچو مہ بدونیم ✤ بدست بدر درانم کہ آن

نگار آمد ❊ بچنگ طرہ اودل جہان مقید شد ❊ کہ از سراچہ دل نالہاے زار آمد ❊ چو شاخ مردمی
ثمر و امتحان در باخت ❊ بسا حسن در انتش دو سہ بار آمد ❊ قرار بیعہ بصد حیلہ بست بر نصد ❊
اگرچہ قیمت آنماہ صد ہزار آمد ❊ زفیض مکر نقش حقہ عقیق دہان ❊ صدف مثال ثمر از درّ
شاہوار آمد ❊ یہ قصیدہ بھی بحر مجتث میں ہے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلن
یا فعلان المثانت ملک یمین بکسر میم اصطلاح فقہا میں کنیز و غلام کسواسطے یمین بمعنی غلبہ کے
ہے اور غلام کنیز غلبہ اسلام سے ہاتھ آتے ہیں اور غلام و کنیز زر خرید نیز بار میوہ مشتری خریدار
نجوم دندان یاقوت لب لالہ تر رخسار سراچہ خانہ کوچک شاخ شاخ درخت شاخ مردمی آنت تناسل
بیعہ فروخت بدان میں باقسمیہ ہے المعنی یعنے میرا کنیز و غلام کا جو باغ ہے کہ ہر ایک اوگین سمن رو
سمن بو ہے اسمین ایک گل اور بار ور یعنے جوان آیا اور ایسا گل جسکے عارض سے ماہ شرمندہ و خجل
ہوتا تھا میں اسکی مہر و محبت سے مشتری اسکا ہوا اسلیے کہ وہ تھی ہی ایسے ماہ کہ نجوم اسکے دو یاقوت
آبدار کے تحت میں تھے جو دندان ہیں اور دو لب میں چھپے ہوئے طرہ اسکا مثل کمند کے کنار لالہ تر کو
جو رخسار ہیں گھیرے ہوئے تھا اور جیساکہ سنبل کو ہوا پریشان کر کے بکھیر دیتی ہے ایسے ہی
وہ طرہ چہرہ پر اسکے بکھرا ہوا تھا اور خدنگ اسکے غمزہ کا جو خم کمان ابرو میں لیس تھا ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک ستارہ ہے جو ماہ نو میں کسی صنعت سے آیا ہے سواد اسکے خال کی میری آنکھ
کے بیاض میں ایسی آتی تھی اور آنکھ میری اسکو ایسا جانتی تھی کہ یہ زنگی ہے جو لالہ زار کے کنارہ
کہ مراد رخسار سے ہے پھر رہا ہے میرے بخت شور کا دل مثل پستہ کے بریان ہو گیا کسواسطے کہ تنگ سا
شکر اسکی جو کنایہ دہن سے ہے لعل در نثار تھے یعنے وہ لعل جسپر در نثار کیے جائین اور پستہ کو اکثر
بھون کے نمک مرچ سے کھاتے ہیں اور ایسی رشک خورشید کہ جسوقت وہ بدر کے ہاتھ لگی آفتاب
کا دل مارے حسرت کے ماہ کیطرح دو ٹکڑے ہو گیا کہ کاش یہ میرے ہاتھ آتی اور ماہ ایک وقت
مین دو نیم ہو بھی چکا ہے آن حضرت کے معجزہ سے میرا دل اسکے طرہ کے پنجہ میں ایسا پھنس گیا کہ
دل کے سراچہ سے نالے زار [illegible] نکلنے لگے جب میری شاخ مردمی سے کہ مراد آلہ تناسل سے ہے

بازی امتحان کی اُس سے کھیلی تو اُسکی بساط حسن مین نقش دو کا تین دفعہ آیا یعنے دو سو بائیس خرچ کے ہوے چنانچہ یہ رقم اُسکی ہی ۲۲۲ کہ اسمین نقش دو کا تین دفعہ ہی آخر بڑے حیلون سے بیع اُسکی نوسو روپیون پر ٹھہری اگرچہ قیمت اُسکی بوجہ خوبی کے لاکھ روپیہ تھی اسواسطے کہ فیض بازدست آہی سے ڈبہ اُسکے عقیق دہن کا صدف کیطرح خورد درشاہوار سے بھرا ہوا تھا پھر نوسو کیا چیز تھے محشّی نے ملک یتیم کے معنے مین دست راست لکھا ہی یہ تو یمین کے معنے ہین اب نہ معلوم لفظ ملک کو کیا جانا سمجھا ہی یا گریز کی ہی **قوله** بدان خدا کہ در دامن فلک زعطاش + ہزار تنگہ زر ہر شب آشکار آمد + بنعل سم سمندت کہ پیش گوہر او + درست مغربی شرق کم عیار آمد + کہ بدر بدرہ چو بکشادنیم حاصل شب + کہ بو دضعف گل آندم کہ در شمار آمد + ہوای وجہ زرم روی زرد کرد چنان + کہ نقد عین روان گشت و درکنار آمد + ولے بوقت سحر گہ کہ رومی خندان + گرفتہ خنجر زر سوے زنگبار آمد + ندای ہاتف غیب از سرادقات جلال + بگوش ہوش من خستہ دلفگار آمد + کہ روے زر دمکن بدرو قلب باغو دوار + کہ وقت تربت شاہ کامگار آمد + **اللغات** بدان مین با قسمیہ ہی تنگۂ زر کواکب بنعل مین بھی با قسمیہ تا ضمیر سمندت کی راجع بہ بادشاہ درست اشرفی و درست مغربی شرق آفتاب کم عیار کھوٹا بدر مصنف وماہ چار دہم بدرہ بالفتح ہمیان ہوا خواہش نقد عین اشک چشم روان جاری ورایج رومی خندان آفتاب خنجر زر شعاع زنگبار شب **المعنی** قسم ہی اُس خدا معطی کی جسکی عطا سے ہر رات ہزارون تنگۂ زر کے دامن فلک مین ہوتے ہین یعنے دامن اُسکا بھر جاتا ہی چنانچہ ظاہر ہی کہ وہ کواکب ہین ہزار سے مراد کثرت ہی نعدد معین اور قسم ہی نعل تیرے سمند سبک سیر کی کہ جسکے گوہر کے مقابل یہ اشرفی زر مغربی ای خالص شرق کی جو آفتاب ہی نہایت کھوٹی اور بہت ہی کم عیار ہی ہر چند کہ جملہ معدنیات اسی سے فیضیاب ہین یہ دو لوازم شعر شمار قسم ہین آیندہ جواب قسم کہ بدر نے جو اُس ماہ کی قیمت دینے کو بدرہ کھولا تو نیم حاصل ہوا ای نصف اور جسوقت مین مین نے شمار کرکے رکھا تھا تو دونا گل کا تھا نکتہ یہ ہی کہ نیم کے سو عدد ہین اسکا نصف پچاس ہوے اور گل کے بھی پچاس عدد ہین جسکا دونا سو ہوے

اور جب گگن کے دوسرے سے نصف حاصل ہوسکے تو وہی پچاس ہوسکے ہین تو خواہش زر مین تھاہی یہ کیفیت دیکھنے کے میرا منھ زرد ہوگیا اور ایسا رونے لگا کہ میری آنکھون کا نقد جو اشک ہے جاری ہوکر میری کنار تک آیا لیکن صبح کیوقت جب رومی خنزان آفتاب کا خنجر زر لیے زنگبار پر جو شب تاریک ہے آیا یعنے صبح ہوئی تو ندا ہاتف غیب کی پردون جاہ و جلال رب العزت سے میرے کان مین آئی کہ اے بدر منھ زرد مت کر اور بہر اسباب نہو دل ٹھکانے رکھ کہ اب وقت پرورش شاہ کامگار کا آیا وہ تیری پرورش کرے گا خاطر جمع رکھ قولہ خدایگان سلاطین و دین محمد شاہ ✣ کہ بحر پیش کفش ساقط اعتبار آمد ✣ شہ ستارہ سپاہ آفتاب ماہ کلاہ ✣ کہ آسمان لقبش ظل کردگار آمد ✣ فلک جنیبت خاصش شد است از سر مہر ✣ کہ آفتاب بر و زین زرنگار آمد ✣ بنا سے قلعہ جاہش چنان رفیع افتاد ✣ کہ قعر خندق او برج و حصار آمد ✣ نہاد افسرے از شاہوار مرواریدہ ✣ کہ او بہ بندگی شاہ حلقہ وار آمد ✣ بحلقہ کہ سران گوش استماع نہند ✣ چو نعل اسپ شد این دانہ گوشوار آمد ✣ اللغات جنیبت اسپ کوتل آنہ سر مہر اے از راہ محبت و عشق حلقہ مجلس المعنی یعنے وہ پادشاہ کامگار کون ہے وہ ہے جو صاحب و سردار پادشاہون دین کا ہے یعنے محمد شاہ کہ جسکی کف جود کے سامنے دریا سا فیاض پایۂ اعتبار سے گر گیا کہ یہ کب ایسا جود کر سکیگا اور وہ پادشاہ ستارہ سپاہ ہے جسکی حد و شمار نہین اور ایک آفتاب ہے جسکا تاج ماہ منیر اور وہ ہے جسکو لقب ظل کردگار کا آسمان نے دیا ہے یہ آسمان عالیشان نہایت مہر و محبت سے خاص کوتل گھوڑا اسکا ہے جسپر زین زرنگار آفتاب کا کھنچا ہوا ہے اسکے مرتبہ کا جو قلعہ ہے اسکی بنیاد ایسی بلند رکھی گئی ہے کہ یہ نو حصار فلک کے باوصف ایسی علو و رفعت کے اسکی خندق کے قعر ہین جو حد و رجہ پستی خندق کا ہے اور جب وہ یعنے آسمان حلقہ انگشتری کیطرح اسکی بندگی مین جھکا اور خم ہوا تو تاج مروارید شاہوار کا پایا جو آفتاب ہے جیسے انگشتری خم ہوکے تاج نگینہ کا پاتی ہے اب اس مجلس مین جہان سردار لوگ کان استماع دہ سمجھنے کی رکھتے ہین اور ایسے استماع سے بے بہرہ نہین ہین یہ اشعار میرے انکے کانون کا ہر دانہ

گوشوارہ ہی اوی زیب و زینت دہندہ جیسے نعل اسپ شاہ سے اُسکی زیب و زینت ہو رہی ہی
اور حلقہ بگوش ہین آس مصرع مین یکہ او بہ بندگی الخ حلقہ دار بود او کو حلقہ دار بدال لکھا ہی ای
حلقہ دار اور نیچے معنے غلام کے میری دانست مین دار بود او ہی ورنہ معنے ٹھیک نہین ہوتے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ مشتمل بر خیات

قولہ صبح عنقائیست سیمین مرغ زرین در دہان ✤ شام ورقائیست مشکین بیضہا در آشیان ✤
جام بیت دان زین زر بر صہوۂ شہباے روز ✤ رخش ہمت زین جہانِ بیوفا بیرون جہان ✤
پیشدستی کن بگیر آئینۂ ساغر بکف ✤ صبح اینک در قفا آئینہ دارد چون نہان ✤ خشت زرین
گر برافتاد از سر فیروزہ خم ✤ جام مالامال مہر از ساقی وحدت ستان ✤ جیب خود بر بوے مہرش صبح و گل
کروند چاک ✤ ہر دو زان بر گریبان گوے زر بست آسمان ✤ شب سیہ دل بود گریان روے چون
بدگوے شاہ ✤ زان بزخم تیغ خورشیدش برون کرد از میان ✤ یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان
اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات مرغ زرین آفتاب ورقا کبوتر
و فاختہ بیضہا کواکب صہوہ پشت شہبا سفید رخش اسپ آئینہ آفتاب در قفا ای پنہان در شب
خشت زرین آفتاب فیروزہ خم فلک گوے زر کنایہ از آفتاب و زہرہ گریبان باعتبار ستارگان
و شبنم المعنی صبح ایک عنقا سیمین یعنی سفید رنگ ہی جسکے منھ مین مرغ زرین دبا ہوا ہی کہ وہ آفتاب
ہی اور شام ایک کبوتر سیاہ ہی جسکے بیضے آشیانہ فلک مین رکھے ہوے ہین کہ وہ کواکب ہین اور یہ
جو شہباز روز کی پشت پر زین زر آفتاب کا رکھا ہوا ہی یہ عاریتی ہی نہ اسکی ملکیت آخر شب مین نہین ہوتا
لہذا تو اپنے رخش ہمت کو اس جہان بیوفا سے باہر نکال لیجا اسمین دل مت لگا تو پیشدستی کر اور آئینۂ ساغر
کا ہاتھ مین لے قبل اس سے کہ صبح جو ابھی آئینہ اپنا تاریکی شب مین چھپائے ہوے ہی ظاہر کرے یعنے قبل از
طلوع فیضان صبح سے فیضیاب ہو جا اور خشت زرین یعنے آفتاب اگر اس فیروزہ خم فلک سے گر جاے
یعنے غروب ہو جاے تو تو جام مالامال مہر کا ساقی وحدت سے لے اس مہر سے اپنی شب روشن کر مطلب یہ کہ شب
بیداری و عبادت مین بسر کر تو دیکھتا نہین کہ صبح اور گل دونون نے اُسکی بوے مہر پر اپنا گریبان چاک کیا ہی

کہ اسکے صلہ مین آسمان نے زر کی گھنڈی دونون کے گریبان پر ٹانکی ہی کہ وہ آفتاب ہی یا زہرہ جو صبح کو طلوع کرتا ہی اور گل مین زر ورد جو بصورت چھوٹی چھوٹی گھنڈیون کے ہوتا ہی رات جو ایک سیاہ دل اور گریبان صورت تھی مانند بدگو نے شاہ کے سیاہ دلی تو شب کی ظاہر اور گریبان روے بلحاظ شبنم یا کواکب کے اسی سبب سے خورشید نے اپنی تیغ شعاع کی زخم سے باہر نکال دی کہ کیون مشابہ اُس بدگو کے ہوئی میان کے لفظ مین کیسا ایہام ہی اور جہان بفتح جیم اور جہان بکسر جیم تجنیس ناقص اور صنائع بدائع اشعار مین بہت ہین فافہم **قولہ** سایہ چتر سیاہ آل بہرامست مہر ✤ لاجرم بگرفت نورش عرصۂ ملکِ جہان ✤ آفتاب ملک دین مولیٰ امیر المومنین ✤ بندۂ امر خلیفہ پادشاہِ انس وجان ✤ حلقہ در گوش غلامش ہم سپہر و ہم نجوم ✤ چشمۂ نوش احترامش ہم زمین وہم زمان ✤ ای اداے قدر تو عنقاے گردون اجنحہ ✤ وسے ہماے چتر تو طاؤس سدرہ آشیان ✤ سدۂ قصر ہمایونت کہ چرخ اعظم ست ✤ تکیہ گاہ آفتاب وسجدہ گاہ اختران ✤ حلقۂ درگاہ یا جاہت چو عرصہ عرصہ داد ✤ جا وے نہ دائرہ یک نقطہ آمد درمیان ✤ از مقام خود برآمد عرش پانصد سالہ راہ ✤ تا نہد در بارگاہت روے خود بر آستان ✤ **اللغات** مولیٰ آقا و غلام مناسب بندہ حلقہ در گوش غلام اجنحہ جمع جناح بمعنی بازو ہا عرصہ داد ای پیش کردہ جاوے نہ دائرہ فلک نہم **المعنی** یعنے یہ آفتاب جو عالمگیر ہی اور نور اسکا تمامی عرصہ جہان کو گھیرے ہوے یہ وجہ ہی کہ چتر سیاہ جو آل بہرام کا ہی جسکی اولاد ممدوح ہی اُسکا سایہ آفتاب ہی اب سایہ کہنے مین آفتاب کو دونون باتین ہین نورانیت چتر کی کہ آفتاب اُسکا سایہ ہی اور اسقدر نورانی اور نیز وسعت چتر کی کہ آفتاب باہمہ بزرگی ادنی سایہ ہی اور وہ پادشاہ آفتاب ملک دین کا ہی کہ اُس سے ملک دین کا روشن ہی اور سب کا آقا اور مومنون کا حاکم لیکن خلیفہ وقت کے حکم کا بندہ اور تمامی جن وانسان کا پادشاہ گویا سلیمان اپنے عہد کا یہ سپہر اور نجوم جو تمامی عالم پر غالب وقوی ہین سب اُسکے ایک ادنی غلام کے غلام و مطیع ہین اُسکا تو کچھ کہنا ہی نہین اور یہ زمین و زمان کہ اعظم آیات اللہ سے ہین چنانچہ قرآن مجید مین بہت جگہ خدا تعالےٰ

نے اپنی اظہار قدرت مین خلق السموات الارض فرمایا ہی ان دونون نے اُسکی عزت واحترام
سے ایک جرعہ پالیا ہی اور اکثر امرا مینوشی کے وقت قدرے شراب یا جرعہ زمین پر ڈالدیتے ہین
اور یہی موقع ہی کہ کہا ہی للارض من کاس الکرام نصیب اے ممدوح تیری قدر کا جھنڈا ایک عنقا ہی
کہ کسیکو ایسی قدر نصیب نہوئی اور یہ گردون تیز بال محیط عالم اُس عنقا کے بازو یعنے جیسے
یہ گردون محیط عالم ہی تیری قدر بھی سارے جہان کو گھیرے ہوے ہی اور تیرے چتر کا ہُما ایک
طاؤس ہی جسکا آشیانہ سدرہ ہی کہ وہ فلک ہفتم پر ہی اور حد معاملات دنیا کی کہ معاملات دنیا
کا فلک ہفتم سے آگے گذر نہین ہی اور تیرا قصر ہمایون ایسا بلند و رفیع ہی جسکا آستانہ چرخ
اعظم ہی ای چرخ نہم جسکو اہل شرع عرش کہتے ہین کہ وہ تکیہ گاہ آفتاب کا اور سجدہ گاہ سب ستارون
کا ہی مجموع خانی مین مین نے لکھا دیکھا کہ فلک چہارم پر ایک دریا ہی بحر المسجور نام اور اُسمین
کشتی ہی اُسپر یہ آفتاب سوار ہی ستر ہزار فرشتے اُس کشتی کو کھینچ کے مشرق سے مغرب اور مغرب
سے مشرق لیجاتے ہین اور ہر صبح کو زیر عرش لاتے ہین یہ وہان سجدہ کرتا ہی حضرت رب العزت
سے اسکو نور عطا ہوتا ہی اور آفتاب ہی سے سب ستارے نور پاتے ہین اسی سبب سے تکیہ گاہ
آفتاب و سجدہ گاہ اختران کہا ہی اور اُسکی بارگاہ باجاہ ایسی وسیع و فسیح ہی کہ جب اُسکے در کے
حلقہ نے کہ کیا ہی ہوتا ہی اپنے میدان و عرصہ کو عرضہ کیا یعنے ظاہر کیا تو حاوی نہ دائرہ فلک
کا جو فلک نہم ای عرش اعظم ہی محیط جملہ افلاک پر اُس حلقہ کے عرصہ مین ایسا معلوم ہوا جیسا دائرہ
مین ایک نقطہ اور اُسکی بارگاہ ایسی باعلو و رفعت ہی کہ عرش عظیم نے چاہا کہ اُسکے آستانہ پر منھ
اپنا رکھون تو اسکو اپنا مقام چھوڑ کے پانسو برس کی راہ اور جانا پڑا جب اُسکے آستانہ کو پایا

در تعریف مرد متورع و طالبان درگاہ الہ

قولہ ہر کہ غواص لجۂ خرد ست * قیمت افزای در جان خود ست * عاقلان نقص خویشتن جویند *
گوش کن کین حدیث معتمد ست * نہ پدر راز چار مادر عصر * در کنار حدوث ننہ ولد ست *
جملہ سرمست غفلتند یکے * طالب وصل ذات لم یلد ست * لجد آنکس کہ باغ دنیا خواست *

ای موحد سرا سے تو لحد ست + چکنی طارم مقرنس چرخ + کہ خراب ہے او بیک لکد ست + بر سر بام چرخ یا بے مکوب + زانکہ نہ چرخ سقفت بعید ست + دل عاشق سرا چہ کل نیست + کارگاہ جلالت صمد ست + خانہ دل بناے لم یزلیست + نہ بر آوردہ ابست وجد ست + دل فاسق خزانہ حق نیست + گلخن دیو دآتش حسد ست + ہر کہ در کوے عشق زد قدمے + شہسوار ممالک ابد ست +

یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان الفاظ لحد درپا نقص کمی نہ پدر نہ فلک چار مادر چار عنصر ستہ ولد موالید ثلاثہ حیوانات نباتات جمادات کیے ہے مراد ولی اللہ مقرنس عمارت خمیدہ و رنگ برنگ ومنقش و بلند لم یزل ای قدیم برآوردہ ہندی اٹھایا ہوا گلخن بالضم آتشخانہ حمام اور بھڑبھونجی کا بھاڑ اور کسورا لمعنی جو شخص کہ غواص لجہ خرد کا ہے یعنے ہر بات کو خوب سوچ سمجھ کے کرتا ہو وہ اپنی ہی جان کی کہ ایسا در بے بہا ہے بہا ہے قیمت و قدر بڑھاتا ہے خواہ معاملہ دنیوی ہو خواہ اخروی جو عاقل ہین اپنے نقص کو ڈھونڈھتے ہین کہ ہم مین کیا نقصان ہے تا ازالہ اسکا کرین یا یہ کہ کمی مراد خاکساری وکسر نفسی سے ہو تفوقیت و مزیت دوسرے پر تو اسبات کو میری خوب کان لگا کے سنلے کہ نہایت ہی معتمد ہے تو خیال نہین کرتا کہ تیری جو اصل ہے یعنے حدوث خود اسمین کمی ہے کسواسطے کہ آباے علوی تو نو ہین اور امہات سفلی چار اور ولد انکے تین ای موالید ثلاثہ پھر تو مزیت و فوقیت کیون ڈھونڈھتا ہے بس سب سے کمتر بنا رہ یعنی جو دیکھتا ہون تو ہم سب غفلت مین مست ہو رہے ہین اور طالب دنیا کے ہین مگر جو اہل اللہ ہین وہ طالب وصل ذات لم یلد کے ہین کہ جسنے نہ کسیکو جنا نہ اسکو کسینے جنا نہ اسکا کوئی کفو و ہمذات دوسرے مصرعہ مین حروف روی دال ہے تقطیع سے متحرک ہو گیا بس اختلاف حرکت ماقبل کا کچھ مضائقہ نہین ہے لحد وہ تخص ہے کہ باغ دنیا کا طالب ہے بس ای موحد تو خوب سنلے کہ تیرا گھر لحد ہو اور لحد سے یہ لحد ظاہری مراد نہین ہے بلکہ موتوا قبل ان تموتوا کی لحد ای موحد تو طارم مقرنس چرخ کو لیکر کیا کریگا یعنے اگر یہ طارم مقرنس ملجاے یا مثل اسکے تیرا گھر منقش رنگ برنگ اور دراز بس بلند ہو تو کس کام کا دونون بے ثبات

دبقرار وہ ایک لات مین صور کی فنا ہوگا اور اسکے لیے لات حوادث کی موجود ہی اگر بام چرخ پر چڑھ جائے اور ایسا عالی رتبہ ہوجائے تو بہت سا کو دے مست دیکھا کہ ہر نہ سقف چرخ کی بیعمد ہین کوئی ستون انکا نہین ہی لہذا محض بے اعتبار البتہ جو اسکے عاشق ہین انکا دل سراچہ آب و گل کا نہین ہی وہ کارگاہ بزرگی و کبریائی حضرت صمد کا ہی اس کارگاہ مین بڑے بڑے کارخانے اسکی عظمت وجلالت کے جاری ہین اسواسطے کہ خانہ دل ولی اللہ کا بنایا ہوا لم یزل کا ہی نہ یہ وہ گھر ہی کہ کسیکے باپ دادے کا بنایا ہوا ہو اور انسے اسنے میراث پایا ہاں جو فاسق ہی اسکا دل خزانہ حق کا نہین ہی خزانہ بمعنی مخزن کے بھی ہی یہ فاسق کا دل تو ایک گلخن ہی آتش حسد کے دودسے سیاہ بس جسنے کہ عشق کی گلی مین قدم رکھا جان لو کہ یہی شہسوار ممالک ابد کا ہی ابدیت اسکو حاصل ہوئی فنا سے برطرف ہوگیا جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا شعر ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما ✤ قولہ نزد عقل آزماے شعبدہ ایست ✤ ہرچہ در جوف نیلگون رصدست ✤ آسمان شیشہ ایست سرگردان ✤ کاندران شیشہ پارہ زبدست ✤ بت شیرین لقاست بکر ہلال ✤ ادہم از مہر خورد و تاہ قدست ✤ حور زرین قباست شاہد خور ✤ لیک از آہ صبح زرد خدست ✤ سبب فعل علت اولی ✤ نہ قیاسیست بلکہ مجتہدست ✤ دیدۂ گاو روشنست وہنوز ✤ چشم موسی زخاک دررمدست ✤ پایمالست ہر کجا کہ سرست ✤ نیک حالست ہر کجا کہ بدست ✤ خر بزرین جلست وعیسی را ✤ جامۂ روز عید از نمدست ✤ بار کونست جملہ کار جہان ✤ تا بحدیکہ ماوراے حدست ✤ از کیے باشگونیش دان اینکہ ✤ گل درو پنجہ است ونیم صدست ✤ **اللغات** عقل آزما دانا رصد مراد بلندی نیلگون رصد فلک زبد ہندی جھاگ مراد زمین سے لقا بکسر دیدن مہر دوستی و آفتاب خور آفتاب وخورش علت اولی بعد التعالے مجتہد اپنی طرف سے کوئی بات کرنیوالا گاو گوسالہ سامری جسکو قوم موسی پوجنے لگی تھی رمد درد چشم سر سردار باشگونہ واژگونہ یعنے الٹا **المعنی** یعنے جو آدمی کہ عقیل وفہیم ہی اسکے نزدیک جو کچھ جوف اس نیلگون رصد فلک مین بھرا ہی بالکل ایک شعبدہ ہی کہ

دراصل کچھ نہیں ہوتا اور نظر مین آتا ہی محشی نے رصد کے معنے چشم داشتن لکھے ہین معنی لیکن یہان تو نہین بلکہ مجازا بمعنی بلندی کے معنے ہین اس رصد سے جو نجم سابق ستارہ شناسی کے واسطے بلند پہاڑ پر پانسو گز کا اونچا چبوترہ بناتے تھے آیندہ شعبدون کا بیان ہی کہ یہ آسمان جو نظر آتا ہی ایک شیشہ سرگردان ہی جیسے شعبدہ باز شیشہ یا انڈے مین پارہ یا شبنم بھر کے آفتاب مین رکھتے ہین اور وہ گھومتا ہی بسبب حرارت و کشش آفتاب کے اور اکثر اڑ بھی جاتا ہی اور یہ زمین زبد یعنے قدرے جھاگ ہین منقول ہی کہ جب سوا ذات خدا تعالے کے کچھ نہ تھا تو آب تھا خدا تعالے نے آپ پر نظر کی اسکے نظر کرنے سے آب مین جوش آیا اور جوش سے بخارات اٹھے وہ منجمد ہو کے آسمان ہو گئے اور جو اس جوش سے جھاگ پیدا ہوئی وہ جمکے زمین ہو گئی چنانچہ پانی کا ہونا قبل ہر شی سے آیۂ کریمہ سے ثابت وکان عرشہ علی الماء اور آسمان کا بخارات سے ہونا کلام انوری سے ظاہر شعر مقدرے نہ بآلت بقدرت مطلق ٭ کند ز شکل بخارے چہ گنبد ازرق ٭ اور پھیلایا جانا زمین کا قول سعدی رح سے شعر چنان گسترانید فرش تراب ٭ چو سجادۂ نیکمردان بر آب ٭ اور دیکھو بکر ہلال کی کیسی ایک معشوق شیرین لقا ہی اسکو محبت نے آفتاب کیطرف کیسا خمیدہ اور دوتا کر رکھا ہی شاہد آفتاب کا کیسا ایک حور زرین قبا ہی سو اسکو آہ صبح سے جو اسکی جدائی مین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیتی ہی زرد رخسار کر رکھا ہی الغرض یہ تو سب تفصیل اسکی قدرت کے ہین جنسے لوگ باتین بناتے اور نکالتے ہین مگر ہی یہ کہ علت اولی جو اسکی ذات پاک ہی اسکے افعال کے سبب قیاسی نہین ہین سب مجتہد ہین یعنے جیسا اسکے دل مین آتا ہی ویسا کرتا ہی عقل و قیاس سے وہ جدا ہین چنانچہ فرمایا یفعل اللہ ما یشاء کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی دیکھو گاو سامری کی پرستش قوم موسی نے اختیار کی تھی اور بیان مختصر اسکا یہ کہ بعد غرق ہوجانے قبطیون کے مال کثیر انکا غنیمت مین ملا سامری نے کہ بڑا ساحر تھا وہ مال سب بنی اسرائیل سے لیکے سونیکا ایک بچھڑا ڈھالا اور اسکے منھ مین خاک قدم جبرئیل کی ڈالی وہ گاے کیطرح آواز کرنے لگا جب حضرت موسی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کرکے کوہ طور کو

چلے گئے اُنکے پیچھے اپنے اسرائیلیون سے اُس بچھڑہ کی پرستش شروع کرادی جیسا کہ قرآن شریف
مین ہی واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ عجلا جسدا لہ خوار پکڑا قوم موسیٰ نے بعد موسیٰ کے ایک بچھڑہ مجسیم کو
جسکی آواز گاے کی سی تھی اس سبب سے حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون پر بہت خفگی کی
بعدہ یہ بچھڑہ حکم الٰہی سے ذبح کیا گیا اور پرستش اُسکی اُسوقت مین موقوف ہوئی لیکن مصنف
کہتے ہین گو اُسوقت مین موقوف ہوگئی تھی مگر پھر بدستور ہوگئی اور ابھی تک اُسکی آنکھیں روشن
ہین کہ مراد پرستش سے ہی اور حضرت موسیٰ کی آنکھیں بدر رسیدہ ہوگئین یہ تماشہ قدرت کے
ہین اور ہمارے معاملے یہان کے اُلٹے ہین جو کوئی سرزار ہی وہ تو پامال ہی اور جو کوئی بد ہی
نیک حال ہی گدھے تو جھول زرین پہنے ہوے ہین اور عیسیٰ کو دیکھو اور روز عید اور اُنکے لباس
کو کہ کمل کا ہی ایسے ہی جملہ کام جہان کے دا از گونہ ہین حتی کہ جو حد کی حد ہی اُسکے بھی اس پار تک
چنانچہ ایک دا از دنی اُسکی تو یہی جانئے کہ گل کے جو بکاف فارسی ہی جسکی بو و رنگ سے دیدہ
و دماغ تازہ ہوتا ہی اور شکر مین ملا کے کھانے سے دل کا خفقان دفع ہوتا ہی اسکے تو عدد
بچاس ہین اور نیم جو ایک درخت سراپا تلخ ہی کیا پوست کیا برگ و بار اُسکے عدد سو ہین ایسی بری
شی کو مزیت ایسی عمدہ شی پر ہی اگرچہ محشی نے گل بکاف عجمی اور نیم درخت معروف اختیار کیا
ہی لیکن مجکو یہ بات پسند نہین اور اس معنے پر میری طبیعت نیم راضی بھی نہین ہوتی بلکہ گل
بکاف عربی ہی اور نیم ترجمہ نصف اسمین بھی مزیت کمتر کی اہتر پر خوبی حاصل ہی علاوہ اسکے نیم کو خاص
ہندی لوگ نیب بھی اکثر کہتے ہین پھر مختلف التلفظ ہوا اور نصف کے ترجمہ نیم مین کوئی خلاف
نہین اور یہ بھی سنا گیا کہ نیم ولایت مین نہین ہوتا اور مصنف ولایتی ہین ہان ہندستان مین
بھی آئے ہین تاہم فضول ہین فضول ہی اب ناظرین فہیم کو رد و قبول کا اختیار ہی قولہ چپ
نہادند عقد نہصد را ٭ در راست گیر پیش نہصد ش نو دستا ٭ از یکے ہم یکے طلب کہ یکے ٭ دو از
عدد نیست مبدا عدد است ٭ ہر یکے دانہ از طویلہ در ٭ در خور گوش شاہ خرد ستا ٭ دل
پر نور بدر چاچی را ٭ ہر دم از روح قدسیان مدد ست ٭ زانکہ او مادح شہنشاہ ہند ست ٭

کہ جہان از عطاش در جہد دست + سایۂ حق کہ نور اقبالش + بر سر آفتاب چتر زدست + قلعۂ جاہش آن ربض دارد + کہ دو عالم دران چہار دوست + خون خصمش کہ مار رمحش ریخت + خون ماہی شمر کہ بے وقدرست + تا بود لعل بار و قیمت سخن + پارۂ آتشی کہ بر بردست + کمترین بندۂ شہنشہ باد + ہر کجا حالی کہ بر سند ست + اللغات یعنے شعر مین عقد انامل کا بیان ہی یعنے دست چپ مین جو شکل نصد کی ہی دست راست مین وہی شکل نود کی ہی طویلہ رسن دراز مراد قصیدے در عدد و ای در شمار مرتبہ رمح بالضم نیزہ ربض دیوار شہر پناہ زد ہندی ندہ دیوار بر دو بفتحتین زالبہ مراد دندان بر سند تکیہ گاہ المعنی دوسری واثر گوی اسکی یہ کہ دست راست جو ہر طرح فضیلت و مزیت دست چپ پر رکھتا ہی عقد انامل کے حساب مین جو شکل عدد کی اسمین نوہ ہوتی ہی وہ دست چپ مین لد سو ہوتی ہی بلکہ مآت والوف کا حساب سب دست چپ پر ہی اور دست راست پر صرف احاد سے مآت تک پس اگر تو طالب ایک کا ہی تو ایک ہی ہی ایک کو ڈھونڈھ کہ یک عدد مین داخل نہین ہی نہ اسمین تعدد بلکہ مبدا عدد کا ہی یعنے اسمین وحدت ہی اور اسی وحدت سے کثرت ہوئی اور ایک عدد اس سبب سے نہین ہی کہ عدد کی تعریف ہی نصف صحیح مجموع حاشیتہ مثلا دو کا اوپر والا حاشیہ تین ہی اور نیچے کا حاشیہ ایک بس مجموع الکا تین اور ایک چار ہوے اور نصف اسکا دو اور علی ہذا القیاس بس ایک پر یہ تعریف صادق نہین آتی کہ اسکی نیچے کوئی عدد نہین ہی لہذا یہ عدد نہین اب مصنف اپنے کلام کی صفت مین کہتے ہین کہ یہ قصیدہ میرا ایک رشتہ دراز ہی جسمین ہر ایک دانہ در غلطان ہی ہی اور لائق گوش شاہد خرد کے کہ وہ اپنا گوشوارہ بنائے اس سبب سے کہ بدر چاچی وہ شخص ہی کہ جسکے دل نورانی کو قدسیون کی جانب سے بد ملتی ہی آخر مدد ملنے کا یہ سبب کہ وہ مداح ایسے شہنشاہ کا ہی کہ اسکی عطا سے آراستہ پیراستہ ہو کر جہان قابل شمار کے ہو گیا ورنہ کون اسکو پوچھتا اسواسطے کہ یہ تو دار المحن تھا جیسا کہ فرمایا ہی الدنیا دار المحن مگر اب عطا سے اسکی دار السرور ہو گیا وہ پادشاہ سایہ حق کا ہی کہ انکے اقبال کے نور سے آفتاب کے سر پہ چتر لگایا ہی یعنے آفتاب ہر چند بڑا اقبال والا ہی کہ

کوئی اُسکے سامنے تاب نہین لاتا وہ اسکے نور اقبال کا طفیل ہی جسکے سایہ مین یہ ہی اور اسکے
مرتبہ کا جو قلعہ ہی اُسکی دیوار ایسی بلند و عالیشان ہی جسکے مقابل جاہ و منزلت دونون جہان
کی ادنی چیز ہین گویا چار ردہ کی دیوار خون آسکے دشمن کا جو اُسکے نیزہ کے مارنے بہایا اُسکو ایسا
جان جیسے خون ماہی کا کہ مباح ہی اور بے قصاص کہ وہ قابل کشتنی ہی تھا آب آیندہ و غا تابیدہ ہی
کہ جب تک پارہ آتش جو لب ہین یہ بردیتے اولہ پر جو دندان ہین وقت سخن کے لعل برسائین اور
لعل سخن تب تک جہان کہین جو کوئی حاکم صاحب مسند تکیہ کا ہی ہمارے شہنشاہ کا کمترین بندہ ہوئے

قولہ قطعہ سلطان چار بالش ششش روزہ سپہر ✤ ای سایہ زچتر سیاہ تو آفتاب ✤ از دودہ چراغ
تو بگذرہ ہفت شمع ✤ از بحر پنج شاخ تو نہ چرخ چون حباب ✤ عالم زجام عدل تو نوعی شدست مست ✤
کان مست را بعمر نہ بیند کسے خراب ✤ خاک جزیرہ در دہن بحر تلخ باد ✤ گر از نیم کف تو کند شور و
اضطراب ✤ تدبیر اہتمام مثال تو امر کرد ✤ تا تشنہ را ز لال وہد لمعہ سراب ✤ تاثیر انتقام جلال
تو جبر کرد ✤ تا زعفران غم آرد و شادی برد سداب ✤ ہر شب زبہر فرق غلامت زمہر خویش ✤
در کارگاہ خویش قصب باف ماہتاب ✤ شاہا دو حاجبند کہ پیوستہ کردہ اند ✤ ترکان مست را خم
محراب جاے خواب ✤ ناراستی کہ اندو سیہ روسے میکنند ✤ بر مردمیکہ نور بصر را دہند آب ✤
داد فنا و شان نہ ہیچ قاضیی ✤ الا زبان خنجر سلطان کامیاب ✤ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی
ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات** چار بالش مسند و

چار بالش ششش روزہ افلاک کما فی القرآن ہو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام
وہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کیا اُسنے آسمان و زمین کو چھ دن مین ہفت شمع سبع سیارہ پنج شاخ مراد
پنج انگشت اور شاخ ہاتھ کو بھی کہتے ہین سر انگشت سے بر دوش تک اور چھوٹی نہر جو بڑی
نہر سے نکالی ہو خراب ویران شدہ و مست لایعقل شور غوغا و نمکینی مناسب تلخ اضطراب سے
مراد حسرت لمعہ روشنی ترکان مست چشم دو سیہ روے ابرو مردم مردم چشم تمام مقصود و مناسب
زبان سداب یا بضم ایک گیاہ ہی کہ قوت مباشرت کو ساقط کرتی ہی اور حمل عورت کا گراتی ہی

اللغاحقہ یعنے ای ممدوح تو وہ شخص ہی کہ تیرے چتر سیاہ کا آفتاب جو سلطان چار بالش شش روزہ سپہر کا ہی ایک سایہ ہی اب اُس چتر کی وسعت و نورانیت کو خیال کیا جاے جسکا سایہ آفتاب ہو چار بالش بدین رعایت کہ آفتاب فلک چارم پر ہی اور یہ ہفت شمع جو سبع سیارہ ہین تیرے چراغ روشن کئے کا جل سے ایکذرہ ہین اور تیری پانچون انگلیان کہ ہر ایک ایک بحر ہی فیض وجود مین نہ چرخ مثل حباب کے ہین جیساکہ حباب ہونا انکا انکی صورت سے ظاہر یعنے جو فیض کہ تیری انگلیون سے جاری ہین اُنسے ایسے کہان گو آباے علوی کہلاتے ہین اور تولید ہر شی کی اُنسے ہی اور ای ممدوح یہ عالم تیرے جام عدل سے ایسا مست یعنے آباد و معمور ہو گیا ہی کہ اُس مست کو عمر بھر کوئی خواب مین بھی ویران و خراب نہ دیکھیگا ہر چند کہ خواب مین عجیب غریب چیزین بھی نظر آجاتی ہین مست و خراب کیسے الطف ہین خاک جزیرہ کی جو سالہا سال سے دہن بحر مین مثل شکر کے شیرین ہو رہی ہی کہ با وصف اقتدار اسکو نہین نکالتا خدا کرے کڑوی ہو جائے اگر تیرے بحر کف فیض بار کی حسرت سے شور و اضطراب کرے تیرے فرمان مین جو ہر قسم اہتمام کی تدبیرین ہین اُس تدبیر کا یہ حکم ہی کہ پیاسا جو چمک سراب پر پانی کے دھوکے مین دوڑتا ہی اور مایوس ہو کے پھرتا ہی بڑی ناپسندیدہ بات ہی کیون اُسکے لمعہ نے ایسی چمک چمکائی جسکو وہ پانی سمجھا اب جو چمکائی ہی تو ضرور آب زلال اُسکو دے اور تیرے جلال کے انتقام نے اپنی تاثیر مین ایسا چیر کیا ہی کہ زعفران جو نہایت ہی نشاط و خندہ آور شی ہی ہرگز خندہ لانے پائے بلکہ غم لائے اور شادی سداب کھاکے اپنا حمل ساقط کر دے تا شادی پیدا ہی ہونے پائے ماہتاب مارے محبت کے جیسی کہ اُسکو تجھسے ہو ہر رات کمال کوشش و اہتمام سے اپنے کارگاہ شعاع مین قصب بافی کرتا ہی تا تیرے غلام کے سر پہ کلاہ اُسکی رکھے والا قصب کو ماہتاب پارہ پارہ کر دیتا ہی اِن تینون شعرون مین بیان اُسکے عدل و رحم کا ہی کہ غیر ممکنات سے بھی خواہان کسیکی محرومی و تعدی کا نہین ہی اب بعد ادانے جملہ صفات کے بیان مقصود کا ہی کہ ای شاہ عالم پناہ دو حاجب ایسے ہین کہ انہون نے

دو ترکمست کی ہمیشہ خم محراب مین خواب گاہ ٹھہرا رکھی ہی حاجب ابرو ہین اور ترک مست چشم
معشوق پیوستہ ابرو نکے واسطے کیسا مناسب آور یہ دونون حاجب سیہ رو ایسی ناراستی و کجی
مردم چشم یہ جو نور بصر کے آبیار ہین کرتے ہین جسکی حد نہین اور کوئی انکا پرسان نہین
نہ قاضی انکے فساد کی داد دیتا ہی حالانکہ ہزارون انکے فریادی ہین البتہ تیرے خنجر کی
زبان کہ تو سلطان کامیاب ہی دے سکتی ہی کام کا لفظ کامیاب مین زبان کے واسطے
کیسا مناسب ہو یہ قطعہ خیالیہ شکایت چشم فتان معشوق مین ہی **قولہ قطعہ** شاہ آن سکندر ست
کہ کلک دو شاخ او ✤ آبحیات از ظلمات آورد بر روم ✤ زان زعفران غالیہ خور میچکد شکر ✤
زان گندنای لالہ فشان میوزد سموم ✤ تیغش کہ آفتاب ز سہمش سپر گرفت ✤ بحر یست پر
جواہر و بر جیست پر نجوم ✤ این ہندویست از دو طرف قاطع امور ✤ وان رومیست با دو زبان
ناشر علوم ✤ ای روز و شب ملائکہ را بر درت طواف ✤ وی صبح و شام اکاسرہ را بر درت
ہجوم ✤ گر از چراغ رای تو پروانہ بردہ ✤ بر خویش شمع مہ نگدازد چو موم ✤ خود را بہ تیغ مہر
تو سی پارہ کرد ماہ ✤ زان در سواد شام بر و میکشند رقوم ✤ تا شاہباز چتر تو زرین کشاد بال ✤
از بوم روز کور ترا آمد حسود و شوم ✤ تجار جور خواست کہ آید بہ ملک شاہ ✤ وقت قدوم پر قدمش زد
فنا قدوم ✤ یہ قطعہ بھی اوپر کے قطعہ کی بحر مین ہی **اللغات** آبحیات سخن ظلمات دوات روم
کاغذ زعفران قلم زرین زرد رنگ غالیہ خور مداد شکر سخن گندنا تیغ سبز رنگ لالہ خون سموم
باد گرم زہریلی سہم تیر و بیم قاطع ای فیصل کنندہ رومی قلم ناشر پراگندہ کنندہ اکاسرہ جمع کسری
لقب ملوک عجم پروانہ خط و فرمان سواد شام باعتبار سیاہی روز کور با بجت قدوم آمدن قدوم
تیشہ قدم قدوم صنعت اشتقاق **المعنی** یعنے پادشاہ ایسا سکندر ہی کہ قلم دو شاخ والی اسکی
جو مراد دونون پرون قط سے ہی آبحیات سخن کو ظلمات مداد سے روم یعنے کاغذ پر لاتی ہی
مطلب یہ کہ جو سخن اسکے قلم سے نکلتا ہی آبحیات ہی ہی شاخ کا لفظ مناسب سکندر کے جیسا
کہ مشہور ہی کہ سکندر کے سر پر چھوٹی چھوٹی دو علامتین سینگون کی تھین اسی سبب سے

ذوالقرنین کہتے ہین اور قرن بمعنی شاخ نیز اور قلم اسکی زعفران غالیہ خور ہو ای زرین زرد رنگ
اور غالیہ خور غالیہ سیاہ ہوتا ہی سو وہ مداد ہی بس اس قلم سے جو بدین صفت موصوف ہی شکر
ٹپکتی ہی یعنے جو کچھ لکھتا ہی شہد و شکر ہی ہی دوسرے مصرعہ مین گندنا مراد تیغ سے ہی باعتبار
سبز رنگی کی جو صفت اصالت آہن کی ہی لالہ فشان ای خون فشان یعنے گندنا سے سبز سے
لالہ بنتا ہی اور وقت تیغ چلانے کے جو ہوا اس سے نکلتی ہی وہ گرم و زہریلی ہوتی ہی تیغ اسکی
ایسی کہ ہر چند تیغ آفتاب اسے سب بچتے بھاگتے ہین کوئی تاب نہین لاتا اسنے بھی اس تیغ سے
ڈھال سامنے پکڑی ہی ڈھال جرم آفتاب اور ڈھال پکڑنے والا ذات آفتاب بس تغایر فرضی
ہی سو وہ تیغ ایک دریا پر جواہر ہی اور ایک برج پر نجوم ہی دونون سے مراد جوہر تیغ نجوم مین
مراد وہ نجوم کہ از بس باریک ہین آور یعنے تیغ تو ایک ہندو ہی باعتبار سیاہ رنگی کے کہ سیاہی
اصالت آہن سے ہی یا بنظر اسکے کہ تیغ ہندی مشہور ہی اس سبب سے کہ پولاد ہندی ہین ہوتی
ہی دو طرف سے بلحاظ دو دم ہونے کے یا متخاصمین بھی دو ہوتے ہین دونون طرف سے ایکدم
مین تمام جھگڑے قصے فیصل کردیتی ہی اور وہ یعنے قلم ایک رومی ہی جسنے دو زبان سے کہ سب
کی تو ایک ہی زبان ہی جہان مین علم پھیلا رکھا ہی کہ ہر ایک مستفید ہی غرض جیسے کہ بادشاہ
صاحب تیغ و قلم ہوتے ہین ان سب سے یہ بڑھ کے ہی ای ممدوح تو وہ عالی رتبہ ہی کہ رات
دن ملائکہ تیرے دروازہ کا طواف کرتے ہین پھر بشر کس شمار کس قطار مین اور صبح و شام
اکاسرہ کا جو بادشاہ عظیم الشان ہین تیرے در پر ہجوم رہتا ہی تیری ایسی رای روشن و
متین ہی کہ اگر اسکے چراغ سے ماہ پروانہ حاصل کرے ای فرمان تو پھر ایسا موم کیطرح مثل شمع
کے ہر روز گاگل کے ہرگز نہ گھٹے اور بعد آفتاب کا کچھ مضر نہو ہمیشہ یکسان رہے ماہ نے تیری
تیغ قہر سے اسکو سیپارہ بنایا ہی اور سیپارہ باعتبار تیس روز مہینہ کے جنبد تو سواد شام یعنے
اندھیرے مین ایک رقم اسکی اپنی صورت پر لکھ کے نمود ہوتا ہی جب سے تیرے چتر کے شاہباز
نے بال زرین کھولے ہین اور یہ شاہباز اڑان مین آیا ہی حاسد شوم تیرا بوم روزگور ای بدبخت

سے زیادہ تیرہ شوم ٹھہرا ہی اور لطف یہ کہ بوم روز کور ہوتا بھی ہی اے ممدوح سرکشی تیری ہوا خواہ کر
چنانچہ تجار جور سے چاہا تھا کہ تیرے ملک مین آجائے اور اپنی تجارت کا کارخانہ کچھ پھیلائے لیکن
معا چلنے کے ساتھ ہی فنا نے بسولہ اسکے پاؤن پر مار کے فنا کر دیا قدم بھر بھی نہ چلنے دیا

مدح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از زبان مبارک

قولہ گفتم بصورت ارچہ ز اولاد آدمم + از روے مرتبہ ز ہمہ حال برترم + چون بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش + گردد ہمہ جہان بہ حقیقت مصورم + خورشید آسمان ظہورم عجب مدار + ذرات کائنات اگر گشت مظہرم + ارواح قدس چیست نگہدار معنیم + اشباح انس کیست نگہدار پیکرم + بحر محیط رشحہ از فیض فائضم + نور بسیط لمعہ از نور اظہرم + از عرش تا بفرش ہمہ ذرہ بودہ اند + از نور آفتاب ضمیر منورم + روشن شود ز روشنی راے من جہان + گر پردہ صفات خود از ہم فرو درم + آبیکہ خضر گشت از و زندہ جاودان + آن آب چیست قطرہ از حوض کوثرم + آن دم کز و مسیح ہمی زندہ کرد جان + یک نفخہ بود از نفس روح پرورم + فی الجملہ مظہر ہمہ اشیاست ذات من + یک اسم اعظم ست حقیقت چہ بنگرم + یہ اشعار بھی بحر صدر مین ہین اسکے معنے گفتم اگرچہ فعل ماضی ہی لیکن ابتدا مین واقع ہوا پس معنی مضارع کے لیئے جائینگے اور اختیار لفظ ماضی کا بجاے مضارع بنظر ثبوت و قرار کے ہی اور مضارع مین تجدد و حدوث ہی پس ذکر کرنا ماضی کا اور معنے مضارع کے لینا دلیل ہی دونون امر پر یعنے ثبوت و تجدد لہذا شاعر کہتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ اگرچہ بصورت مین اولاد آدم سے ہون اور انسان ہون لیکن از روے مقام و مرتبہ کے ہر حال سے یعنے جو جس حال مین ہی سب سے بڑھکے ہون کوئی مجھسے برتر نہین آئینہ اسکا عیان جسوقت مین اپنے آئینہ قلب سے عکس اپنے جمال کا دیکھون یعنے اپنے قلب و روح کیطرف متوجہ ہون تو سارا جہان مع اپنی حقیقت کے جیسی کچھ اسکی ہی مجکو مصور ہو جاتا ہی یعنے صورت پکڑ جاتا ہی اور میرے سامنے آتا ہی جیسا کہ اسی مضمون کا ملتا شعر عرفی کا ہی شعر آن عالمم کہ از زبر عرش تا ثرے + اشیا بدون صورت نوعی مصور ست + اور اور شعر بھی اس

تصیدہ عرفی کے اور چند اشعار ملتا ہون یہ ظہور دنیا کا جسکو تو دیکھ رہا ہی اسکے آسمان کا آفتاب
مین ہی ہون یہ مجھی سے روشن ہی اور اس بات سے تعجب مت کر کہ مظہر میرا ذرات کائنات سے
ہی لہذا ہر ان ذرات سے ہون لیکن معنے مین انکا آفتاب ہون سب مجھی سے چمک رہے ہین
اگر اسبات کو پوچھتا ہی کہ ارواح قدس کیا ہین تو میرے معنے کیطرف نظر کرے رہے ہی ہین اور
جو اشباح انس کو پوچھتا ہی یعنے صورت انسان کو تو میرے پیکر کو دیکھ کہ مین بصورت تو انسان
ہون وبمعنی ملائکہ وہ جو فیض فائض ای فیض روان خدا تعالے کا ہو اُسکے ایک قطرہ سے مین
ایک بحر محیط ہون اور وہ جو نور اظہر ہی اُسکے لمعہ کا ایک نور بسیط ہون جو قابل ابعاد ثلاثہ
طول عرض وعمق کے نہین عرش برین سے فرش زمین تک سارے ذرہ میرے ہی آفتاب
ضمیر منور سے روشن ہوئے ہین صفات میری سب پردہ خفا مین پوشیدہ ہین اگر پردہ دون کو
پھاڑ ڈالون تو میری رائے روشن سے سارا جہان روشن ہو جائے وہ آب جس سے خضر
ہمیشہ کو زندہ ہو گئے میرے باطن مین جو حوض کوثر زندگانی کا ہی اُس آب کا یہ آب خضر ایک
قطرہ ہی اور وہ دم کہ جس سے مسیح مردہ زندہ کرتے تھے میرے دم روح پرور کا ایک ادنی نفحہ تھا
اب کہتے ہین کہان تک کس کس بات کو بیان کرون حاصل کلام یہ ہی کہ میری ذات مظہر جملہ
اشیا کی ہی مین جو اسکو غور کرتا ہون تو میری ذات کیا ہی بحقیقت ایک اسم اعظم ہی جس سے
سب کچھ ہوا اور ہوتا ہی واضح ہو کہ ان اشعار کی سرخی مین لکھا ہی در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

از زبان مبارک یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ مضامین آنحضرت کی زبان سے نکلے ہوے ہین جو مصنف
پیرایہ نظم مین لائے ہین اور انکی نسبت حکم کیا از زبان مبارک ایسے شطحیات ولاف وگزاف
شعرا و فقرا کے بہت ہین عرفی کا ایک قصیدہ تو یہی ہی شعر من کیستم آن سالکم کو نین مسیرم
کز بحثہ جوہر قدسیت خمیرم ✤ اور اور قصاید مین اکثر اشعار اور سوا اسکے عرفی کے اور بہت
ہین اگر انکو لکھون تو مخفین کا ہو جاؤن اور حضرت کا ایسا ظرف نہ تھا جو ایسی باتین کہکے
عوام کے لیے سند کر جاتے جو ذرا مین جامہ سے باہر ہو جاتے ہین معہذا گفتم کیسا ذرا سوچ

تو یہ کیا کہتا ہی اگر سرخی اسکی یہ ہوتی کہ در فخر و تعلی خود گوید تو میری دانست مین ٹھیک تھا
قولہ قطعہ خسروا تا شہپر سیمرغ جودت باز شد ✤ شاہبازان را پرواز کردن باز ماند ✤ ابر تقریر
عطاے شاہ میکرد از حیا ✤ تا بروز حشر دریا را دہانش باز ماند ✤ آفتاب جاہ شاہ زاوج شرف
رفعت گرفت ✤ خصم زال چون سایہ چہ در حضیض آز ماند ✤ ہمچو ماہ چاہ کش بدخواہ میعیت
ارتفاع ✤ از طلوع خویش ہم در مبداء آغاز باند ✤ ای کہ رویش را سیہ کردی و سر بر خط نہاد
تا قیامت یادگار از خامہ سرباز ماند ✤ نام تیغت کر دور روے بود دلجوے حسود ✤ درمیان
انجمن میناے لعل اندازہ ماند ✤ باد غلطان بر زر رخسار خصمت در اشک ✤ ہمچو آن عاشق
کہ در ہجر بت دمساز ماند ✤ یہ قطعہ بھی بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات** حیا شرم و باران دہن باز ماندن حیران ہو جانا کش
بفتح کاف تازی نام شہر کہ حکیم مقنع نے دو مہینہ تک ہر رات ایک ماہ چاہ کوہ سیام سے کہ اسکی
نواحی مین ہی نکالا سرباز سرباز ندہ ہجر بالفتح جدائی و بالکسر جدا ہونا **المعنی** پہلے شعر کے دوسرے
مصرعہ مین ایک نسخہ یہ بھی لکھا ہی شاہباز آز از الخ مجکو بھی پسند ہی کہ اسمین خوبی زیادہ ہی یعنے
ای بادشاہ جیسے شہپر تیرے سیمرغ جود نے کھولے ہین اور اڑان مین آیا ہی شاہباز حرص کا
اپنی اڑان سے رہگیا اور اُسکو ہوس اُڑنے کی نرہی اسواسطے کہ سیر ہو گئی جسکا سیر ہونا دشوار
تھا اور درصورت شاہبازان مراد شاہبازون سے مردم کریم و جواد ہونگے کہ سبکے پر اس ہوا مین
اُڑنے سے رہگئے بادل تیرے عطا کا بیان حیا سے جو بمعنی باران کے ہی کر رہا تھا اُسکو سنکے
دریا کا منھ حیرت سے ایسا پھیل کے رہگیا کہ حشر تک بند نہو گا اس حد حیران ہو گیا ہی اور منھ
پھیلا ہونا دریا کا اُسکے کنارون سے جو لب اُسکے ہین اور کبھی ملتے نہین ظاہر اللہ بادشاہ
کے آفتاب جاہ نے تو اوج شرف سے رفعت حاصل کر لی اور دشمن اُس رفعت سے محروم رہا
بلکہ سایہ چاہ آز کے حضیض مین رہا چاہ غور حضیض مین ہوتا ہی اور سایہ اُسکا تو حضیض در حضیض مین ہوگا
کس لیے کہ سایہ شی بلند کا بھی پستی مین گرتا ہی نکہ پستی کا سایہ بدخواہ کا تیرے یہ حال کہ وہ بھی طالب

تیری نسبی ارتفاع کا تقاضا اگر اُسکی وہ کیفیت ہوئی جو ماہ شہر کش کی جسکو حکیم مقنع نے دو مہینہ
چاہ کوہ سیام سے نکالا تھا پھر ویسا کا ویسا ہی طلوع اُسکا اپنی مبداء و آغاز مین رہگیا ترقی نپائی
بلکہ وہین خراب ہوکے رہگیا ای ممدوح جانتا ہی وہ کون ہی جسکا تو منھ سیاہ کرے اور وہ تیرے خط
فرمان پر سر رکھے انحراف نہ کرے وہ تیرا خامہ ہی کہ یہ بات اُس سر باز سے قیامت تک یادگار رہیگی
سر باز خامہ کے لیے کیسا خوب ہی موافق قط زنی قلم کے اور تیغ تیری خجد دوروئی سبب حاسد کے
دلکی جویا بھی اُسکا نام انجمن دنیا مین مینائے لعل انداز رہا یعنے شیشہ ہی لعل ٹپکانیوالی شیشہ باعتبار
سبز رنگی اور براقی لعل انداز بلحاظ خونریزی دورو دلجو یہ دونون لفظ کیسے خوب ہین کہ تیغ بھی دو دھاری ہوتی ہی
یعنے دو دمہ اور حاسد بھی دو روای منافق اور دلجو محبوب چیز ہی اور دل کی جویا بھی کہ اُسین
گھر کرون اب دعا تابیدہ ہی کہ خدا کرے کہ تیرے دشمن کے زرد رخسار پر ہمیشہ در اشک ڈھلکتے رہین
جیسے عاشق کے کہ اپنے معشوق دمساز کے ہجر مین روتا رہتا ہی قولہ قطعہ ای گوہر بنانت پیرایۂ ظرافت +
وے خاک آستانت سرمایۂ لطافت + تو سرو باغ ملکی سرسبز از آب حرمت + بیدین بود کہ چو بید
کس در جہان خلافت + فرق جلال قدرت مولی کم از نبوت + قد کمال جاہت یکسر برازخلافت +
فردوس ہشت در را در جشن تو گشادند + در چشم ہمت آمد طوبی کم از خلافت + طباخ ہمتت را
خشک و تر دو عالم بہ باشد یکے زوالہ در سفرۂ ضیافت + روئین تن زمانہ ہر ہفتخوان رستم +
چہ مین شود چو بہرام از ہیبت مصافت + حقا کہ نہ پدر را در شش جہت نزادہ + چون تو کسے
در عالم در حسن و در ظرافت + شمشیر احترامی ای برگزیدۂ حق + با دامیان ہیجا عون خدا غلافت +
تا بر اساس جسمست در علم منطق اعراض + تا از خواص اسمست در رسم نحو اضافت + ہر جا
کہ تاج بخشیست با ذات تو تولا + ہر جا کہ ملک ملکیست باد اتو اضافت + یہ قطعہ بحر مضارع مین
ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن اللغات بنان سرانگشتان بیدین کاف خلاف
عکس بمعنی ای اندکے یکسر ہمہ خلافت خلیفہ ہونا خلافت بید ژوالہ گلولہ آد وتر زوئین تن
اسفندیار بہرام چوبین نام ایک شخص کا کہ لنگڑا تھا لکڑی کا پانون اُسنے لگایا تھا احترام بزرگی

غلاف پوشش شمشیر اعراض کی تحقیق پہلے قصیدہ مین لکھی گئی تو لادستی المعنی ای ممدوح بدیع
تیری انگلیون کی کہ ہجو گوہر بین پیرایہ و آرایش ظرافت کی ہین یعنے جو بات لکھتی ہین ظریف ہی
لکھتی ہین اور تیرے آستانہ کی خاک سرمایہ لطافت ہی یعنے لطافت اسی سے کچھ مایہ حاصل کرکے لطافت
بنی ہی تو باغ ملک مین ایک سرو ہی سب سے سرافراز اور آب حرمت سے سرسبز بس وہ بڑا بید بیز
کافر ہی جو تیرے خلاف کی جستجو کرے خلاف مین ایہام ہی جو بید کو بھی کہتے ہین کہ مناسب سرو کے ہی
اور بیدبین مین بھی لفظ بید موجود ورنہ کافر بھی موزون تھا تیرے قدر کی بزرگی اور نبوت مین
ایک بال بھر کا فرق ہی کہ آنحضرت نے لا نبی بعدی فرمایا ہی یعنے میرے بعد نبی نہین ہی پھر نبوت
کی نسبت کیسے کیجائے لیکن تیرے کمال جاہ کا قد بالکل خلافت سے بھرا ہوا ہی یعنے خلیفہ تجکو
بلا وسواس کہ سکتے ہین یہ تو تیرے شایان شان ہی قضا و قدر نے فردوس ہشت در کو تیرے
جشن مین جو کھولا کہ مراد ہشت بہشت کی خوبیان عرض کرنے سے ہی تو طوبی با این ہمہ برگ
و شاخ کہ جنت جسکی ایک شاخ کے سایہ مین ہی تیری ہمت عالی کے سامنے تجکو اپنے یہان کے
ایک بید سے بھی کم معلوم ہوا جو چندان برگ و شاخ نہین رکھتا تیری ہمت کا جو باورچی ہی
اسکی نظر مین تر و خشک دونون جہان کا تیرے خوان ضیافت پر ایک پیڑہ روٹی کا ہی اگر
کوئی زوئین تن ہو مثل اسفندیار کے اور ہفتخوان رستم کیطرح اسنے لگائے ہون اور وہ
تیرا ہم مصاف ہو تو مثل بہرام چوبین کے ہی ای لنگڑا بے پا بارے تیری ہیبت کے بین قسم کھاتا ہون
حق کی کہ ان نوؤن آبای علوی کے واسطے شش جہت مین تجھ جیسا کوئی فرزند عالم
مین حسین و ظریف دانا ہوشمند ہرگز پیدا نہین ہوا تو تو ای برگزیدہ حق ایک شمشیر برہنہ عزت
و احترام کی ہی تیری لڑائیون کے ہنگامون مین عون خدا کی تیری میان و غلاف ہوئے اور خدا
تجکو محفوظ رکھے اب دعا تابیدہ ہی یعنے جب تک کہ علم منطق مین اعراض کی نسبت اجسام سے
کرین کہ اعراض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور اغراض کی کیفیت مفصل پہلے قصیدہ مین لکھی
گئی ہی اور جب تک علم نحو مین اضافت خواص اسم سے ٹھہرے جہان کہین کوئی تاج بخش ہی

تیرے ساتھ اسکو تولا ہو ای دوستی اور جہان کہین کہ کوئی ملک کیسکا ملک ہی اسکی نسبت وکٹاو
سبب تجھسے ہو کہ اسیکا عطیہ اور دیا ہوا ہی محشی نے لکھا ہی کہ اگر بجاے علم کے رسم اور بجاے رسم کے
علم ہوتا تو مناسب منطق و نحو کے ہوتا یہ مناسبت تو بیشک ہی لیکن جو شخص کہ منطق و نحو اور علم
و رسم کو جانتا ہی وہ یہ مناسبت بھی ضرور جانتا ہوگا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ علم کا اظہار این ہی
اسکو مقدم کیا ہی اور لفظ رسم مین خفا ہی اسلیے آخر مین لائے ہین اور رعایت معنی کی رعایت لفظ سے
اہم ہی **قولہ قطعہ** سلطان شرق و غرب شہنشاہ بحر و بر + ای آنکہ از جمال تو عالم مزین ست + ای روشنست
بر ہمہ عالم چو آفتاب + کامروز آفتاب زرای تو روشنست + گوئی ز حلقۂ در خلوت سراے تو +
خاتون ہفت قلعۂ این سبز گلشنست + در پیش گلشن طرب آباد بزم تو + بستان ہشت باب
نمودار گلخنست + ہر چند دشمن تو قلم وار سرکشست + شمشیر تو چو زلف نگارین سر افگنست +
ہر چند آب تیغ سر کوہ را گداخت + خصم سیاہ روے ترا تا بگردنست + و تو سن ز حلقۂ در خلوت
سراے تو + صابور ہفت قلعۂ این سبز گلشنست + من گرچہ تلخ کام تر از ساغر میم + الفاظ در فشانم
شیرین تر از منست + ایوان بارگاہ جلال ترا فلک + پیروزہ عنکبوت زوایاے روزنست +
باد از قفا کشیدہ زبانش بنفشہ وار + آنکس کہ وہ زبان بخلافت چو سوسنست + یہ قطعہ بھی بحر
مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** خاتون
زہرہ ہفت قلعہ افلاک صابور صبر کنندہ من ترنجبین پیروزہ سبز خلاف ضد و بمعنی بید مناسب
بسوسن **المعنی** یعنے اے ممدوح تو وہ شخص ہی کہ تیرے جمال سے سارا جہان مزین ہو رہا ہی اور تو
سلطان شرق و غرب اور شہنشاہ بحر و بر کا ہی جیسا کہ سکندر تھا اور اے ممدوح سارے جہان پر
یہ بات مثل آفتاب کے ظاہر ہی کہ آج تیرے عہد مین آفتاب تیرے ہی رائے سے روشن ہی یہ ایک
ادعا شاعرانہ ہی اور زہرہ کہ خاتون ہفت قلعہ اس سبز گلشن کی ہی یعنے آسمان کی گویا تیرے
ہی خلوت سرا کے حلقۂ در سے ہی تیری بزم وہ گلشن طرب آباد ہی جسکے مقابل بستان ہشت باب
ای ہشت جنت کا نمونہ گلخن کا ہی اگر دشمن تیرا قلم کیطرح سرکش ہی جیسا قلم کا سر اٹھا رہتا ہی تو کیا

غم شمشیر بھی تو تیری مانند زلف نگارین ای معشوق کے سرافگن ہی چنانچہ تیغ بھی سر انداز ہی اور زلف بھی سر انداز جیا انداز انداختہ کے معنے مین ہی ہر چند تیری آب تیغ نے سوکتہ کو گلا پگھلا دیا لیکن تیرے دشمن سیاہ روکی گردن ہی تک آیا کہ یہان اسی کا موقع تھا جو شخص تیرے دروازہ خلوت سرا کے حلقہ سے سرکش وطاغی ہی وہ محروم ومظلوم ہفت آسمان کا ہی مین اگرچہ ساغ می سے بھی تلخکام تر ہون لیکن الفاظ دُرفشان میرے شیرین تر ترنجبین سے ہین تیری بارگاہ جلال کا جو ایوان ہی آسمین فلک کا یہ حال ہی کہ ایک سبز مکڑی ہی کہ گوشون روزن سے ایک روزن مین بیٹھی ہوئی ہی آب دعا ممدوح کی ہی کہ جو شخص وہ زبان سوسن کیطرح تیرے خلاف وضد مین ہی وہ بنفشہ کے مانند زبان کشیدہ از قفا ہووے کہتے ہین بنفشہ کے پھول مین ایک پنکھڑی پیچھے کو بطور زبان کشیدہ کے ہوتی ہی

در مدح خط محبوب

قولہ بیا کہ بر شکرت رستہ شد نبات ای حور ٭ دمیدہ مشک سیاہت ز گوشہ کافور ٭ بزیر لعل تو پنہان دو رشتہ مروارید ٭ فراز سرو بلندت دو نرگس مخمور ٭ رخت گلے کہ بود مرہمی دل خستہ ٭ لبت مئے کہ بود داروے دل رنجور ٭ ز ماہ عارض تو سر زدہ ستارہ خوے ٭ چنانکہ بر ورق لالہ لولوی منثور ٭ ازان ز مہر تو ہر صبح میزنم دم سرد ٭ کہ چرخ بر فنک عارضت کشیدہ سمور ٭ یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات شکر لب نبات خط مشک مو کافور رو لعل لب دو رشتہ دو لڑی مروارید دندان نرگس چشم لولو منثور قطرات شبنم فنک بفتحتین نام جانور سفید جسکا پوست سفید ہوتا ہی ولوستین سفید سمور ایک جانور ہی سیاہ نیم رنگ جسکے پوست سے پوستین بناتے ہین عرفاً اُس پوستین کو کہتے ہین المعنی یعنے ای محبوب حور روش آ کہ اب تیرے شکر لب پر نبات جو خط سبز ہی جما اور گوشہ کافور سے کہ وہ چہرہ ہی مشک کہ وہی خط ہی پیدا ہوا تیرے لعل لب کے نیچے دو لڑیان موتیون کی کہ دندان ہین چھپی ہوئی ہین اور سرو بلند پر تیرے دو نرگس مخمور چشم کی عیان اور یہ تیرا ہی سرو ہی جسپر نرگس ہی

ورنہ سر رہا رو گل سے بے بہرہ ہی رخ تیرا ایک گل ہی مرہم دل خستہ کا اور لب تیرے شراب دارو دل رنجور کی ہندی لوگ کہ شراب کو بھی دارو کہتے ہین کیسا خوب ہی یعنی ہر صبح جو ٹھنڈی سانسین بھرتا ہون یہ تیری مہر و محبت کا سبب ہی اسواسطے کہ اب تیرے پوستین سفید پر جو صورت ہی سمور پھیلا دیا ای خط سیاہ کہ اب وہ خوبی سادہ روئی کی نہین رہیگی تیرے ناہ عارض پر جو ستارے عرق کے ظاہر ہو رہے ہین ایسے خوشنما ہین جیسے لالہ کی پنکھڑی پر موتی شبنم کے بکھرے ہوے ہون محشی نے دو رشتہ کو بشین معجمہ لکھکے معنی و وصف کے لکھے ہین حالانکہ اس معنے مین بسین مہملہ لغت مین ہی قولہ بشکر تو نہان کردہ روے مروارید + بر آفتاب تو پیدا شدہ بشب دیجور + چو مار زلف تو بر خویش بدر می پیچید + کہ گرد ماہ تو آشفتہ از چہ شد صف مور + بہمہ غمت از سالہا حزین بودم + شدم بفر قدوم خدایگان مسرور + ولیعہد خلیفہ محمد تغلق + خدایگان سلاطین دین جم جمہور + زعدلش از دہن مار در امان راقص + ز لطفش از سرطان معتدل مزاج عبور + پی نظارۂ بزمش کہ رشک فردوست + فلک شدہ ہمہ دیدہ چو خوشۂ انگور + زہے شکوہ تو گردہ بدستیاری عدل + خرابۂ محن آباد خاک را معمور + ز آستان تو مویست در نظر تا عرش + بچشم خصم تو میلیست در میان تا نور + صفات ذات تو بر تخت ای ہماے شرف + چو ظل مرغ تجلیست در نشیمن طور + بدست خازن اقبال جاودان تو دادہ + عروس ملک کلید در سراچہ سور + اللغات شکر لب مروارید دندان آفتاب رو شب خط دیجور سیاہ ماہ رو صف مور خط مہملہ بفتح ہر دو سیم بیابان جم نام پادشاہ اور حضرت سلیمان و سکندر نیز جمہور عربی مین بالضم اور استعمال فارسی مین بالفتح گروہ مردم مار تنین فلک راقص نام ایک شکل کواکب کا سرطان بفتحتین پنجپایہ ہندی گنگچہ و نام مرض عبور بفتح نام ایک ستارۂ آتشی کا کہ بعد جوزا کے نکلتا ہی اور سرطان برج آبی ہی اور جب عبور سرطان مین آتا ہی ہوا معتدل ہو جاتی ہی مو مرادا اندک میل سلائی و مسافت سہ گردہ مرغ تجلی وہی تجلی الٰہی سور خوشی و دیوار مناسب بسر المعنی یعنے شکر مین تیری جو لب ہین مروارید دندان کے تو چھپے ہوے ہین اور آفتاب

پر شب دیجور ظاہر ہو رہی ہو یعنے چہرہ پر خط سیاہ نمودار ہوا اب بدر مثل مار تیری زلف کے اپنے اوپر کیسے بل کھاتا ہی کہ صعف مور کی کیون تیرنے ماہ کو لپیٹی ہوئی ہو ماہ چہرہ مور خط مین برسون سے تیرے بیابان غم کا غمگین تھا مگر اب قدوم پادشاہ سے مسرور ہوا اور وہ پادشاہ ولیعہد خلیفہ کا ہی جسکا نام محمد تغلق ہی جو پادشاہ سلاطین دین کا ہی اور سلیمان یا سکندر یا جمشید مخلوق کا یہ تینون کیسے بڑے پادشاہ گذرے ہین دیکھہ عدل کو اُسکے کہ راقص اگرچہ کام اژدہا کے فلک مین ہی مگر امان مین ہی کیا مقدور اُس مار موذی کا جو اُسکو ایذا دے سکے۔ اور عیوق اگرچہ ستارۂ آتشی ہی لیکن اُسکے لطف سے سرطان مین جاکر معتدل ہوجاتا ہی اسواسطے کہ لطف مقتضی اعتدال کا ہی ورنہ سرطان برج آبی ہی اور یہ آتشی چاہیے کہ اُسکو بجھادے غرض عدل و لطف اُسکا عالم بالا مین بھی موثر ہی بزم تیری وہ رشک فردوس ہی جسکے دیکھنے کو فلک ہمہ تن آنکھین بنگیا ہی مانند خوشۂ انگور کے کہ وہ ستارے ہین اور عجب شکوہ تیری ہی جسنے عدل کی مدد سے اس ویرانۂ خاک محن آباد کو آبادی سے معمور کردیا تیرا ایسا آستانہ عالی ہی کہ اُس سے عرش تک نظر مین ایک بال کا فرق ہی مگر تیرے دشمن کی آنکھ اندھی ہی اُسکو یہ رتبہ تیرا نہین سوجھتا اور کیسے سوجھے کہ اُسکی چشم و نور چشم سے ہی بھی تو ایک میل کے دوری یعنے تین کوس کی میل کا لفظ کیسا خوب ہی برعایت چشم اور نیز ایہام آور ای ہما شرف کے جسوقت مین کہ تو تخت پر جلوس فرما ہوئے تو صفات تیری ذات کی ایسی ہین جیسے سایہ مرغ تجلی الٰہی کا آشیانۂ طور مین گویا تو ایک تجلی حق کا سایہ ہی ای ممدوح عروس ملک نے تیرے اقبال جاودان کے خزانچی کو کنجی دروازۂ سراچہ سرور کی سپرد کردی ہی یعنے تو ہمیشہ ملک و دولت سے مسرور و محظوظ ہی رہیگا **قولہ**

چو نصب شد علم فتح رفع قدر ترا ✤ بکسر حادثہ ضم گشت حاسد مجرور ✤ زخاک شاید اگر زہرہ تر بہم وارو مدد ✤ کہ جود جود تو دائم چو دیمہ شد منثور ✤ بدست لشت بکے رومی سپہ و ستار ✤ کہ در ممالک مغنیست این زمان دستور ✤ جہان پناہا یک نکتہ از رہے بشنو ✤ کہ درزہ خرد آثار آن شود مشہور ✤ سرے بدہ سقطے را کہ فرق می نکنند ✤ سرار راز شرار و سرور راز شرور ✤ نہادہ دیگ

تہی بر سرو ز بے آبی ✤ درون او ہمہ آتش گرفتہ ہمچو تنور ✤ چہ در حساب نبود آن کسی کہ نشناسد ✤ صحیح را ز سقیم و صحاح را ز کسور ✤ ہمیشہ تا کہ سراپردہ دار چرخ زند ✤ بصبح خیمۂ زرین برین معلق سور ✤ مباد خالی ازین دم چو بوستان جنان ✤ سرا سرای تو ز سریر و سریر تو ز سرور ✤ اللغات ضخم پیوستہ محجر در حجر کردہ شدہ زر زیر ایک گیاہ ہی زرد رنگ ترجمہ بندہ جود بالفتح باران وحمیہ باران پیوستہ وبے برق رومی قلم سیہ دستار باعتبار مداد دستور وزیر سری سرداری سقطی ساقط الاعتبار و سری سقطی پیر جنید کہ بیاطی بھی ومتاع ناسرہ سرار ندار ہا دیگ تہی مراد کاسۂ گدائی بے آبی بے آبروئی در حساب نبودن معتبر نہونا صحاح بفتح تندرستی و بیعیب کسور بضم پارہا و پارہا سے اعداد خیمۂ زرین آفتاب سور حصار سور معلق فلک المعنی جب علم تیرے فتح کا تیری قدر بلند کرنے کو برپا ہوا تو حاسد زیر کردہ شدہ شکست حادثہ مین پڑا اس شعر مین مراعات اعراب کے اور علم مین ایہام ہی بمعنی اسم برعایت اعراب اگر خاک سے زر زر زیر کیطرح جم اٹھے تو ہو سکتا ہی کسواسطے کہ باران تیرے جود کا دیمہ کیطرح ہمیشہ اُسپر برستا رہا ہی تیرے ہاتھ مین رومی سیہ دستار ہی یعنے قلم مع مداد کہ وہ ممالک معنی کا اسوقت مین دستور ہی یعنے معنی اُس سے ظاہر ہوتے ہین اب کہتے ہین ای جہان پناہ ایک نکتہ اس بندۂ ناچیز سے سنلے کہ راہ خرد مین اسکے آثار ای نشان قدم مشہور ہین یعنے خردمند اس راہ مین چلے ہین اور وہ یہ کہ جو آدمی پایۂ اعتبار سے ساقط ہین اُنکو سرداری سے کہ وہ سرا کہ جمع سری ہی اسمین اور شرار مین جو آگ کو کہتے ہین فرق نہین کرتے ایسے ہی سرور و شرور اس شعر سے سری سقطی نام پیر حضرت جنید کا بھی نکلتا ہی ایسے ہی سرار راز شرار اس سے لفظ راز و سرور و شرور سرور و کاسہ گدائی کا سر پر رکھے ہین اور بے آبروئی سے درون کو تنور کیطرح آتش گھیرے ہوے ہی بھلا غور تو کر ایسا شخص کب قابل اسکے ہی کہ حساب و شمار مین آئے جو یہ نہین پہچانتا کہ صحیح کون ہی اور مریض کون اور عدد صحیح کیا ہی اور مکسر کیا ہی اب دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک کہ سراپردہ دار چرخ کا صبح کیوقت خیمۂ زرین کہ وہ آفتاب ہی اس سور معلق فلک پر کھڑا کرے اور اپنی گردش سے اُسکو طلوع و ظہور مین لائے تیری سرا باغ جنت کیطرح دم بھر سرور سے خالی

شرح ہے اور سر پر تیرا سرورے

در مدح سلطان محمد شاہ و خیالات چہ خیات و محبوبان

قولہ چہ خوان سبز فلک زر نہان کند در قیر + میان لاے سیہ مہ رزد چو کاسہ شیر + ز تاب این سپر آتشین تیغ زنست + کہ شبروان را در چشم مینماید تیر + ز مہر زورق سیمین ماہ بر جو شد + ہزار چشمہ سیماب زین کبود غدیر + دراز شد زرہ عنبرین شب زی آن + کہ میرود سپر زرد در کمان چون تیر + خہی سپر کہ ہمہ روے او بود پر تیغ + زہی کمان کہ یکے نیمہ زو بود از تیر + بوقت صبح کہ در پیشگاہ خیمہ سبز + شب سیاہ قبا زد ز زر سرخ سریر + روان شدند ہمہ ساکنان عالم قدس + بخاک بوسی درگاہ بادشاہ کبیر +

مطلع ثانی

قولہ ببوسے مجمر زرین آفتاب منیر + کشادہ قافلہ سالار صبح تنگ عبیر + ز حلق زاغ مگر بیضہ آتشین افتاد + کہ باز مرغ سحر میکند ہزار نقیر + تدرو جام بخون خروس شوید روے + دران چمن کہ زند عندلیب چنگ صفیر + ز سبزہ زار فلک چون دمید لالۂ زرد + کرا بود ز گل سرخ و شاخ بادہ گزیر + یہ قصیدہ بھی بحر سابق مین ہی اللغات زر آفتاب قیر شب ایسی ہی لاے سیہ کاسہ شیر ماہ باعتبار سفیدی تاب روشنی و گرمی سپر آتشین آفتاب تیغ زن باعتبار اشعہ شبروان دزدان تیر عطارد و کہر سہم و تاریک و گلولہ تفنگ سیماب کواکب غدیر کبود آسمان سپر زرد آفتاب کمان برج قوس کہ حضیض آفتاب ہی پر تیغ باعتبار اشعہ علامت قوس کی ح ہی اور علامت عطارد کی ذکہ ح کے آٹھ عدد ہین اور ذ کے چار تو امید مجمر ہندی انگیٹھی تنگ ہندی گون عبیر نام خوشبو کہ اسکو آگ پر جلاتے ہین زاغ شب بیضہ آتشین آفتاب خون خروس شراب چنگ ساز صفیر آواز لالہ زرد آفتاب گل سرخ شراب شاخ بادہ صراحی و جام شراب المعنی جب خوان سبز فلک کا زر امینا جو آفتاب ہی تاریکی یعنے شب مین چھپاتا ہی تو درمیان کیچڑ سیاہ کے کہ یہ بھی مراد شب سے ہی ماہ برنگ کاسہ شیر سفید کے روان ہوتا ہی یعنے آفتاب غروب ہوتا ہی تو ماہ طلوع کرتا ہی اور یہ سپر آفتاب کی آتشین ایسی تیغ زن ہی باعتبار شعاع کے کہ چورون کی آنکھ مین

مثل تیر کے لگتی ہے اسی سبب سے دن میں چوری نہیں کر سکتے ہیں اور مہر یعنے تجت زورق سیمین
ماہ سے ہزاروں چشمے سیماب کے کہ مراد کواکب سے ہے اس تالاب سیاہ آسمان سے جوش کرتے
ہیں یعنے ستارے بھی رات کو طلوع کرتے ہیں اور مہر و ماہ سے ادعاءً کہا ہے اور یہ جو زرہ عنبرین
شب کی دراز ہو گئی ہے زرہ بھی باعتبار ستاروں کے پر سبب ہے کہ اسوقت میں سپر زر یعنے آفتاب
برج قوس میں کہ بنا نہ اُسکے حضیض کا نہایت تیز تیر سا چلتا ہے بڑی سرعت کے ساتھ کہ اُنتیس دن
میں لپیٹ جاتا ہے اسی سبب سے رات بڑی دن چھوٹا ہوتا ہے اور یہ عجب سپر ہے کہ ساری صورت
اسکی پر تیغ ہے اور تیغ اشعہ جو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور عجب کمان ہے کہ نصف اُسکا تیر ہے
یعنے برج قوس کی علامت ق ہے جسکے آٹھ عدد ہیں اور عطارد کی علامت د جسکے چار عدد ہیں پس
تیر نیمہ کمان کا ہوا اب جب صبح ہوئی اور پیشگاہ خیمہ سبز آسمان میں شب سیاہ قبا نے زر سرخ کا
تخت رکھا جو آفتاب ہے کہ صبح کو سرخ ہوتا ہے علاوہ اسکے زر سرخ عمدہ قسم زر سے ہے پس تمام ساکن عالم
قدس کے خاک بوسی درگاہ بادشاہ کبیر کو روانہ ہوئے اور اس امید پر کہ مجمر زرین آفتاب منیر میں
عبیر جلاؤں قافلہ سالار صبح نے گونین عبیر کی کھولیں اور معمول ہے کہ صبح کو پھولوں کے کھلنے سے
خوشبوئیں بھی پھیلی ہوتی ہیں اور مرغ سحر نے جو پھر آواز و نفیر بلند کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زاغ کے
منھ سے جو شب ہے بیضہ آتشین گر پڑا کہ وہ آفتاب ہے معمول ہے کہ زاغ انڈا اور پرندوں کا اٹھا لیجاتا
ہے اور گرا دیتا ہے اور محشی لکھتے ہیں کہ یہ خود فرج سے پیدا ہوتا ہے اب تدرو و جام کی خون خروس سے
منقود و مفقود کے ای شراب سرخ سے اس چمن میں جہاں عندلیب چنگ کی بول رہی ای بزم شاہ
پوشیدہ نہ رہے کہ شراب کی صراحیاں تدرو و خروس بط طاؤس وغیرہ کی صورت ہوتی ہیں اور
جبکہ سبزہ زار فلک سے لالہ زرد نمودار ہوا تو اب کسکو گل سرخ جو شراب سرخ ہے اور شاخ بادہ جو ظرف
مینو شکل ہے اشکے گریہ ہے تا گریہ پینا ہی ہوگی **قولہ** تو آن مہی کہ یکے تار زلفت انداز د + ز سایہ
بہر طرف آفتاب صد زنجیر + تو ماہ عالم حسنی و زلف تو شام است + کہ ہست در خم زنجیرش آفتاب
اسیر + اگر ز سر صبح برانداخت زلف شب اندوے + تو نیز سلسلہ عنبرین ز مہ برگیر + خط تو باسمن

فلک دبیر شاہ یکیست ✤ کہ ہر دو چہرۂ مہ را سیہ کنند بقیر ✤ خدایگان سلاطین محمد تغلق ✤ سپہر
تیر و سپہر آفتاب ماہ وزیر ✤ مدار شرع رسول آنکہ او بامر امام ✤ بر اہل جملہ عالم ولی شدست و امیر ✤
قیاس گنبد مائل بحلقہ در تو ✤ چنان کہ در سخن حامل آمدہ تدویر ✤ زہے محیط کہ در جنب جیب
قوس ہمت ✤ چو نقطہ دائرہ آسمان نمودہ حقیر ✤ ز پشت مہ پدر و چار مادر و سہ طفل ✤
نزاد چو تو جوان در کنار عالم پیر ✤ **اللغات** گنبد مائل نام فلکی سخن بکسر و فتح خا سطبری مراد
اُس سے عمق حامل فلک کلان تدویر فلک خرد جیب قوس پارۂ قوس سہ طفل موالید ثلاثہ
المعنی یعنے تو وہ ماہ ہی کہ ایک تار تیرے زلف کا اپنے سایہ سے کنارۂ آفتاب پر صدہا زنجیرین
ڈالے ہوے ہی کہ وہ آفتاب صورت اُسکی ہی اور زنجیر زلف سیاہ کنارہ اُسکے اور ایک تار اور
سو زنجیر سے یہ کنایہ کہ ایک تار مین اُسکی سو زنجیرون کا پہنا وہی تو عالم حسن کا ماہ ہی اور زلف
تیری شام جسکی زنجیر کے خم مین آفتاب اسیر ہی اسمین دونون باتین ہین زلف بھی چہرہ کو اسیر
کیے ہوے ہی جو آفتاب ہی اور شام بھی آفتاب کو اسیر کیے ہوے اُسوقت مین عروس صبح نے
زلف شب کی چہرہ سے اُلٹ دی ہی تو بھی اپنی زنجیر عنبرین زلف کی ماہ سے اُٹھالے کہ یہ ماہ مقابل
اُسکے آفتاب کے ہی خط رخسار تیرا سر اور کلک دبیر شاہ کا دونون ایک ہی صفت ہین کہ دونون
چہرۂ ماہ کو سیاہی سے سیاہ کرتے ہین سر کلک کا تو مداد سے کاغذ کو جو سفید مثل ماہ ہی اور تیرا خط
سیاہ گرد تیری صورت مثل ماہ کے آوردہ شاہ خدایگان سلاطین محمد بن تغلق ہی کہ بنظر
علو و سمو ایک سپہر ہی جسکا منشی عطارد ہی اور ایک آفتاب ہی جسکا وزیر ماہ اور مدار شرع رسول
مقبول کا یعنے جیسے نقطہ کے گرد دائرہ گھومتا ہی اور حکم امام وقت سے سارے جہان پر حاکم
و امیر ہی اُسکے دروازہ کے حلقہ اور گنبد مائل کو وسعت و فسحت مین ایسا قیاس کرتے ہین جیسے
عمق حامل مین تدویر ہی واضح ہو کہ ہر فلک کے چار اجزا ہین طبق در طبق جوزہر و مائل و حامل
و تدویر اول محیط باقی پر محیط ہی اور مائل حامل پر اور اسی حامل مین تدویر ہی کہ جسکے سبب سے
ستارہ متحرک ہی اور اسی مین ہر ستارہ رکھا ہوا ہی بخلاف فلک الشمس کہ اسمین تدویر نہین ہی

یہ یقین ہی افلاک سے مرکب ہی فافہم معنی الشعر اور تو ایسا محیط ہی کہ تیرے دروازہ کی جو قوس ہی
ای محراب اُسکی جیب قوس یعنے ایک ٹکڑے کے مقابل دائرہ آسمان کا ایسا حقیر ہی جیسے ایک
نقطہ بس آسمان کو محیط کیسے کہہ سکتے بحقیقت محیط تو ہی ہی جیسے یہ نو پدر اور چار مادر وسہ طفل
ہین یعنے نہ فلک و چار عنصر و موالید ثلاثہ تجھسا جوان اس عالم پیر کے گود مین کوئی نہین آیا قولہ
عروس زہرہ در ایوان برکشیدہ چرخ + خیال نسخہ جاہ تو میکند تحریر + غبار لشکر آفاق گرد جیست
ترا + بسے دویدہ وندریافت چرخ باد مسیر + کسیکہ پیروے تو بجان نہ کردہ چو قوس + چہ سہما
خورد از تیر جعبہ تقدیر + ملازمست کہ بر خصم کار دشوار ست + دلیلش آنکہ علی الکافرین
عسیر یسیر + ز کر طاغی طاعون گرفتہ امین باش + کہ بانگ سگ نہ پذیرد بماہ را تشویر + کجا درد
درع آہنین ز خنجر بید + کجا برد زرہ چرخ سہم تیر حصیر + ز قدر اول ہر پانزدہ کواکب را +
سہم سنہ تو کردہ بچار مہ تسخیر + ز آب تیغ تو امین شدست از دوران + معقر فلک ماہ از مساس
اثیر + ہمیشہ تا کہ درین نہ چراغ دارہ سبز + چراغ ماہ بود از دم سحر گہ تیر + شموع مجلس اقبال
پادشاہ جہان + ز نور مشعلہ قدس باد عکس پذیر + اللغات ایوان برکشیدہ ایوان بلند تحریر
معروف اور ہندی مین جسکو گو یہ گٹکری کہتے ہین باد مسیر ای روان ہیچو باد جعبہ ترکش طاغی از حد
گذرندہ طاعون وبا مراد سگ سے عوا ہی کہ وہ ایک شکل ہی بصورت سگ عو عو کنندہ بے کے اور
منزل ماہ تشویر پریشانی درع بالکسر زرہ حصیر گیاہ فلک ماہ فلک اول اثیر بمعنی بلند مجاز آگرہ نار
چراغوارہ قندیل و چراغدان جسمین چراغ رکھین شموع جمع شمع المعنی عروس زہرہ کہ لونی فلک
ہی ایوان بلند چرخ مین بیٹھی ہوئی نسخہ خیال تیرے کا تحریر کرتی ہی اس شعر مین برکشیدہ اور چرخ
جو بیٹھی رقص کے بھی ہی اور خیال جو قسم راگ سے ہی اور تحریر جسکی ہندی گٹکری ہی سب
مناسب زہرہ کے ہین تیری شہرت کہ وہ ایک لشکر آفاق گرد ہی یعنے تمام جہان مین پھیلی ہوئی
اُس لشکر کے غبار کو چرخ باد مسیر نے ہر چند کتنا ہی دوڑا ہر گز نہ پایا گویا روانی مین اپنے مثل باد کے ہی
گرد غبار کے ساتھ کیسا ہی مناسب ہی جسنے کہ پیروی تیری جان و دل سے مثل کمان کے نہ کی جو چلنے

کے وقت لبس پشت باندھ لیتے ہین اُسنے کیسی سختیان اور خوب تیر ترکش تق بر سے نیا ئین تیرے
دشمن پر معاملات کا سخت ہونا لازم ملزوم ہوگیا ہی اسلیے کہ وہ کافر ہی اور کافرون پر آسانی بھی
سخت ہوتی ہی اس دلیل سے کہ علی الکافرین عسیر یسیر مشہور ہی یہ آیہ قرآنی نہین ہی مگر معلوم نہین
ہوتا یسیر عسیر کیون نہین لکھا تا ذہن تبادر عکس معنی پر نہ کرتا یا شاید غلطی کتابت ہو تو بکر طاغی
طاعون گرفتہ سے بخت رہ کسواسطے کہ آواز سگ سے نور ماہ کا منتشر نہین ہوتا چنانچہ عوا خود
منازل ماہ سے ہی جیسے زرہ آہنین کو خنجر بید کا نہین پھاڑ سکتا اور جیسے تیر حصیر کا زرہ چرخ کو
نہین کاٹ سکتا گوڑ کے بیٹھے کمان مین رکھ رکھکے آسمان کیطرف پھینکین کہتے ہین بید کا پتا
بصورت خنجر کے ہوتا ہی کواکب مرصودہ ہین جو کواکب قدر اول ہین کلانی ہین انکو تیرے سمند کے
سم نے چار ماہ سے جو چار دن یا زن کے چار نعل ہین مسخر کرلیا بیان مفصل اسکا یہ ہی کہ جملہ
کواکب مرصودہ یعنے جو رصد والون نے کرانے ٹھہرائے ہین ایک ہزار پچیس ہین انھین سے
شکلین برجون کی مرکب ہوئی ہین اور ہرگاہ مقداریں ان ثوابت کی کوچک و کلان ہونے
کے سبب سے مختلف ہین لہذا جملہ کو چھ قسم قرار دیا ہی اور ہر قسم کی قدر علیحدہ ہی چنانچہ کواکب
قدر اول کے پندرہ ہین اور قدر ثانی کے پینتالیس تیسرے کے دو سو آٹھ اور قدر چوتھے کے چار سو
چونسٹھ پانچوین کے دو سو ستر چھٹے کے پینتالیس مخفی نرہے کہ محشی نے قدر اول کے سولہ کواکب
لکھے ہین اور لغت مین پندرہ ہین اور محشی نے یہ بھی لکھا ہی کہ اہل ولایت ہر نعل مین چار
چار میخین لگاتے ہین شاید ان میخون کو ستارے ٹھہرا کے چار چوک سولہ کیے ہون اگرچہ قرینہ تو
اسکو مانتا ہی لیکن کیا عجب کہ شانزدہ کی جگہ پانزدہ ہو کس لیے کہ لغت کی بات معتبر ہی جسکو
سب مانتے ہین مین یہ جانتا ہون کہ قدر اول جو ستارے ہین انکو تیرے سمند کے سم نے چار
ماہ سے جو ہلال نعل کے ہین تسخیر کیا یعنے ایک ہی قدم مین لیلیا کہ ایک قدم مین چار ماہ ہین
اور ان نعلون مین جو میخین ہین وہ ستارے قدر اول کے ہین حسب تحریر لغت پندرہ اور موافق
تحریر محشی کے سولہ ہین نہ پندرہ کہ سکتا ہون نہ سولہ مگر یہ کہا جاے کہ قدر اول کے پندرہ

کو کب جو ستے وہ مسخر کیے اور تیز قدمی سے ایک قدر ثانی کا بھی دبا لیا تیغ تیری ایسی پر آب ہی جسکی سبب اسے فلک اول جسکے نیچے اثیر کرۂ نار ہی اُسکے مساس سے بخوف ناو بخشت ہی کہ میرا کیا سکتا ہی جب آب تیغ اُسکا موجود ہی ایکدم مین بجھا دیگا غرض مبالغہ آب تیغ کا ہی آسہ دعا تا بید ہی یعنے جب تک کہ اس قندیل سبز سپہر مین چراغ ماہ کا دم سحر گاہ سے تاریک ہوتا رہے جیسا کہ پھونک مارنے سے چراغ بجھ جاتا ہی ہمیشہ شمعین تیرے اقبال کی مجلس کے نور مشعلۂ قدس سے عکس پذیر رہین یعنے تیرا اقبال تائید عالم قدس سے روشن و نور یاب رہے

در شکایت خطا

قولہ مہچہ زرین نمود خیمۂ صبح ای نگار + خیز زمہ بر فگن سلسلۂ مشکبار + ترک تو گر یک نظر افگند آید پدید + زین دو عروس حبش بچۂ رومی ہزار + مردم دیدہ تو کی دور ز چشم مرد + آب زر و سیم مریز ہر نفسے اشک وار + در شکن زلف خویش با ہمہ آشفتگی + این دل سرگشتہ را ہیچ پریشان مدار + بو کہ بباغ وصال سرو تو آید ببر + تا شدہ روے ترا دامن گل زیر خار + مورچہ زرد شد پیکر من تا ترا + مار سیہ حلقہ زد بر طرف لالہ زار + جزع مرا لعل تر برزد بر طاس زر + لعل ترا در شکر عقد در آبدار +

مطلع ثانی

قولہ ہیچ کمان دیدہ گوشۂ تیر ای نگار + کز سپر زر بود خانۂ او چون نگار + یہ اشعار بحر بسیط مین ہین ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اور کبھی مفعولن بھی حشو مین آتا ہی اللغات مہچہ با دریشۂ خیمہ یہان مراد آفتاب سے نگار معشوق و نقش مناسب خیمہ عروس حبش مردمک بچۂ رومی اشک بو مخفف بود بمعنی شاید بر بغل و ثمر گل رخسار خار خط المعنی یعنے اے نگار خیمۂ صبح نے اب با دریشۂ زرین نمود کیا ای آفتاب طلوع ہوا تو بھی اُٹھ اور اپنے ماہ سے جو چہرہ ہی سلسلۂ مشکبار زلف کو دور کر دے اگر ترک تیرے چشم کا ایک نظر مجھپر ڈالے تو میرے ان دو عروس حبش سے جو مردمک ہین ہزارون بچہ رومی کہ اشک ہین ظاہر ہون تو میرے آنکھون کی پتلی ہی بس میری آنکھون سے دور مت جا کیون آب میرے منھ سے ہر دم اشک کیطرح بہاتا ہی مین تیری زلف کے پیچ مین جیسا

ہوا ہون اور نہایت آشفتگی کے ساتھ بن تجکو چاہیے کہ ابتک پریشان رکھا تو رکھا آیندہ کو پریشان مت رکھو شاید باغ وصال مین سرو تیرا میرے بر مین آئے ابھی تو صورت تیری جو دامن گل ہی زیر خار نہین ہوئی ہوا ور زیر خط آب کہتے ہین جیسے تیرے لالہ زار کے اطراف مین مار سیاہ حلقہ زن ہوا ہی کہ مراد رخسار و خط سیاہ سے ہی میرے پیکر مور چہ زرد کے مثل زار و نزار غمسے ہوگئے اب یہ حال ہی کہ میری آنکھون سے تو لعل ترا یعنی اشک خونین طاس زر پر جو چہرہ ہی جاری ہین اور تیرے لعل در شکر یعنے لب سرخ شیرین مین لڑی در آبدار کی ہی معنے مطلع ثانی کے یعنے ای نگار کوئی کمان تو نے ایسی دیکھی ہی جسکے تیر کا گوشہ سپر زر کا خانہ مثل نقش و نگار کے ہو آراستہ پیراستہ خلاصہ اسکا یہ کہ کمان برج قوس ہی اور تیر اسکا عطارد جسکی علامت دال ہی اور دال کا گوشہ لام جسکے تیس عدد ہین سپر زر آفتاب کہ تیس دن اس خانہ مین رہتا ہی قولہ فرق سحر دیر یافت شانہ زرین از آنکہ + سر بر زانے کشید شب چو سر زلف یار + گشت ز ذوق در گداز رومی شمشیر باز + در ورم افتاد باز زنگی آئینہ دار + مرغ صراحی طلب کز طرف مرغ صبح + باز شد از حلق زاغ بیضۂ زر آشکار + بلبلہ مرغیست کش از سر چشم تدرو + جام برون آورد از زن تر بیشمار + صبح دوم تیغ زد یکدم ازان خون طلب + کو ببرد و ر دمی ز آئینہ دل غبار + آتش تر ز آب خشک سوے شکر ہر کہ ہست + خشک مادر این جہان ہیچ جہان بیمدار + سر ز خط می مگیر کابت او در و شنست + تا نشوے چون قلم سر زدہ روزگار + ہست جہان بر گذر اینک از ین روے صبح + کشتی زر میکشد بر لب دریاے قار + زرین زر اندودہ یافت صحوہ صبح این زمان + از پی آن تا شود خسرو مشرق سوار

اللغات شانہ زرین آفتاب رومی شمشیر باز بھی آفتاب زنگی شب آئینہ ماہتاب کز طرف مشرق مرغ صبح زاغ شب بیضہ آفتاب بلبلہ بفتح اول و ثالث کوزہ لولہ دار چشم تدرو دہن صراحی از زن قطرات صبح دوم صبح صادق تیغ زد ای آفتاب برآمد آتش تر می آب خشک پیالہ شکر لب خشک و شرنیک و بد آیت بمعنی نشان مراد تا شر کشتی زر آفتاب قار ایک روغن سیاہ رنگ ہوتا ہی مراد آسمان زرین زر اندودہ شفق صحوہ پشت اسپ خسرو مشرق آفتاب المعنی

یعنے فرق صبح نے جو دیرین شانۂ زرین پایا کہ وہ آفتاب ہی یہ سبب ہی کہ رات مثل زلف یار کے درازی کو پہونچی ہی اور رومی شمشیر باز جو آفتاب ہی یہ تو دق سے گھلنے گلنے لگا اور زنگی آئینہ دار جو شب با قمر ہی یہ روم مین پڑی کہ روز بروز سوچنے لگی تو مرغ صراحی کو ڈھونڈھہ کسواسطے کہ مرغ صبح کیطرف سے جو صبح ہی ہی پھر حلق زاغ شب سے بیضۂ زر آفتاب کا ظاہر ہوا یعنے صبح ہوئی آفتاب نکلا اب بیہوشی کر بلکہ ایک مرغ ہی کہ سر چشم تذرو سے کہ یہ بھی صراحی ہی بصورت تذرو جو جام بھرا جاتا ہی وہ ارزن بیشمار کہ مراد قطرات شراب سے ہی ظاہر کرتا ہی صبح دوم نے تیغ ظاہر کی کہ وہ آفتاب ہی تو بھی اُس سے یعنے صراحی سے خون طلب کر کہ وہ خون دم بھر مین آئینۂ دل سے غبار کھو دیتا ہی یعنے غم غلط کر دیتا ہی تو آتش تر کو کہ شراب ہی آب خشک یعنے پیالۂ بلورین مین کر کے شکر ای لب کیطرف لیجا کسواسطے کہ خشک و تر ای نیک و بد اس جہان کی سب بے ثبات و بیقرار ہی سر خطامی سے الگ مت کر اسکا مطیع رہ کسواسطے کہ اسکی آیت یعنے نشان جو مراد تاثیر سے ہی روشن ہی گہ فورا ہوتی ہی تا تو قلم کیطرح سر زدہ زمانہ کا نہووے بیغم ہو جاسے یہ جہان گذران ہی اسی سبب سے صبح کشتی زر آفتاب کی کھینچکر کنارہ دریاسے قار امی سیاہی کے لیجاتی ہی صبح نے اسوقت مین اپنی پشت پر زر زراندودہ شفق کا پایا ہی اسلیئے خسرو مشرق کا یعنے آفتاب سوار ہوئے جیسا کہ سوار ہوتا ہی اور ممدوح بھی بادشاہ مشرق کا ہی یہ اشارہ بھی ہی

در تعریف قلم و مدح ممدوح یہ اشعار تتمہ قصیدہ سابق کے معلوم ہوتے ہین مگر نسخۂ مطبوعہ مین سرخی لکھکے فصل کر دی ہی

قولہ پنج سہ تو نگر حامل یک زر دمانہ * بمور چہ آشفتہ بین در دل او صد ہزار دنبہ * بوسہ دہد ماہ را ہندوی زرین لباس * سجدہ کند سیم را بردمی عودی ازار * چون بسر تیرۂ دود برآرد زچین * از رہ دریار دو باز سوسے زنگبار * طفل حبسیو داے شیر گریہ کند باک نیست * شب چو برو تنا آورد زرد شدہ ہم نزار * بہ در پس مجند زر دو نیچہ پنجہ شہر * سوم او خود یکے نست یعنے زر دو چار بار * بر تختہ بر برف

خشک ابر سیہ در تر ✦ چون برش درکشید بحر کف شہریار ✦ مہر منوچہر چہر آرش ابرش سپہر ✦
جعفر فغفور فر حیدر احمد شعار ✦ شاہ محمد لقب حیدر احمد نسب ✦ زان با مام زمان بیعت او
استوار ✦ دولت بیدار او بر دل زر حملہ کرد ✦ دست برادر گرفت کرد ز عالم فرار ✦ ای کہ شد اختر
ہر سحر از مہر تو ✦ خیمہ زرین زند بر سر نیلی حصار ✦ خلق تو و قدر تو آن حسن و این علی ✦ دست
تو و تیغ تو این یم و آن ذوالفقار ✦ گر قصب از فرق تو یابد بوسے دہد ✦ از سر مہ بر کشد پیرہن
مستعار ✦ اللغات پنج ماہ نو انگشتان خمیدہ وقت تحریر زر زرد یار قلم زرین مور چیونٹی حروف ماہ کاغذ
ہندو زرین لباس قلم سیاہ زرین سیم کاغذ رومی قلم عودی ازار سیاہ دریا کف دست زنگبار
مداد طفل قلم شیر کاغذ شب مداد روز کاغذ منوچہر نام شاہزادہ کہ حسین تھا آرش نام پہلوان ابرش
وہ گھوڑا جسکے اعضا پہ نقطے مخالف رنگ کے ہون جعفر نام حکیم کیمیاگر و نام برادر علی مرتضی شعار
جامہ زیرین دثار جامہ بالائین المعنی مصنف کہتے ہین عجب حال ہی کہ پانچ ہلال جو انگشت خمیدہ ہین
آنکے زر زرد کو ہاتھ مین لیے ہوے ہین کہ وہ قلم ہی اور اس مار کے پیچھے لاکھون چیونٹیان پھیلی ہوئی ہین
جو حروف ہین ہندوی زرین لباس کہ وہ قلم زرین سیاہ ہی ہر دم ماہ کے بوسے لیتا ہی کہ وہ کاغذ
ہی اور ہر دم رومی عودی لباس ای سیہ لباس سیم کو سجدہ کرتا ہی رومی بھی قلم اور سیم کاغذ
سجدہ جھکنا قلم کا جب اپنے سر تیرہ سے دھوان جبین سے جو کاغذ ہی اٹھا دیتی ہی اور دھوان تحریر
سیاہ تو دریا کی راہ سے کہ مراد کف جواد ممدوح سے ہی زنگبار کو جاتی ہی جو مراد دوات سے ہی قلم
گویا ایک طفل ہی اور طفل اگر شیر کے لیے گریہ کرے تو کیا ڈر شیر کا غذا در معمول ہی ہی کہ بچہ جب رات
تیر کر کے دن کرتا ہی تو شیر کیواسطے روتا ہی زرد و نزار ہوتا ہی اسنے بھی رات کو رو رو کے دن پایا
ہی پھر کیون نہ گریان ہو رات مداد دن کاغذ گریہ صریر قلم اب قلم کا نام معما مین بتاتے ہین کہ عدد کے
دس عدد ہین اور پنجہ عدد اسکا دس وسادن سو اس سے قاف قلم کا پیدا ہوا کہ عدد قاف کے
سو ہین اور اسکے پیچھے نصفی پنجہ کا جسکے ساٹھ عدد ہین اور ساٹھ کا نصف تیس پس لام حاصل ہوا
جسکے تیس عدد ہین اور تیسرا حرف اسکا یکے ہی کہ اسکے چالیس عدد ہین اور میم کے بھی چالیس

عدد اُن بس تینون حرف ہو گئے اور پھر تفسیر اسکی کی ہی کہ دُ سے چار باد بس دُو کے دس عدد ہین
اور دس چار بار ہونے سے چالیس ہوتے ہین یعنے دس جوک چالیس آور جیسے بحر کف شہر یار نے
اُسکو اپنے آغوش مین لیا ہی تب سے اس ابر سیاہ نے برق خشک پہ در یتیم آبدار بکھیرے ہین
ابر سیاہ قلم برق خشک کا غذ در یتیم لفظ و حروف۔ آور وہ پادشاہ ایک آفتاب منوچہر صورت ہی
اور آرش ہی جسکا ابرش سپہر ہی لفظ ابرش کا سپہر پہ کیسا مناسب ہی کہ اسکے اعضا کے نقطے
جو ستارے ہین مخالف اسکے رنگ کے ہین اور جعفر نغفور فر ہی حیدر احمد شعار ہی جعفر مین بھی
فر ہی اور نغفور مین بھی اول آخر اور درمیان دو طرح فر حاصل ہوتا ہی آور یہ شاہ محمد لقب
اور حیدر احمد نسب ہی اسی سبب سے بیعت اسکی امام زمان یعنے خلیفۂ زمانہ سے استوار
ہی کہ حیدر احمد نسب تھے اور یہ حیدر نسب بس جیسے حیدر کی بیعت احمد سے تھی اسکی بیعت
خلیفہ سے اور خلیفہ بھی احمد نسب کہ عباسیہ ہی جو آنحضرت کے چچا تھے اور ابی طالب بھی آپکے
چچا دل سے مراد قلب ہی اور نزر مراد ت کرم بسکون کا اور کرم کا قلب مرگ یعنے دولت بیدار
نے اُسکی مرگ پر حملہ کیا تو اُسنے ہاتھ اپنے بھائی کا پکڑا کہ نوم ہی بقحواے النوم اخ الموت کے
اور عالم سے بھاگ گیا اسواسطے کہ مرگ و نوم دونون ضد بیداری کی ہین اور دولت اسکی بیدار
پھر کیسے وہ اپنے پاس انکو چھوڑتی اب اُسکی دولت مرگ و خواب دونون سے برکنار ہی آور صبح
تو وہ ہی کہ پادشاہ اختروں کا یعنے آفتاب تیری مہر و محبت سے ہر سحر خیمۂ زرین اس نیلی حصار
کے سر پر کھڑا کرتا ہی تا اُسمین تو نزول کرے اس شعر مین تغایر اعتباری ہی کہ ذات آفتاب کو
جدا ٹھہرایا ہی اور جرم آفتاب کو خیمہ جدا تیرا خلق و تیری قدر دونون ایسے ہین جیسے حضرت حسنؑ اور
حضرت علیؑ کہ خلق حسنی مشہور ہی اور علی کی عالی قدری اور ہاتھ تیرا فیض بخشی مین دریا
اور تیغ تیری ذوالفقار قصب یعنے کتان جو ماہ سے تار تار ہو جاتا ہی عیر کے سر سے بال بھر بھی
دو پائے تو ماہ کے سر سے یہ پیرہن مستعار آفتاب کا جو پہنے ہوئے ہی اُتار لے اور معلوم کہ نور ماہتاب
کا نور آفتاب سے ہی قولہ درحرم آباد ملک مادح خصم تو اندہ ۞ این زسخط تا جدا رو آن زسخا تا جدار

آنکه تهی جیب بود دامن جودت گرفت + چون علم آستین یافت ز دستت یسار + ساغر جم
بر کف آر خنده بزن همچو صبح + یاد وفات نگار بیش بخاطر میار + آب ز نرگس مبار گرچه ز بستان
ملک + داد سگی را بباد این فلک خاکسار + بر سر گورش هنوز سبز لباسان چو سرو + اند
غم دل میکنند لاله بفندق فگار + صد دمه مجروح بین از صفر ماه نو + صد گل رخسار بین خسته
ز برگ چنار + بیش درین خاکدان جمع شدن روی نیست + خاطر خود را چو زلف بیش
پریشان مدار + تا سوی جیش حبش حمله برد یک تنه + با سپر آتشین رومی خنجر گذار + تا بجسان
جمل نیمه نیست گل + ماه بنورست شب گل به نثارست خار + باد بتائید حق پرچم منجوق تو +
زلف عروسان فتح در تتق کارزار + گرچه درین بحر شعر یافت بسے عقد در + شاهد معنی نیافت
بهتر ازین گوشوار + **اللغات** سخط بفتحین و بضمتین غصه هونا تهی جیب مفلس علم نقش
یسار توانگری وفات نگار مردن فرزند بیش یعنی آئنده آب اشک نرگس چشم سبز لباسان
بهشتیان لاله رو فندق ناخن مه رو ماه نو ناخن چنار ناخن حبش شب یکه تنه یکه و تنها رومی
آفتاب خنجر اشعه پرچم سر نیزه منجوق ماهچه علم تتق پرده **المعنی** یعنے تیرا ملک جو ایک حرم آبادی
حرمت آبادی اسمین جو تیرے مادح هین وه تو تیری سخا سے تاجدار هین اور جو تیرے خصم هین وه
تیرے غصه سے دار کے تاج هین جو شخص کہ تهی جیب و مفلس تها اور اسنے دامن تیرے جود کا
پکڑا مانند نقش و نگار آستین کے تیرے هاته سے توانگر بنگیا یعنے رزق برق هو گیا اب کہتے هین
ساغر جم کا هاته مین لے اور صبح کیطرح خندان هو اور وه نگار جو فوت هوا اسکو زیاده یاد مت کر نگار
فرزند ممدوح تو بهت اشک مت بها اگرچه تیرے بستان ملک سے فلک خاکسار ناچیز نے ایسا ایک
گل برباد کیا هے جسکی گور پر بهشتی لوگ کہ وه رنج و ملال سے پاک هو چکے هین تاهم اسکے غم سے سرو
کے مثل کهڑے هوئے هین اور رخسارے ناخن سے نوچ نوچ کے زخمی کر دیے هین خیال تو کر
بسکه دل صنوبرین مجروح هو رهے هین زخم ناخن سے اور سیکڑون رخسار گل سے زخم پنجه سے
خسته هین اب آئنده اس خاکدان مین اسکا ملنا اور اُس سے جمع هونے کی کوئی صورت

نہیں ہی بس چاہیے کہ تو بھی اپنی خاطر کو مثل زلف کے پریشان مت رکھ کہ عبث ہی آشفتہ
دعا سے تا بید ہی یعنے جب تک کہ لشکر حبشیوں پر کہ شب ہی اور لشکر اسکا ستارے رومی خنجر گذار
آفتاب کا سپر آتشین کے ساتھ تن تنہا حملہ کرے تیر آتشین جرم اسکا اور ذات اسکی علحدہ
نہیں تھا یہ فرضی ہی اور جب تک حساب جمل میں غنچہ نجم کا گل ہی یعنے نجم کے سو عدد اور گل
کے پچاس ہیں اور ماہ نور اور شب ہمعدد ہیں یعنے ۳۰۲-۱ اور گل نہالہ ہمعدد خار یعنے دونوں
انکے ۱۰۸ عدد ہیں کہ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے تب تک تائید حق سے پردہ کارزار میں نور لفظ و بیان
فتح کی تیرے علم کی پرچم نہیں پردہ کارزار سے یہ مراد کہ فتح و شکست چھپی ہوئی ہی نہ معلوم
ہو سکی ہو شعر بعد اپنے سخن کی تعلّی میں ہی یعنے اگرچہ اس بحر شعر میں بہتوں نے لڑیاں در کی
پائی ہین لیکن شاہد معنی نے مثل میرے اس قصیدہ کے گوشوارہ نہ پایا اسکے کان کی زینت
و رونق اسی سے ہوئی

	در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق متضمن تعریف اسپ و قلم	۱

قولہ محو شد نقطہ زر دائرہ مینا را ٭ جز خط جام میار از پی عشرت ما را ٭ نشترن زار فلک کرد نہان
لالۂ زرد ٭ روز مہ بر فگن آن سنبل گل فرسا را ٭ روے مہ را ندہد نور تو آئینہ خویش ٭ گر
بخورشید کنی عرض رخ زیبا را ٭ حلقۂ زلف تو تا چند پریشان دارد ٭ دل سرگشتۂ آشفتہ
سودا را ٭ دانۂ خال رخت چند بر آتش دارد ٭ مرغ پر سوختۂ جان من شیدا را ٭ ترک
مست تو کہ پیوستہ کمان بر سر اوست ٭ جان خود ساختہ زنگی بچہ بیلما ٭ شور بخت آن
نفسے شد دل بریان کہ نہاد ٭ بستۂ لعل تو پیہ در شکر گویا را ٭ چرخ از خط تو در تاب شد
آندم کہ کشید ٭ گرد مہ دام صفت خشک تر سا را ٭ ترسیم آنست کہ آشفتہ شوے گر گویم ٭
از پریشانی زلف تو شہ والا را ٭ آن شہنشہ کہ بجان بخشی شاہان جہان ٭ برد خاک
در او آب رخ عیسی را ٭ و آن سلیمان کہ ز ظفر اے نفاذ امر ش ٭ برتر از نار نہد باد شریا
را ٭ یہ قصیدہ بحر رمل میں ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان

یا فعلان

یا فعلان اللغات نقطۂ زر آفتاب دائرۂ مینا سپہر نسترن زار فلک ستارگان لالۂ زرد آفتاب
روای برو مہ رو سنبل زلف گل رخسار ترک مست چشم کمان ابرو جان ای محبوب زنگی بچہ مردمک
سمر رخسار مشک خط سارا خالص نار کرۂ آتش ما آب المعنی یعنے دائرۂ مینا فلک سے نقطۂ زر کا
مٹ گیا جو آفتاب کا غروب ہو جانا ہی اب ہماری عشرت کا سامان یہی ہی کہ سوا ے جام کے
اور کچھ ہمارے پاس نہ آئے لفظ خط بر عایت جام کے ہی کہ جام کیخسرو مین ہفت خط تھے نسترن زار
فلک سے کہ ستارے ہین لالۂ زرد آفتاب کو جیسا کہ شام کو ہو جاتا ہی چھپا لیا تو جا اپنے ماہ
یعنے رخ سے سنبل زلف کو کہ گل رخسار پر پڑی ہی اُلٹ دے تو اگر اپنے رخ زیبا کو آفتاب پر عرض کرے
تو پھر آفتاب اپنے آئینہ سے ماہ کو نور ہرگز نہ دے تیرے ہی رخ زیبا کو بتاوے کہ اب اُس سے لے
ای محبوب حلقہ تیرے زلف کا ہمارے دل آشفتہ سرگشتہ پر سودا کو کب تک پریشان رکھیگا اور
دانہ تیرے خال رخ کا مجھ شیدا کے مرغ جان پر سوختہ کو کبتک آگ پر بھونے گا چشم مست تیری
وہ کہ جسکے سر پر ہمیشہ کمان رہتی ہی کہ وہ ابرو ہین جسنے ایک زنگی بچہ بینا کو کہ مراد مردمک سے ہی اپنی
جان و محبوب بنایا ہی تیرے دل بریان کی شور بختی ای بد نصیبی تو اُسیوقت سے ہو گئی کہ صانع قدرت
نے تیرے پستہ لعل دہن پر در کو شکر گویا پر وضع کیا در دندان شکر گویا لب کہ اس وضع کی خوبی
کو دل عاشق ہی کا جانتا ہی محشی لکھتے ہین لب برلب نہادی ای خاموش شدی کہان ہی لب
برلب نہادی صرف نہاد کا لفظ دیکھ لیا چرخ مین بھی بہت سے خط و دوائر ہین لیکن جسوقت سے
تیرے خط نے گرد ماہ کے مشک تر خالص سے جال کیطرح خط کھینچا ہی تب سے یہ نہایت ہی رشک
کے مارے بل کھا رہا ہی کہ مجھ مین اس خوبی کے ساتھ کوئی خط نہین آب گمریز ہی یعنے مجکو اسکا بڑا
خوف ہی ای محبوب کہ تو پریشان ہو جائیگا ورنہ تیری زلف سے جو مجکو پریشانی ہو رہی ہی شاہ
والا سے کہتا اور وہ شاہ والا وہ ہی جسنے شاہان جہان کے جو قابل قتل تھے ایسی جان بخشی کی
کہ خاک اُسکے دروازہ کی آب رخ عیسیٰ کی لیگئی کہ اُنھون نے ایسے ہی دلیلون کو جان بخشی
کی ہی نہ شاہون کو اور وہ شاہ وہ سلیمان ہی کہ جسکے امر نفاذ کا طغرا ایا کر کرۂ نار سے برتر کرۂ آب کو

ہوا رکھتی ہی کو کرہ نار سب سے بالا ہی اور کرہ آب پست اور طبیعت بھی دونون کی مقتضی اسکی
نہین کہ نار پستی مین ہو اور آب بلندی مین جیسا کہ ظاہر پانی کو کتنا ہی اوپر پھینکو نیچے ہی گرتا ہی
اور آگ کو کتنا ہی جھکاؤ اوپر ہی کو اُٹھتی ہی لیکن اُسکے امر نافذ سے غیر ممکن ممکن ہوجاتے **قولہ وانکہ**
بے امر جنیبت کش او از زر سرخ + صبح بر صہوۂ اشہب نہد ہرا را + تیر مینا سپر از رفعت قوس
در او + در شرے دید سر طارم او ادنی را + در تک خندق خود دیدہ یکے برگ کبود + قلعۂ
حشمت او نہ ربض مینا را + تیغ کہ برق سر خنجر او دید از مہر + چاک زد بر تن خود پیرہن خارا را +
خسروا روے زمین شاہ محمد کہ کفش + قطرہ یافت ز موج دل خود دریا را + ایکہ از نعل سمند تو
فلک بر سر ماہ + حلقہ در گوش کند ائنہ ہ ولالا را + ایکہ گر گرد براقت سوے چرخ آرد روے +
نور بخشد دبران مردمک اعمی را + آن جبین جبہ و شب پیکر و خورشید مسیر + کہ در امروز بس پشت
کند فردا را + ماہ سیرے کہ ز مشرق اگرش ہا گوے + جز بمغرب الف وصل نہفتہ پا را +
قلم کام روا نیست زبانت کہ بطوع + خبر در اثبات شہادت ننویسد لا را + گفت آن بحر کہ از
غایت ندا ہی زرہ + ہیش یا نون نکند ضم بسخن دریا را + **اللغات** جنیبت اسپ کوتل صہوہ
پشت اسپ اشہب اسپ سفید رنگ ہرا کلولہ زر و نقرہ دساز اسپ تیر مینا عطارد سپہر فلک قوس
محراب شری خاک نمناک او ادنی اقتباس ہی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی تیغ
کوہ بینی و بلندی کوہ خارا سنگ سخت و نام پارچہ سر ماہ ابتداے ماہ لالا غلام و دبران بفتحتین
یہ پانچ ستارے ہین اور ایک منزل ہی منازل قمر سے جو کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا
ہوتا ہی اور ویسے بھی اسکے دیکھنے سے اندھا ہوتا ہی اعمی عقرب کہ اندھا ہوتا ہی فردا سے مراد
فرداے قیامت ند بخشش و افزونی **المعنی** اور وہ شاہ ایسا ہی کہ بے حکم اُسکے جنیبت کش کے
کیا مقدور صبح کا جو پشت اشہب روز پر ہرا زر سرخ کا کہ آفتاب ہی جسکے صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھ سکے
قوس یعنے محراب اُسکے دروازہ کی ایسی بلند و رفیع ہی کہ بسبب رفعت کے عطارد مینا سپر
نے سر طارم فلک کا شری پایا او ادنی مین دیکھا یعنے شری سے بھی کمتر مین محشی لکھتے ہین او ادنی

عبارت ازانکہ مسافت میان او تعالی و حضرت پیغمبر کمتر از دو گوشہ کمان ماندہ انتہی مین حیران
ہون یہان اس معنے کے لکھنے سے کیا نتیجہ بجز گستاخی نن کے قلعہ اسکی حشمت کا ایسا بلند ہی کہ جب
اسنے اس نہ ربض مینا کو دیکھا تو اسکو ایسا معلوم ہوا کہ میرے خندق کی حد گہرائی مین ایک
بیتہ سبز پڑا ہوا ہی تیغ کوہ نے جو برق کہ مراد اسکی دہار اور برش سے ہی سر خنجر کی اسکے دیکھی
تو اسکی مہر محبت سے ایسی بیتاب ہوگئی کہ پیرہن خارا کا جو پہنے ہوے تھی بیخود ہوکے پہاڑ ڈالا
جیسے عاشق نہایت جوش و ولولہ عشق مین کپڑے پہاڑ ڈالتے ہین اور لطف یہ کہ خارا ایک
قسم کا کپڑا بھی ہوتا ہی اور پیرہن پہاڑنا اسکا باعتبار درون کے محشی لکھتے ہین کہ چون بلندی
کوہ برق خنجر ترا و زخال مہر دید جامہ خارا بر تن چاک زد کہ از صورت سنگہا سے ترقیدہ
پیدا شدہ ہر گاہ حالت مہرش اینست حالت قہر چہ خواہد بود و در بعضی نسخ قہر ہم بنظر آمدہ
یا اینکہ چون کوہ برق شمشیرش دید از محبت آن جامہ خارا را بر تن درید زیرا کہ آہن تیغ ازو
پیدا میشود انتہی مین نے اپنے معنی بھی لکھدیے اور بجنسہ محشی کے بھی اب ذہن سلیم کے
سپرد ہی اور وہ شاہ خسرو روے زمین کا ہی یعنے شاہ محمد جسکی کف عطا نے اپنے دل کی
موج کے سامنے دریا کو ایک قطرہ پایا پس ای ممدوح تو وہ بلند رتبہ ہی کہ فلک نے ہر مہینہ
کی آغاز مین تیرے بغل بہمن کا حلقہ گوش مین آئینہ رو غلام یعنے بدر کے ڈالا ہی کہ ترقی
پا پا کے اس درجہ کو پہونچا ہی یعنے بدر جیسے تیرے غلام داغی ہین اور ای ممدوح تو وہ شخص ہی کہ
اگر گرد تیرے براق کی چرخ کیطرف متوجہ ہوئے تو پہر وبران جسکی تاثیر سے آدمی اندہا ہو جاتا ہی
اس گرد کے خوف سے اندہے کی مردمک کو نور دینے لگے خاصہ اسکا بدلجاے اب گھوڑے کی
صفت ہی کہ وہ چمن جبہہ اور شب پیکر ای سیاہ او نخورشید سپر ایسا ہی کہ امروز ہی مین کہ وہ گذرنے
نیا نے فردا کو اپنی پشت کے پیچھے کردے یعنے عرصہ بعید و بے پایان فردا سے قیامت کو امروز
ہی مین اپنی پس پشت کردے چمن جبہہ کی جگہ نسخہ قمر جبہہ کا اولی تر ہی اور ایسا ماہ سیر ہی کہ اگر
مشرق مین تو ما کہ نکلے للکارے تو یہ الف ہا کا تیرے منہہ سے بجز وصل ہی کا ہوگا منقطع نہونے

بایگا کہ اتنے ہی عرصہ مین وہ مغرب پہونچ جائیگا واضح ہو کہ ماہ سب سیارون مین سریع السیر ہی
کہ ایک مہینہ مین سب برجون کی سیر کر لیتا ہی زبان تیری ایسے قلم کام روا ہی برغبت نہ بجبر کہ سوائے
اثبات شہادت کے لا لکھنا ہی نہین جانتی یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ مین تو ضرور لا لکھتی
ہی اس ضرورت سے کہ بدون نفی لا کے اثبات نہین ہو سکتا اور سوا اسکے کبھی لا نہین کہتی
کف تیری وہ دریاے فیض ہی کہ نہایت بخشش سے ماہی زرکی اتی قلم پیش یعنے بعد
اس سے نون کو سخن مین یا سے ضم نہین کرتی تا لفظ نے جو بمعنی نفی کے ہی پیدا نہو سکے اس
شعر مین شاعر نے کیسی رعایتین رکھی ہین اور سخن دریا کیسا لطف ہی کہ در تفسیر یا سے ظرفیہ
کی بھی ہی اور مرکب ہونے سے لفظ دریا بھی حاصل ہوتا ہی قولہ ماہی کلک ترا بود ع بمیت کہ نہاد
آسمان بر خط محور سر اژدرہا را + مرکز جاہ تو گر عرصہ دہد عرصہ خویش ع عوض نقطہ نہد دائرہ
عظمی را + زاستان تو بصدر تبہ فروتر دیدہ + چنبر چرخ سر کنگرہ جوزا را + وقت آنست کہ
از ساغر چشم افشاند + خصم بر طاس زر اندودہ ترخ صہبا را + ہست روزان و شبان بر تن
زار سر گریان + با عدو تو چہ گریست تپ سرما را + ہر کرا آتش تیغ تو برد آب ز روے +
خاکسار یست کہ بر باد دہد دنیا را + بخدائے کہ برین لوح زمرد وش داد + از سیکے مسیم
زر اندودہ دو لون ط را + کہ سر قاف جلالت عوض نقطہ گرفت + وسعت عرصہ نہ دائرہ بالا
را + قطع شمشیر سخن بر سر اعداے تو باد + گرچہ در عہد تو خود سر نبود اعدا را + زانکہ در زنگ
تیغ گذاران سخن + مقطع شعر نیفتد بہ ازین دانا را + در شکر ریزہ عروسان عبارت نفتاد +
گو شوار سے بہ ازین دانہ سخن پیرا را + **اللغات** عرصہ دہد ای ظاہر کند دائرہ عظمی فلک
نہم ترخ مثہ مراد اشک سرخ گرمی دوستی تپ سرما ای لرزہ با قسمہ میم قرمطہ نامہ آنحضرت اور بنا قافیہ
کی تلفظ پر ہوتی ہی نہ کتابت پر دانہ قصیدہ **المعنی** تیری ماہی قلم کو عزیمت آسمان کی تھی
کہ وہان بھی فرمان جاری کرون کہ آسمان نے فوراً سر اژدہا فلک کا کہ یہی بڑی مہیب شی
آسمان پر ہو خط محور پر رکھدیا تا ثابت ہو کہ مین مطیع خط فرمان کا ہون عزیمت با فسون ارادہ

محو زحرت سے گزگشتن اور ایک خط ہی موہوم درمیان قطب جنوبی و شمالی کہ نصف ازان ہا ریچه
کہ فلک پر ہی محشی نے لکھا ہی آسمان خواست کہ شکل قلم تو بہم رساند تو معلوم اسکے کیا مستقیم [illegible]
مرکز تیرے جاہ کا جو اپنے میدان کو ظاہر کرے تو نقطے کے بدلے دائرۂ عظمی کو رکھے جو فلک نہم
ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین تیرے آستان رفیع کہ جہ شیر [illegible] نے دیکھا تو سیکڑون برج
سر کنگرۂ جوزا سے پست تر پایا کنگرۂ جوزا فلک ہشتم ہی اور جوزا نام ایک برج کا بھی ہی اور
ایک شکل بھی فلک پر ہی اب ایسا عجب ہی کہ دشمن تیرا جاہ و جلال دیکھکر بادۂ غم کے
ساغر چشم سے طاس زر پر جو چہرہ ہی شراب صہبا کے کہ اشک سرخ ہی بہاتے ہین [illegible]
تیرے دشمن نے تب لرزہ کو کیسی دوستی ہی کہ دن رات اسکے تن زار سے کمربان [illegible]
اس شعر مین بھی تغائر فرضی ہی تیری تیغ کی آتش جسکی آبرو [illegible] ایک [illegible] ہی
جسنے دنیا کو برباد کیا ہی مین قسم کھاتا ہون اس خدا کی جسنے اس لوح زر [illegible]
زر و نقد دو سے کہ وہ ماہ ہی طہ یعنی آنحضرت کو دونون دیے کہ ایا ہی معجزۂ شق القمر سے جیسا کہ
جامی رح نے فرمایا ہی ع دونون شد دو رسیم از حلقۂ ماہ * آئندہ [illegible] قسم کہ تیرے [illegible]
بزرگی نے عوض نقطے کے وسعت میدان تو دائرہ بالا کی لیلی آپ کہتے ہین کہ تیرے تن کی شمشیر
پران جو روان بھی اسکو سر دشمن پر ختم کرون اگرچہ تیرے وقت مین دشمن خود ہی بسیار ہو رہے ہین
اس سبب سے کہ جو تیغ گذار سخن کے ہین انکی رزمگاہ مین دانا لوگون کے نزدیک مقطع شعر کا اس سے
بہتر نہین ہوتا اور جو شکر ریز عروسان سخن کے ہین کہ عروس پر شکر ریزی کرتے ہین جیسا کہ عروس
کے سر پر شکر ریزی کا دستور ہی اس میرے دانۂ سخن سے بڑھکر کوئی گوشوارہ کسی سخن میرا کے
ہاتھ نہ آیا اور عروس بفتح مرد و زن نوکتخدا دونون کو کہتے ہین

در تعریف قلعہ دہلی و مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق

قوله سواد قلعۂ دہلی اگرچہ در دنیاست * ہزار بار فزون تر ز جنت الماویٰ ست * چہ قلعہ ایست
کہ قوسے زحلقۂ در او * محیط نہ فلک [illegible] اعلی ست * بہ پیش قلعۂ ایوان بارگاہش [illegible]

نمود کمتر ازان نقطۂ که بر سر فاست + چنان هوای درش در علو غلو دارد + که قصر قیصر ش از خشت آستان سراست + به پیش بحر سوادش زبسکه موزونست + ز روی معنی هر بیت او به پراز شعری ست + بلند کوی که بنیاد او پر از برنست + ازانکه تخت گه شاه والی دنیاست + خدایگان سلاطین محمد تغلق + که کمترین غلامش هزار چون کسری ست + یه قصیده بحر مجتث مین هی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان اللغات سواد نواحی و حوالی شهر قاف نام کوه علو زیادتی بیت خانه و شعر شعرے نام ستاره بلند بفتحتین اصح هر بار ثمر و دخل و بزرگی المعنی یعنے دهلی اور اسکے سواد اگرچه دنیا مین هی لیکن هزار درجه جنت الماوی سے بڑھکے هی کیسا قلعه اسکا عالیشان هی که ادنی محراب اسکے حلقۂ دروازه کی محیط و گھیر نیوالی هر نو دیوار هفت طارم اعلی کی هی اسکی بارگاه کے قلعه کا جو ایوان هی اسکے سامنے کوه قاف ایسا هی جیسے کمتر نقطه حرف فا کا ایسی هوا اسکے دروازه کی علو مین زیادتی و افزونی رکھتی هی که قصر قیصر کا گویا اسکی ایک خشت آستانه سے هی نواحی اسکی گویا ایک بحر عروضی هی اور ازبس موزون که جسکی هر بیت یعنے هر خانه ایسے معانی روشن سے بھری هی که هر ایک شعری هو رهی هی یعنے ساکن ان خانون کی سب اهل معنی شعری بمنزلت هین اب کهتے هین کیا اسکو شعری سے تشبیه کر رها هی کوئی اونچی بات هی که بنیاد اسکی نکوئی و بزرگی سے هی اسلیے که وه تختگاه اس بادشاه کا هی که وه حاکم سارے دنیا کا هی محشی نے بار کے معنی ثمر اور دخل کے لکھے هین که چنان نه جینسے کوئی ثمره نه کچھ معنے هین دخل اور وه شاه خدایگان محمد بن تغلق هی که ادنی غلام اسکے هزارون ایسے هین جیسے کسری قوله ترا که سنبل مرغول بر کنار گلست + بعارض تو چه روی آفتاب را دعویست + دهان تست که موی ز ذره فرقش نیست + میان تست که کوهی بموی آویز است + کمند زلف تو بر آفتاب بادجهت + خط سیاه تو بر طرف ماه بامعنی ست + تمه اثبات ازان رسته شد بگرد شکر + که بر کناره لاله مردین افعی ست + دومار زلف تو تا پیان خشگاف چون کفرند + جهان چشم تو مردم فریب چون غولی است + مراست بر طبق زر دو کاسه نقره + که بنالها ننست که لعل مذاب

را مجری است ÷ چہ شام زلف ترا بدر دید روشن شد ÷ کہ بر کنارۂ خورشید سایہ طوبی ست ÷ رخ تو
صبح شب قدر یا مہ عید ست ÷ لب تو خاک در شاہ یا دم عیسی ست ÷

مطلع ثانی

قولہ توئی کہ قدر تو برتر ز طارم اعلی است ÷ نصیب طالع جاہت عطیۂ کبری است ÷ کتابہ علم راستی کہ رایت زد ÷ سواد تو پت اقبال و سورۂ بشری است ÷ **اللغات** مرغول پیچیدہ گل رخسار و سیب ورخ آویزا آویزندہ آفتاب رو وجہ سیب و رو نبات خط و مصری لب شکر زمردین افعی خط سبز غولی بواو مجہول وہ دیو کہ آدمی کو راہ سے بہکاتا ہی طبق زرد دو کاسۂ نقرہ چشم سفید لعل مذاب لعل گداختہ اے اشک سرخ کتابہ بکسرہ وہ جو مسجدون اور مقبرون اور دروازون پر تاریخ وغیرہ سے بخط جلی بصورت طغرا لکھتے ہین **المعنی** یعنے آفتاب کا کیا منھ جو تیرے عارض سے دعوی کر سکے اور برابری کرے اسلیے کہ تیرے گل کے گرد تو سنبل مرغول ہی اے زلف پیچیدہ و آویزان بہلا اُسکے کہان ہی تیرا دہن وہ ہی جسمین بال بھر ذرہ سے فرق نہین ہی اور کمر وہ کہ ایک بال مین کوہ لٹکائے ہوے ہی کہ وہ سرین ہین کمند تیرے زلف کی آفتاب پر باوجہ ہی اے وجہ ہمیت کیسا نازک لطف باوجہ مین ہی کہ وجہ منھ کو بھی کہتے ہین اور خط سیاہ تیرا کنارہ ماہ کے بامعنی ادھر خط یعنی اسلیے کہ ماہ کے گرد سیاہی شب کی ہوتی ہی تیرے گرد شکر کے نبات کہ خط سبز ہی بھی ہی کہ لالہ پر کوئی دست اندازی نہ کر سکے دیکھتے ہی کہے کہ اس لالہ کے کنارہ مار زمردین افعی بیٹھا ہی افعی ایک قسم مار ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اکثر اُس ملک کے لوگ زمرد اپنے پاس رکھتے ہین جسکی تاثیر سے وہ اندھا ہوجاتا ہی دونون زلفین تیری دو مار ایمان شگاف مثل کفر کے ہین اور چشم مست پر خمار تیری مردم فریب مانند غول بیابانی کے میرا یہ حال کہ چہرہ زرد پر دو کاسۂ نقرہ سے جو چشم سفید ہین برستی ہوئین کہ لعل گداختہ یعنے اشک سرخ خونین جاری ہین جب بدر نے تیری شام زلف کو دیکھا تو اُسپر یہ بات روشن ہوئی کہ کنارۂ خورشید کے سایہ طوبی کا ہی مین حیران ہون تیرا رخ ہی یا صبح شب قدر کی ہی یا عید کا چاند اور لب تیرے

نقشبندیہ ۲۲۰۵

خاک دروازہ شاہ کے ہین یا دم عیسی ہین معنی مطلع ثانی کے ای ممدوح تو وہ ہی کہ قدر تیری
رفعت و بلندی ہین اس طارم اعلی سقف آسمان سے بڑھکے ہی اور تیری جاہ کا جو
طالع ہی اوسکے حصہ مین عطیہ کبری ہی اور موہبت عظمی اپنے بڑی بڑی عطیات خدا کی رائے نے
تیری جو علم راستی کا قایم کیا اوسکے کتابہ کا مضمون بالکل آیت اقبال اور سورہ بشرے
ہی ہی اقبال و بشرےسے بھرا ہی قولہ یعنی مثال ازان فائقی تو بعد عالم که ذہن پاک
تو کشاف معضلات یعنی ستا ؎ فلک زمہر تو ہر صبح چاک زد خرقہ ؎ ببین کہ پارہ اوزا
ترنج زرد عباست ؎ اگرچہ خصم تو در شست منجنیق بلاست ؎ و لے ولی تو سر مست
خمستان بلی ست ؎ یہ قلعہ ایست جلالت کہ پارۂ از وے ؎ محیط ششجہت و ہشت
روضہ عقبی ست ؎ یہ بیشتر قصر ہمایون تو رواق مسیح ؎ چہ جنس خانہ قارون فرود قعر ثری ست
توئی کہ از فلکت سایہ خدا لقب است ؎ توئی کہ از ملک حاکم زمانہ ندا ست ؎ از ینکہ
ہندوے شب جوہری پرسود است ؎ براے پیشکشت مہ زمشتری بشری ست ؎
در انتظام تراکیب گوہر عالم ؎ نفاذ امر تو چون فیض علت اولی ست ؎ ہمیشہ تا کرہ خاک
خنک گردون را ؎ بساط عرصہ میدان عالم صغری ست ؎ دلیل قافلہ سالار شرع رائے
تو باد ؎ کہ نور خاطر تو شمع رہنماے ہدی ست ؎ اللغات یعنی معضلات کشاف کشاینده و ناقصہ
معضلات سختیہاے مشکلات یعنی بالضم قرآن شریف ترنج زرد آفتاب منجنیق معرب من چہ نیک
کہ قول شیطان کا ہی بعد ایجاد اسکے کہ حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کے واسطے یہ ترکیب اپنے
نکالی تھی کہ شدت و حرارت آگ سے کوئی وہان جا نہین سکتا تھا دلی دوست یعنی کلمہ ایجاد
پارہ دیوار قلعہ رواق بضم و بکسر وہ مکان جو ایک ستون پر بنا یا ہو رواق مسیح فلک چہارم
علت اولی عقل اول جسکا فیض تمام عالم کو پہونچتا ہی عالم صغری دنیا المعنی ای ممدوح تو نبی کے
مثل تمام عالم سے فائق ہی اسواسطے کہ تیرا ذہن پاک قرآن کی بڑی بڑی سخت مشکلون کو حل کرتا
ہی فلک نے تیری محبت سے ہر صبح اپنا خرقہ پھاڑا کہ اسی خرقہ دریدہ کا ایک ٹکڑہ یہ ترنج زرد عباد

آفتاب ہی اگرچہ دشمن تیرا ہمچنین بلای شست مین پھنسا ہوا ہی اور شست مچھلی پکڑنے کا کانٹا لیکن گیا غم دوست تو تیرے سرمست شراب خانۂ بلی دا ایجاب کے ہین اُنکے لیے خدا کے فضل سے تو ہرگز نفی و انکار نہین تیری بزرگی کا کیسا قلعہ عالیشان ہی جسکے سامنے فلک چہارم یعنے رواق مسیح ایسا ہی جیسے قعر تیرے حبس خانۂ قارون کا کہ سب سے نیچے ہی تو وہ ہی کہ فلک نے تجکو سایہ خدا کا لقب دیا ہی اور ملک تجکو ظالم زمانہ کہتے ہین اور اس سبب سے کہ ہندو سے شب ایک جوہری جو باعتبار ستارون کے کہا ہی پر سودا ہی لہذا ماہ مشتری کو جو سعد اکبر ہی مژدہ سناتا ہی کہ یہ جوہری تجکو پیشکش پادشاہ کا کریگا محشی لکھتے ہین کہ ماہ بمشتری کہ نام ستارہ ایست میگوید کہ ترا خریدہ پیش پادشاہ خواہم برد انتھی ہین جوہری شب کو غاسل پیشکش کرنے کا کہتا ہون اور یہ ماہ کو خریدار مشتری کا نہ معلوم یہ کیسے خریدے گا اور کینے لیجائیگا اور جوہری شب کے پاس تو موجود ہی ہی وہ پیشکش کریگا جیسا کہ دستور جوہریون کا ہی کہ عمدہ جواہر سامنے پادشاہ کے لیجاتے ہین اور مراد مطیع ہوجانے مشتری سے فافہم لانہ دقیق اور نسخہ لکھا ہی ماہ و مشتری بشری است ای شب با ہر دو مژدۂ خریداری میدہد مین تو اولی کو اولی جانتا ہون اور ای ممدوح ذات عالم کے انتظام ترکیب مین تیرا امر ایسا نافذ و موثر ہی جیسے فیض عقل اول کا کہ سبکو پہونچتا ہی بقول جامی ع کہ گو خاک مرکب یا بسیط ست + بجملہ فیض احسانش محیط ست + اب دعاے تابید ہی یعنے جبتک کہ کرہ خاک کا خنگ گردون کے واسطے ایک بساط ہی جو عرصہ میدان عالم صغرے دنیا مین گسترہ اور بچھا ہوا ہی تب تک ہمیشہ واسطے قافلہ سالار شرع کے راے تیری رہنما ہے کسواسطے کہ خاطر تیری ایسی روشن ہی جسکا نور شمع رہنما ہدایت کا ہی

در صفت جشن کہ محمد شاہ در دہلی کردہ بود

قولہ این جشن نیست مجلس فردوس اکبر ست + کز فرعید طلعت نور وز خجستہ ست + این اطلس مرصع کہ توسپہر نیست + عکس فروغ چتر شہ ہفت کشور ست + این تخت نیست قبۂ عرش معظم ست +

این شاہ بیت عیسی ادریس منبرست + در مصر ملک یوسف موسی مهابتست + بر قصر دین محمد
جبرئیل چاکرست + در زیر بال بازِ زرِ چترِ آل شاہ + هفت آسمان ز یک مگس سبز کمترست +
صفہاے حاجبان کہ چو مژگان کشیدہ اند + ہر صف ہزار اختر خورشید افسرست + زان چار
گوشہ مجمر زرین میان صحن + کز بوے او مشام ملایک معطرست + وز دودش سواد دیدۂ حوران
جنت ست + عطرش بخار غالیۂ حوض کوثرست + بلیست کرہ بیکر و شیہہ ست نفخ صور + درگاہ
شہ نمونۂ صحراے محشرست + عید آمدہ براے تماشاے جشن شاہ + بر در نشستہ طالب پروانۂ
درست + یہ قصیدہ بحر مضارع میں ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات**
حضرت ادریس آسمان سے لوٹ کے دنیا مین نہین آئے مختصر حال انکا یہ کہ انھون سے
حضرت عزرائیل سے کہا مین چاہتا ہون کہ دیکھون مرنے مین کیسی سختی ہوتی ہی تم میری جان
نکالکے پھر جسم مین ڈال دینا بس جبکہ جان نکل گئی جنت مین پہونچے ہر چند انسے کہا گیا پھر یہ جنت
سے نہ نکلے آخر انکو جنتیون کا مدرس کیا اور خطبہ اپنا انھون نے ایک چوب پر لکھا تھا منبر ہی
سے کنایہ ہی غالیہ ایک خوشبو ہی مرکب مشک و کافور و عنبر اور شکر و روغن بان سے **المعنی**
مصنف کہتے ہین یہ جلسہ جشن کا جو بادشاہ کے یہان ہو رہا ہی جشن نہین ہی مجلس فردوس
اکبر کی ہی جو فر عید و طلعت نوروز سب سے خوشتر ہی اور سب سے بڑھکر اور یہ اطلس مرصع
نوبتہ والا سپہر نہین ہی بلکہ شاہ ہفت کشور کے چتر کے فروغ کا عکس ہی نہ یہ تخت تخت ہی بلکہ
قبہ عرش معظم کا ہی ایسے ہی بادشاہ بادشاہ نہین ہی ایک عیسی ادریس منبر ہی مصر کے ملک کا
یوسف ہی اور ہیبت اسکی موسی کی سی اور قصر دین محمد کا جبرئیل چاکر ہی اسکے باز زر چتر اولاد کے
باز و تلے ہفت آسمان ایسے ہین جیسے ایک مگس سبز بلکہ اس سے کمتر حاجب جو مژگان کیطرح
صفین باندھے کھڑے ہین ہر صف مین ہزار ہزار ستارے ہین خورشید افسر اور چار ون
طرف جو انگیٹھیان زرین درمیان مین سے جل رہی ہین کہ جنکی بو سے دماغ ملایک کا معطر
ہی انکا دود جنت کی جو حورین ہین انکی آنکھ کا سواد ہی اور خوشبو اسکے بخار کی غالیہ بوے زلف

حوض کوثر کا ہی آب صفت گھوڑے کی ہی کہ وہ ایک بیل کو بیکرہی جسامت مین اور آواز اسکی
گویا آواز صور اور بارگاہ شاہی ہجوم خلایق سے نمونہ صحراے محشر عید اس جشن شاہی
کی دیکھنے کو آئی ہوئی دروازہ پر بیٹھی ہی اور طالب پروانگی دروازہ کی ہی کہ اگر اجازت
پاؤن تو دروازہ پر بیٹھ کے تماشا دیکھون اندر جانے کے لایق کہان ہمن قولہ نوروز نیز
آمدہ آوردہ عیدیے ٭ یک سبز برہ کا ہوے زردیش در برست ٭ زان مہر زرد بہ پیش ترازو
شرف گرفت ٭ کانجاے وزن مشک بکافور ہمسرست ٭ خاتون نوبہار شدہ پاکوب
جشن ٭ موے سیہ بقد سفیدش برابرست ٭ در عرصۂ زمانہ بہر جا کہ راستیست ٭
آن راستی بعدل شہ داد گسترست ٭ سلطان کیقباد غلام آن سکندری ٭ کز آب خضر
خاک درا و فزون ترست ٭ افعال او موافق راے امام شد ٭ کاقوال او مطابق شرع
پیمبرست ٭ ایسروریکہ پشت ہدے راز روے فخر ٭ نعل تگاور تو بہ از تاج سنجرست ٭
نہ سقف بے ستون کہ کشش روز شد تمام ٭ در گوشۂ ہزار ستون تو مضمرست ٭ ہر آیت
کمال کہ پیش از تو حکم یافت ٭ آن حکم منتسخ شد و آن نسخہ ابترست ٭ زرین ہماے چتر
ترا در ہواے ملک ٭ نہ بال چرخ ریشۂ یک گوشۂ پرست ٭ اللغات عیدیے نذر عید
سبز برہ برج حمل آنچہ سے زرد آفتاب مہر آفتاب ترازو میزان مشک شب کافور روز
پاکوب ای رقصان موے سیہ شب قد سفید روز کیقباد کے عادل قباد بمعنی برحق قاف مبدلہ
غین و مرکب نام پادشاہ پشت مدد سنجر نام پادشاہ ہزار ستون وہ مکان جسکے ہزار ستون ہون
مضمر پوشیدہ منتسخ رد کردہ شد المعنی نوروز بھی جشن کے تماشے کو عیدی یعنی نذر عید لیے
ہوے آیا اور عیدی یہ تھی کہ ایک سبز برہ جو برج حمل ہی جس نے شرف آفتاب اور ایک آچھے
زرد کہ آفتاب ہی بغل مین دبائے ہی اور یہ ہی بھی کہ جب آفتاب برج حمل مین جاتا ہی تو زرد رو
ہوتا ہی مہر زرد جو آفتاب ہی اسنے میزان مین اس سبب سے شرف پایا کہ جب یہان آتا ہی
تو مشک شب و کافور کہ رات اور دن ہین دونون برابر ہو جاتے ہین خاتون نوبہار کی بھی

اس جشن مین مارے خوشی کے ناچنے لگی جسکے موتی سیاہ قد سفید کے برابر ہین
اس سے بھی کنایہ رات دن برابر ہونے کا ہی منظر ذکر برابری کے کہ منجملہ راستی ہے ہی کہتے
ہین کہ میدان زمانہ مین جہان کہین راستی ہی وہ راستی بسبب عدل اسی پادشاہ دادگستر
کے ہی اور یہ بادشاہ کیقباد وقت کا ہی اور غلام ایسے سکندر کا جسکی خاک دروازہ کی آب خضر
سے جان بخشی مین بہت بڑھکے ہی آسکے جملہ افعال موافق راے امام کے ہین اسواسطے
کہ امام کے قول بالکل مطابق شرع پیمبر کے ہین ای ممدوح تو ایسا سرور ہی کہ پشت ہدایت
کو نعل تیرے سمند کا تاج سنجر سے بہتر ہی یہانتک کہ تاج سنجر سے عار کرتی ہی اور اس نعل پر
فخر کرتی ہی ہی جو تو سقف بیستون یعنی تو آسمان بے عمد ہین کہ چھ دن مین تمام ہوے ہین
اور ظرفت مظروفت دونون سے ارادہ ہی تیرے قصر ہزار ستون کے ایک گوشہ مین ایسے
چھپے پڑے ہین جیسے لفظ مین ضمیر چھپی ہوتی ہی کہ اسکا ہونا دلین ہوتا ہی نظاہر لفظ مین
جس آیت نے کہ قبل تجھسے حکم نفاذ پایا اور جاری ہوئی گو کیسے ہی کمال کے ساتھ تھی
وہ سب منسوخ ہوئی اور وہ نسخے ابتر ہوگئے جیسے قبل آنحضرت سے جو حکم اور کتابین تھین
سب منسوخ ہوئین تیر آحیر ایک زرین ہما ہی جو ہوا کے ملک مین طیران ہی اسکے یہ تو چہ ایک
گوشہ پر کے ادنی ریشہ ہین اور ریشے وہ جو پر کے ادھر ادھر باریک باریک ہوتے ہین قولہ
از دام انتقام تو در آشیان عدل + شہباز در حمایت بال کبوتر ست + آنکس کہ چون قلم نہد
بر خط تو سر + در دست مال حادثہ مانند مسطر ست + چون خاتم آنکہ بر در تو پشت حلقہ کرد +
دیوار ہاے خانہ نگین دارش از زر ست + بازار تیز ظلم ز عدل تو کاسد ست + پہلوے
چرب فسق ز زہد تو لاغر ست + شکل جزیرہ بر لب دریا بہانہ ایست + شوریدہ ایست
کز کف تو خاک بر سر ست + تا منہزم کند سپہ زنگبار را + شمشیر زر کہ در کف سلطان خاورست +
در پیش آب تیغ تو کمتر ز خاک باد + آن آتشی کہ ہر شررش قصر قیصر ست + تیغت میان
معرکہ شد تیر آسمان + کانجا کہ او مقام نماید دو پیکر ست + بر سمت اختیار تو باد ابد رخ +

تا قطب را امکان ورای خط محور ست + اللغات شمشیر زر اشعہ سلطان خاور آفتاب
وخاور مشرق معرکہ جنگ دو پیکر جوزا خانہ عطارد قطب بحرکات ثلثہ نام ستارہ اور یہ دو
ہین شمالی وجنوبی محور وہ خط جو اندونون کے درمیان مین ہی المعنی تیرے انتقام سے
جو آشیان عدل مین زدام لگائے بیٹھا ہی شہباز حمایت بال کبوتر کی کرتا ہی جس شخص نے
کہ قلم کیطرح سر تیرے خط پر جیسا کہ اسنے رکھا ہی نرکھا وہ حادثہ کی مالش مین مثل مسطر کے
گرفتار ہی اور جسنے کہ خاتم کے مانند تیرے دروازہ پر پشت کو حلقہ یعنے خم کیا اور بندگی وتسلیم
بجالایا اُسکے گھر کی دیوارین نگین کیطرح زرین ہوگئین بازار تیز ظلم کا تیرے عدل سے
سو نتا ہوگیا اور پہلو فربہ فسق کا تیرے زہد سے لاغر ہی جب تو زاہد ہی تو فاسق کون ہوسکتا
ہی یہ جو جزیرے لب دریا خشکی سے واقع ہین یہ لوگون کا ایک حیلہ ہی جزیرے نہین ہین
اصل یہ ہی کہ دریا نے تیرے کف فیاض کی حسرت سے شوریدہ ہوکے خاک سر پر ڈالی
ہی آئندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ سیاہ زنگبار شب کو تیغ زرین اشعہ کی جو
سلطان خاور آفتاب کے ہاتھ مین ہی منہزم کرے تیری آب تیغ کے سامنے وہ آگ کہ جسکی
ہر چنگاری قصر قیصر جیسی ہی خاک سے بھی کمتر ہو اقتباس ہی آیہ کریمہ لبشرر کالقصر سے تیغ
تیری معرکہ مین ایسی ہی جیسے تیر آسمان ای عطارد کہ جہان دو پیکر ہی وہین اسکا مقام ہی
جیسے تیر کا مقام دو پیکر ہی بس جب تک کہ قطب کا امکان کنارہ خط محور کے ہی تب تک تیرے
اختیار کے نقش پر مدار چرخ کا ہو یعنے تیرے اختیار میں اسکی گردش ہو

در مدح محمد شاہ وبیان ضعف حال وبیماری خود

قولہ وجود بدر چنانم در کمال نقصانست + کہ پیش ندر ہلال آفتاب تابانست + ز ہیچ
خواب وخورش نے وہردم از آہش + سفید آنکہ ماہ ہیچو قطر النست + ز لاغرے مژہ را
ماند چو مردم چشم + درون خانہ خود ہم بحیلہ گردانست + ضعیف تر شدہ زانموے دیدہ
کہ ندرو + دو آب دیدہ خود خوار وزار وپنہانست + ز مردمک کم وچون مردم از ردا پوشیدہ +

زبسکه پیکرش هفت تاے خستانست :: دردون پیرهنش تپ نیافت تا گیرد :: اگرچه نالۂ موذنش که زه گریبانست :: چه بویش از سبکی باخودش بخواهد برد :: بهر کجا که صبا را هواے جولانست :: تنش کُن تا به بریشم که در بر جنگست :: هزار ونه ره دیراند تاب وسخت نالانست :: زریخ ریش که از نیش عقرب آمد پیش :: ز زور در خویش بخود بر چو مار پیچانست :: کمان مثال از آن بروے نیست او گشت سست :: که درمیان دو باروش زخم پیکانست ::

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان و فعلن و فعلن **اللغات** کمال و نقصان صنعت متضاد بدر را زادہ اپنی ذات سے ہی قطران بالکسر روغن درخت عرعر کہ سیاہ ہوتا ہی مانند مانستن سے مشابہ ہونا بحیلہ ای بدشواری موے دیدہ ہندی پربال خفتان جلتہ کہ ایک قسم لباس جنگ سے ہی دونون شین کی ضمیر یعنے پیرہنش و نمودش کی راجع بہ بدر نزار بفتح و نیز بکسر لاغر تاب فروغ و پیچتاب **المعنی** یعنے وجود بدر کا ایسا کمال نقصان مین ہی کہ اُسکے مقابلہ مین ہلال آفتاب تابان ہی اُسکا حال ایسا جیسے صبح کہ نہ کھائے نہ سوئے اور آہین اور ٹھنڈی سانسین ایسی مارتا ہی جیسے آئینہ سفید ماہ کا جیسا کہ صبح کو ہوتا ہی مثل قطران کے سیاہ ہوگیا اور معمول ہی کہ آئینہ دم پھونکنے سے تیرہ ہوجاتا ہی ایسا لاغر ہوگیا جیسے موے مژہ اور مثل مردم چشم کے کہ اپنے خانہ مین گردش کرتی ہی اُسکو یہ بھی دشوار یعنے بڑی دشواری سے آنکھ ہلاتا ہی ایسا ضعیف و ناتوان ہوگیا ہی تن تو اُسکا موے دیدہ سے بھی ضعیف تر ہی کہ درد کے مارے خود اپنے ہی آبدیدہ مین خوار و زار اور پنہان ہی وہ بدر مرد لکہا سے بھی کم ہی اور جب لوگون کے مثل ردا اُوڑھتا ہی تو ایک پرگس اُسپر ایسا گران ہی جیسے سات تہ کا جلتہ ہفت کی قید بدین رعایت کہ آنکھ کے بھی سات پردے ہین آور ایسا ضعف کے سبب سے گم و ناپدید ہوگیا ہی کہ تپ نے جو اُسیر اپنا عمل کرنے کو پیراہن مین ڈھونڈھا تو نہ پایا اگرچہ نالہ نے اُسکو بتایا کہ بدر یہی زہ گریبان ہی یعنے نالہ سے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اس پیرہن مین ہی اور ایسا خفیف و سبک ہوگیا ہی کہ صبا جد مصر کو

رغبت جولان کی کرے گی تو خود اسکو بلکہ کیطرح اٹھا لیجائیگی اور ایسا پیچ کیا ہی جیسے تار بریشم
پتنگ کے بریں اور زار و زرد و پیچ و تاب و نالان علاوہ اسکے ایک زخم نیش عقرب کا پیش
آیا جسکے درد سے مثل مار کے پیچ و تاب کھا رہا ہی یہ شعر مشتمل ہی صنعت اسجاع پر جسکو مسمط کہتے
ہین اور پشت اُسکی جو کمان سی خمیدہ ہو گئی یہ وجہ ہی کہ اُسکے دونون بازو کے درمیان
مین زخم پیکان کا ہی تو گوئی جواز گرانی رنجش سکسری آورد ÷ طبیب گفت کہ این از خواص
بحرانست ÷ طبیب گفت کہ آثار علامت سوداست ÷ سود گفت کہ سرسام زہر افشانست ÷
حکیم گفت کہ از روے وقت طالع او ÷ چو زلف تیرہ و آشفتہ و پریشانست ÷ قوی ضعیف
شد و سخت سست بنض رگانش ÷ لبش کبود شد و چشم رود گریانست ÷ خبر بخسرو عالم رسید
در ساعت ÷ جواب گفت ہنوزش بقا فزاد انست ÷ ہنوز خاک درماش سرمہ چشمست ÷ ہنوز
آب کف ماش آب حیوانست ÷ ہنوز بر در داخول دود گلخن ماش ÷ سواد سلسلۂ زلف شاہ
جہانست ÷ دعاش کرد شہنشہ بحق کہ بان بخشست ÷ شفاش دہ کہ زاندیشہ بسا مانست ÷ زآب
فرحمت خویش بخش برگ و نواش ÷ کہ شاخ گلبن دین را بہار دستانست ÷ شفاش داد ہم
اندر زمان خداوندش ÷ کہ او بجان و دل و تن غلام سلطانست ÷ **اللغات** سکسری
دیوانگی زہر افشان مہلک بحران وہ عظیم تغیر جو بیماری مین بیمار کو ہوتا ہی جس سے بیمار ہلاک
ہوتا ہی یا صحت پاتا ہی از روے وقت ای بمقتضاے وقت قوی ضعیف صنعت تضاد داخول
بو او مجہول درگاہ پادشاہان اور وہ چبوترہ جو در سلاطین پر بیٹھنے کے واسطے بناتے ہین گلخن
آتشخانہ حمام اور بھاڑا اور بھوڑا **المعنی** وہ جو گرانی بیماری سے سکسری کرتا ہی اور بکتا ہی تو طبیب
کہتا ہی کہ یہ خواص بحران سے ہی طبیب نے کہا کہ یہ نشانی علت سودا کی ہی اور حاسد نے
کہا بلکہ سرسام مہلک ہی حکیم نے بمقتضاے وقت یعنی حالت ردی دیکھکر کہدیا کہ اسکا طالع
زلف کیطرح تیرہ و آشفتہ اور پریشان ہی وہ قوی ضعیف ای نہایت ضعیف ہو گیا اور
رگ اُسکی زندگی کی سخت یعنے از بس سست ہو گئی ہونٹھ نیلے پڑ گئے آنکھون سے

آب اشک روان ہین کہ یہ سب علامت مرگ کی ہین یہ خبر خسرو عالم کو بھی فوراً پہونچی جواب دیا
کہ ابھی اُسکی عمر بہت ہی ابھی خاک ہمارے در کی اُسکی آنکھون کا سرمہ ہی اور ابھی آب ہمارے
کف دریا کا اسکے حق مین آبحیات ہی کف دوا و آبحیوان کیسے مناسب ہین ابھی دردا حول پر جو گلشن ہمارا ہی
اسکا وصوان زلف اسکی شاہجہان کا ہی یہ کہکے شہنشہ نے اُسکے حق مین حق سے دعا کی جو جان بخش ہی کہ خدا
شفا دے کہ وہ میرا بندہ شایستہ ہی اپنے آب رحمت سے اُسکو برگ و نوا دے کہ گلبن دین کی
شاخ کا وہ ایک بلبل ہزار دستان ہی بس اُسکے خداوند نے اُسیوقت اُسکو شفا دی کہ سواسطے
کہ وہ یعنے بدر جان و دل و تن سے ہرطرح غلام سلطان کا ہی قولہ عدو چو شمع ازین سوز شد
بگریہ و بدر ز مہر خدمت سلطان چو صبح خندانست ✤ خدایگان جہان کز مہابت تیغش ✤
میان ہفت سپر آفتاب لرزانست ✤ شہے کہ خاک در او بدیدۂ شاہان ✤ ہزار بار فزون تر
ز آب حیوانست ✤ شہے کہ بردر او پردہ دار فغفور ست ✤ شہے کہ بر سر او چتر دار خاقانست ✤
شہے کہ تابع امر خلیفۂ عہد ست ✤ شہے کہ رافع رایات شرع یزدانست ✤ ز سطح دایرہ جاہ او یکے
نقطہ ✤ محیط نہ ربض چار طاق ارکانست ✤ چراغ دودۂ بہرام کاستان درش ✤ فراز کنگرہ
ہفت طاق کیوانست ✤ ہمیشہ تا کہ شہنشاہ ہند را کہ مہست ✤ ہزار کاسۂ زرین بگرد یک خوانست ✤
ہمیشہ تا کہ مہ ز قرب خورشید ست ✤ چنانکہ راستی روز و شب بمیزانست ✤ بگرد درگہش از
خیل خاکروبان باد ✤ ہر آنکہ در خم نہ طاق و ہفت میدانست ✤ بدست ہر ہمہ فراشہ محاسن بدرہ
کہ او چو قلب اسد کلب راہ دربانست ✤ **اللغات** ہفت سپر افلاک فغفور شاہ چین خاقان
شاہ ترک نہ ربض نہ فلک چار طاق خیمہ ارکان عناصر چراغ روشنی فراز بالا ہفت طاق کیوان
افلاک خوان ماہ کاسۂ زرین کواکب کمی اور احتراق راستی برابری کہ میزان مین ہی
ہنگام تحویل آفتاب نہ طاق نو افلاک ہفت میدان زمین ہا فراشہ بارہ دجاروب محاسن
ریش و نکو یہا بدر مصنف و ماہ چہاردہم قلب اسد آفتاب اسلیے کہ دل اسد کا مین ہی اور سین
علامت شمس اور قلب اسد نام منزل ماہ کا کہ بصورت سگ ہی المعنی دشمن تو مثل

جلن سے مثل شمع کے گریان ہی اور بدر محبت شاہ سے مثل صبح کے خندان ہی آور یہ سلطان ایسا خداۓگان جہان ہی جسکی ہیبت تیغ سے آفتاب درمیان ہفت سپہر کے ہی تاہم لرزان ہی چنانچہ جرم اُسکا لرزتا معلوم ہوتا ہی آور ایسا شاہ جسکے دروازہ کی خاک بادشاہون کی آنکھہ مین ہزارون ذرجہ آبحیوان سے موقر اور بڑھکے ہی آور وہ بادشاہ جسکے دروازہ پر فغفور حاجب ہی اور جسکے سر پر چتر لگانے والا خاقان ختن ہی ای ترکستان اور وہ بادشاہ کہ فرمان پذیر خلیفہ وقت کا ہی اور جھنڈے شرع الہی کے بلند کرنے والا ہی اُسکے دائرہ جاہ کا جو سطح ہی اُس سے یہ محیط نہ ربض کا جو چار طاق ارکان یعنے خیمہ عناصر اربعہ کو گھیرے ہوے ہی کہ فلک اول ہی ایک نقطہ ہی اور محیط نہ ربض فلک اعظم ای نہم آور یہ بادشاہ چراغ خاندان بہرام کا ہی کہ جسکے دروازہ کا آستانہ ہفت طاق کیوان سے بالا ہی کیوان زحل جو سیارہ فلک ہفتم کا ہی متن مین دودہ کی جگہہ دیدہ لکھا ہی اب دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ شہنشاہ ہند کیواسطے کہ ماہ ہی ہند باعتبار سیاہی شب ہزارون پیالے زرین گرد ایک خوان کے لگائے جائین پیالے زرین کواکب خوان جرم ماہ بتغائر فرضی آور جب تک کہ ماہ قربت خورشید سے گھٹتا ہے جیسے میزان مین خورشید کے جانے سے دن رات برابر ہوتے ہین ہمیشہ ہمیشہ گرد اُسکی درگاہ کے گروہ خاکروبون بستے ہوئے جو کوئی کہ اس نہ محراب کے خم مین اور ہفت زمین کے میدان مین ہی بعد کے شعر مین محشی نے فقط اتنا ہی کہ فراشہ بمعنی بارہ واندک محاسن نکوئیہا بدر مصنف باشد اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا نہ کچھ تقریر معنی کی لکھی میرے نزدیک یہ معنی کہ خاکروبون سے ہر ایک کے ہاتھ مین ریش بدر کی جو اُسکی شعاع ہی جہاڑو ہو کسواسطے کہ بدر مثل قلب اسد ونکے جو بشکل سگ کے ہی کلب راہ ممدوح کا اور دربان ہی

در تعریف روز و توصیف آفتاب

قولہ آن رومی خندان نگر دستار زرین بر سرش ✤ خضرے مبارک دم ببین دیباے کحلی در برش ✤ بحسبت خضر خوش لقا خور چشمۂ آب بقا ✤ یکدم بجو ردازہ بادہ اتش ظلمت برون شدانو سرش ✤

زان روے کا ئینہ است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہے بر سرش +
زاغ سیہ با بیضہا میکرد بازی در ہوا + بر بود ناگہ از قضا سیمرغ زرین شہپرش + چون از دم
گرگ سحر آہوے زر بر داشت سر + افتادہ شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + بر داشت
گردون تیغ زر زد کہکشان را در کمر + از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم کہ طناس
آسمان برداشت جام زرفشان + بر دش افق سوے دہان بربید بزم سرورش + یہ اشعار
بحر رجز میں ہیں ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خضر صبح کحلی سرمئی مراد شب دم جرعہ مناسب آب و صبح اسکندر آئین روشن
دل زاغ شب بیضہا کواکب سیمرغ زرین شہپر آفتاب آہوے زر آفتاب خون جگر شفق سرخی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار وسپہرین جو سبز سمجھا جاتا ہے سیاقة الاعداد
مشہور ہے مادر لفظ آسمان دسو کہ ترکی میں آب کو کہتے ہین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کہتے ہین اُس رومی خندان کو کہ آفتاب ہے ذرا دیکھ کیسی دستار زرین سر پر رکھے ہوے
ہے کہ جرم اسکا ہے پس لغائرا اعتباری ہے گویا ایک خضر مبارک دم ہے دیبا سیاہ پہنے ہوے
کردہ شب ہے جو قبل اس سے اسکی پوشش تھی یا یہ کہ جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گھومتا
ہوا سیاہ سیاہ معلوم ہوتا ہے خضر اس سبب سے کہا کہ اپنے طلوع سے ہر کسیکو ہر کام کیطرف
راہ بتاتا ہے صبح ایک خضر خوش لقا ہے اور آفتاب چشمہ بقا کہ صبح نے ایک ہی گھونٹ اس
چشمہ کا پیالہ پیتے ہی ساری ظلمت اُسکے سر سے نکل گئی خضر صبح کو اسی سبب سے کہا ہے کہ
رہنما کاروبار دنیا کی ہے اور آفتاب کو چشمہ بقا بدین وجہ کہ رات کے مردے اسکے طلوع سے
زندہ ہو جاتے ہین اور اس سبب سے کہ صبح ایک آئینہ ہے جس سے ہر شئی رات کی چھپی ہوئی
رونما ہو جاتی ہے اسکندر آئین ہے اسلیے کہ آئینہ سکندر ہی نے بنایا ہے بلکہ خسرو چشم
کی ہے کہ چشم اسی کی مدد سے بینا ہو جاتی ہے کہ تاج زر اسکے سر پر رکھا ہوا ہے جو آفتاب
ہے دیکھو تو زاغ سیاہ شب کا کیسے بیضہ بازی ہوا ہے جوف فلک میں کر رہا تھا ناگاہ

اُن بیضوں کو جلم الٰہی سے سیمرغ زرین شہپر لے بھاگا یعنے آفتاب جس
معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اسے صبح کاذب جیسا کہ اس کی
مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گویا وہ دم گرگ کی ہی بس ابن دم گرگ سے جو
آ ہوئے زرآفتاب نے سر اٹھایا تو اُسکے خنجر یعنے شعاع نے خون اُسکے جگر کا جو شفق ہی یا زمینی
خاک پر بٹھا یا کیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی
اُسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ
طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم
سے نمود ہوتی ہی جسوقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے
اُسکو یاد بزم شاہ پر پیلایا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اُسکی پھیلگئی

مطلع در تعریف قلم

قولہ آن زنگی گریان نگر ز ہبت دریا دربرش + وان ابر برق افشان نگر بر برف باران
گوہرش + ترکے میان رومیان گنگے سخن چین بیزبان + در روے میالد ازان سیاہ
خاکسترش + گر سوے تاریکے رود آب بقاش از سر دود + زیر قدم مفرش شود آئینہ
اسکندرش + آن شاہد عودی نقاب آورد ہ چین دُر ناب + وز سر در آمد از شتاب در
پاکشان شد معجرش + بر سر نیزان زرینہ تیر آورد یزہا بدد ز قیر + طفلے بود بر روے شیر از دیدہ
ریزان جوہرش + آنماہی مشکین زبان در پنج دریا شد روان + بر چہرۂ ماہ ازدہان ریخت
ہر دم عنبرش + آہن زبانش میدہد زر طیلسانش میدہد + نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش +

اللغات زنگی قلم گریان بمعنی اد برف کاغذ گوہر حروف ترک میان انگشتان سیاہ کاغذ سفید
منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامۂ سیاہ
درناب حروف در تجنیس ناقص معجر مقنعی اوڑھنی کنایہ از مداد ہ کاغذ زرینہ تیر قلم
قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم بمداد پنج دریا پنج انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کارد طیلسان بالفتح وہر سہ حرکت لام چادر یا دوپٹہ جوکندھون پر ڈالین معرب تالسان نقرہ کاغذ المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گریبان کو دیکھ کیسا دیباے زربفت پہنے ہوے ہی اور دیبا زربفت وہ نقش ونگار زرین کہ اہرا کے قلم میر ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو غور کرکہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہی کیسا برف کاغذ پر گوہر حروف کے برساتا ہی ایک ترکی ہی کہ کنایہ قلم زردسے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ اُنگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ ہی یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھ پر ملتا ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھ پر ڈالتے ہین جیساکہ جذب سیاہی کے لیے معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات اسکے سرسے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور یہ وہ شاہ عودی نقاب ہی ای قلم سیاہ کہ چین مین دُرخالص لایا چین کاغذ در حروف اور ایسا دوڑا کہ سر کے بل گر گیا کہ وہی سر جھکانا وقت تحریر کے ہی اور اوڑھنی پاؤن سے کمر پر سرتے چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی سے جو عبارت حروف والفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ روے شیر پر اپنی انگلیون سے جوہر بٹورتا ہی اور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد در پنج دریا انگشت مین روان اور چہرۂ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہردم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور نقرہ بزم شاہ کشورستان ہین اسکو جگہ دیتا ہی نقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ زرخندہ گلروے مرا پروین فشاند شکرش ٭ وز گریہ ہندوے مرا سیماب ریزد بر زرش ٭ این نرگس پر نسترن از مہر آن ماہ ختن ٭ ہندو ستی سیمین پیرہن بچگان رومی در برش ٭ سر و مرا بر گرد مہ حلقہ زنند مارسیہ ٭ چون افتد آن مشک دوتہ بر طرف گلبرگ ترش ٭ آن پستہ خندان نگر وان چشمۂ حیوان نگر ٭ وان لولوے پنہان نگر در آتش جان پرورش ٭ دہ خون

بستہ شیر بین بر برگ لالہ قیر بین + وز نو سایہ صد زنجیر بین بستہ بر اطراف خورش + تا شور افتد
در جہان در پستہ در دار دہان + تا تلخ گردد کام جان رستہ نبات از شکرش + بر لالہ عنبر بیختہ
بر صبحدم شب ریختہ + سر زیر بین آویختہ از ماہ نو صد اخترش + آندم کہ زد آن بیوفا بر فرق
دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را مرہم بمدح داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین +
بل آفتاب چہر دین از ظل ایزد افسرش + ادریس جنت آشیان برجیس کیوان آستان +
یوسف رخ و عیسیٰ مکان روح ملایک چاکرش + اللغات پروین دندان شکر لب ہندو چشم
سیماب اشک سفید زر رخسار زرد نرگس چشم پر نسترن ای سفید مہ رو مار سیہ زلف مشک دوتہ
زلف پستہ خندان دہان لولو دندان آتش لب خون بستہ لب شیر دندان بستہ زبان در
دندان نبات خط سبز شکر لب لالہ رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماہ نو زرو بند کہ قسم زیور
سے ہی اختر مراد ہے اسکے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسیٰ مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ
المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان ہیچو پروین ظاہر کرتا ہی
اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندو سے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر
بٹتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پر نسترن ہین اور سفید اُس ماہ خلق کی محبت و عشق سے
ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفید و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ ردی بغل مین لیے ہوے
ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد دو مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے
ہوے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اُسکے
پڑی ہین اُس پستہ خندان کو تو دیکھ اور اس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ
لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ جدول
بستہ مین شیر ہی کہ وہی دندان لبون مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور
نسایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ پھرے ہوے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب
چہرہ کے پڑے ہوئے ہین اور مطلب اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاے پستہ مین اسنے دہن پنہان کیے

زان روے کا ئینه است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہ بر سرش +
زاغ سیه با بیضها میکرد بازی در هوا + بر بود ناگه از قضا سیمرغ زرین شهپرش + چون از دم
گرگ سحر آهوے زر برداشت سر + افشانده شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + برداشت
گردون تیغ زر زد لمکشا نزاد درکمر + هم از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم که طاس
آسمان برداشت جام زرفشان + بردش افق سوے دهان بریاد بزم سرورش + یه اشعار
بحر رجز مین هین ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خضر صبح لکی سرخی مراد شب دم جرعه مناسب آب و صبح اسکندر آئینه روشن
دل زاغ شب بیضها کواکب سیمرغ زرین شهپر آفتاب آهوے زر آفتاب خون جگر شفق و روشنی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار و سپر مین جو سه سمجھا جاتا هی سیاقة الاعداد و
مشوش ها اور لفظ آسمان دسو که ترکی مین آب کو کهتے هین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کهتے هین اس رومی خندان کو که آفتاب هی ذرا دیکهو کیسی دستار زرین سر پر رکهے هوے
هی که جرم اسکا هی پس تغائر اعتباری هی گویا ایک خضر مبارک دم هی دیبا سیاه پهنے هوے
که وه شب هی جو قبل اس سے اسکی پوشش تهی یا یه که جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گهومتا
هوا سیاه معلوم هوتا هی خضر اس سبب سے کها که اپنے طلوع سے هر کسیکو هر کام کیطرف
راه بتاتا هی صبح ایک خضر خوش لقا هی اور آفتاب چشمه لقا کا که صبح نے ایک هی گهونٹ اس
چشمه کا پیاله پیتے هی ساری ظلمت اسکے سر سے نکل گئی خضر صبح کو اسی سبب سے کها هی که
رهنما کار و بار دنیا کی هی اور آفتاب کو چشمه لقا بدین وجه که رات کے مردے اسکے طلوع سے
زنده هو جاتے هین اور اس سبب سے که صبح ایک آئینه هی جس سے هر شی رات کی چهپی هوئی
رونما هو جاتی هی اسکندر آئین هی اسلیے که آئینه سکندر هی نے بنایا هی بلکه خسرو چشم
کی هی که چشم اسی کی مدد سے بینا هو جاتی هی که تاج زر اسکے سر پر رکها هوا هی جو آفتاب
هی دیکهو تو زاغ سیاه شب کا کیسے بیضه بازی هوا هی جوف فلک مین که ریلچانا گا

ان بیضون کو حکم الٰہی سے سیمرغ زرین شہپر لے بھاگا یعنے آفتاب جس سے ستارے معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اعنے صبح کاذب جیسا کہ اس کی صفت مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گویا وہ دم گرگ کی ہی بس اس دم گرگ سے جو آہوے زرآفتاب نے سر اٹھایا تو اسکے خنجر یعنے شعاع سے خون اسکے جگر کا جو شفق ہی بارشنی فلک پر ہو پا کیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی اسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم سے نمود ہوتی ہی جسوقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے اسکو یاد بزم شاہ پر پیلیا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اسکی پھیل گئی

مطلع در تعریف قلم

قوله آن زنگی گریان نگر زرلفت دیبا در برش + وان ابر برق افشان نگر بر برف باران گوہرش + ترکے میان رومیان گنگے سخن چین بیزبان + در روے میالدازان سیاہ خاکسترش + گرسوے تاریکے رود آب بقاش از سر دود + زیر قدم مفرش شود آئینہ اسکندرش + آن شاہد عودی نقاب آورد در چین درّ ناب + وز سر در آمد از شتاب در پاکستان شد مجبرش + بر بستہ آن زرینہ تیر آدینہا بند ذر قیر + طفلے بود بر روے شیر از دیدہ ریزان جوہرش + آنماہی مشکین زبان در پنج دریا شد روان + بر چہرۂ ماہ ازدہان میریخت ہر دم عنبرش + آہن زبانش میدہد زرطیلسانش میدہد + نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش

اللغات زنگی قلم گریان بود ادبرفت کاغذ گوہر حروف مروّ میان انگشتان سیابہ کاغذ سفید منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامہ سیاہ در ناب حروف در زر تجنیس ناقص مجمرہ ہندی اور صفی کنایہ از مداد دمہ کاغذ زرینہ تیر قلم قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم بمداد پنج دریا پنج انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کار و طیلسان بالفتح وبہرسہ حرکت لام چادر یا ڈوپٹہ جو کندھون پر ڈالین معرب تالسان نقرہ کاغذ المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گزیان کو دیکھہ کیسا دیبائے زربفت پہنے ہوسے ہی اور دیبا زربفت وہ نقش و نگار زرین کہ امراکے قلم سے ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو غور کرکہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہی کیسا برف کاغذ پر گوہر حروف کے برساتا ہی ایک ترکی ہی کہ کنایہ قلم زر دسے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ اُنگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ ہے یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھہ پر ملتا ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھہ پر ڈالتے ہین جیساکہ جذب سیاہی کے لیے معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات اسکے سر سے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور یہ وہ شاہ عودی نقاب ہی ای قلم سیاہ کہ چین مین دُرِ خالص لایا چین کاغذ در حروف اور ایسا دوڑا کہ سر کے بل گر گیا کہ وہی سرجھکانا وقت تحریر کے ہی اور اوڑھنی پاؤن سے کڑہرتے چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی سے جو عبارت حروف و الفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ روے شیر زا اپنی آنکھون سے جوہر بٹور رہا ہی اور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد و پیچ دریا انگشت مین روان اور چہرہ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہردم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور نقرہ بزم شاہ کشورستان مین اسکو جگہ دیتا ہی نقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ
در خندہ گلروے مرا پروین فشاند شکرش ٭ وز گریہ ہندوے مرا سیماب ریزد بر زرش ٭
این نرگس پرنسترن از مہر آن ماہ ختن ٭ ہندو دست سیمین پیرہن بچگان رومی در برش ٭
سرو مرا ابر گرد مہ حلقہ زندہ مار سیہ ٭ چون افتد آن مشک سیہ دو دستہ برطرف گلبرگ ترش ٭ آن پستہ خندان نگر وان چشمہ حیوان نگر ٭ وان لولوے پنہان نگر در آتش جان پرورش ٭ در خون

بستہ شیر ہین بر برگ لالہ قیر ہین + ذو سایہ صد زنجیر ہین بستہ بر اطراف خورش + تا شور افتد

در جہان در لبستہ در دار دنہان + تا تلخ گردد کام جان رستہ نبات از شکرش + بر لالہ عنبر بیختہ

بر صبحدم شب ریختہ + سر زیر ہین آویختہ از ماہ نو صد اخترش + آندم کہ زد آن بیوفا بر فرق

دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را مرہم بوح داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین +

بل آفتاب مہر و کین از فضل ایزد افسرش + ادریس جنت آشیان برجبین کیوان آستان +

یوسف رخ و عیسیٰ مکان روح ملایک چاکرش + اللغات پرویں دندان شکر لب ہندو چشم

سیماب اشک سفید زرد رخسار زرد نرگس چشم پرستن ای سفید مہ رو مار سیہ زلف مشک دوتہ

زلف بستہ خندان دہان لولو دندان آتش لب خون بستہ لب شیر دندان بستہ زبان در

دندان نبات خط سبز شکر لب لالہ رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماہ نو زرد بند کہ قسم زیور

سے ہی اختر مراد اس سے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسیٰ مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ

المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان مثل پروین ظاہر کرتا ہی

اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندو سے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر

بہتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پرستن ہین اور سفید اس ماہ خلق کی محبت و عشق سے

ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفید و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ رومی بغل مین لیے ہو

ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد دو مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے

ہوے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اسکے

پڑی ہین اس بستہ خندان کو تو دیکھ اور اس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ

لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ خون

بستہ مین شیر ہی کہ وہی دندان لبون مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور

سایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ پیچ موے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب

چہرہ کے پڑے ہوئے ہین اور بنظر اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاے بستہ مین اسنے در پنہان کیے

ہین کہ وہ دندان در دہان ہین اور اس خیال سے کہ عاشقون کا کام جان تلخ ہو خط سبز اُسکے شکر
یعنے لب سے جا ہی لالہ پر عنبر بکھرا ہوا ہی یعنے رخسار پر خط اور صبحدم پر شب کہ یہ بھی وہی بات ہی اور
ماہ نو سے اُسکے جو مراد روبند قسم زیور سے ہی سیکڑون ستارے بکھرے ہوئے ہین محشی نے ماہ نو
پیشانی کو اور اختر قطرات عرق کو لکھا ہی آپ کہتے ہین جسوقت کہ اس بیوفا نے میرے فرق دل پر
تیغ جفا کے مارے تو مین نے اپنے دل مجروح کیواسطے مرہم اُسکے یا اپنے داور کی مدح بنایا اور
وہ داور مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین ہی بلکہ آفتاب مہر و کینہ کا یعنے دونون مین مشہور
کینہ بھی جو حق کینہ کا اور مہر تو خود ہی ہی جسکے سر پہ ظل الٰہی کا تاج ہی اور اور یس جنت آشیان اور
برجیس کیوان آستان ہو یعنے مشتری جو سعد اکبر ہی اور عالی مرتبہ ایسا کہ جسکا آستانہ کیوان پر
جو فلک ہفتم ہی اور یوسف صورت عیسیٰ مکان جو فلک چارم ہی اور روح جو سب ملایک مین
بڑا ذیشان و معزز فرشتہ ہی وہ اُسکا چاکر ہی قولہ بیش دراد آسمان ترکیست ازرق طیلسان ÷ از
نقرہ خامش کمان وز زر پختہ مغفرش ÷ قاف از نباتش سخرۂ قلزم ز دستش قطرۂ ÷ عرش معلی ذرۂ از
عکس رای انورش ÷ گر حکم راند بر ملک آید ندا الامر لک ÷ در جام خواہ از فلک خورشید باشد
ساغرش ÷ سر زیر دریای عرب در کشتی زرین عجب ÷ میخواست کاید سوی لب شد پنجۂ ماہی
رہبرش ÷ از گاو در مرغش فشان وز مرغ در ماہی چکان ÷ با مہ رخی سوی دہان ہر دم بعشرت
میبرش ÷ ای صفدر عرش آستان طاق درت را این زمان ÷ قوسست راہ کہکشان جیبت
خط محورش ÷ از عدلت ار نبود روا بر چار مادر شوہرے ÷ این مطربہ شہ پردہ را کی چنگ بودی
شوہرش ÷ شاہا جم اعظم توئی فرماندہ عالم توئی ÷ گاہ سخا آن یم توئی کافلاک باشد معبرش ÷ در
گلستان آرزو شاخیست مداح تو چہ کز قابلیت دارد او با آب عشرت پرورش ÷ **اللغات**
طلال نقرہ خام ہلال خام بمعنی خالص زر پختہ آفتاب قاف نام کوہ کہ گرد اگرد عالم کے ہی سخرہ بمعنی
مسخر زیر و دریای عرب یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور سر زیر ہونے سے مہ ہوتا ہی پنجہ ماہی
پنج انگشت کشتی زر پیالہ گاو مشک مرغ صراحی ماہ پیالہ قوس محراب چار مادر عناصر اربعہ شوہر جان

مطربہ زہرۂ سہ پردہ فلک سوم والی پنج شوہر قمر عطارد شمس مریخ مشتری زحل اور شمس زیر عربی
مین اطلاق تانیث کا ہی اور بعض کے نزدیک خانہ اسکا میزان ہی اور وہ پانچ ستارون سے
ہی اسواسطے اسکو پنج شوہر کہتے ہین معبر بصیغہ اسم آلہ کشتی و بصیغہ ظرف گھاٹ دریا کا محشی
نے اسیکو اختیار کیا ہی افلاک جمع فلک بمعنی کشتی المعنی اسکے در کے سامنے آسمان ایک
سپاہی ہی نیلی چادر دوش پر ڈالے اور ہلال سے کمان باندھے اور زر پختہ آفتاب سے خود
سر پر رکھے کوہ قاف مقابل اسکے ثبات و استقلال کے ایک مسخرہ ہی اور قلزم اسکے دست
عطا سے ایک قطرہ اور عرش معلی اسکی رائے الوزن سے ایک ذرہ اگر فرشتون پر حکم کرے تو
ملک سے ندا آئے کہ حکم خاص تیرے ہی واسطے ہی اور جو جام فلک سے مانگے تو یہی خورشید
اسکا ساغر بنے یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور اسکا سر زیر یعنے قلب کرنے سے می ہوتا ہی معبر
کشتی زرای پیالہ زرین عجب خواہش رکھتے تھے کہ تیرے لب تک پہونچے آخر پانچون
انگلیان تیری اسکی رہبر ہوئین اور لب تک پہونچا دیا گاو سے مشک مراد ہی یعنے مشک
سے شراب مرغ مین جو صراحی ہی ڈال اور مرغ سے کسی ماہ یعنے پیالہ مین لے اور کسی معشوق ماہ
رخ کے ساتھ ہر دم عشرت کے ساتھ دہن تک لیجا ای ممدوح تو وہ عرش آستان ہی کہ طاق تیرے
دروازہ کا کمان راہ کہکشان کی ہی جو بشکل کمان کے ہی اور جو ادنی گوشہ اس طاق کا ہی جسکو
ریاضی والے جیب کہتے ہین وہ اس طاق کا خط محور ہی محشی نے اسکے معنے مین کچھ نہین لکھا
عدل تیرے سے جو مقتضی مساوات و برابری کا ہی اگر یہ بات روا نہوتی کہ چار مادر کے واسطے
ایک شوہر ہو تو اس مطربہ سہ پردہ والی کو جو زہرہ ہی پنج شوہر کب روا ہوتے یہ مقتضاے
عدل ہی ای شاہ جم اعظم یعنے سلیمان وقت تو ہی ہی اور تمام عالم کا حاکم اور سخا کے وقت مین
وہ دریاے تو ہی ہی جسکی کشتی فلک ہی محشی نے معبر کو بالفتح صیغہ ظرف لکھکر گھاٹ کے معنے
لکھے ہین تبریزی والسنت مین بصیغہ اسم آلہ کشتی کے معنے مین ہی جو مناسب لفظ افلاک جمع فلک بمعنی کشتی کے
ہی جو تیرا داغ ہی وہ گلستان آرزو کی ایک شاخ ہی اگر وہ قابلیت رکھتا ہی تو اسکو آب عشرت مین پرورش کر

در مدح محمد شاه تغلق و لتعریف شب و روز و خیالات افلاک و تعریف محبوب

قوله صبحست رومی کله زرد بر سرش + شب هندوے لباچه گلریز در برش + روے همین زبان
شب زنگی نژاد را + بیرون کند ز عرصهٔ عالم بخنجرش + زاغ سیاه راز هوا در ربود باز + عنقاے
سبز بال زر اندوده شهپرش + باد صبا پری زده وار ست وشیفته + زانده که زیر دامن صبحست
مجمرش + شب سایه دار بود بیوے خلاص او + نغمه سرا است مرغ سحر بر دف زرش + مار سفید مهره
گرفتست زیر دم + تا چون عمود شاخ گوزنست بر سرش + آهوے شیر بیشه دم گرگ در دهن +
بگرفته در روان شده دائم برابرش + این منزلت که داده شد آهوے ماده را + بر شیر نر شناسر
ز شمشیر داورش + یه قصیده بحر مضارع مین هی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان
اللغات رومی ای سفید کله زرد آفتاب هندو سیاه لباچه گلریز لحاف گلریز از ستارگان خنجر
آفتاب زاغ سیاه شب باز مناسب بزاغ و عنقا عنقاے سبز بال فلک و شهپر زر اندوده بلحاظ
آفتاب مجمر کنایه از آفتاب سایه دار آسیب زده مرغ سحر بلبل دف آفتاب مار سفید
صبح مهره آفتاب عمود بمعنی ستون شاخ گوزن اشعه آفتاب آهو آفتاب شیر بیشه صحرا اسکے شیر
مراد برج اسد دم گرگ خط سفید هندی په شیر نر یعنے اسد المعنی صبح تو ایسی هی جیسے ایک
رومی سفید زرد کلاه اوڑھے که وه آفتاب هی اور شب جیسے ایک هندو سیاه لحاف گلریز یعنے
که وه ستارے هین رومی کا حال یه که جهان نمود هوا بس اسنے شب زنگی نژاد کو اپنے خنجر شعاع
سے میدان عالم سے نکال دیا زاغ سیاه شب کا جو هوا مین اڑ رها تھا پھر اسکو عنقا سبز بال زرین
شهپر فلک کا لیگیا سبز بالی فلک کی تو ظاهر هی شهپر زرین آفتاب باد صبا کو تو دیکھو کیسی پری زده
کیطرح دیوانی وشیفته پھرتی هی اپنے مجمر کے لیے که ابھی وه زیر دامن صبح کے هی که اپنے دامن کو
بسا رهی هی مجمر آفتاب ایسا معلوم هوتا هی که شب سایه دار تھی ای سایه زده لهذا بامید اسکے
که اس سایه سے خلاص پاے مرغ سحر دف زر خورشید پر کیسے نغمے گا رها هی جیسا که معمول هی که
سایه زده کو راگ سناتے هین مار سفید یعنے صبح ابھی مهره جو آفتاب هی دم کے نیچے دبائے هوئے هی

نکالا نہین ہی اور مہرہ وہ جسکو سانپ کی من کہتے ہین جیسے کہ عمود صبح سے شاخ گوزن کی اسکے سر پہ ہی دم کے نیچے اس سبب سے کہا ہی کہ اخیر صبح مین آفتاب طلوع ہوتا ہی اور عمود اس وجہ سے کہ اول مین سفیدی صبح کی لطور ستون نمود ہوتی اور اسی سبب سے شاخ گوزن برعایت مار کہا کہ سر پہ ہوتی ہی اور گوزن سے مہرہ کہ فادگوزنی بھی ہوتا ہی آہو شیر بیشہ آفتاب کہ بیشہ شیر کا رہنے والا ہی اور برج اسد جو آفتاب کا خانہ ہی دم گرگ کی کہ جسکو صبح کاذب اور بھیڑیا کہتے ہین منہ لیے ہوئے روان ہوا اور ہمیشہ برابر اسی شیر کے چلتا ہی اور یہ رتبہ جو اس آہو مادہ نے کہ آفتاب ہی جسپر اطلاق تانیث کا کرتے ہین شیر نر پر پایا ہی اسکو ہیبت شمشیر داور سے جانے رہ ورنہ شیر نر اور آہو مادہ کا کیا ساتھ اور کیا برابری یہ شعر گریزہی

مطلع ثانی

قولہ آن ماہ راکہ زیر ہلالست اخترش ✤ سنبل دمیدہ بر طرف لالۂ ترش ✤ بر درج لعل قفل زمرد پدید شد ✤ یعنی نبات رستہ شد از تنگ شکرش ✤ مہمان کنم خیال رخش را بآب شور ✤ در کاسہاے نقرہ بر سفرۂ زرش ✤ وبس شاخ زعفران کہ دروزین دو دانہ مشک ✤ گر برود زگوشہ کافور عنبرش ✤ بدر از ستارہ ریخت شفق چون طلوع کرد ✤ پروین میانہ دو ہلال سخنورش ✤ تا از مہ دو ہفتہ خود دور ماند بدر ✤ ماہ چہار ہفتہ فزون شد ز پیکرش ✤ آن ترک چشم مست کہ تیغست در نیام ✤ خونریز د آن چنان کہ توان گفت کافرش ✤ آن زلف راکہ بر گل ترشاخ سنبلست ✤ فراش ساز بر در شاہ مظفرش ✤

مطلع دیگر

قولہ آن بحر بین کہ قطرۂ آبست در برش ✤ او جملہ تن کفیست نہنگ شناورش ✤ اللغات ماہ معشوق ہلال ابرو اختر چشم سنبل خط درج لب قفل زمرد خط تنگ شکر لب کاسہاے نقرہ چشم سفید آب شور اشک سفرۂ زر چہرہ شاخ زعفران اشک دو دانہ مشک چشم کافور رخسار عنبر خط ستارہ چشم شفق اشک سرخ پروین دندان ہلال لب مہ دو ہفتہ معشوق ماہ چار ہفتہ

ہلال نیام میان تیغ واز نوم مناسب بچشم المعنی یعنے وہ ماہ جسکے ہلال ابرو سے نیچے اختر ہین
یعنے چشم اسکی لالہ تر رخسار کے اطراف مین سنبل اے خط سبز جما اور اسکے درج لعل دہن پر قفل زمرد
کا کہ وہی خط ہی لگا یا گیا وہ یہ ہی کہ تنگ شکر لب پر اسکے نبات ای سبزہ پیدا ہوا تین اسکی صورت
کے خیال کی جو میری آنکھون مین بسی ہوئی ہی کیسے سامان سے مہانی کر رہا ہون کہ آب شور
اشک کا سون نقرۂ مین بھرا ہی جو چشم سفید مین اور دستر خوان زر بچھا ہی اسپر یہ کاسے رکھے
ہوے ہین کہ یہ دستر خوان زر چہرہ زرد ہی اگر اسکے گوشہ کا نور رخسار سے عنبر پیدا ہوگا ای خط
تو کیسی شاخ زعفران یعنے اشک کے میرے دو دانہ مشک مردمک سے پیدا ہونگے بدر نے
اپنے ستارہ چشم سے کیسے شفق ہم ای اشک سرخ بہاے جبوقت کہ پروین دندان نے اسکے
دو ہلال سخنور لب سے طلوع کیا یعنے وہ خندہ زن ہوا اور جب سے بدر اپنے معشوق ماہ دو ہفتہ
سے دور پڑا ہی ایسا لاغر ہو گیا ہی کہ ماہ چار ہفتہ جو ہلال ہی وہ بھی تو اُس سے فربہ ہی اور وہ
ترک مست چشم کا کہ ایک تیغ در نیام ہی ایسی خونریزی کر رہا ہی کہ اگر اسکو کافر کہین تو روا ہی
مسلمان کا تو یہ کام نہین ہی نیام کا لفظ کیا کیا لطف ہی کہ میان تیغ اور نوم دونون معنے مین ہی
اور دونون مناسب بچشم مست و نیز تیغ اور وہ زلف کہ گل تر رخسار پر شاخ سنبل کی ہی اسکو
شاہ مظفر منصور کے دروازہ کی جاروب کش بنا معنی مطلع ثانی وندا اُس بحر کو غور کر جو مراد دست
فیاض ممدوح سے ہی اور اسمین وہ قطرہ جو تیغ ہی بوند بنی ہوئی جملہ تن کف ہی ای سفید منجمد اور
عجب یہ کہ مثل نہنگ کے شناور ہی قولہ کف بر سر ست قلزم ازان بحر روز و شب + در صوات جزیرہ
نگر خاک بر سرش + گر آن نہنگ تیغ برون آید از میان + آب روان کنارہ نماید ز آذرش +
ماہی او زرست نہنگش زہر وست + این یک زبان و آن دو زبان و ہم مسخرش + ماہی اگر
دمی بسخن سرکشی کند + دامی نہند بر دو قمر از مشک اذفرش + سہ شاخ از محیط بہم سر بر آورند +
تا دانہاے در تر افتد ز حنجرش + مرغے ز کہربا ست کہ در آشیان سیم + با شند زقار بر زیر
منقار شہپرش + زر دو زبان بریدہ سیہ رو و سرنگون + ہر دم نگر چہ خصم شہنشاہ بشورش +

آن حاکم زمان کہ در القاب سلطنت * خواند خلیفہ بعد مجاہد سیاغرش * دادش حکومت ہمہ روی
زمین امام * از شرق تا بغرب بش واز بحر تا برش * اللغات بحر دست شاہ نہنگ تیغ روان
جاری وجان آدر آتش وآدر بدال مہملہ ماہی قلم نہنگ تیغ زمرد باعتبار اصالت کہ سبز ہے تا ہی
سرکشی کند ای سخن خوب بنو بیسد و دام حروف قمر کاغذ مشک مداد فریتز بو بستہ شاخ انگشتان محیط
دست داتہا بے درتر سخن خوب حنجر گلو مرغ قلم آشیان سیم کاغذ قار مداد منقار نوک قلم سیاغر ترکی
زرد رنگ ونام بادشاہ بزرگ المعنی یعنے قلزم کے سر پر جو جھاگ ہین یہ اسی کے دست بحر
فیاض سے دسترات رہتے ہین اور یہ جو جزیرے کہلاتے ہین جزیرے نہین ہین قلزم نے
اُسکے بحر دست کی حسرت مین اپنے سر پر خاک ڈالی ہے وہ صورت جزیرہ کی ہو گئی ہے اگر نہنگ
تیغ کا اُسکے میان سے نکلے تو کسکی ایسی جان ہے جو اسکی آنچ اُٹھا سکے آخر کنارہ ہی کریگی ماہی اُسکی
ای قلم زرد ہے اور تیغ اُسکی زمرد سے یہ ایک زبان ہے یعنے تیغ اور وہ دو زبان ہے ای قلم دونون
اُسکی تسخیر مین ہین اس شعر مین لف ونشر غیر مرتب ہے ماہی اگر ذرا بھی کوئی بات سرکشی کی کہے یعنے
حسب دلخواہ نہ لکھے تو قمر کہ مراد کاغذ سے ہے ایک دام مشک تیز بو کا اسیر لگائے کہ وہ حروف ہین
اور اس دام مین مقید کرے تین شاخین محیط دست ممدوح سے نکلتی ہین یعنے تین انگلیان تو
داستے درتر کی اسکے گلو سے نکلتی ہین ای سخن با آب و تاب شاخ نہر خرد کو بھی کہتے ہین اور وہ قلم
ایک عجیب مرغ کہ رہا ہے کہ آشیان سیم کاغذ مین اُسکے سر منقار پر قار یعنے مداد سے شہپر ہے اور ظاہر
کہ اُڑان قلم کی مداد ہی سے ہے اور غرابت یہ کہ سر منقار پر شہپر کہ رہا ہے تغایہ فرضی ہے کہ ذات
قلم اور ہے اور یہ صورت کا اور ہے اور زرد اور زبان بریدہ اور سیہ رو وسرنگون ہر دم ایسی ہی
صفات مین اُسکو دیکھو جیسے دشمن شاہ کا بدین صفات موصوف ہے اور یہ وہ حاکم زمانہ کا ہے
جسکو القاب سلطنت مین خلیفہ وقت نے بعد مجاہد کے سیاغرش بھی کہا ہے ای پادشاہ بزرگ اُسکو
امام نے حکومت تمام روے زمین کی دی ہے شرق سے غرب تک اور بحر سے بر تک قولہ وقت
غروب تا بنوذ نقص طاعتی * در عصر عدل پرور د انصاف گسترش * خورشید را بجانب مشرق

خبر دہند + زابی باغ امرکہ نارست درخورش + گردون بہر مہی کشد از مہر او دو بار + درگوش خویش حلقہ زنعل تگاورش + ای دست تست آن محیط کہ عرشست قطرہ + وے قدرت آن سپہر کہ چرخ خست اخترش + از شہر دولت تو اجل را برون کند + روے سیاہ کردہ فلک با برادرش + بر جبیں دیدہ سرمۂ خاک درترا + از فوق کائنات بصد میل برترش + تا وقت شام بیوہ زن پنج شویہ را + باغندہ برکنار نہد چرخ اخضرش + باداچہ غوزہ دیدہ خصمت سپید دل + درتاب غم شکستہ دل غصہ پرورش + لاالغات آبی انکار کنندہ وبہی نار آتش دانار حلقہ بالا تگاور اسپ برادر اجل نوم بیوہ زن پنج شویہ زہرہ باغندہ ہندی کالہ غوزہ بواو مجہول دزاے فارسی غنچہ پنبہ ناشگفتہ دیدہ کا دل مردمک ہی المعنی ای ممدوح تیرے عصر عدل پرور انصاف گستر ہیں وقت غروب کے خورشید کو جانب مشرق سے قضا و قدر خبر دیتے ہیں کہ دیکھ جلدی نہ کرنا تا کسیکی طاعت میں نقص نہ پڑے جیسا کہ غروب کیوقت نماز منع ہی اور اسکا حکم یہی ہی اور جو اسکے باغ حکم سے آبی وانکار کنندہ ہی درخورنار ہی آبی ونار اور درخور مین لفظ خور کیسی بلیغ ہی آسمان کا یہ حال کہ مارے مہر و محبت کے ہر مہینہ مین دو دفعہ یعنے اول وآخر مین حلقہ اسکے نعل تگاور کا اپنے کان مین ڈالتا ہی اور اظہار غلامی کو تازہ کرتا ہی والا ایک حلقہ عمر بھر کو کافی ہوتا ہی بحیرہ یہ دونون شعر قطعہ بند ہین یعنے ای ممدوح تیرا ہاتھ وہ محیط ہی کہ عرش جسکا ایک قطرہ ہی اور قدر تیری وہ سپہر رفیع کہ جسکا یہ چرخ ایک اختر ہی تیرے شہر دولت سے فلک اجل کو مع نوم اسکے برادر کے کالا منھ کر کے شہر بدر کرتا ہی آنے نہین دیتا تا کسیکو رنج ملال نہونے پاسے برجیس کہ سعد اکبر ہی اسنے تیری خاک دروازہ کا سرمہ فوق حد کائنات سے بھی سو میل آگے بڑھکے دیکھا ہی ایسا معزز و مکرم یہ سرمہ ہی کہ وہان تک پہونچا ہی اب دعا تابید ہی یعنے جبتک کہ وقت شام کے چرخ اخضر ایک باغندہ یعنے روئی کا گالا اس بیوہ پنج شویہ کے کنار میں رکھے کہ یہ زہرہ ہی تیرے دشمن کے دیدہ کا دل کہ مردمک ہی سپید رہے یعنی کور بے نور اور دل شکستہ غصہ پرور اسکا تاب غم مین آس قطعہ مین مراعات چرخہ کے ہین زہرہ

اور باغندہ مین فرق فرضی ہے وہی زہرہ ہے وہی باغندہ کنار اس سبب سے کہ شام کیوقت
یہ ستارہ کنارے پر آسمان کے مغرب کی جانب ہوتا ہے باغندہ برعایت بیوہ سے کہ اکثر کاتتی ہین بیوہ
بدینوجہ کہ پہلے جب زمین پر تھی تو ایک بیسوا تھی پھر جب مسخ ہو کے ستارہ ہوئی تو پنج شوہر ہو گئی
قمر عطارد و مریخ مشتری زحل یہ اسکے شوہر ہوے اور آفتاب تو خود کلام عرب مین مونث ہے
چرخ اخضر اور لفظ تاب بھی مناسب چرخہ کے ہین اس قطعہ سے اوپر کے شعر مین فرق لکھا ہے
سیری دانست فوق ہے جسکی رعایت مین میل و برتر موجود ہے محشی نے اس قطعہ کے معنے مجملا
نہ مفصلا کچھ نہین لکھے

در تعریف ممدوح خود و متضمن تعریف ابر و دیگر خیالات

قولہ سیہ پیلست خنجر زن جہندہ آتش از کامش + فتد از چشمہا اشکش در دا نغرہا خامش +
از اطلس پردہا ساز دعمارے زر اندودہ + چو زیر ہفت چتر سبز باشد سیر و آرامش + ز سہے
دیو شہاب افگن کہ با چندان سیہ روئی + بشرط رب پرستی میرسد کافر با نعامش + بفتح الباب
بگشاید در رحمت وے ہر دم + طناب خیمۂ زرین فتد در روزن بامش + اگر بر روز زور آرد بپوشد
چہرۂ خور را + وگر در شب رو آید بود بر روے مہ گامش + پر از لعل و زمرد گشت طشت
خاک سرتا سر + چو مرواریدہ میبارد ز اندام سیہ فامش + رخ خاک آب از و گیرد ہوا جوشت از
سیلش + دف ز رپردہ زویا بد رباب آمد از ان نامش + چو بحر دست شہ را دید در عین گہرباری +
چکیدہ از حیا خوتہاے تراز ہفت اندامش + محیط نقطۂ عالم کہ با آن پردلے دریا + ہمہ تن
آب شد از شرم فیض بخشش عامش

مطلع ثانی

قولہ چہ شیر ست آنکہ در آتش پلنگ آسا ست اندامش + گرفتہ مرد را در برز اوج خویش بہرامش +
ہزاور را آہوے سبے زرد چو دیدہ درہم گرگ + سمورے درعقب پویان سگان برگوشۂ بامش +
یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہے ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن الالغات

سیہ پیل ابر خنجر زن صاعقہ کام حلق خام پوست اطلس ابر عماری زر اندودہ آفتاب آرامش ای آرام او دیو ابر شہاب افگن باعتبار برق رب پرستی اطاعت حق فتح الباب آغاز برشگال زور آور دای غلبہ کند کام بکاف فارسی قدم لعل گل زمرد سبزہ طشت خاک زمین مروارید قطرات آب آبداری جوہر زہاب ابر سفید و نام ساز حیا شرم و باران ہفت اندام ہفت اعضا یعنے سر و سینہ و پشت و ہر چہار دست و پا فیض ریزش آب شیر برج اسد کہ آتشی ہی و پلنگ گرم مزاج بہرام مریخ اور اوج اسکی برج اسد ہی آہو زرد آفتاب دم گرگ صبح کاذب سمور نام جانور سیہ پوست عرفد ظلمت سے سگان منزل عوا کہ بصورت سگ کے ہی المعنی یعنے ابر کیا ایک سیہ پیل ہی جسکے منہ سے آگ نکلتی ہی کہ وہ برق ہی اور اسکی آنکھون سے اشک بہتے ہین اور نعرون سے اسکے اسیکا پوست پھٹ جاتا ہی جیساکہ بہت گرجنے سے ابر پھٹ جاتا ہی اطلس سے پردے بناتا ہی اور پردہ خیمہ اور عماری زر اندودہ رکھتا ہی مگر جبکہ اس ہفت چتر سبز کے نیچے جو افلاک ہین سیر و آرام اسکو ہوتا ہی یہ عجب دیو شہاب افگن ہی شہاب برق ورنہ شہاب دیو پر گرتا ہی کہ باوصف سیہ روئی کے جو ظاہر ہی بشر طرب پرستی ای اطاعت حق کا فربھی اس سے انعام پاتے ہین وقت فتح باب یعنے شروع برسات کے دروازہ رحمت کا کھول دیتا ہی لیکن ڈوریان خیمہ زرین آفتاب کی اسکے روزن بام سے نیچے گرتی ہین یعنے جہان اسکے بام مین روزن ہو جاتا ہی وہان سے طناب زرین اشعۂ آفتاب کی چمکتی ہین اگر روز پر غلبہ کرے چہرہ آفتاب کو چھپالے اور جو شب روی کرتا ہی تو روے ماہ پر اسکا قدم ہوتا ہی اور جب یہ اندام سیہ فام سے گوہر برساتا ہی کہ وہ قطرات آب ہین تو ساری خاک ایک طشت پر از لعل و زمرد ہو جاتی ہی لعل گل زمرد سبزہ رخ خاک کا اس سے آبداری پاتا ہی اور ہوا اسکی سیل سے دریا ہو جاتی ہی ہوا جوف فلک ور دف زر اس سے پردہ پاتا ہی اسی سبب سے اسکو رباب کہتے ہین کہ مناسبت دف سے رکھتا ہی مگر اسنے جو پادشاہ کے دست فیض کو دیکھا کہ نہایت ہی گہر بار ہی تو اپنا عرق حیا سے تر ہوا کہ اسکے ہفت اندام سے پسینا ٹپکنے لگا یہ برستا نہین ہی اور سارے بدن سے پسینہ ٹپکتا جو بارش ہی ظاہر

یہ محیط نقطہ عالم کا ہی کہ دریا ہر چند پر غلی ہی لیکن اسکے فیض عام سے شرم کے مارے ہمہ تن
آب ہوگیا یہ شعر مدح مین ہی معنے مطلع ثانی کے یہ کیسا شیر ہی کہ آتش مین اسکا بدن پلنگ کے
مانند ہی اور اسکو مریخ نے اپنی بغل مین لیا ہی کہ اوج اسکی اسی مین ہی شیر برج اسد کہ آتشی ہی اور
پلنگ بھی نہایت گرم مزاج غصہ ناک ہوتا ہی اندام آسا یہ کہ ابر کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوتے اور
پلنگ سا بھی داغ جسم پر رکھتا ہی اور اسی اسد کے لیئے ایک آہو زرد آفتاب کا ہی کہ وہ دم گرگ
مین جو مراد ظلمت سے ہی بھاگا ہوا ہی اور ابر سے آفتاب چھپ ہی جاتا ہی اور زہورا سکے نیچے پیپان
گروہ اند صیری ہی اور سگ اسکے بام پر کہ اسکو عوا بھی کہتے ہین اور قلب اسد بھی اور یہ بصورت سگ کے
ہی اور ایک منزل ہی منازل ماہ سے قولہ زسیم خام میسازد قمر ہر ماہ یک طوقش + چو زر ریختہ میتابد درست
قلب از خامش + شہ انجم بشاہ ہند گویا نسبتی دارد + کہ بر دروازہ ہر دو زر انداو دستنبوی غلامش
بروز رزم خاتون ظفر گیسوے حوران را + بجاے پرچم آویزد فراز فرق اعلامش + سمند ش
باد آتش پاے آہن خاے خاراسم + کہ گردون گوشہ باشد ز قوس حلقہ گامش + زہے اسکندر
آسینے کہ در میدان آینہ + قلاے سرکش زربفت جامہ خامہ شد رامش + عجب بین کان
سیہ روے سمن چین را بجلک چین + گرفتہ در سر شہ مہ ہمی آرند از شامش + برو م آورد از ظلمت
چو ذو القرنین آب خضر + اگرچہ از لب یم گشتہ ہر دم خشک ترکامش + بہ تیغش بند بردارند
و سر بر بند انگاہش + سیہ سازند رویش را چو خصم آل بہرامش + خداوند خداوندان
محمد شاہ بن تغلق + کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم خوانند اہل ایامش + دو صد ملک سلیمان
گم شود در یک صف جنگش + دو صد خوان فلک یک کاسہ از کند و رسے عامش + شہنشاہی
کہ در رفعت بہ بزم سلطنت گشتہ + محیط چرخ را حاوے حباب عارض جامش + حسامش قطرہ
الی مستہ بستہ در میان خنجر + کہ میگردد بدان تر حلق بدخواہان بد نامش + اللغات طوق ہلال
قلب نام منزل ماہ کہ قلب اسد و عوا کہتے ہین شہ انجم آفتاب ضرغام شیر برچم چو نر جو جھنڈے دن
مین ہوتے ہین آینہ کاغذ قلا اسپ زربفت سہ سہ انگشت روم کاغذ آب خضر مروف کند و رسے

مجلس طعام المعتی تسیم خام ای خالص سے قمر ہر مہینہ مین ایکسا طوق اُس شیر کے لیے کہ وہی اسد ہی ای آفتاب بناتا ہی کردہ درست قلب مثل زربختہ کے اسکے زرِ خام سے چمکتی ہی شاہ انجم یعنے آفتاب شاہ ہند سے نسبت رکھتا ہی بدینوجہ کہ اُسکا خانہ بھی شیر ہی اور اسکے دروازہ پر بھی شیر ہین دونون سنگ دروازون پر شیر زر اندودہ ہین خاتون ظفر کی اُسکی لڑائی کے دن بجاے پرچم مردون کے گیسو اُسکے جھنڈون کے سر سے لٹکاتی ہی سمند اُسکا خود ہوا ہی نہ مثل ہوا کے کہ تشبیہ مقتضی غیریت کی ہی اور آتش یا آہن خا جیسے کہ گھوڑون کی عادت لگام چابنے کی ہی اور خارا سم ہی کہ اُسکے قدم کی جو محراب ہی یعنے حلقہ نعل بشکل محراب گردون اُسکے حلقہ کا ایک گوشہ ہی اور عجب اسکندر آئین ہی کہ میدان آئینہ مین جو مراد کاغذ سے ہی قلا یعنے اسپ سرکش زربفت جامہ خامہ کا اسکا مطیع و رام ہوا ہی سرکشی قلم کی ظاہر اور سر جھکانا بھی ظاہر جو علامت اطاعت کی ہی زربفت جامہ باعتبار زرکاری کے اور یہ تعجب تو دیکھ کہ اس سیہ روسخن چین کو تین ماہ مین شام سے پکڑ کے چین مین لے آتے ہین جو برسون کی راہ ہی سہ ماہ مراد سہ انگشت سے ہی شام مراد دوات چین کاغذ چین چین تجنیس تام روم مین لائے ظلمت سے مانند ذوالقرنین کے آب خضر یعنے آبحیات ہر چند سکندر کو نہین بس روم کاغذ ظلمت دوات آب خضر سخن کو ہی آبحیات ہی جسکا گوینده ہمیشہ زندہ ہی اگرچہ لب بایم سے ہر دم حلق اُسکا خشک و تر ہوا بس یم مراد دوات سے کہ ہر بار اس سے لب خشک تر کرتی جاتی ہی اور لب کا خشک و تر ہونا عبارت محنت و مشقت اُٹھانے سے ہی تیغ سے اسکے بند جدا کرتے ہین جیسے کہ نیزے مین بند ہوتے ہین پھر اسکا سر کاٹتے ہین پھر اسکا منھ کالا کرتے ہین کہ یہی حال آل بہرام کے دشمنون کا ہوتا ہی اور وہ آل بہرام خداوند خداوندان محمد شاہ بن تغلق ہی جسکو اہل زمانہ شہنشاہ ہفت اقلیم کا کہتے ہین دو سو ملک سلیمان جیسے لینا اُسکی ایک صف جنگ کے سامنے ادنی و نہایت تھوڑی بات ہی اور فلک جیسے دو سو خوان ایک پیالہ ہین اُسکی مجلس طعام و ضیافت سے اور ایسا شہنشاہ بلند رفتار ہی کہ رفعت کی راہ سے اُسکی بزم سلطنت مین یہ محیط چرخ کا جو حصار ہی دنیا کو

گھیرے ہوئے ہی اسکو ایک حباب عارض جام کا اُسکے حادث ہوگیا ہی فرا گیرندہ اور جام کے حباب
معلوم کہ کیا ہی ہوتے ہین حسام اُسکی ایک قطرہ آب بستہ ہی منجمد میان ہین تھی اور اس صفت
کے ساتھ کہ حلق خشک بدخواہون اور بدنامون کا تر ہوتا ہی اور عجب یہ کہ وہ اک ایک قطرہ بستہ ہی
پھر اس سے حلق تر کیسے ہوتا ہی قولہ انسجر خود زبان بندے کند مرجان اعدارا ✤ کہ مینا نیست
بر جوہر زبان لعل آشامش ✤ اگر ماہی زرد ے شد کہ دریا خواست کلک او ✤ نہنگ سبز دان
کاب روان جوئیست صمصامش ✤ دران موضع کہ دریا خاک بر سر کرد از دستش ✤ اگر اندما
نشان جوئی جزیرست این ندمان نامش ✤ زہے سلطان دین پرور خہی سلطان عالمگیر ✤
کہ از مہ طاس مہر چم بنست بر اعلام اسلامش ✤ در اتمام امور ملک دین از بارگاہ قدس ✤ چو فیض
علت اولیٰ رسد پیوستہ الہامش ✤ الا تا خط مغرب را شفق شد سرخ اعرابش ✤ الا تا لوح گردون
را زرانند دست ارقامش ✤ کتاب زیج شاہے را کہ از وے معتبر نبود ✤ چو تقویم کہن منسوخ باد
آیات احکامش ✤ اللغات لعل کنایہ از خون و شراب زریا کف فیاض شاہ روان جان
جو بندہ صمصام بکسر تیغ ما معنی آب کے بھی ہی مناسب بدریا طاس کٹورے علت اولیٰ
عقل کل ارقام کواکب زیج بجیم تازی کتاب کہ اصل نجوم کی ہی المعنی بیان اُسکا ایک جادو
ہی اُسی سے زبان اُسکی جان دشمن کی زبان بندی کرتی ہی اسلیے کہ وہ زبان نہین ہی ایک
مینا جوہر بھر العل یعنے خون آشام ہی اگر کلک اُسکی ایک ماہی زرد ہی جسنے دریا کو ڈھونڈھ لیا
کہ وہ اُسکا ہاتھ ہی تو اُسکی صمصام کو ایسا جان کہ ایک نہنگ سبز ہی جسکا پانی روان جو ہی
یعنے جان کا ڈھونڈھنے والا اُسکے دست فیاض کی حسرت سے دریا نے جہان جہان اپنے
سر پر خاک ڈالی ہی اگر مجھسے پوچھو کہ وہ کون جگہ ہین تو یہی کہین گے یہ جزیرے ہی این عجب
سلطان دین پرور اور عجب بادشاہ عالمگیر ہی کہ ماہ کے کٹورے اُسکے اعلام پر اسلام نے
لگائے ایسا عالی رتبہ ملک دین کے معاملات کامل کرنے کے واسطے بارگاہ قدس کبریا سے
ہمیشہ اُسکو الہام ہوتا ہی جیسے عقل کل کا فیض ہر کسی کو پہونچتا ہی اب دعا ہے تابید ہی یعنے

خبردار ہو جب تک کہ خط مغرب پر اعراب سرخی شفق کے لگائے جائین اور جب تک لوح گردون پر نہیر زر اندودہ ہی کواکب تب تک کتاب زیج اُس شاہ کی جسکو اُسنے معتبر نہین ٹھہرایا ہے یعنے سند بادشاہی کی اُس سے نہ پائی مانند تقویم کہن کی آئیتین اُسکے احکام کی منسوخ ہی رہین کوئی اُسکو بادشاہی نہ سمجھے

در ثنائے ممدوح و تعریف محبوب

قولہ ای شام سرِ زلف تو برمہ شدہ سرکش + شمشاد خطت را گل سوری شدہ مفرش + یاقوت تو آب از مدد آن گل سیراب + خورشید بتاب از غم آن چہرۂ مہوش + ہر دودہ کہ خط تو کشد بر ورق ماہ + دود دلیست کہ زد در دل ہر سوختہ آتش + چشم تو کہ از غمزہ زند تیر جگردوز + ترکیست کمان بر سر ہندو بچہ درکش + تا پر بجگر در شد و پیکان سوے دل رفت + ہر ناوک جاندوز کہ انداخت ز ترکش + آن عقرب شب رنگ کہ مہ منزل او شد + صد نیش زدہ بردل ریش من غمکش + بادا تو حقا کہ جگرسوختگان را + در سینہ سر نیش تو چون نوش بود خوش + درکش قدح می کہ جنیبت کش گردون + ہر ای زراندودہ برافگند بر ابرش + بر طاس فلک ساغر مہر یکہ نہد خور + ہر صبح بیاد محنت زدہ درکش + در تشنہ لبے زآتش اندیشۂ ایام + از خاک در شاہ جہان آب بقا چش + آنشاہ کہ در معرکہ خاک سم رخشش + تاج سر رستم شد و آب رخ آرش + یہ قصیدہ بھی بحر ہزج ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفاعیل **اللغات** شمشاد بالکسر ریحان گل سوری گلسرخ مراد رخسار مفرش فرش دودہ کاجل کمان ابرو ہندو بچہ مردمک کش بغل جنیبت کوتل گھوڑا ابرش وہ گھوڑا جسکے رنگ کے مخالف اُسکے نقطے ہون معرکہ جنگ گاہ رخش نام اسپ رستم آرش نام پہلوان **المعنی** یعنے ای محبوب تیری شام زلف کی تو ماہ پر جور سے روشن ہی سرکش ہو رہی ہی اور ریحان خط کے لیے گل سوری فرش بنا ہی ای رخسار سرخ یاقوت تیرے گل سیراب کی مدد سے باآب و رونق اور تیرے چہرۂ ماہوش سے خورشید تپ و تاب غم مین جو کاجل کہ تیرے ورق ماہ رخسار پر کہ وہ خط ہی خط کھینچے تو وہ ایک دھوان ہی کہ ہر عاشق سوختہ

دل کے دلمین آگ لگاتا ہی آنکھین تیری کہ غمزہ سے تیر جگردوز لگاتی ہین وہ ایسا ترک ہین
جنکے سر پر کمان ہی ابرو اور ہند ہ بچے بغل مین یعنی مردمک تونے جو ناوک دلدوز کہ اپنے
ترکش سے مارا پیر دن تک تو وہ جگر مین گھس گیا اور پیکان اسکے دل کی طرف سرکے دونون نے
بخوبی اپنا کام کیا اور وہ عقرب با شیر رنگ یعنے بچھو سیاہ کہ بڑا زہریلا ہوتا ہی کہ وہ زلف ہی اور ماہ
کی منزل بنا ہی سیکڑون مثل مجھ غمکش کے دل ریش پر کہ خود ہی دکھیا ہو رہا ہی مارتا ہی پھر کہتے
ہین نہین ہم جگرسوختون کے دلمین تو تیری یاد ہی لہذا قسم حق کی ہر سر نیش کا ہمکو نوش ہو رہا ہی
اب جنیبت کش گردون نے ساز زراندودہ اپنے ابرش پر رکھا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی
تو بھی مینوشی و قدح کشی اختیار کر جب طاس فلک پر ساغر مہر کا آفتاب رکھے کہ اسمین تغابر
فرضی ہی تو ہر صبح اس ساغر کو میری یاد پر پی کہ وہ محنت زدہ بھی کہین پڑا ہی اور اگر تشنہ لب آتش
اندیشہ ایام سے ہی تو خاک دروازہ شاہ سے آب بقا چکھ پھر ایام تیرا کچھ نہین کر سکینگے اور وہ شاہ
ایسا ہی کہ جنگگاہ مین خاک سم اسکے رخش کی تاج سر رستم اور آب رخ آرش کی ہی قولہ ماہ سر منجوق
کمالش بسر خویش + آئینہ زربست برین طاق منقش + الصیت جلال تو سبق بردہ در آفاق +
زان سبز کبوتر کہ برد نامہ زمرعش + در قصر ہمایون تو کز عرصۂ سقفش + طول فلک از عرض
وے افتادہ یکے رش + حاسد چو ستونست نیاید کہ سرش را + بجار قضا زد قلم ز دسبر تش +
تا وقت قران با سپر خور ز تقارب + پنہان بشود تیر شب از دیدہ اعمش + تا بر سر ہندوی
شب از جرم خور صبح + زربفت عمامہ است کہ سیمین بودش غش + خورشید لقا بادشہ و روسہ
عدو را + از خسف چو ماہی کہ برآید ز چہ کش + **اللغات** منجوق طاسک علم آئینہ زر آفتاب
سبز کبوتر مراد جبریل مرعش بالفتح و غین مہملہ نام شہر اور ایک قسم کبوتر تیز پرواز بعجمہ شہرے در شام
یہان مراد لامکان سے رش بالفتح مسافت دو دست نیاید ای بر نماند تش بالکسر مخفف تیشہ
تیر عطارد اعمش بالفتح وہ شخص جسکی آنکھ سے پانی بہتا رہے کہ ضعیف البصر ہوتا ہی غش طرہ
دستار خسف چاند گہن کش نام شہر **المعنی** یہ آئینہ زربست آفتاب کا جو اس طاق منقش پر

ہی اُسکے علم کے طاس سا سے نے کہ وہ ایک ماہ تابان ہی اپنے سر سے اُتار کے اُسپر جڑ دیا ہی ای ممدوح تیری بزرگی وجلال کی شہرت جہان مین ایسی پھیلی اور اُڑ رہی ہی کہ اُس کبوتر سبز سے جو نامہ مرعش سے لیجاتا ہی سبقت لیگئی اور بہت بڑھ گئی ہی محشی نے سبز کبوتر سے مراد جبرئیل اور مرعش سے لامکان مراد لی ہی انتہی میری دانست مین تضعول ہی کچھ اس غلو وعلو کی حاجت نہین ہی شعر آئندہ قطعہ بند ہی یعنے ای ممدوح تیرے قصر ہمایون مین جو ایسا رفیع و وسیع ہی کہ جسکی چھت کے میدان مین طول فلک کا اُس چھت کے عرض سے جو قیاس کیا گیا تو بعد ومسافت دونون ہاتھون کے ہوا جتنی کہ طول وہی ہی جو عرض سے زیادہ ہو سو یہ برابر کیا معنی ایک ہی آرش ہوا اور اُس قصر ہمایون مین ایک حاسد مثل ستون کے ہی اور حال یہ کہ دیر تک رہنا اُسکا نہین چاہیے بس ناگہان نجارہ قضا نے جلدی سے اُسکو سر تیشہ سے قلم کیا میری دانست مین شاید صیغہ امر غائب کا ہی اور کاتب مفاجات محشی نے تش کو بالفتح بہ تشدید بزرگ لکھا ہی حالانکہ بالکسر مخفف تیشہ کا ہی آئندہ دعا تابید یعنے جب تک کہ وقت قران سیر آفتاب کی بسبب قربت باہم کے تیر یعنے عطارد راتکو دیدۂ اعمش سے چھپ جاسے اسواسطے کہ یہ ستارہ نہایت رکیک اور کم ضیا ہی اور قرب آفتاب سے اور بھی کم نظر آتا ہی اور باین ہمہ دیدے اعمش کے کہ وہ ضعیف البصر خود ہی ہی اور جب تک کہ ہندوے شب کے سر پہ جرم آفتاب صبح سے عمامہ زربفت ہی جسکا طرۂ سمین ہی جو مراد شعاع آفتاب سے ہی بادشاہ تو خورشید لقا رہے اور صورت عدو کی خسوف سے مثل اُس ماہ کے ہو جو شاہ کش سے نکلتا تھا کہ جسکو نخشب کہتے ہین خور وصبح بواو عطف متن مطبوعہ مین لکھا ہی میری راے مین بعطف چاہیے کسواسطے کہ عمامہ جرم صبح سے نہین ہی

ایسے خورشید لقا کو خورشید لقا کہ بے معنی ہی

قصیدہ دیگر

قولہ خور چو نہد قرص زر بر سر این سبز خوان ÷ سفرۂ گلریز را باز کند شب نہان ÷ بشکند این قرص زر بر سر این سبز خوان ÷ کاسۂ سیمین ماہ بر طبق آسمان ÷ چشمۂ بے نم پر دلاسے دہی

را از خاک ✤ زانکہ میان محیط از دو طرف شد روان ✤ در عمل ساحری کرد عزیمت خطت ✤
مار سیہ حلقہ زد بر طرف گلستان ✤ چشمہ بماہی رسید پنجہ نو فرست ✤ تا ثریا کند بدر بر شفق
خور قران ✤ نیست جز ابروے تو ماہ نوے بر سحر ✤ نیست بجز چشم تو مشتری در کمان ✤ آن
نہ خط و عارضست آن فہ بنفشہ ست و گل ✤ شاخ تر سنبلست بر ورق ارغوان ✤ ترک
تو خفتہ مدام در خم محراب مست ✤ ہست بران معصیت ابروے سیاہش نشان ✤ مردم از
انصاف شاہ مائل طاعت شدند ✤ بیش بروے فساد چشم کشادن توان ✤ خضر سکندر
نگین ہود مسیحا جبین ✤ شاہ ملک آستین ماہ فلک آستان ✤ شاہ محمد علم ماہ ستارہ حشم ✤
آدم موسیٰ قدم حیدر احمد توان ✤ یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن
فاعلان یا فاعلن **اللغات** سبز خوان فلک سفرہ گلریز باعتبار کواکب چشمہ بے نم آفتاب
دجی شب محیط آسمان دو طرف مشرق و مغرب چشمہ آفتاب ماہی برج حوت پنج ماہ نو انگشتہا
ثریا دندان بدر شفق خور پیالہ بلحاظ شراب سحر رخ کمان برج قوس ترک چشم محراب ابرو بیش
ای بعد ازین توان ای نتوان استفہام انکاری ملک آستین ای دست حیدر شیر ای اسد اللہ توان طاقت
المعنی آفتاب جب قرص زر کہ جرم اسکا ہی بتغایر اعتباری اس سبز خوان فلک پر رکھتا ہی
دستر خوان گلریز شب کا کہ گل اسکے ستارے ہین پنہان ہو جاتا ہی پس یہ قرص زر کاسۂ سیمین
ماہ کو جو رات کو اس سبز خوان پر ہوتا ہی توڑ دیتا یعنے وہ بے نور ہو جاتا ہی چشمہ بے نم آفتاب
نے کالی کیچ اندھیری کو زمین سے دور کر دیا اس سبب سے کہ محیط پر دونون جانب یعنے مشرق
سے مغرب تک روان ہوا محیط آسمان آب کہتے ہین ای محبوب تیرے خط نے عجب عزیمت عمل
ساحری مین کی ہی کہ تیرے گلستان کے کنارہ مار سیاہ حلقہ کیے ہوئے ہی چشمہ ای آفتاب ماہی پر
کہ وہ برج حوت ہی پہونچا لہذا تو پنج ماہ نو اپنی انگلیون کے بھیج تو ثریا یعنے دندان سے بدر شفق
خور جو مراد پیالہ پر شراب سرخ سے ہی قران ہو جائے تیری ابرو کیطرح کوئی ماہ نو سحر پر نہین ہی نہ تیری
چشم کے مثل کوئی مشتری کمان قوس مین ان دونون مین یہ خوبی و حسن کہاں تیرے خط و عارض کو اگر خط و

عارض ہی کہوں تو تشبیہ نہیں ہی اور جو بنفشہ و گل کہے تو بھی غلط نہ یہ ہی نہ وہ ہی بلکہ سنبل کی ایک شاخ ہی ارغوان کی پنکھڑی پر تیرا ترک چشم مست ہمیشہ خم محراب ابرو مین سوتا ہی لہٰذا اسی معصیت سے منھ اُسکا سیاہ ہوا ہی جو اس گستاخی کو بتا رہا ہی یہ بیباک خیال نہیں کرتا ہی کہ بادشاہ کے انصاف سے سب لوگ مائل بطاعت ہو گئے اور یہ ایسا بے ادب اب بھلا کیسکی بھی آنکھ کہین فساد پر پڑتی ہی یعنے فساد نظر ہی نہیں آتا یہ پادشاہ سکندر رنگین ہی اور ہو کہ یہ بھی پیغمبر تھے مسیحی جبین اور شاہ ملک آستین کہ مراد دست سے ہی اور ماہ فلک آستان آور شاہ محمد علم اور ماہ ستارہ حشم ہی اور آدم موسی قدم اور حیدر احمد توان **قولہ** پرچم منجوق تو در شکن خود گرفت + گوشۂ خورشید را بچہ خط دستان + ایکہ بروز نبرد خنجر بہرام چرخ + پیش تو چوبین شود در صف کین چون میان + روز دعاے تو مرگ مالش نامے عدو + در شب عدل تو گرگ بالش پاے شبان + حلقہ درگاہ تست دائرہ کاندرو + کم بود از نقطۂ عرصہ ہر دو جہان + روح قدس خواست تا روے نہد بر درت + بر شدہ صد سالہ راہ از قمم لامکان + تا زبر چار زن جنبش نہ شوہرست + مادر عالم نزاد مثل تو صاحبقران + ور دسحر گاہ تست رقیۂ الیاس و خضر + مفلس درگاہ تست خازن دریا و کان + بحر عقولی نبود در شہر علوم نہ در + باغ امانی نگل روح امینے بجان + ہر کہ کشد چون قلم سر ز خط حکم تو + روے سیاہش کنند چون بُرندش زبان + خیر و شر ملک را حکم ترا داد امام + کز تو سرافراز شد دودۂ عباسیان + تا ز خروش خروس بر سر طشت کبود + بیضۂ زر افگند زاغ سیہ از دہان + پایہ تخت تو باد بر سر مہ بر فراز + قبۂ چتر تو باد بر سر خور سائبان + **اللغات** منجوق کٹوری جھنڈے کی میان نیام روح قدس جبریل قمم جمع قمہ سر ہر چیز چار زن عناصر اربعہ نہ شوہر افلاک صاحب قران وہ شخص جسکی ولادت کے دن مشتری و زہرہ یا ماہ یا زحل ایک برج یا ایک درجہ مین ہون رقیہ بالضم افسون امانی بضم سید روح امین جبریل جان ای ابو الجن طشت کبود آسمان بیضۂ زر آفتاب زاغ شب **المعنی** یعنے تیرے جھنڈے کی چوٹی اسکی ہی اُسکے پرچم نے اپنی شکن مین گوشۂ آفتاب کو ایسا گھیر لیا ہی

جیسے خط دلستان چہرہ معشوق کو گھیرتے ہوتا ہی ای ممدوح تو وہ خنجر زن ہی کہ لڑائی کے دن خنجر بہرام چرخ کا کہ مریخ جلاد فلک ہی صف لڑائی مین خنجر جو پنہان ہی مثل میان کے تیری لڑائی کے دن رگ گلو تیرے دشمن کا گھونٹتا ہی اور عدل کی شب مین بھیڑیہ جرواہے کے پانون کا تکیہ ہی اسکے اوپر پانون رکھکے سوتا ہی تیری درگاہ کے حلقہ کا ایسا دائرہ ہی کہ اسمین میدان دونون عالم کا ایک نقطہ ہی روح القدس نے چاہا کہ تیرے آستانہ علو آشیانہ پر منھہ رکھے تو سو برس کی راہ لامکان سے اودھر اور چڑھگیا تب اس آستانہ کو پایا جیسے اس چار زن عناصر کے اوپر جنبش نو شوہر یعنی نہ فلک کی ہی مادہ عالم نے تجھسا صاحبقران نہ جنا تو وہ شخص ہی کہ خضر و الیاس کو صبح تیری دعا کا وظیفہ ہی اور تیری درگاہ کا ادنی مفلس خزانچی دریا و کان کا ہی تو دریا عقول کا ہی جسمین در کا شمار نہین نہ صرف دُر اور نہ تو شہر علم کا ہی نہ فقط دروازہ تو باغ امیدون کا ہی نہ گل تو روح امین ہی نہ جان جو بدر جنون کا ہی جو کوئی تیرے حکم سے قلم کیطرح سرکشی کرے تو قضا و قدر اول تو اسکی زبان کاٹین اور پھر اسکا منھہ کالا کرین جیسا کہ قلم کا حال ہی تجکو امام نے جملہ خیر و شر ملک کا حکم دیدیا ہی چاہے نیک کرے چاہے بد کرے مختار ہی کسواسطے کہ خاندان عباسیون کا تجھسے سرفراز ہوگیا اب دعا تابید ہی جب تک کہ مرغ سحر کے شور سے جو اس طشت کبود رنگ فلک پر ہی زاغ سیاہ شب کا بیضہ زر کا کہ مراد آفتاب سے ہی منھہ سے ڈالدے یعنے آفتاب طلوع ہوتا رہے پایہ تیرے تخت کا سر ماہ پر اسکا سرافراز رہے اور قبہ تیرے چتر کا آفتاب کے سر کا سایبان بنے اب خیال کرو کہ قبہ کمتر جزو چتر کا ہی

در مدح سلطان محمد تغلق و تعریف خزان و توصیف خوبان

قولہ تیر بین درگہ جولان زسپر تیغ کشان ❊ ای زہے تیر کزہ گوشہ نشینست کمان ❊ سہم این تیر چنان رفت کہ در قلعہ باغ ❊ شاخ زرین سپر آویختہ از نوک سنان ❊ زاغ لولی بچہ صدرہ سیمین در بر وز نوا گرد سرا پردہ زربفت خزان ❊ در بر شاہد آبیست شگرگون مخمل ❊ گوئی گوئیست ز زر در خم مشکین چوگان ❊ سیب شکل زنخ یار و بمعنی لب یار ❊ گر بزہ دن لعل نماست دو بر دن شہد

نشان ٭ نار بردار برآورده سر خون آلود ٭ وانکه بید ست کشید خنجر زرین زمیان ٭ شکل امرود
دو عید دست بهم رویاروی ٭ جانب نای زوال بهر نوای دل وجان ٭ دیده ابر در افشان
چو عقیق لب یار ٭ ساعد باغ زر افشان چو کف شاه جهان ٭ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن **اللغات** تیر عطارد کہ وقت سپہر
آسمان تیغ آفتاب زہ ہے مین زہ مناسب کمان شاخ زرین شعاع سپر آفتاب زاغ ابر لولی بچہ
باعتبار تلون چندرہ پیرہن دیکھین باعتبار آب باران وزیر باعتبار سفیدی نوا نام پردہ مناسب
لولی شاہد آبی ہی کہ میوہ مشہور ہو شکل گول اور زرد نار انار سر خون آلود خود انار بید درخت بید
خنجر برگ بید رویا روی مقابل نای حلق نوا آواز وتوشہ زر افشان باعتبار برگ ریزی جو
زرد کتی المعنی یعنے اسوقت مین تیر فلک جو عطارد ہی جولان وگردش مین ہی اور کیسی سپہر
فلک سے تیغ کھینچے ہوئے ہی کہ وہ تیغ آفتاب ہی اور ای مخاطب یہ عجب تیر ہی کہ جس سے کمان
گوشہ نشین ہوئی ہی اور گوشہ نشینی کمان کی کیسی الطف ہی تیر اس تیر کے جو عطارد ہی اس قلعہ
باغ مین کہ آسمان ہی ایسے چلے کہ سپر آفتاب کی شاخ زرین کہ مراد شعاع سے ہی اسکی نوک سنان
سی لٹکی رہگئی جیسا کہ ظاہر ہی زاغ لولی بچہ ابر کا جو پیرہن سفید پہنے ہوئے ہی اور لولی بچہ باعتبار
رنگ برنگ ہونے کے اسنے اپنی آواز سے خزان کے سراپردہ کو زربفت کردیا اسے زرد رنگ
اور معمول ہی خزان مین اکثر پرند خاموش ہوجاتے ہین مگر یہی کائین کائین کرتا رہتا ہی شاہد آبی
یعنے بہی کہ مخمل شکر رنگ ای زرد رنگ پہنے ہوئے ہی جیسے کہ بہی زرد رنگ بھی ہوتی ہی اور اکثر کھدری
بھی ہوتی ہی جو خواب مخمل کے مشابہ ہی بس تو اسکو اگر دیکھے تو یہی کہے کہ یہ ایک گوے زر ہی یعنے
آفتاب جو چوگان مشکین آسمان کے خم مین ہی محشی نے شاہد آبی کے نیچے آفتاب لکھا ہی نہ معلوم
کیا سمجھے ابتو اشعار میوون کے ذکر مین ہین جیسا کہ کہا سیب بظاہر زنخ یار کی شکل ہی اور ہتنے
ہین لب یار کہ ظاہر لعل نما ہین اور باطن مین شہد فشان جو تکلم ہی اور درخت نار نے ذاریز
جو شاخ ہی سر خون آلود کہ پھل اسکا ہی ظاہر کیا اور وہ جو بید ہی خنجر زرین میان سے نکالے ہوئے ہی کہ

جو برگ زرد اُسکا ہی شکل امرود کے چہرے دوا لگتے ہین ایسی ہی کہ گویا باہم دعوی دیج رہے ہین اور جانب حلق کے روان ہین تا دل و جان کو نوا دین یعنی تشنہ دیدے ابر کے تو ایسے در افشان ہین جیسے عقیق لب یار کے کہ وہ تکلم ہی اور ساعد باغ کا ایسا زر افشان جیسے ہاتھ شاہجہان کا زر افشانی باغ کی برگ ریزی سے ہی جو خزان سے زرد ہو رہے ہین

مطلع در تعریف محبوب

قوله ای بت ماه خد و مور خط و موے میان + چند آخر بکے موے کشی کوہ گران + سیب رنگی صنمے چادر کحلی در بر + چون عروسان بصر دایہ رومی بچگان + شکن زلف ترا لالہ تر شمشاد + لعل درپاش ترا غنچہ در آتش پنہان + ذرہ ذرہ بسر تیغ فنا باد اقطع + در دل بدر اگر مہر تو گیرد نقصان + خیز چون صبحدمے زن بشکر خندہ دمے + بیش گو ساغر زر باز برآر از دہان + شفق مہ سوے پروین برود تا نکند + یک مہ چاردہ با پنج ہلال تو قران + کشتی زر چو بدریاے نگون غرق شود + جہد آن کن کہ نماید بسوے لب جولان + ہر کہ بادہ ز خمستان الٰہی نوشد + در خورش ساغر خورشید چو کف شاہ جہان + حاکم روے زمین اجرہ دہ ہفت اقلیم + خسرو تختگہ کل ممالک سلطان + ای فریدون فر و آرش روش و سام حسام + آبتین آب و مؤید بید گرشاسپ توان + **اللغات** کوہ سرین لالہ تر رخسار شمشاد قد غنچہ ترا لہ مراد دندان ساغر زر آفتاب شفق مہ شراب سرخ پروین دندان مہ چاردہ بدر مراد پیالہ پنج ہلال پنج انگشت دریاے نگون یم کہ قلب ہی در خور سزاوار اجر مزدوان مراد وظیفہ آرش و سام نام پہلوانان آبتین نام پدر فریدون گرشاسپ نام پدر طہماسپ **المعنی** ای معشوق ماہ رخسار مور خط موے میان کب تک ایسی عجیب بات کہ ایک بال سے پہاڑ کو کھینچے تجھسی ظہور مین آئیگی اور وہ کوہ سرین ہین تو ایک سیب رنگ صنم ہی چادر سبز مٹی اوڑھے ہوے جیسے عروسین بصر کی دایہ رومی بچون کی ہین تیری شکن زلف کے واسطے لالہ تر رخسار کا شمشاد قد بیہ ہی اور لعل درپاش ہین تیرے جو لب و سخن سے مراد ہی غنچہ کہ وہ دندان ہین آتش لب مین پوشیدہ تعجب یہ کہ آتش اور غنچہ بدر کے دل مین جو مہر کامل تیری بھری ہی اگر فرا بھی

نقص اسمین آسے تو خدا کرے ذرہ ذرہ اُسکا تیغ فنا سے قطع ہو جاوے اب صبح ہی تو بھی مانند صبحدم
کے دم بھر تو شکر خندہ کر قبل اس سے کہ صبح ساغر زر آفتاب کا بھرا اپنے منھ سے اُسکے لگے شفق ماہ کا
جو شراب سرخ ہی پروین دندان کیطرف ہرگز نہین جائیگا جب تک کہ ایک ماہ چاردہ یعنے پیالہ
پنج ہلال انگشت سے قرآن نہو گا یعنے پانچون انگلیون مین نہ لیا جائیگا کشتی زر جو پیالہ ہی جب دریای
نگون مین کہ یم کا قلب می ہوا غرق ہووے تو ایسی کوشش کر کہ لب کیطرف کسیطرح جولان کرے
کس واسطے کہ کشتی کا ڈوبا رہنا اچھا نہین کنارہ پہ جا لگنا اچھا ہی بس جو کوئی کہ شراب خمستان
عشق الٰہی سے نوش کرتا ہی اُسکے لایق ساغر خورشید کا ہی جیسے پادشاہ جہان کے ہاتھ کے لایق
ساغر خورشید کا ہی اور وہ شاہ جہان حاکم روے زمین کا ہی جسکی وظیفہ خوار ہفت اقلیم ہی اور ساری
ملکون سلطان کا جو اُسکے تحت تختگاہ مین ہین سبکا پادشاہ ہی اور فریدون اور آرش روشن
اور سام حسام آہنین سا ابرو الا موید دست گرشاسپ توان ہی **قولہ** چرخ زرین گلہ و سبز قبا با
ہمہ جاہ ٭ ہمچو نے پیش سر کلک تو بربستہ میان ٭ نیست از سہم سر تیغ تو جز خط و شکر ٭ کاغذین
جامہ کسی بر سر بازار جہان ٭ نیست جز کلک تو طوطی شکر منقارے ٭ کہ سوے روم ز دریا رود از
ہندستان ٭ چون کمان دید کہ در لجوے عدو شد تیرت ٭ ہر دم از خانہ برون میکندش از پی آن ٭
قرص خور آتش ازان تیز کند تا ہرگز ٭ نرسد دشمن بے آب ترا دست بنان ٭ ایکہ از عدل تو
شیر انجم آہو برہ را ٭ بے زبان پرورش در دہن خود چو زبان ٭ **اللغات** زرین کلہ آفتاب
بربستہ میان یعنے از کہکشان کاغذین جامہ کہ مستغیث زمان قدیم مین پہنتے تھے روم کاغذ
دریا کف شاہ ہندستان دوات انجم جنگل شیر برج اسد آہو برہ آفتاب زیان و زبان تجنیس
خط **المعنی** یہ چرخ زرین کلاہ کہ آفتاب ہی اور سبز قبا والا با این ہمہ رفعت و جاہ تیرے کلک کے
سامنے نے کیطرح ہر دم کمر بستہ و مستعد الخدمت ہی کہ جو اسکی زبان سے نکلے بجا لاوُن اور کمر باندھنا
اسکا منطقۃ البروج سے ظاہر ہر کا لفظ جو بمعنی سینہ کے ہی میان اور سر کیواسطے کیسا مناسب ہی
تیری ایسی سہم و ہیبت ہی کہ اب سواے خط و شکر کے جو کاغذ مین لپیٹے جاتے ہین اور کاغذی

پیرہن پہنے ہین کوئی کاغذی پیرہن نہین ہی اور زمانہ قدیم مین دستور تھا کہ مستغیث کاغذی پیرہن ہوتے تھے غرض کوئی کسیکا فریادی نہین ہی اور ایسا سواے طوطی شکر منقار تیرے کلک کی کوئی نہین ہی کہ ہندستان سے براہ دریا دم بھر مین روم کو جاے ہندستان دوات دریا دست ممدوح روم کاغذ کمان جو برابر اپنے خانہ سے تیر کو نکالے جاتی ہی اس سبب سے ہی کہ اسنے دیکھا کہ دشمن کا تیر بے دلجو ہو گیا ہی دلجو کیسا ابلغ ہی کہ بمعنی دلجوے اور دلداری کے بھی ہی اور بمعنی تلاش دل کے بھی کہ کہان ہی اسمین گھسون قرص آفتاب کا جو آگ اپنی تیز کرتا ہی یہ سبب ہی کہ دشمن بے آب بے آبرو کا ؟ کہ کبھی روٹی کو نہ پہونچے جیسے کہ گرم ٹکیا کو چھو نہین سکتے مطلب یہ ویسے تو اس بے آب کو روٹی خود ہی میسر نہین ہی شاید میری ٹکیا کو تکے تو یہ بھی نہ لے سکے بے آب کیا ہی خوب ہی بمعنے بے آبرو اور نیز جسکو پانی بھی نہ میسر ہو اے ممدوح تو وہ صاحب عدل ہی کہ تیرے عدل کی ہیبت سے شیر نیستانی آہو برہ کو اپنے منھ مین ایسا بے زبان پالتا ہی جیسے اسکے منھ مین زبان بے زبان ہی کہ ممکن نہین جو دانت اسکو چھو جائے اگرچہ کبھی دانت زبان کو کاٹ بھی کھاتا ہی شیر برج اسد آہو برہ آفتاب کہ خانہ اسکا برج اسد ہی **قولہ** بخلاف تو اگر دشمن بیدین دم زد + نیست گلدستہ اقبال ترا ہیچ زیان + کاین بست از شرر نار مجوسی یاقوت + فارغست از صرصر سرد باغ جنان + گر بہ سجادہ رسد عکس نگین تو شبے + درکشد خرمن مہ را زرہ کاہکشان + ور قضا عدکند گرد پر آفت سوے چرخ + چشم عقرب شود معدن نور دبران + اے ثناہاے تو سر فاتحہ ہر زن و مرد + وے دعاہاے تو سر سبحہ ہر پیر و جوان + باغ فردوس مجو بزم بیاراے و ببین + نقل و شکر مطلب شعر مرا گیر و بخوان + وقت آن شد کہ ز سرمایہ انعامت + بدر چون صبح نہد کاسہ زر بر خوان + زرگر بہاست ز رین یکشبہ عقد گہرم + بہر پیرایہ مدح تو ز خاتون بیان + تا بزین زر خورشید فرزین باشد + صہوہ زردہ بدرام زر اندود عنان + تا بود زاغ درم دار و حواصل مدقوق + چونکہ شاہین فرزاندوده رود در میزان + باد از صرصر غم پیش تو بر بستر مرگ + خصم بے برگ تہی چون برگ رزان در یرقان + **اللغات** خلاف عکس دبید مجوسی آتش پرست سجادہ کہربا و سبران

نام منزل ماہ کا ہمین دو ستارے بجاے چشم کے واقع ہوتے ہین المعنی پہلا شعر دوسرے سے
مربوط ہی یعنے اگر دشمن بید بین نے تیرے خلاف مین دم مارا تو کیا غم تیرے گلدستہ اقبال کا کچھ نقصان
نہین کسواسطے کہ مجوسی کی آگ سے یاقوت پختہ ہی اور صرصر دمے کے ضرب سے باغ جہان فارغ
وسقیم بیدین مین لفظ بید کیسا مناسب خلاف نما کے ہی اگر عکس تیرے نگینہ روشن کا کسی رات بیجادہ
پر پڑے جو برگ کاہ کو کھینچتا ہی پھر ایسا قوی ہوجاے کہ خرمن ماہ کو کہکشان کی راہ سے کھینچ لے
اب خیال کرو اُسکی قوت کو کہان سوکھا تنکا گھاس کا کہان خرمن ماہ خود ماہ اور ہالہ کو
بھی کہتے ہین تیرے براق کے گرد اگر بصاعد کر کے آسمان کیطرف جاتی تو یہ وہ کحل البصر ہی کہ دبران
جسکے طلوع کے وقت جو پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی یہ دبران اس کحل سے ایسا معدن نور ہوجاتا کہ
چشم عقرب کو روشن کرتا کہ یہ بھی اندھا ہوتا ہی اور چشم عقرب وہ دو ستارے جو بجاے چشم عقرب
کے واقع ہین اور دبران پانچ ستارے ہین اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل ماہ سے اے ممدوح
جو مرد و زن کہ فاتحہ پڑھتے ہین تیری ثنا کو سر فاتحہ کرتے ہین اور دعا تیری سر سبحہ ہر پیر و جوان
کے یعنے ابتدا تیری ثنا و دعا سے کرتے ہین بہ خیال قبول تو ایسا مقبول خواطر ہی تو باغ فردوس
کو مت ڈھونڈھ اپنی ہی بزم آراستہ کر پھر دیکھ کہ باغ فردوس بھی ناچیز ہی اور نقل و شکر مت طلب کر
میرے اشعار کو ہاتھ مین لے اور پڑھ پھر غور کر کہ نقل و شکر کوئی شی ہین یہ شعر فخریہ ہی آیندہ کے دو شعر
حسن طلب مین یعنے اب وقت ہوا کہ تیرے سر بارہ انعام سے بدر بھی صبح کیطرح کاسہ زر کا خوان
پر رکھے اسواسطے کہ اس یکشنبہ عقد گہر مین کہ ایک شب مین مین نے یہ لڑی بنائی ہی کیسی زرگریان
اور کاریگریان میری خاتون بیان نے واسطے پیرایہ مدح کے کی ہین آیندہ دعاے تابید ہی
یعنے جب تک کہ پشت زردہ بدرام فلک کے جسکی عنان زراندودہ ہی زین زر خورشید سے مزین
ہوتی رہے یعنے آفتاب فلک پر نمایان ہو زردہ بدرام اسکو باعتبار زردی صبح کے جسکو ہندی مین
پیلے بادل کہتے ہین کہا ہی اور عنان زراندود باعتبار اشعہ اور جب تک کہ زاغ و دم دار اور حواصل
مدقوق رہین زاغ شب اور حواصل رات اور دن باعتبار سیاہی و سفیدی کے اور یہ عوارض یعنے

درم ورق انکو جب شاہین زر اندودہ آفتاب برج میزان مین جاتا ہی تو عارض ہوتے ہین کہ
رات بڑہ جاتی ہی دن گھٹ جاتا ہی تب تک صرصر غم کے جھوکون سے تیرے سامنے دشمن بے برگ
تیر البستر مرگ پر مانند برگ زران یعنے انگورون کے یرقان مین رہے ای زرد کسواسطے کہ
یرقان ایک بیماری ہی جس سے آنکھین زرد ہو جاتی ہین شاہین مین ایہام ہی پرند شکاری
اور ترازو کی ڈنڈی برگ برگ تجنیس تام

درکیفیت رفتن بقلعہ دیوگیر واہل ساختن پادشاہ آن مقبعہ

قولہ بسال دولت شہ بود غرۂ شعبان + کہ سوے مملکت دیوگیر شد فرمان + خطاب کرد کہ ای بدر
باجمال ملیح + بہ نیک روز روان شو چو رستم دوران + نصیر بادشمارا برندہ درمقصد + حفیظ
بادشمارا خداے ہر دوجہان + تو دیوگیر مخوانش کہ دولت آباد ست + کہ چار طاق دراوست ہشت
باب جنان + زخط مملکت ما اگرچہ یک نقطہ است + ہزار مملکت جم دروشدہ پنہان + حصار او
زعلو آن چنان غلو دارد + کہ حلقۂ در او راست آسمان سندان + فضاے عرصۂ یک برج چار
ارکانش + محیط نہ ربض وہفت سبز شادروان + نواے نغمۂ اطروبہ بقا شنوند + ز طوطیان
شکر خاے بر سر البستان + فضاے او چو رخ یار پر گل وسنبل + ہواے او چو نسیم بہار مشک افشان +
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان اور فعلن فعلن بھی بجاے فعلان
اللغات بسال دولت شہ ای جلوس بادشاہ کہ سات سو پیتالیس تھے اور عدد دولت شہ کے
بھی یہی ہین دیوگیر نام ایک مقام کا جو دکن مین ہی کہ ہمیشہ سے کافرون کے قبضہ مین تھا کہ شاہ نے
بدر کو وکیل کرکے بھیجا تھا ونیز نام حاکم آنجا نیک روز نام غلام دستان نام پدر رستم اسمین اضافت
ابنی ہی خط طرف سطح کہ طول بے عرض وعمق ہی اور نقطہ طرف خط جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق سندان
ہندی نہائی اور نیز وہ ٹکڑا آہنی کہ کیلون سے دروازہ پر جڑتے ہین کہ حلقۂ در کا اسپر مارنے
سے صاحب خانہ خبردار ہو جاتا ہی چار ارکان چار دیوار محیط فلک اعظم شادروان خیمہ اطروبہ نام سائی
دخوشنجری غلو وہ مبالغہ جو عقل وعادت کے خلاف ہو **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ سال دولت

شدہ میں جسکے سات سو پینتالیس عدد ہوتے یہی سن ہجری تھے اور غرہ شعبان کا کہ مجکو بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو دیوگیر کو جا ایک مقام ملک دکن سے ہے جا اور مجھسے خطاب کیا کہ ای بدر با جمال ملیح نیکروز کے ساتھ مثل رستم ہندوستان کے روانہ ہو محشی نے ملیح شاعر کا نام اور نیکروز غلام کا نام لکھا ہی اور کہا کہ اس مقصد میں تمہارا لیجانے والا تمہارا مددگار ہو اور خدا دونون عالم کا حفاظت کنندہ غرض یہ کہ اس سفر میں خدا تمہارا حافظ ناصر ہو اب مصنف دیوگیر کی صفت مین کہتے ہین کہ تو اسکو دیوگیر مت کہ بلکہ دولت آباد کہ اسکے دروازہ کی جو چار محراب ہین ہر ایک ہشت جنت کے باب ہین یعنے ہر ہشت جنت کی کیفیت اسکی ہر محراب مین ہی اگرچہ ہماری مملکت کا جو خط ہی ای طول بیعرض وعمق اسکا یہ ایک نقطہ ہی جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق تاہم ہزارون سلطنتین جمشید کی اسمین چھپی ہوئی ہین حصار اسکا علو و بلندی مین ایسا غلو رکھتا ہی جسکا بیان خلاف عقل وعادت کے ہی اور وہ یہ کہ اسکے دروازہ کے حلقہ کا آسمان سندان ہی جو ایک ذرا سا ٹکڑا ہوتا ہی ایک ایک برج اسکا جو اسکی چار دیوار مین ہین انکے میدان کی ایسی فضا ہی جیسے محیط نہ دیوار اور افلاک وہفت خیمہ آسمان کا کہ وہ فلک نہم ہی اور عرش اعظم اور جو اسکے بستان سرا یعنے پائین باغ ہین انکے طوطیون شکرخا کی آواز سے خوشخبری بقا کی سننے میں آتی ہی کہ یہ جگہ بقا کی ہی یعنے جنت ہی جسکی صفت مین خالدین فیہا آیا ہی بہرحال مصنف کی غرض جنت سے ہی فضا اسکی مانند رخ یار کے سنبل وگل سے بھری ہوئی ہوا اسکی مثل نسیم بہار کے مشک افشان قولہ غراب اوکہ زچنگ عقاب بردلوا * زحلق نای دعروق رباب خوش الحان * ز روی روح فزای سراب او بردہ * چو خاک درگہ ما آب چشمہ حیوان * بماہ رایت اقبال رزم ما کردہ * بہ تیر چرخ سر تیغ کوہ پاش قران * چو لعل دوست نبات مین لو بستہ * خواب چشم حصات قلات او مرجان * دران جناب درآئید ورخ برآب نہید * بخاک بر در دارای ملک قتلغ خان * بشہد شستہ دہان از زبان ما گوئید * کہ ای زگوہر لطفت لب شکرخندان * فروغ آئنہ سینہ مبارک تست * شرق بہ تو شمع معارف

سبحان ٭ تو ئی خلاصۂ اہل قراضۂ ایجاد ٭ تو ئی نفاسۂ اہل عراضۂ انسان ٭ کف جواد تو آن قلزم
گھر موجست ٭ کہ قطرہ بود از دے محیط بے پایان ٭ بیا و برلب دریاے وصل خود مارا ٭ چو بحر
پیش بلبہاے خشک تشنہ ممان ٭ اگر ترا ست براوج جلال خود میلے ٭ چو آفتاب بسوے شمالی
گردوان ٭ اللغات تیز تو تشہ وآواز عروق رگہا و تار چرخ حلقۂ کمان وآسمان مناسب
تیر و کوہ لعل لب و دست معشوق بستد مونگا آب چشم اشک خونین و سفید مرجان مونگا حصات
سنگریزہا قلات دشتہا قتلغ خان حاکم قلعہ دیوگیر و قتلغ بہ معنی مبارک وبلند لفظ مبارک مناسب
بہ قتلغ شروع رد شفیہا اہل دولت نفاستہ پاکیزگی عراضہ رہ آورد ممان ای مگذار المعنی عقاب
جزا بلند و تیز پرواز ہی اور کوا لیست اڑان سو یہان کے کوے ایسے بلند پرواز و تیز ہین کہ عقاب
کے چنگل سے اسکا توشہ چھین لیتے ہین ایسے ہی کوے کی کائین کائین ہر کسیکو ناگوار ہوتی ہو وہ
ایسی کہ حلق ناے اور تار رباب کے جیسے خوش الحان ہین سراب یہان کا ایسا روح پا روح فزا
ہی کہ جیسے خاک ہماری درگاہ نے آب و رونق آبحیوان کی خاک مین ملا دی ہو ایسے ہی یہان کی
سراب نے کھو دی ہی اور جیسے کہ ہمارے جھنڈون اقبال نے جو لڑائی کے ہین سر تیر چرخ سے
ملا دیا ہی ایسے ہی اسکے پہاڑون کی تیغ کا سر تیرے قران ہی تیر عطارد اور جیسے لب معشوق کے سرخ
ہوتے ہین ایسے ہی وہان کی زمین مثل مونگے کے سرخ ہی اور مانند آب چشم عاشق کے کنکریان
وہان کے جنگلون کی بہ رنگ مرجان خواہ سفید خواہ سرخ اسلیے کہ مرجان موتی کو بھی کہتے ہین اور
اشک بھی سرخ سفید ہوتے ہین اب مخاطب شاعر سے مخاطب ہی جو کوئی ہو کہ اس جناب مین جاؤ
اور رخ آب دیدہ پر رکھو یعنے آب حاصل کرو جیسے خاک دردار لے ملک قتلغ خان نے آب حاصل کی
ہی جو حاکم اس قلعہ کا ہی اور اول اپنے دہن کو خوب شہد سے دھو کے جو مراد شیرین کلامی
سے ہی ہماری زبان سے کہو کہ ای ممدوح تیرے گوہر لطف سے لب شکر کے خندان ہین برعایت شیرین لبی
کے شکر ہی نے لب کو کہا ہی اور فروغ تیرے ہی سینہ مبارک کی روشنی پر تو شمع معارف سبحان
کی ہی تو ہی خلاصہ اہل دولت عالم ایجاد کا ہی اور تو ہی ایک نفیس شے اہل عراضہ انسان مین ہی یعنے

انسان جو تحفہ اور نفیس ہین اُنکا نفاسہ تو ہی تیری کف وہ قلزم گوہر موج ہی جسمین بجاے آب گوہر
کے موجین اُٹھتی ہین جسکا یہ محیط بے پایان ای سمندر را ایک قطرہ ہی اب شعر آیندہ خبر ہی اور یہ
سب اشعار مدحیہ جملہ معترضہ لیعنے آ اور لب دریا وصل پر اپنے دریا کیطرح جیسے اُسکے لب خشک
رہتے ہین ہمکو تشنہ مت چھوڑ اگر تجکو اپنی اوج جاہ و جلال کیطرف کچھ رغبت ہی تو آفتاب کیطرح شمال
کیطرف روانہ ہو رات کو آفتاب شمال کیطرف ہو کے شرق کو جاتا ہی اور کیسا جاہ و جلال سے
طالع ہوتا ہی کسواسطے کہ سب سیارات و آسمان کی حرکت شمال سے جانب جنوب کے ہی آئین
دن رات انکا گذرتا ہی مراد یہ کہ طرف خلیفۂ وقت کے روان ہو قولہ بیا و سرمہ صفت بر بیاض
دیدہ بمال + سواد خلعت فرخندۂ امام زمان + بیا و چون مژہ بر طرف بام چشم بنہ + بیاض آیت
منشور والی دوران + خلیفہ بحق احمد امام ابو العباس + کہ آفتاب زمین ست و سایہ یزدان +
زعدل اوست کہ میگیرد آہوے زرین + بہر سحر دُم سیمین گرگ را بدہان + زسہم خنجر او دان کہ تیر
سوختہ دید + میان ہفت سپر آفتاب را لرزان + تو جہد ورز و بدرگاہ قاہرہ پیوند + ازین
سپس بتو بخشد بقاے جاویدان + چو این خطاب زمایش خان فرو خوانی + بدست بوس
دواتش چو خامہ سجدہ کنان + بہر خطے کہ کشد سر نہید ہمچو قلم + بہر عطا کہ دہد جا دہید بر سر آن +
ہمیشہ تا کہ شہ انجم از ولایت شرق + بملک غرب بیک روز میرسد آسان + زمین تابش خورشید
شرق لم یزلی + مباد از سر خان دور سایۂ سلطان + قمطرۂ شکر ست اینکہ بدر چاچی گفت +
سمیطۂ در رست اینکہ سفت فخر زمان + چو در نہوض شود موکب جلالت خان + بسوے تختگہ
شاہ بحر و بر سلطان + خبر کنید جہان را کہ خواجہ مے آید + چو آفتاب منور زسایۂ یزدان + بنص
ہزار پیادہ بصد ہزار سوار + بصد ہزار سنان و بصد ہزار کمان + اللغات آہوے زرین
آفتاب دُم گرگ صبح کاذب ہندی لو تیر سوختہ عطارد محترق لم یزل ہمیشہ قمطرہ تنگ ہندی
گون سمیطہ و سمیط لڑی نہوض کوچ کرنا موکب لشکر المعنی آ اور سرمہ کیطرح سواد خلعت مبارک
امام زمانکی بیاض دیدہ مین لگا اور آ اور جیسے پلکین کنارہ بام چشم کی ہین ایسے ہی آیت

فرمان احسان والے زمانہ کی آنکھوں پر رکھا اور وہ والی امام بحق احمد ابوالعباس ہی جو آفتاب
زمین کا اور سایہ خدا کا ہی یہ اُسکے عدل سے ہی کہ آہو زرین یعنے آفتاب ہر سحر دم سیمین ای سفید
جسکو یو کہتے ہین گرگ کی جو صبح کاذب ہی منھ مین پکڑتا ہی ورنہ گرگ و آہو مین کیا مناسبت اور
اُسکے خنجر کی سہم و ہیبت ہی کہ عطارد محترق نے جو آفتاب کو دیکھا تو ہر چند سات سو آسمان کے
درمیان مین تھا تاہم کانپتا تھا اور جرم آفتاب کا ظاہر کانپتا معلوم ہوتا ہی اور قرب آفتاب سے
عطارد محترق ہوجاتا ہی بس تو کوشش کر اور اُس درگاہ والا مین شامل ہوجا کہ پھر تجکو بقا و قیام
ہمیشہ کا حاصل ہوجائیگا اور ہمارا خطاب پادشاہ کے سامنے تو پڑھ دے تو ہاتھ سے دوات
اُسکی چوم جیسے قلم سجدہ کرتی اور چومتی ہی سجدہ کرنا اور چومنا قلم کا دوات کو یہی جھکنا قلم کا
ہی واسطے ڈوبہ کے مطلب یہ کہ بمقتضاے ادب دوات چوم کے سامنے رکھدے اور امیدوار
جواب کا ہو پھر جو خط کہ وہ لکھے اُسپر قلم کیطرح سر رکھ دے یعنے اُسکا مطیع ہو اور جو عطا کہ بخشے
اُسکو اپنے سر پہ رکھلے بنظر عزت و تعظیم اب دعا تابید ہی یعنے جب تک شاہ انجم یعنے آفتاب
ولایت شرق سے ایک دن مین آسان طور پر ملک مغرب مین پہونچتا رہے برکت چاک خورشید
شرق لم یزلی سے سایہ سلطان زمانہ کا سر پہ خان مذکور کے ہمیشہ رہے کبھی دور نہو شعر آئندہ
فخریہ ہی کہ یہ قصیدہ جو بدر چاچی نے لکھا ہی ایک گون شکر کی ہی قصیدہ نہین ہی اور ایک لڑی
موتیون کی فخر زمان سے ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور جب لشکر بزرگی خان کا کوچ کرے
طرف تختگاہ سلطان بحر و بر کے تو جہان کو خبر دو کہ خواجہ آتا ہی یعنے وزیر اُس شان سے کہ سایہ
یزدان کے نور سے منور ہی مثل آفتاب کے اور لاکھون سوار اور لاکھون پیادون کے ساتھ
مع لاکھون سنان اور لاکھون کمان کے قولہ جمال لعل وش خواجہ در عماریے سیم + چنانچہ ماہ
رود بدر طریق کاہکشان + رکابدار قمر تیر چرخ ترکش دار + شر ابدار خضر راہبر چراغ زمان +
بنقد سعد شود مشتری از و بر جیس + بہ تیر راے اگر در کشد کمان کمان + بگاہ حملہ گران سوار شر
ارخواہد + زکام فیل بیکدست بر کشد دندان + وگر پیادہ او برزمین فشار دپاے + بپاے

تگاو زمین چون طبق فتد کوهان + به نیزه این کله مه ربایید از سر شب + به پیلک آن کمر کوه بر کند زمیان + وران حشم شده گم صد هزار جم بخدم + دران سپاه در آمیخته فرشته بجان + دران حشم دو مسیحاست موسوی سخن + همه بعمر و بدولت چو بخت شاه جوان + خدایگان سلاطین محمد تغلق + که آفتاب سخایست درمیان جهان + همای چتر ورا سایه بر سر خورشید + لوا سپه قدر ورا پایه بر سر کیوان + همیشه تا که ز باد ست آب در زنجیر + همیشه تا ز حباب ست باد در زندان + همیشه تا که الف راست عین گوشهٔ دال + همیشه تا که ضیا کاست حشم را دبران + عدوی بارگه شاه باد در شب و روز + چو ماه در ورم دوق چو مهر در یرقان + اللغات مشتری ستاره و خریدار تیر راست ای رای راست یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے پانؤن مین پیدا ہوتا ہی پیلک بیای مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کو چک الف علامت برج ثور عین آفتاب گوشهٔ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی رکابدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے ہین اور رکاب بمعنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کارخانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پینے کی نہ یہ شراب اور چراغ زمانہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر رای اُسکی کہ راست مانند تیر ہی اگر وہ کسی گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہووے کہ اُس شک کو بھی سعد کر دے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منہ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پر پانؤن جمائین تو گاو زمین کی اسقدر دبجاے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پانؤن کا طبق پڑ جائے سوار ایسے نیزہ باز کہ رات کے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیرانداز کہ ایک پیلک سے کمر کوہ کو درمیان سے اوکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈبڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس حشم مین دو شخص مسیحا دم موسی سخن ہین ای حکیم وشاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدایگان سلاطین ہی یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہی جہان کو روشن کیے ہوئے جسکے ہماے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہی جسکا تخت فلک چہارم ہی اور جھنڈے قدر کا پایہ کیوان کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہی اب دعا تابیہ ہی یعنے جب تک کہ ہواسے آب زنجیر مین ہی زنجیر آب موج اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہی اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب کی پیدا ہوتی ہی اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہی عین یعنے آفتاب گوشہ دال کا ہی گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہی اور جب تک کہ وبران چشم کے نور کو گھٹائے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو درم ودق مین اور مہر کیطرح یرقان مین رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جاری گلا نکھلا دیتا ہی ورم ودق بھی روز کا بڑھنا گھٹنا

در مدح محمد شاہ بن تغلق وخیالات وچرخیات وفلکیات	

قولہ زباز آتشین مخلب چو مرغ صبح شد نالان ✤ غراب شب بزیر طشت گرد آن بیضہای نہان ✤ نگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ✤ کہ مرغ بادہ راچون کبک شد منقار خون افشان ✤ نسیج یکشبہ رابرد رونق شعر سیمابی ✤ کنار و نقشبند روح تاب رنگ ریزکان ✤ گر بامشتری میکرد سودا جوہری شب ✤ کہ زہرہ آن درست از رپدید آورد درمیزان ✤ نہان شد مشتری از بیش وسودا از میان برخاست ✤ فروبستند نقادان علوی را در دکان ✤ تو گر نقد روان خواہی علم قلبست باز آرش ✤ کہ از سودا ے زلبت نیست این صفراے دل ای جان ✤ ندارم وجہ روحیز اشک وجہ عین من انیست ✤ مران چون اشکم از روے بو صل این نقد رابستان ✤ مرا بر ساحل دریا ز موج خون دل گشتہ ✤ مژہ چون شاخ مرجانے کزو پر زر فتہ مرجان ✤ ترا بر پستہ گویا نباتے رستہ از شکر ✤

کاوزمین چون طبق نفتد کوہان + بہ نیزہ این کلہ مہ ربا ید از سر شب + بہ بیلک آن کمر کوہ بر کند زمیان + دران حشم شدہ گم صد ہزار جم بخدم + دران سپاہ در آمیختہ فرشتہ بجان + دران حشم دو مسیحا ست موسوی سخن + ہمہ بعمر و بدولت چو بخت شاہ جوان + خدایگان سلاطین محمد تغلق + کہ آفتاب سخا یست درمیان جہان + ہمای چتر ورا سایہ بر سر خورشید + ہوا سے قدر ورا پایہ بر سر کیوان + ہمیشہ تا کہ زباد ست آب در زنجیر + ہمیشہ تا زحباب ست باد در زندان + ہمیشہ تا کہ الف راست عین گوشہ دال + ہمیشہ تا کہ ضیا کاست حشم زادبران + عدوے بارگہ شاہ باد ورشب و روز + چو ماہ در ورم وق چو مہر در یرقان + اللغات مشتری ستارہ و خریدار تیر راسے ای راسے راست یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے پاؤن مین پیدا ہوتا ہی بیلک بیاسے مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کو چیک الف علامت برج ثور عین آفتاب گوشہ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی رکابدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے ہین اور رکاب بہ معنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کارخانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پینے کی نہ یہ شراب اور چراغ زمانہ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر راے اُسکی کہ راست مثل تیر ہی اگر وہ کسی گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہوے کہ اُس شک کو بھی سعد کر دے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منہ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پر پاؤن جمائین تو گاوزمین کی اسقدر دبجاے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پاؤن کا طبق پڑے سوار ایسے نیزہ باز کہ رات کے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیر انداز کہ ایک بیلک سے کمر کوہ کو درمیان سے اوکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈبڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس جشن مین دو شخص مسیحا دم موسی سخن ہین ای حکیم و شاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدایگان سلاطین ہے یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہے جہان کو روشن کیے ہوئے جسکے ہماسے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہے جسکا تخت فلک چہارم ہے اور جھنڈے قدر کا پایہ کیوان کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہے اب دعا تابید ہے یعنے جب تک کہ ہوا سے آب زنجیر مین ہے زنجیر آب موج اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہے اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب کی پیدا ہوتی ہے اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہے عین یعنے آفتاب گوشہ دال کا ہے گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہے اور جب تک کہ دبران چشم کے نور کو گھٹائے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو ورم و دق مین اور مہر کیطرح یرقان مین رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جلدی گلا دیتا ہے ورم و دق بھی روز کا بڑھنا گھٹنا

در مدح محمد شاہ بن تغلق و خیالات و چہ خیاطت و قلمیات

قولہ زباد آتشین مخالب چو مرغ صبح شد نالان ✤ غراب شب بزیر طشت گرد آن بیضہائے نہان ✤ مگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ✤ کہ مرغ بادہ را چون کباب شد منقار خون افشان ✤ نسیم یکشبہ را بر درونق شعر سیمابی ✤ کہ نامہ نقشبند روح تاب رنگ ریزکان ✤ مگر با مشتری میکرد سودا جوہری شب ✤ کہ زہرہ آن درست زر پدید آورد در میزان ✤ نہان شد مشتری از پیش و سودا از میان برخاست ✤ فرو بستند نقادان علوی را در دکان ✤ تو گر نقد روان خواہی ز علم قلبست باز آرش ✤ گر از سودائے زلفت نیست این صفرائے دل ای جان ✤ ندارم وجہ روحیہ اشک وجہ عین من انیست ✤ مرا چون اشکم از روئے بوصل این نقد را بستان ✤ مرا بر ساحل دریا ز موج خون دل گشتہ ✤ مژہ چون شاخ مرجانے کز و بر زر رفتہ مرجان ✤ ترا بر بستہ گویا نباتے رستہ از شکر ✤

کہ با شور بہاے اشک دلہا راکند بریان + دو حاجب بروز و شب پیوستہ در تاب انداز غیرت + کہ دائم خوابگہ سازند در محراب گہ مستان : ببجز چشم خود از مردم نہ بینی روے مستی را + زعدل خسرو عالم یگانہ حاکم دوران +

مطلع ثانی

قولہ درست زر روا چے یافت باز از چشمۂ حیوان + زروے وزن شد کافور و مشک روز و شب یکسان + چو ہم بالاے ترک روز شد جعد سیاہ شب + فروے سوے جعد آید چو در بالا فتد نقصان +

یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان یا مفاعیلن **اللغات** مخلب بالکسر چنگ باز آتشین مخلب آفتاب باشعہ طشت آسمان بیضہا ستارہا مرغ بادہ صراحی تسبیح یکشبہ مہتاب شعر سیابی جامہ سفید روشنی آفتاب نقشبند روح نبات رنگ ریزگان آفتاب سودا معاملہ و تاریکی درست زر آفتاب فاعل فرو بستند قضا و قدر نقاوان علوی کواکب روان جانب وجاری قلب دل و ناسرہ باز آر دالیس کن صفر ازردی و تلخی و رنج و محنت عین چشم و زر ساحل برو در با چشم زر رو مرجان اشک سرخ پستہ گویا دہن نبات خط شکر لب حاجب ابرو محراب ابرو مستان چشم درست زر آفتاب شاہ انجم آفتاب **المعنی** جب باز آتشین پنجہ کو جو آفتاب ہی دیکھکر مرغ صبح نے فریاد اُٹھائی زاغ شب نے جو انڈے رکھے تھے کہ وہ انڈے ستارے ہین طشت فلک کے تلے چھپا دیے یعنے آفتاب طلوع ہوا ستارے غروب ہوے شاید مہرو ہان صبح سے جام زرین آفتاب کا نکلا کہ مرغ بادہ کی جو صراحی ہی مانند کبک کے منقار خون افشان ہوئی کبک کی منقار سرخ ہوتی ہی مرغ بادہ کی منقار اُسکی ٹونٹی اور صراحیان بصورت مرغ و کبک وغیرہ کے ہوتی ہین تسبیح یکشبہ ماہ کی کہ ایک ہی شب کا رہگیا تھا شعر سفید نے کہ وہ روشنی آفتاب کی ہی ستاری رونق کھودی کسواسطے کہ نقشبند روح یعنے نباتات کا تاب رنگریزگان کی نہین لاتا ہی مطلب یہ کہ مزاج ماہ کا سرد ہی نبات و گل کہ نازک چیز ہین انکا نقشبند ماہ ہی اور مہر گرم طبیعت ظاہر اسلیے لعل و زمرد وغیرہ کہ سنگ سخت ہین انکا رنگریز یہ ہی بیشک جوہری شب کا مشتری سے رات کو سودا کرتا تھا

جب تو زہرہ نے اشرفی زر کو کہ یہ بھی آفتاب ہی میزان سے ظاہر کیا حاصل یہ کہ آفتاب میزان مین
گیا چنانچہ اب مشتری بھی اٹھ گیا اور وہ جو اسکے اور شب کے درمیان مین سودا ہو رہا تھا وہ بھی گیا
قضا و قدر نے ان نقادان علوی کواکب کی دکان کا دروازہ ہی بند کر دیا اب خطاب معشوق
سے ہی کہ تو اگر نقد رواج چاہتا ہی ای رائج یا جان اور میرا دل قلب اور کھوٹا ہی تو مجکو پھیر دے
کہ ای جان یہ صفرا میرے دل کا یعنے زردی ترے زلف کے سودا سے ہی مطلب یہ کہ زر نقد دل
مجکو کھوٹا و زرد تیرے ہی سبب سے ہی بازار ش مین لفظ بازار کیسا خوب ہی اور ایسے ہی سودا و صفرا
میرے پاس کوئی صورت زر کی نہین سوائے در اشک کے میری عین وجہ یہی ہی تو اشک کیطرح
مجکو اپنے سامنے سے مت ہانک اور وصل کے عوض مین اس نقد کو لیلے میرے کنارہ دریا کے
کہ کنارہ رود دریا چشم ہی موج خون دل سے پلکین تو ایسی ہو گئین جیسے شاخ مرجان کہ اُن سے
زر پر مرجان کرتے ہین زر رخسار مرجان اشک سرخ خون ترے تو پستہ گویا کی شکر پر نبات جمی
پستہ دہن شکر لب نبات خط جو شورابہ اشک سے دلون کو بریان کرتا ہی دو حاجب جو ابرو ہین پیوستہ
اس غیرت سے بل کھائے ہوے ہین کہ مست تیری چشم کے ہمیشہ اس محراب ابرو مین جو جگہ
سجدہ کی ہی سوتے ہین بھلا مستون کے سونے کی جگہ محراب کب ہی اور حال یہ ہی کہ عدل خسرو
لیگا یہ حاکم زمانہ سے کہین مستی کی صورت سوائے تیری چشم مست کے نظر نہین آتی ایسی معدوم
ہو گئی معنی مطلع ثانی کے یعنے درست زر نے کہ آفتاب ہی پھر چشمہ حیوان سے جو مراد برج میزان
ہی رواج پایا ای برج میزان مین گیا کہ از روے وزن کے کافور و مشک دن رات کا یکسان ہو گیا
یعنے دن رات برابر ہو گیا چہ ہم قدر ترک روز کی زلف سیاہ شب کی ہوئی اب جتنا اسکا قد گھٹیگا
اتنی ہی زلف بڑھیگی اسکی کمی اسکی افزونی ہو گی **قولہ** مہ از میزان عدل شاہ انجم راستی سجست ؞
کی ہو در جانب چین شد فروغ سوے ہندستان ؞ مگر خورشید را جمشید چین گفتن مجاز آمد ؞
تحقیق ست شاہنشاہ ہندستان مہ تابان ؞ خدیو مشرق و مغرب محمد شاہ بن تغلق ؞ کہ
خورشید ست از تیغش میان نہ سپہر لرزان ؞ دران روز یکہ از گرد سیہ ابر سیہ جو شد ؞ ز برق تیغہا

گرد و هوا را تیر باران + ز رعد کوس در سازد برائے خصم خنگ مرگ + بسان برق در تازد کمیت شاه
در میدان + قضا در پاے یکرانش قضا را سر قدر را تن + گدازد از تف تیغش فلک را دل ملک را
جان + قمر بر قبضهٔ توسش نگارد صورت ورقه + عطارد در سر تیرش سپاه و زہر در پیکان +
کند ناهید پیرایه ز خود و درع شه پیدا + شود خورشید چون سایه بزیر چتر شه پنهان + بیک حمله جهان هم
افتد اندر نه قضاے چرخ + که بگریزند از تیرش دو عالم سوے چار ارکان + ورا با چار ماه نو
بزیر ران یکے گردون + ورا در حفظ ده ماهی به بحر کف یکے ثعبان + رباید خود را تیرش ز فرق
صبح خنجر زن + ستاند گرز را محش ز دست رستم دستان + **اللغات** راستی برابری چنین روز
هندستان شب کمیت اسپ سرخ یال و دم سیاه میدان بالفتح ظرف شراب و عرصه اسپ دوانی
قبضه یک کف دست و بالضم وه چیز که ہاتھ سے پکڑی جاوے ورقه بفتحین سپر درع زره چار ارکان
ہی چار طرف ده ماہی انگشتان ثعبان اژدہا ہی شمشیر **المعنی** یعنے شاہ انجم که آفتاب ہی
جب میزان مین گیا تو ماه میزان عدل شاه سے امیدوار راستی و برابری کا تھا اسواسطے که
اتبک دن بڑا رات چھوٹی تھی لہذا الٹی تو چین کیطرف گئی جو دن ہی اور فروتی هندستان کی جانب
جو رات ہی آپ کہتے ہین که خورشید کو جو جمشید چین کا کہتے ہین یه تو مجاز ہی مگر ہمارا شہنشاه حقیقی
ماه تابان هندستان کا ہی که اسکو روشن ہی کر رہا ہی اور وه شہنشاه خدیو مشرق و مغرب کا ہی یعنے
محمد شاه بن تغلق ہی جسکی تیغ سے خورشید باوصف اسکے که نه سپر افلاک مین ہی اور لرزتا ہی جسدن
که گرد سینه سے که وه روز جنگ ہی ابر سیاه جوش مارے که وہی گرد ابر ہی تو ہوا ایسے جوف فلک کو تیغین
برق اور باران تیر ہو جائین خنگ مرگ کا تو دشمن کے واسطے موافقت رعد کوس کی کرتا ہی که جہان
رعد کوس نے آواز کی اور خنگ مرگ اسکو لے بھاگا اور اکثر ہی که گھوڑا کوس وغیره کی آواز سے
ڈرتا بھاگتا ہی اور بادشاه کا کمیت بدستور میدان مین تگ و تاز کرتا ہی اور یه حال ہی که کہین تو قضا
کا سر گھوڑے کے پاؤن مین پڑا ہوتا ہی اور کہین قدر کا تن اور اُس تیغ کی ایسی آنچ ہی که فلک کا
دل پگھلتا ہی اور ملک کی جان اور جو قضا و قدر کے کہین سر کو گرایا ہی کہین تن کو یه مبالغه بلیغ ہے

اگر بظاہر کردہ معلوم ہوتا ہی اس سبب سے کہ جسکا سر تن سے جدا ہوتا ہی قضا و قدر ہی سے ہوتا ہی
مصنف نے مثل زید عدل کے قضا و قدر کو کہدیا بنظر مبالغہ قمر اُسکے قبضہ کمان پر صورت سپر کی بنا یا
ہی بنظر محفوظی اور خصوصیت قمر کی بلحاظ ہمصورتی سپر کے ہی اور عطارد اُسکے تیر پیکان مین
زہر رکھتا ہی تا دشمن کی جان بری نہو اور تخصیص عطارد کی بنظر ہمنامی تیر کے کہ عطارد بھی تیر ہی
ناہید زہرہ کہ نہایت ہی روشن و تابان ہی وہ خود پیرایہ خود و زرہ بادشاہ کا بنتی ہی اور جب ایسا
ستارہ جس شی کی پیرایش بنیگا اُسکی چمک دمک کا کہان ٹھکانا یا یہ کہ ناہید اُسکے خود و زرہ کی
چمک سے اپنا پیرایہ حاصل کرتی ہی اور خورشید سایہ کیطرح اُسکے چتر کے نیچے چھپتا ہی تاب اُسکے
چتر کی نہین لاتا ہی باوصف ایسی تاب و درخشانی کے کہ جسکی کوئی تاب نہین لاتا اگر ایک حملہ
کرے تو نو قضا سے چرخ مین ایسی سہم و ہیبت پڑجائے کہ ایک تیر سے اُسکے دونون عالم چار
ارکان کیطرف بھاگ نکلین یعنے چارون طرف بتاؤ ایسا بھی کوئی بادشاہ ہی جسکا گردون زیر
ران مع چار ماہ نو کے ہو کہ اس گردون پر تو ایک ہی ماہ نو ہی گردون اسپ ماہ نو نعل اور اُسکے
بحر کف کی محافظت مین دس مچھلیان ہین اور ایک اژدہا ہی مچھلیان دسون اُنگلیان اور ثعبان
تیغ ورنہ گردون پر ایک ہی ماہی ہی برج حوت کی اور ایک ہی اژدہا جسکو تنین فلک کہتے ہین
تیر اُسکا اور کوئی تو کیا صبح خنجر زن کے سر سے خود اُتار لیجائے اور نوک نیزہ کی رستم دستان
ہاتھ سے گرز چھین لے خود صبح کا آفتاب اور خنجر باعتبار اشعہ قولہ قبا ے غم کشد در بر ز قہرش
زنگی گریان ٭ کلاہ زر نہد بر سر ز مہرش رومی خندان ٭ ز رفع رایت فتحش سر دشمن فتد در چہ ٭
بدان وجہیکہ از چرخش نیابد روز حشر انسکان ٭ براے نصرتش انجم ملایک وار با مردم ٭ بہ
پیشش حاجبان صفہا کشیدہ راست چون مژگان ٭ زہی دادہ جہان را داد گرز گاو سار تو ٭
کہ پشت شیر خونی گشتہ از بار خرنادان ٭ بآب تیغ شہ شد راست روے خاک بر وجہی ٭
کہ خم ہرگز نہ بیند چشم جز در ابروے جانان ٭ ز سہم پنجہ شیر علم در بیشہ رزمت ٭ فتد شیر
فلک بر خاک ہمچو شیر شادروان ٭ فلک فیل سیاہت را کبود ابان پر خاک ست کز انگشت

برچرخش ببازی از سرِ دندان ÷ چنان بارِسیت بر فرقِ زمین از پایہ تختت ÷ کہ ساکن گشت
این یک گوے با تحریک نہ چوگان ÷ الاتا در خمِ چوگان مشکین گوے سیمینت ÷ کہ جا ہے درمیان دارد
بزیر چشمہ حیوان ÷ ازین چہ روے بدخواہان شدہ بے آبرو بادا ÷ ازان خم چون سر چوگان زلف
یار سرگردان ÷ اللغات زنگی گریان شب باعتبار انجم یا شبنم حاجبان ابروان و دربانان
مژگان بالضم و بالکسر مفرد و جمع ہر دو گاو سرگرز بشکل سر گاو شادروان بالضم دال پردہ نہ چوگان
افلاک چوگان مشکین زلف گوے سیمین رخ المعنی تھر اُسکا ایسا ہی جسکے سبب سے زنگی گریان
شب کا سیہ پوش ہی جو جامہ ماتم کا ہی اور رومی خندان روز کا اُسکی مہر سے کلاہ زر سر پر رکھے
ہوے جب جھنڈا اُسکی فتح کا بلند ہوتا ہی تو سر دشمن کا کھنچا کھنچا پھرتا ہی اور ایسی کھینچا کھینچ نہیں
کہ بعد چندے سکون ہو جاے بلکہ روز حشر تک بھی نہین وہان بھی کھینچا کھینچ اسکی رہیگی رفع
فتح جر اسکان سب مراعات ہین اُسکی نصرت و مدد کیواسطے انجم ملایک کیطرح مردم کے ساتھ اُسکے
حاجبون کے سامنے سیدھی صفین مژگان کے مثل باندھے کھڑے رہتے ہین مطلب یہ کہ
انجم اور ملایک اور مردم سب اُسکے مددگار ہین کیسی دادجہان کی اُسکے گرز گاو سر نے دی ہی
کہ پشت شیر کے بوجھ سے گدھے نادان کی کہ پشت پر لادے پھرتا ہی خونی یعنے زخمی ہوگئی پشت
پر لادنا جسکی ہندی کندھیا چڑھانا ہی پادشاہ کی آب تیغ سے روے خاک یعنے مردم خاک زاد
ایسے سیدھے اور راست ہوگئے کہ سوا ابرو جانان کے کہین کوئی بل اور خم نہین رہا جسوقت
کہ تیرے بیشہ رزم مین شیر علم کا پنجہ کھولے اُسکی ہیبت سے شیر گردون کا یعنے برج اسد شیر شادروان کیطرح
زمین پر گر پڑے شادروان پردہ کہ اُسپر بھی اور پھر پردہ علم پر بھی صورت شیر کی بناتے ہین اور
شادروان زمین تک ہوتا ہی ہی فلک تیرے پیل سیاہ کیواسطے ایک انبان سیاہ پُر خاک ہی کہ اُسکو جیحون کیطرح
واسطے بازی سر دندان تیرے فیل کے ڈال دیا ہی کہ وہ اس سے بازی سر دندان کی کھیلے
واضح ہو کہ پادشاہون کے یہان ہاتھی بھی لڑاتے ہین اور اُنکے سکھانے اور دلیر کرنے کیواسطے
گاے بیل کے انبان سیاہ کرکے اور خاک اُسمین بھر کے پیل کے سامنے ڈالتے ہین وہ اُسپر

دانت مارتا ہی ایسا ہی سیاہ انبان پر خاک فلک ہی سیاہی اسکی خود ظاہر اور پر خاک ہونا اس سبب سے کہ جیسا یہ نصف مرئی اوپر ہی ایسا ہی نصف مرئی نیچے ہی اور بیچ مین اسکے کرہ خاک کا ہی اور چرخ پر بدینوجہ کہ چرخ تو ہی ہی بس تغائر فرضی ہی اور فاعل افگند گی قضا و قدر محشی نے اس شعر مین کوئی ایما اشارہ کچھ بھی نہین لکھا تیرے پایۂ تخت کا فرق زمین پر ایسا بار ہی کہ یہ ایک گیند ہی اور فوڈ نڈون کی متحرک اسپر ہی باوجود اس تحریک کے جنبش نہین کرتے اپنے ساکن ہو گئے ایک پایہ کے بوجھ سے اب دعا تابید ہی الا کلمہ تنبیہ کا ہی یعنے جب تک کہ خم چوگان مشکین زلف مین گیند سیمین ہی یعنے زنخدان اور اسمین ایک چاہ نیچے چشمۂ آبحیات کے ہی کہ وہ لب و دہن ہین تب تک اس چاہ سے بدخواہ شاہ کے بے آبرو رہین اس سے آب نہ پائین اور اس خم سے مانند چوگان زلف یار کے سرگردان رہین یعنے وصل سے یار و مطلوب سے محروم رہین

در تعریف بہار و مدح محمد شاہ بن تغلق متضمن حرخیات و تعریف محبوب

روان شد باز خشت زر ز چاہ زہرہ در میزان ✤ کہ با کافور گرم از وزن مشک سرد شد یکسان ✤ سپر خنجر زنان چون تیر بیرون شد ز کیش تیر ✤ کہ اینجا بے سپر ہرگز نبا شد تیر را جولان ✤ ز وصل خود بفصل تیرماہان نو بہار سے دہ ✤ کہ چون گل میدرم جیب و چو بلبل میکنم افغان ✤ فروغ لالہ خورد او باغ صبح را تابی ✤ تو لالہ از پیالہ خور زبستان داد خود بستان ✤ می کز صفوت در دش ہلال عید را ابنی ✤ در ایام کلوخ انداز یعنے آخر شعبان ✤ اگرچہ رومی خندان ور آزار دق ست اینم گرفتار درم گشتست اینک زنگی گریان ✤ بنزد صبح خورشید ست جمشید دیار چین ✤ بنزد اختر ماست شاہنشاہ ہمندستان ✤ درین شعش مہ چو صبح ای مہ دہل بر بام دہلی زن ✤ کہ ہندستان در افزونست و چین افتادہ در نقصان ✤ نہ بیند کس ز گرد ظلم گرد خاک یک ذرہ ✤ ز تیغ آفتاب ملک یعنے سایۂ یزدان ✤ یہ قصیدہ بھی اسی بحر و وزن صدر مین ہی اللغات خشت زر آفتاب چاہ زہرہ سنبلہ کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی کافور روز مشک شب سپر آفتاب خنجر اشعہ کیش تیر ستبام

خانۂ عطارد فصل تیر ساون خورداد ماہ اساڑھ لالہ شراب بستان بستان تجنیس ناقص چین روز باعتبار سفیدی ہندستان شب بلحاظ سیاہی المعنی یعنے خشت زر کہ آفتاب ہی جاہ زہرہ سنبلہ سے کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی پھر میزان مین گئی کہ کافور گرم کے ساتھ جو دن ہی مشک سرد یکسان ہو جائے یعنے دن رات برابر ہو جائین اسجگہ کافور کو گرم اور مشک کو سرد خلاف طبیعت دونون کے کہ بالعکس ہی بلحاظ گرمی روز و سردی شب کے کہا ہی تیر خنجر زن کہ آفتاب ہی کیش تیر یعنے برج سنبلہ سے تیر کیطرح جلد و تیز نکل بھاگا کہ یہان بے سہ پر کے ہرگز تیر کو جولان نہین ہی ای محبوب یہ مہینہ ساون کا ہی جو فصل تیر ماہ سے اشارہ ہی اور ماہان مین الف نون زائدہ اپنے وصل سے اس مہینہ کو نو بہار کردے کہ مین تیرے فراق مین گل کی طرح گریبان پھاڑتا ہون اور بلبل کی طرح افغان کرتا ہون فروغ لالہ خور نے باغ صبح کو کیسی رونق دی ہی تو لالہ پیالہ سے کہا جو شراب ہی اور بستان سے داد اپنی دے خورداد مین بھی لفظ خور اور داد دونون موجود ہین اور پیالہ مین ایسی شراب صاف ہو کہ جسکی گاد سے ہلال عید نظر آئے کہ یہ وقت آخر شعبان کلوخ اندازی کا ہی اور یہ دس روز آخر شعبان کے ہین کہ انہین بلحاظ آمد ماہ رمضان کے شراب بکثرت پیتے تھے اور بدمست ہو کے باہم کلوخ اندازی کرتے تھے اگرچہ رومی خندان اسوقت مین آزار دق مین مبتلا ہی یعنے دن روز بروز گھٹتا ہی اور زنگی گریان باعتبار کواکب کہ بصورت قطرات اشک کے ہین ورم مین گرفتار جو مراد رات کے بڑھنے سے ہی صبح کے پاس تو خورشید ہی جو جمشید ای پادشاہ ملک چین روز کا ہی اور ستارون کے پاس ماہ ہی جو ہندستان شب کا شہنشاہ ہی تو بھی ای ماہ اس چھ مہینہ مین نقارہ اپنا بام دہلی پر بجا جیسے صبح بام فلک پر بجاتی ہی کہ وہ آفتاب ہی اسلیے کہ در نیولا ہندستان ترقی پر ہی اور چین نقصان مین کہ مراد شب و روز سے ہی اور ایسا امن و چین کہ گرد ظلم سے گرد خاک کے کوئی ڈھونڈھے تو ذرہ بھر بھی نہ پائے ایسی ہیبت اس پادشاہ سایۂ یزدان کے آفتاب تیغ کی ہی

مطلع ثانی

قولہ تر ہی خورشید از مہرت شدہ چون ذرہ سرگردان ٭ بگرد شمع رخسارت چہ پروانہ چراغ جان ٭

ترا در لعل تر از خندہ مروارید ہا ساکن + مرا بر طشت زر از گریہ مروارید ہا غلطان + شاید سنے
لعل تو ہر دم چو شکر شاخ شاخ از غم + دل بریان کہ من دارم چو پستہ با لب خندان + مرا از تب ز غم
ہر دم کبود یہا نماید لب + ترا از شادی این غم سپید یہا کند دندان + تنم در دیدۂ مردم چو مور
زرد در جنبش + خطت بر لالہ چون مار سیہ بر آتشی پیچان + چو شد دل بستۂ مہرت بکش دشنہ
بکش تبشنہ + چو ناوک در جگر دار دلکن ترکش مکن قربان + تو شاہ جملہ خوبانی و شام برچم زلفت
بران خورشید میتابد چو ماہ رایت سلطان + محمد شاہ بن تغلق کہ برتر شد ز اقبالش + لوای
آل بہرامی زاوج طارم کیوان + یگانہ شہسوار ہفت میدان زمین شاہی + کہ گرد خاک
بدگویش سزد سر گشتہ چون چوگان + بنی نام و بنی مسند ملک قدر و فلک رفعت + خضر علم و
سکندر سد عمر عدل و علی احسان + بملکت احمد مرسل بشوکت حیدر غازی + بصفوت عیسی
مریم بہیبت موسی عمران + **اللغات** مروارید دندان طشت زر رخسار شاخ شاخ چو رچو ترک
گذاشتن خورشید رخ لوا جھنڈا خاک عبارت جسم سے **المعنی** ای محبوب تو وہ ہی کہ تیرے مہر سے
خورشید مثل ذرہ کے سرگردان ہی سرگردانی اسکی او ذرہ کی ظاہر اور تیری شمع رخسار پر مثل
پروانہ کے چراغ جان کا قربان تیرے لعل تر مین جو لب ہین خندہ مین مروارید دندان ساکن ہین
اور میرے طشت زر چہرہ پر گریہ سے مروارید ای اشک غلطان ہین بے وجود تیرے لب کے
شکر کیطرح دل بریان میرا چور چور ہوا اور یہ دل بریان میرا ایسا ہی کہ بظاہر مثل پستہ کے با لب
خندان ہی شاخ کا لفظ کیسا خوب ہی کہ شاخ نبات قسم مصری سے بھی ہی میرے بسبب تب کے غم کے
مارے ہر دم لب کبود رہتے ہین جیسے بعض بخار والے کے ہوجاتے ہین اور تجکو میرے اس غم
کی خوشی سے ہر وقت دندان سپید ہین یعنے تبسم تن میرا مور زرد کیطرح دیدۂ مردم مین حرکت
کرتا ہی اور تیرا خط لالۂ رخسار پر مثل مار سیاہ کے لپٹا ہوا ہی جب دل میرا بستہ تیرے مہر و عشق
کا ہی تو خواہش سے دشنہ کھینچ اور تشنہ مجکو مار ڈال اور جب ناوک تیرا میرے جگر مین ہی
تو مجکو چھوڑ دے مبتلا قربان ہی کر دے تو شاہ جملہ خوبون کا ہی اور تیرے شام زلف کے پرچم

خورشید پر پیچ و خم کھا رہی ہی اور چمکتی ہی جیسے ماہ رایت سلطان کا کہ وہ محمد شاہ بن تغلق ہی جس سے آل بہرام کے اقبال کا جھنڈا اوج طارم کیوان سے بالا ہو گیا ای چرخ ہفتم سے وہ یکہ شہسوار ہفت میدان زمین ہفت اقلیم کا ہی اور ایسا شاہ کہ بدگو اسکا اس لایق ہو کہ خاک اسکی یعنے جسم اُسکا چوگان کیطرح سرگشتہ رہے آب دونون شعر بعد کے صنعت ترصیع مین اور صاف مگر ضروری و خوبی کی بات جو ہی عرض کردن عمر و عدل نہایت ہی بلیغ ہی یعنے بموافق قاعدۂ نحوی کے عمر مین عدل بھی ہی کہ معدول عامر سے ہی بس عدل و معدول دونون موجود ہین اور عمر مین عدل دونون طرح ویسے بھی کہ عادت کریمہ اُنکی تھی اور حسب قاعدہ نحو بھی قولہ زہی تخت بلندت را قدم بر تارک کرسی + خہی نعل سمندت را شرف بر تاج نوشروان + تو آن شاہی کہ در عالم شد از خورشید روشن تر + کہ شمع دودۂ عباس از عدل تو شد تابان + تو سلطان سلاطینے و آن حرمت غلامت راست + کہ مغفر دار شد فغفور و ترکش دار شد خاقان + شہ زرین قبائے خور ز فراشان خاص تست + کہ بانہ خیمہ میگردد بگرد ہفت شادروان + برائے مطبخ خاص تو صبح پرنیان کسوت + سحر گہ خیمۂ زرین زند بر بام ہفت ایوان + بساط بارگاہ تو یکے بیدائے بیسر حد + محیط پنج شاخ تو یکے دریائے بے پایان + غبارے راکہ از رخسار شاہان بر درت آمد + بہ گیسوے سیاہ حور روبد ہر سحر رضوان + بدہ نوعش مساحت گردنہ گردون حصارت را + یکے خشتش فزون آمد ز سہ بعد و چہار ارکان + ز کوہ حلم تو بر خور گرافتد ذرۂ سایہ + ز دور قسری و طبعی نگردد بیش سرگردان + بدوران تو افزونی نجوید بیش ماہ نو + وز ایام تو شب وزدے نیارد گرد تابستان + سر کلک دبیرت را چو کاغذ از کسب آرند + قصب بافے کند ہر شب قمر در خدمت کتان + **اللغات** کرسی سندلی جسپر بادشاہ پانون رکھکے تخت پر چڑھتے ہین اور سندل بمعنی پاپوش پنج شاخ انگشتان رضوان خازن جنت بدہ نوع مراد اس سے بار بار سہ بعد طول عرض عمق چار ارکان عناصر اربعہ خور آفتاب دور و حرکت قسری بواسطۂ دیگر طبعی بذات خود کسب ایک گیاہ ہی جس سے ریشمان و کاغذ

بناتے ہین اور نیز ریسمان پوست کتان قصب نام توپ جو کتان سے بٹا جاتا ہی المعنی تخت
تیرا ایسا بلند ہی جسکا قدم کرسی کے سر پہ ہی جو فلک ہشتم ہی اور نعل تیرے سمند کا ایسا جسکو نوشیروان
کے تاج پر شرف ہی تو وہ پادشاہ ہی کہ جہان مین خورشید سے بھی زیادہ روشن ہی جسکو ہر کوئی
جانتا ہی کسواسطے شمع خاندان عباس کی تجھی سے روشن ہوئی تو وہ پادشاہ پادشاہون
کا ہی کہ تیرے غلام کا بوجہ حرمت کے فغفور مغفر دار اور خاقان ترکش دار ہی یعنے خدمتگار
فغفور بر عایت مادہ مغفر دار اور خاقان ترکش دار بدینوجہ کہ تیر خطا کا اچھا ہوتا ہی پادشاہ
زرین قبا آفتاب کا تیرے خاص فراشون سے ہی کہ لوون خیمے لیے ہوے تیرے ہفت
شادروان کے گرد پھرتا ہی کہ کسی مین نزول کرے اور فراشون ہی کا کام خیمہ کھڑا کرنے کا ہی
تیرے مطبخ خاص کیواسطے صبح پرنیان لباس ہر سحر خیمہ زرین بام ہر ہفت ایوان افلاک
پر کھڑا کرتی ہی خیمہ زرین آفتاب مطبخ کا تعین اسکے ساتھ اس سبب سے ہی کہ بصورت قرص
کے بھی ہی اور گرمی و حرارت بھی مطبخ کی سی رکھتا ہی ہفت ایوان بدینظر کہ کوکب آفتاب چہارم ایوان
پر ہی مگر پشت اسکی اسطرف ہی اور رو اسطرف کہ رو و پشت سے دونون طرف کو روشن رکھتا
ہی بساط تیری بارگاہ کا ایک جنگل بحید ہی اور دریا پنج شاخ تیری پنج انگشت کا ایک محیط بے پایان ہی
جسکا فیض حساب و شمار سے خارج پادشاہ لوگ جو تیرے دروازہ پر پیادہ پا آتے ہین انکے سبب
سے جو غبار اس دروازہ پر آتا ہی اسکو ہر سحر رضوان گیسوے سیاہ حور سے جھاڑتا و صاف
کرتا ہی تیرے حصار کے نہ گردون نے دس دفعہ پیمایش کی لیکن ہر دفعہ ایک خشت اسکی
اسکے سہ ابعاد اور چار ارکان سے زیادہ ہی ہوئی کوہ حلم سے تیرے ایک ذرہ سایہ بھی آفتاب
پر پڑجاے کو دور قسری سے جو بواسطہ فلک کے ہی اور دور طبعی سے کہ اپنی ذات سے ہی
کچھ دونون سے سرگردان نہو ایسا بوجھ وزن والا ہو جاے تیرے زمانہ مین کوئی افزونی کسی
پر نہین ڈھونڈھتا یعنے فوقیت یہان تک کہ ماہ نو جسکو افزونی ضرور ہی تیرے عدل سے سب
یکسان ہین اور تیرے ایام مین تابستان شب وزدی نہین کرسکتا کہ شب دراز سے کچھ چرا لے

شب دندکیا خوب ہو اگر تیرے منشی کے قلم کیواسطے کاغذ کسب کالائین تو قمر تمام رات خدمت کتان مین تعب باقی کرے کہ یہ بھی وہان پہونچے اور حالانکہ قمر کتان کو پھاڑ کے تار تار کردیتا ہی
قولہ وگر آن ماہی زرین کشد بحر کفت در بر + روان بر روے برف خشک ابر تر شود باران +
اگر دشمن کشد گردن بخنجر حنجرش برزن + کہ از گردن کشی کشتست بربط آنچنان نالان + چو چنگ
از راست ننہد رگ مخالف بر درت آن بہ + کہ از راہ نوا افتد چو پردہ بر در حرمان + کسے
کز جام احسانت نبرد آن دا روے دردے + بخاک پاے دربانت کہ ہرگز نیستش درمان +
ز رفع قدر تو حاسد چنان در پستی افتادہ + کہ عیسی خواند قارون را فراز خویش آن نادان +
ز نعل بادپاے تست برگاوزمین بارے + کہ افتاد از فشارش چون طبق دریاے او کوہان +
ہمیشہ تا بود در زیچ شاہی معتبر این رسم + کہ باشد خمسہ مسروقہ در سلخ مہ آبان + مہ تابان
رایت باد دائم چون مہ رایت + کہ گرد خسف ننشیند بر و از جنبش دوران + اللغات ماہی
زرین قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خنجر حنجر تجنیس خط بربط نام ساز مشابہ بسینہ بط رگ راست
نہادن اطاعت و فروتنی کرنا بخاک مین با قسمیہ طبق نام بیماری کہ ستور سکے پانون مین ہوتی ہی
ہندی رسا خمسہ مسروقہ پنج روز اور چند ساعت ہین ماہ شمسی و قمری سے اور طریق منجمون کا ہی
کہ اس پانچ روز اور چند ساعت کو سلخ ماہ آبان یعنے اگھن مین مقرر کرتے ہین تا بعد چھ برس
کے کچھ کم ایک مہینہ ہوجاتا ہی ہندی مین اسکو لوند کہتے ہین دوران اس وزن مین سکون عین
روا ہی المعنی یعنے اگر اُس ماہی زرین قلم کو بحر تیرے کف کا بغل مین لیلے فوراً برف خشک کاغذ
ابر تر مداد سے باران ہوجائے کہ مراد تحریر سے ہی اگر دشمن سرکشی کرے خنجر سے گردن اُسکی مار دو
اسواسطے کہ وہ بسبب سرکشی کے مثل بربط کے ہی اور بربط بھی اپنی سرکشی سے نالان ہی اگر مخالف
چنگ کیطرح رگ راست نہ رکھے یعنے اطاعت و عجز تیرے در پر نہ کرے ناگہان نوا یعنے توشہ سے
ایسا گرجائے جیسے پردہ دروازہ کا اور دروازہ بھی حرمان کا جو کوئی تیرے جام احسان سے
دردکہ وہ دارو ہر درد کی ہی نہ لیگیا قسم ہی تیرے دربان کے خاکپا کی کہ ہرگز اُسکی کچھ دوا نہین ہی

تیرے بلند قدر سے حاسد ایسا پستی مین پڑا ہی کہ اُس نادان نے قارون کو آپ سے بالاتر کر عیسی
کہا اور ظاہر کہ عیسی فلک چہارم پر ہین اور قارون زمین کے نیچے جانے کہانتک تیرے سمند کے
نعل کا اسقدر بوجھ گاو زمین پر پڑا جس سے دب پچ کے ایسی ہو گئی کہ طبق اُسکا کوہان ہو گیا اب
دعائیہ ہی یعنے جب تک زیچ شاہی مین یہ رسم معتبر رہے کہ خمسۂ مسترقہ ماہ آبان کے سلخ مین ہو
ماہ تابان تیری رات کا ہمیشہ ایسا روشن رہے جیسے ماہ تیرے جھنڈے کا کہ گرد خسوف کی
اُسیر گردش زمانہ سے نہ پڑے دونون مصرایت مین تجنیس مرکب ہی

در مدح ممدوح متضمن تعریف صبح و صفت محبوب

قولہ نیزہ کشید آتشین رومی زرین نقاب + کرد بیکدم زدن جیش حبش را خراب + از علم آفتاب
قبۂ ماہ او فتاد + پرچم شب راکشاد از سر نیزہ شہاب + چون ز خروش خروس طوطی نہ بال چرخ +
بیضۂ زرین کشید باز ز حلق غراب + کبک خرامان من رقص کنان چون خروس + مرغ صراحی
بچنگ و رتہ دامن رباب + در برم آمد چو جان دلبرم از مز جزع + سوے عقیقش روان دانۂ در
خوشاب + از خم عناب او رستہ دو رستہ گہر + در خم محراب او خفتہ دو مست خراب + گفت چنین
زار کردیکشبہ ہجر توام + کرد دو شبہ میچکد بر زرمن لعل ناب + گفتمش ای چون جہان ازمن بیدل
جہان + پیش چو زلفین خویش روے ز من بر متاب + بر لب ما لب بنہ جام صفت و میدم +
بر رخ ما روے نہ طرہ صفت تاب تاب + چہرہ کشاے صور نقش لبت تا نہ بست + بر رخ پروین
کردید از دو مہ نو حجاب + یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
اللغات نیزۂ آتشین اشعہ رومی زرین نقاب آفتاب جیش حبش ستارگان شب بیضۂ زرین
آفتاب غراب شب کبک خرامان معشوق جزع ای از غم عقیق روے دانہ در اشک و شبہ مردمک
سیاہ و شبہ سنگ سیاہ زلفین زنجیر چہرہ کشاے صور مصور مراد حق تعالے پروین دندان دو مہ
نولب المعنی یعنے جبکہ رومی زرین نقاب آفتاب نے نیزۂ آتشین شعاع کا تانا لشکر حبش کا
جو بیشمار جمع تھا یعنے ستارے سب کو ایک دم مین بگاڑ کے بھگا دیا اور اُسکے علم سے جو شعاع ہین

قبہ ماہ کا جو چتر شب پر رکھا ہوا تھا یہ بھی گر گیا اور اپنے شہاب نیزہ سے کہ وہی شعاع ہین پرچم شب کو پراگندہ کر دیا اب کہتے ہین کہ جب یہ حال ہوا کہ شور مرغ سحر سے طوطی نہ بال چرخ نے پھر بیضۂ زرین حلق غراب سے نکالا بیضۂ زرین آفتاب غراب شب یعنی آفتاب طلوع ہوا تو میر اکباک خرامان تقسر کتا ہوا مثل خروس کے اور مرغ صراحی کا ہاتھ مین لیے اور دامن کی تہ مین رباب چھپائے میری بغل مین آیا لیکن اسحال سے کہ غم کے مارے اُسکے عقیق چہرہ پر دانے درخوشاب اشک کے روان تھے اور نم عناب یعنی لب سے دو قطار گہر کی جو دندان ہین جمی ہوئین اور محراب ابرو مین دوست مدہوش چشم کے سوتے ہوے اور مجھسے کہا کہ تیری ایک شب کی جدائی نے مجکو ایسا زار و ضعیف کر دیا کہ میرے دونون شبہ ای مردمک سے چہرۂ زرد پر لعل خالص یعنی اشک خونی ٹپکتے ہین مین نے اُس سے کہا کہ ای جان تو تو مجھسے ایسا بھاگتا اور متنفر ہی جیسا جہان مجھسے متنفر ہو اب آینہ مثل زنجیر زلف کے منھ مجھسے مت پھیرنا منھ پھیرنا زلف کا وہی لوٹا ہوا ہونا اُسکا بس جام کیطرح میرے لب پر لب رکھ اور طرہ کے مثل کہ تاب تاب ہی اور خم درخم اپنا منھ میرے منھ پر رکھ کہ وہ بھی تاب در تاب ہی یعنی نور بر نور مصور قدرت نے جب تک تیرے لب بنانے کسنے یہ کیفیت عجب دیکھی کہ پروین ہوا اور دو ماہ نو سے اُسکے رخ پر حجاب پڑا ہو پروین دندان ماہ نو لب اور حجاب یہی کہ لبون کے اندر چھپے ہوتے ہین **قولہ** جا دوے زلفت ز مشک بر گل تر خط کشید ÷ مار سیہ حلقہ زد بر طرف آفتاب ÷ شور بسے میکنم از لب شیرین تو ÷ پیش شہنشاہ ملک خسرو شیرین جواب ÷ عیسی عرش آستان موسی طور آستان ÷ آدم مجلس جنان خضر سکندر جناب ÷

مطلع ثانی

قولہ ای کف لک بخش تو قلزم و دجلہ حباب ÷ کرد سم رخش تو آب بقا و سراب ÷ شاہ محمد علم دادہ سپہرت لقب ÷ حاکم روے زمین کردہ امامت خطاب ÷ دودۂ عباس را شمع تو رخت دادہ نور ÷ مسکن الیاس را بحر کفت بردہ آب ÷ خلق تو و قار تو این حسن و آن حسین ÷ آتش شمشیر تو

آب رخ بوتراب ✤ پیکر بہرام چرخ مطبخی خاص تست ✤ میکند اینست مدام برہ بر آتش کباب ✤
باز کہ بر چتر تو بال کشاید بود ✤ کرگس نہ بال مریخ زیر پرش چون ذباب ✤ برہ کہ در سایۂ
عدل تو پروردہ شد ✤ چون سر پستان مکد نوک ذناب ذیاب ✤ اللغات شیرین مٹھائی و نام
معشوقۂ خسرو اور شور ہمکے ساتھ صنعت متضاد بوتراب حضرت علیؓ ذباب بالضم مکس نوک بالضم
خطا و بالفتح صحیح لیکن منقار کے معنے مین بالضم بھی آیا ہی ذناب جمع ذنب دم ذیاب جمع ذئب گرگ المعنی
تیری زلف کے جادوگر نے گل تر رخسار پر مشک سے خط کھینچا ہی گویا مار سیاہ نے کنارۂ آفتاب
کے حلقہ کیا ہی مین تو تیرے لب شیرین سے شہنشاہ کے سامنے بہت شور کرتا ہون کہ وہ خسرو
ملک کا ہی اور شیرین جواب بعد کا شعر صاف ہی آدم مجلس جنان یعنے وہ آدم جسکی مجلس جنان
ہی معنی مطلع ثانی کے تیری کف ایسی لکھ بخش ہی جسکے قلزم اور دجلہ دونون حباب ہین یا ہتھیلی تیری وہ
قلزم ہی جسکا دجلہ حباب ہی محشی نے پہلے ہی معنے لکھے ہین اُسمین ترقی کے بعد تنزل ہی کہان قلزم
کہان دجلہ چاہیے تھا کہ زیادہ ترقی ہوتی اور تیرے رخش کے سم کی گرد اور آب بقا دونون ایسے
ہین کہ آب حیات و سراب متن مطبوعہ مین آب بقا و شراب لکھا ہی اور محشی نے گرد کے نیچے بکاف
تازی و عجمی اور معنے کچھ نہین لکھے میری دانست مین در غلط ہی بلکہ بواو عطف ہی یعنے آب بقا
و سراب کیونکہ خاک و آب مین باعتبار عناصر ہونے کے مناسبت ہی اور گرد بکاف تازی اور
و سراب کے کچھ معنے نہین ہوتے اور گرد کو آبحیات سے اور یہ بھی تشبیہ دی ہی شاہ محمد علم یہ
لقب تجکو سپہر نے دیا اور حاکم روے زمین یہ خطاب تیرا امام نے کیا خاندان عباس کو تیری
شمع رخ نے روشن کردیا مسکن الیاس کا دریا اُسکی آبرو تیرے بحر کف فیاض نے کھودی شعر
مابعد صاف ہی پیکر بہرام چرخ یعنے مریخ کی تیرے مطبخی خاص کی ہی جواب ہمیشہ ایک برہ آگ پر
کباب کرتا ہی برہ برج حمل کہ خانہ بہرام کا ہی باز جو تیرے چتر پر بازو کھولے ہوے ہی اسواسطے
کہ چتر پر تصویر باز کی بناتے ہین وہ ایسا ہی کہ یہ کرگس نہ بال چرخ کا اُسکے پر کے نیچے ایک مکھی
ہی جو برہ کہ تیرے سایۂ عدل کا پرورش یافتہ ہی وہ بھیڑیون کی دم کی نوک کو ایسا چوستا ہی

جیسے سرپستان مادر کہ ہرچند کہ برہ کیسے عمدہ بے کلفت خوراک گویا اسکے منہ مین دم کے پیچھے لگی ہوئی ہی مگر کان نہین ہلا سکتا نہ برہ زعم عدل سے کہ خوگر اسکا ہو رہا ہی اسکے آزار سے ڈرتا ہی

قولہ کلک تو تا بر قمر شعر سیہ یافتہ + مرقصب بودہ راکرد رفو ماہتاب + عفو تو دیوانہ وار گر بدرک در شود + سلسلہ داران او بانہ رہند از عذاب + پردہ کشی میکند بر دف زرین رباب + چنگ مدار از قدح دست مگیر از رباب + چون دہن خاک یافت لولوی مینا فروز + از دہن شیشہ ریز لعل زمرد نقاب + قلزم آتش تنست دیو شہاب افگنست + بیل کتارہ زنست بیت برق و سحاب + شام ستارہ فشان ابر سیاہ و مطر + بدر شفق در دہان صورت جام شراب + ابر ز شعر سیہ بر سر ما خیمہ زد + خیز تو خیمہ بزن بر سر می چون حباب + غم نکند دیدہ سوے کسے کو دمے + از دہن جام شہ ہیچو زبان کامیاب + چرخ ندارد بتاب جان کسی را لہ بست + یک نفس از عمر خویش بر در سلطان مآب + ای نظر بخت تو شمع بقا را ضیا + وے جگر خصم تو تیغ فنا را قراب + دین تو در اعتقاد بیش رہ ہفت امام + راے تو در اجتہاد پیسر چارم کتاب +

اللغات قمر کاغذ شعر سیہ جامۂ سیاہ بودہ کہنہ درک طبقات دوزخ دف زرین آفتاب رباب ابر سفید چنگ دست و ساز رباب ساز لولو قطرات مینا سبزہ دہن شیشہ خود شیشہ لعل شراب زمرد نقاب باعتبار شیشۂ سبز کتارہ نام سلاح قراب بفتح نیام شمشیر مآب بازگشت المعنی تیرے قلم نے جیسے قمر کاغذ پر شعر سیاہ بنا یعنے حروف سیاہ تب سے قصب کہنہ کا رفو ماہتاب کرنے لگا کہ مبادا کہے کہ یہ کیا تیرا پھاڑا ہوا ہی عفو تیرے دیوانہ کیطرح اگر طبقات دوزخ مین گھس جاے کہ نہ اچھے کو دیکھے نہ برے کو تو جو زنجیر یے دہان کے ہون سب عذاب سے چھوٹ جائین آپ کہتے ہین ایسا وقت ہی کہ ابر سفید دف زرین پر پردہ ڈال رہا ہی یعنے بادل ہو رہا ہی بس یہ وقت پیالہ ہاتھ سے رکھدینے کا نہین ہی نہ رباب ہاتھ سے چھوڑنیکا دونون کا لطف ایسے ہی وقت مین زیادہ ہی جب دہن خاک نے لولو مینا فروز پائے کہ وہ قطرات باران کے ہین جیسے سبزہ رونق پاتا ہی تو تو بھی دہن شیشہ سے لعل زمرد نقاب یعنے شراب سرخ جو شیشۂ سبز کی نقاب مین ہی

انڈیل یہ ابر ایک قلزم آتش تن ہی اور ایک دیو شہاب افگن ہی قلزم تن باعتبار بارش اور دیو شہاب افگن بنظر جسامت و برق اور اُلٹا معاملہ کہ شہاب دیو کے مارتے ہین یہ دیو شہاب مارتا ہی اور بیچ کتارہ زن ہی یہ جو ہیبت برق و ابر و کی ہی ابر کیا شام ہی نظر بسیا ہی، اور ستارہ فشان بلحاظ قطرات باران اسوقت مین جام و شراب کی ایسی صورت ہی جیسے بدر کے ذہن مین شفق ابر نے تو شعر سیاہ کا خیمہ ہمارے سر پر تانا تو بھی مستعد ہو اور حباب کیطرح خیمہ سر ہی پر تان یہ شراب ایسی شی ہی کہ جو کوئی دہن جام سے زبان کیطرح کامیاب ہوا اُسکی طرف غم آنکھ نہین کھول سکتا یعنے نظر نہین ڈال سکتا کامیاب مین کام کا لفظ کام کر رہا ہی ایسے ہی جسنے در سلطان وقت پر آب و پناہ پائی ایکدم کو بھی اُسکی جان کو چرخ کا مقدور کیا جو پیچ و تاب مین ڈال سکے ای ممدوح تو ایسا بقا والا ہی کہ تیرے بخت کی نظر سے شمع بقا کی روشنی ہی اور جگر تیرے خصم کا تیغ فنا کا نیام دین تیرا اپنے اعتقاد مین ایسا پختہ و محکم ہی کہ پیشوا ہفت امام کا ہی یعنے خلفائے عباسیہ کا معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت تک سات گذرے ہون اور رائے تیری اجتہاد مین پس رو چوتھی کتاب کی ہی جو قرآن شریف ہی پس اوپر کا شعر ندا ہی اور یہ جواب ندا کا قولہ فکر تو وقت بیان فرق بموے ندید + جذر اصم را زصفر بر سر لوح حساب + لعل سمندت کہ باد حلقہ کش گوش چرخ + آب شہامت بر دز افسر افراسیاب + ای بنفاذ امور بر سر تخت سرور + بر ہمہ شاہان عصر حکم تو مالک رقاب + در زمن عدل تو مرقد وہم مرحمت + بچہ روباہ را بچہ شیران غاب + موج عطائے تو دیدزان دہنش باز ماند + یم کہ کفش بر سرست روز و شب از اضطراب + حجت قاطع نمود تیغ تو کز گرد ظلم + روے زمین را کفت شست بیک قطرہ آب + تا بره مغفرت سالک مرتاض راست + توشہ یوم الیقین منزل ہفتم کتاب + ماہ لوائے تو باد شمع سرائے ابد + روز بقائے تو باد ہفتہ یوم الحساب + شاید اگر از کمی کم زنسد بش در دسر + بدر چو از مہر شاہ یافت نقاع کلاب + **اللغات** در قد خواب گاہ مرقد جمع مرقد رقد خواب گاه مرقد جمع مرقد و جمع رقد و ہمع مرقد و مرحمت شیران ران و باد کش غاب ببیشہ قطرہ آب تیغ یوم الیقین روز قیامت ہفتم

کتاب ختم قرآن فقاع شیشه المثنی یعنے فکر تیری ایسی تیز و رسا ہی کہ جسنے لوح حساب پر جذر
اصم کو کہ تحقیقاً اسکا صحیح نکلنا دشوار سو صفر مین اور اُسمین بال بھر فرق نہ دیکھا گویا قلم اُٹھایا
اور نقطہ لگا دیا دیر ہی نہین نعل تیرے سمند کا کہ حلقہ کش گوش چرخ کا ہی یعنے چرخ کو غلام
بنا نیر الا آب دلیری کا تاج افراسیاب سے لیگیا کہ یہ پادشاہ بڑا جابر و دلیر تھا ای ممدوح حکم تیرا
نافذ ہی یعنے ہر شی مین گھسنے والا ایسے نفاذ حکم کے ساتھ تو تخت سرور پر بیٹھا ہی سو جتنے شاہان
وقت ہین اُنپر مالک رقاب ہی یعنے اُنکی گردنون کا مالک چاہے جسکو مارے چاہے جسکو
چھوڑے اور تیرے زمانہ عدل مین پنجہ شیرون جنگل کا بچہ روباہ کے لیے خوابگاہ بھی ہی اور
نگس ران بھی کہ آرام سے اُسکے پنجہ مین سوتا ہی اور وہ اُسکی نگس رانی اور بادکشی کرتا ہی دریا نے
جو موج تیری عطا کی دیکھی حیرت سے اُسکا منھ پھیلا رہگیا چنانچہ ہیئت دریا سے یہ بات
ظاہر ہی اور رات دن اضطراب مین ہی جسکے سبب سے جھاگ اُسکے سر پر چھائے رہتے ہین
تیری تیغ نے کیسی حجت قاطع دکھائی یعنے کرامات کہ ایک قطرہ آب تیغ سے جو بوند بنی ہوئی ہی
گرد ظلم سے منھ زمین کا شستہ و صاف کر دیا آیندہ رہاے تابید ہی یعنے جب تک کہ راہ معرفت
مین سالک محنتی ریاضت کش کو توشہ یوم یقین روز قیامت کا منزل ہفتم قرآن مجید کی ہی جس
سے مراد ختم قرآن ہی کسواسطے کہ قرآن کے قرا نے سات منزلین مقرر کی ہین جسکا اشارہ جموع فمی
بشوق ہی تب تک ماہ تیرے جھنڈے کا شمع سرائے ابد کا بنے اور تیری بقا کا ایک دن ہفتہ
روز قیامت کا ہو اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اب ہفتہ کو اُسکے قیاس کر و بدر کو
کمی کا درد سر لگا ہوا ہی اور مین بھی بدر ہون مگر مجکو تو مہر و محبت شاہ سے شیشہ بھر گلاب ملگیا
ہی کہ شیشہ دل ہی اور گلاب محبت شاہ شاید مجکو درد سر نقصان کمی کا اب نہ ہو پچھے محشی نے
پہلے شعر مین دعا کے نسخے لکھے ہین کہ بعض نسخہ مین لباب بعض مین ایات عبارت اُنکے
معنی کی بجنسہ یہ ہی نسخہ کتاب فک اضافت میخواہد و در صورت ایاب معنی آن ایاب منزل
ہفتم ست بہ قلب ترتیب و مراد از ان اعلی علیین باشد کہ ہمان توشہ یوم الیقین براے

سالک مرا نفست و بر تقدیر نسخہ لباب معنی آنکہ بہترین مقصود سائل توشۂ یوم الیقین منزل
ہفتم ست و آن ختم قرآن مبین یا اعلی علیین انتہی قول المحشی ظاہر ہی کہ ان تینون نسخون سے مصنف
نے ایک ہی لکھا ہوگا مگر اچھے برُے کا امتیاز و تفرقہ کرنا بھی تو ضرور ہی نہ یہ کہ سبکے معنی مین لگتے
لگا دیے جائین اول تو راہ اور سفر آخرت اور شدائد سفر سے بنٹ لی پیچھے اعلی علیین ہی بہذا
راہ اور توشہ اور منزل یہ سب لفظ موجود بس ضرور ہی کہ توشہ راہ کا ختم قرآن مبین ہی ہو اور
اسکی رعایت سے لفظ منزل اور ہفتم اور کتاب ایراد کیے ہین کہ منزل ہفتم ختم قرآن ہی اور جب
تقدیر عبارت کی یون ہو کہ منزل ہفتم کہ آن از کتاب ست یعنے تمامی قرآن پھر تک اضافت
کب ہی بلکہ ایک جملہ علاحدہ ہی بیانیہ اور اشعار سب صنائع بدائع سے مملو و مشحون مثلاً لفظ کمی
اور کم اور درد سر اور بدر اور مہر اور شیشہ گلاب مہر مین ایہام ہی بمعنی محبت اور آفتاب کہ اکثر
حرارت و گرمی آفتاب سے درد سر پیدا ہو جاتا ہی اور اُسکے لیے گلاب از بس نافع بخلاف
بارد مزاج کہ اُسکو مضر ہو ایسے ہی بدر آسمان کی کمی بیشی آفتاب ہی کے قرب و بعد سے ہوتی رہتی
ہی اور سوا اسکے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق و تعریف محبوب و خمریات

قولہ زہے زشرم رخت بروے مہ گرفتہ بہق + فگندہ زلف تو از شب بر آفتاب وہق + بغمزہ
جزع تو نرگس نمودہ از بادام + بخندہ لعل تو نسرین فشاندہ از فستق + درست گشت کہ بر
چرخ برویت ای خورشید + بوقت طلعت پروین شود دو پارہ شفق + ترا ازان دو شکر در عقیق
مروارید + مرا ازین دو شبہ سوے زر روان زیبق + زبستہ تو بعمر ار یکے شکر خواہم + بہ تحجیہ لعل
تو گیرد و ز دآن عمر فندق + لآلے کہ بہ اوراق لالہ شد منثور + بعذار نازک تست از ترشحات عرق +
شکستہ شد دل بچہ مہر و بدر زان رونہی + کہ بر دمید زصبح تو حلقہ داغ عشق + مقید ست بزنجیر زلف
تو خورشید + چو بدر بر در انعام حاکم مطلق + خدایگان سلاطین محمد تغلق + ابوالمجاہد اعظم
شہنشہ بر حق + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان

الالفاظ بہق سیاہی و کلف و چھیپ و بہق کمند جزع مہرہ سیاہ و سفید مشابہ بچشم نرگس و بادام
نیز چشم نسرین دندان فستق معرب پستہ مراد لب پروین دندان دو پارہ شفق دو لب عقیق
لب مروارید دندان تشبیہ مہرہ سیاہ زرر و زیبق سیماب شکر بوسہ نخچہ ژالہ فندق نام میوہ مشابہ بسر انگشت
نشور پریشان صبح رخ غسق سیاہی مراد اس سے خط المعنی یعنے ای محبوب تیرے رخ کی شرم سے
روے ماہ کو کیسا کلف و سیاہی نے گھیرا ہی اور تیری زلف نے شب سے آفتاب پر کمند ڈالی
ہی اور اس کمند مین پھانسا ہی کہ یہ بھی ایا اُسکے چہرہ سے ہی جسکے گرد زلف ہی غمزہ تیرا ایسا ہی جسنے
تیری چشم سے نرگس و بادام ظاہر کیے اور خندہ نے نسرین ای دندان پستہ پر جو لب ہین
بکھیرے یعنے عیان کیے ای معشوق تو ایک آفتاب ہی اپنے آسمان صورت پر اور آفتاب ہی
سے شفق پیدا ہوتا ہی تو بس جسوقت پروین طلوع کرے یعنے دندان تو اُسکے اوپر درست ہی
جو دو ٹکڑے شفق سے ہون کہ وہ دونون لب ہین ہین تیری نسبت سوا اسکے کیا کہون
کہ تیرے جو دو لب شیرین در عقیق ہین اُنین تو مروارید تابان ہین اور میرا یہ حال کہ میرے
جو دو شبہ ہین ای مردمک اپنے زر کیطرف کہ روے زرد ہی زیبق یعنے سیماب جو اشک سفید
رنگ ہین جاری ہین تیرے پستہ سے کہ دہن ہی اگر عمر بھر مین ایک شکر ای بوسہ مانگون تو نخچہ دندان
سے لب تیرے سر انگشت کو کہ فندق ہی پکڑتے ہین مطلب یہ کہ اُنگلی دانت تلے دباتے ہین کہ
ہین ایسی بات زیادہ اپنے حال و رتبہ سے کہتا ہی وہ موتی شبنم کے جو گلبرگ لالہ پر بکھرے ہوے
ہین ایسے ہین جیسے تیرے رخسار نازک پر عرق ٹپکا ہوا ہوتا ہی اس شعر مین لالہ کو مشبہ کیا ہی
اور رخسار محبوب کو مشبہ بہ جسکا رتبہ مشبہ سے زیادہ ہی اب بدر کیا کہے اسکا تو دل پر مہر ای
دن سے ٹوٹ گیا کہ جسدن تیری صبح پر سیاہی خط کے حلقہ کیطرح پیدا ہوئی اور خط جا ای محبوب
تو وہ ہی کہ تیری زلف کی زنجیر مین آفتاب مقید ہی کہین جا نہین سکتا کہ وہ چہرہ ہی جیسے ہر
دروازۂ انعام شاہ پر جو حاکم مطلق ہی مقید ہو رہا ہی کسی دروازہ پر نہین جاتا آذر حاکم
مطلق خدایگان سلاطین یعنے محمد بن تغلق ہی اور ابو المجاہد اعظم اور شہنشاہ برجوع حاکم مطلق

اس سبب سے کہا کہ خلیفہ کیطرف سے مختار کل ہی

مطلع ثانی

قولہ نہادہ کاسۂ زرخور بدین کبود طبق + نماند سفرۂ گلریز سبز را رونق + قمر شام مرصع کشاد از ادہم + چو صبح زین زراندودہ بست بر ابلق + بشاہ چین عوض اطلس سیاہ دہد + فلک عمامہ زربفت وجبۂ ازرق + خط سفید کشد صبح تا فرو ریزد + ہزار نقطۂ زر از شب سیاہ ورق + سپیدہ آئینہ بنمود رخ نہان کردند + سمنبران حریم زمردین جوسق + طلوع شمس و سواد شب و بیاض سحر + چو بیضۂ کہ برآید ز داز دہان عقعق + زہے ز شرم کفت روے بحر غرق غرق + ز ابر جود تو باغ وجود سبز ورق + زمین ز جود تو خودرا چو آسمان دیدہ + پر از درست زر سرخ روے ہفت طبق + لوائے فتح ترا نصب آنچنان کردند + کہ گیسوئے سر غوست بر جرم بیرق + اللغات کبود طبق فلک سفرۂ گلریز شب شام ساز اسپ مراد ستارگان ادہم اسپ سیاہ ای شب شاہ چین آفتاب ابلق آسمان باعتبار روز و شب اطلس سیاہ شب جبہ ازرق باعتبار ستارگان خط سفید روشنی صبح سمن بران انجم زمردین فلک جوسق بام عقعق بالفتح زاغ دشتی کہ سیاہ وسفید ہوتا ہی ہفت طبق ہفت طبقۂ زمین غول بوا و مجہول نام ستارہ کہ فلک ہشتم پر ہی بیرق نیزہ المعنی پھر صبح ہونے کا بیان ہی کہ آفتاب نے کاسۂ زر کا کہ جرم اسکا ہی بتغایر فرضی اس طبق سبز پر رکھا اب وہ سفرہ گلریز شب کا جو بلحاظ ستارون کے کیسا خوب ہورہا تھا اس پیالۂ زر سے بے رونق ہوگیا ایسے ہی جب صبح نے زین زراندودہ کہ آفتاب ہی اپنے ابلق پر باندھا ابلق بدینوجہ کہ اسوقت سیاہی وسفیدی دونون ملی ہوئی ہوتی ہین تو قمر نے ساز مرصع کہ ستارے تھے اپنے اسپ سیاہ شب سے کھولڈالا اب فلک نے بشاہ چین آفتاب کو عوض اطلس سیاہ کے کہ شب تھی عمامہ زربفت کہ وہ ہی جرم آفتاب کا ہی بمغائرت اعتباری اور نیلا جبہ دیا کہ دن کو آسمان نیلگون ہوجاتا ہی جیسا کہ معہود ہی اور صبح نے خط سفید کھینچے جس سے ہزارون نقطے زر کے شب سیاہ

ورق سے گر جاتے ہین کہ وہ ستارے ہین اور جہان سپیدۂ صبح نے آئینہ اپنا دکھایا فوراً اُن سمنبرون نے جو بام زمردین فلک پر جلوہ کنان تھین منھہ اپنا چھپا لیا یہ طلوع شمس کا اور سیاہی شب و سفیدی صبح کی ایسا ہوا جیسے زاغ دستی نے کہ سیاہ و سفید ہوتا ہی بیضۂ سفید دہن سے ڈالدیا ہو پھر مدح ہی یعنے ای ممدوح کیسی تیری ہتھیلی فیاض ہی جسکی شرم سے دریا غرق عرق ہو رہا ہی اور عرق اُسکا وہی آب بتغایر فرضی اور ابر جود تیرے سے باغ وجود کا سبز ورق یعنے لہلہا رہا ہی زمین نے جو اپنی طرف نظر کی تو آپکو مثل آسمان کے دیکھا ایسا جود تیرا اسپر جاری ہوا ہی کہ ہفت طبق اُسکے اشرفیون زر سرخ جید سے بھرے ہوئے ہین تیری فتح کا جھنڈا قضا و قدر نے ایسی جگہ بلند پر برپا کیا ہی کہ گیسو سر غول فلک کے اُسکی بیرق کے پرچم ہین **قوله** حصار قدر ترا رفیع بر طریقے شد ✤ کہ چرخ رنگ کبود ست درتہ خندق ✤ دو ماہہ بود بر وزے مسیر مرکب جسم ✤ کہ در بنے بر نبی گفت مخبر اصدق ✤ سمند خوشر و خسرو بیک قدم کہ زند ✤ بچار راہہ رود بر بساط خاک الحق ✤ ز جود تست کہ جز من نماند در عالم ✤ مذکرے کہ کند بر سر منابر دق ✤ بہ بدر بدرۂ زر خورست چند انکہ از الوف شود جذر مال و منطق ✤ ہمیشہ تا اثر عین نور آن باشد ✤ کہ نور نور بر داز حدیقہاے حدق ✤ چو کلک روے سیہ بیش از انکہ سر ببرند ✤ سر زبان اعادی بہ تیغ باد اشق ✤ ز جنگ مہر تو آنکس کہ کرد سر خم باد ✤ چو تاے حلق گرفتہ میان خلق خلق ✤ **اللغات** مرکب جسم تخت سلیمان نبی بالضم قرآن مجید مخبر اصدق خدائتعالے جسنے حضرت سلیمانؑ کی خبر کردی ہی غدوہا شہر و رواحہا شہر سیر صبح کا ہی اُسکی ایک مہینہ راہ ہی اور سیر شام کی اُسکی ایک مہینہ کی راہ مذکر پند دہندہ دق بمعنی کوفتن وگدائی در خور لائق جذر وہ عدد کہ اُسکو نفس جذر مین ضرب دین اور اُسکے حاصل کو مال کہتے ہین اور مجذور اور منطق وہ ہی کہ جذر اُسکا صحیح نکلے جیسے ۳ کہ جذر ۹ کا ہی منطق مقصود حساب اصم ضد اسکے اور مقام مقتضی کسر طا کا ہی عین نور نام ستارہ کہ جو کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی نور بفتح غنچہ نور روشنی حدیقہا باغہا جنکے گرد دیوارین ہون حدق جمع حدقہ بفتحتین سیاہی چشم شق شگافتہ شدہ اعادی اعدا خلق جامۂ کہنہ جب سے

مراد خوار ہی المعنی حصار تیرے قدر کے ایسے طریق پر بلندی ہوئی ہی کہ جسکی تہ خندق مین
چرخ کبود ایسا ہی جیسے ایک کبود خندق کا شعر نعبد کا قطعہ بند ہی یعنے ہ تو مخبر اصدق ہے نے جو
خدا تعالے ہی قرآن مجید مین اپنے نبی یعنے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیر مرکب سلیمان سے خبر دی
ہی کہ مسیر انکا ایک دن مین دو مہینہ کی راہ تھا کما قال عز وجل غدوہا شہر ورواحہا شہر یعنے
صبح کو اسکی مہینہ کی راہ تھی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ لیکن اس خسرو کا سمند خوشخرام ایک قدم رکھنے
مین چار ماہ کی راہ بساط خاک پر جاتا ہی اور یہ بات سچ ہی دیکھ لو چار ماہ تو جو چار نعل کے ہلال ہین اسکے ایک قدم
مین طی ہو جاتے ہین تیرے ہی جود سے ہی کہ عالم مین اب سوا سے من یعنے نعمت دینے کے اور کچھ
نہین ہی اسکی ضرورت جاتی رہی کہ کوئی واعظ و ناصح منبر پر بیٹھ کے گدائی کرے مثل زمانہ
سابق کے بدر لایق اسکے ہی کہ اسکو بدرہ زر کے اتنے دیے جائین کہ الوف سے جذر اسکے مال کا
منطق ہووے یعنے مال کثیر اسکا مجذور ہو مثلاً ہزار کا مجذور دس لاکھ ہوتے ہین اب الوف کا
مجذور دیکھا جاوے کہ کسقدر ہو امطلب یہ کہ اسقدر مال مجکو دے کہ جذر میرے مال کا ہزارون
سے خبر دے آیندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ ستارہ عین الثور سے یہ اثر ہوتا رہے
کہ جو کوئی اُسکے عمل مین پیدا ہووے نابینا ہو جاوے اور وہ کلیان نور کی باغون سیاہی چشم
سے لیجاوے تب تک دشمن تیرے مانند قلم کے سیاہ رو پہلے سے ہو جائین پھر سر کاٹا جاوے اور
سر زبان کا انکے چھوڑی سے شق و شگاف کیا جاوے اور جو چنگ محبت سے تیری سر خم کرے
یعنے منحرف ہو تو اُسکا گلا حلق گرفتہ درمیان خلق کے ہو اور جامہ کہنہ پارہ پارہ جو مراد خوار
و ذلیل سے ہی

بہاریہ در مدح آفتاب

قولہ صفر زیر بعد ہدا از نقطۂ زرین سر سال ٭ الفی را کہ در و عین بود گوشۂ دال ٭ گاو بازار
وہین بزہ گل زرد گرفت ٭ در چراگاہ بیر از نرگس این سبز تلال ٭ غنچہ درخندہ چو صبح ازلی آنست
کہ ہست ٭ سبزہ و غنچہ عجیب بر از زر طلا تا لا مال ٭ دفتر سبز مجلد کہ گلشن جامع شد ٭ ہست

شیرازہ اوزردو ورقہا ہمہ آل + لالہ را خرقہ بخون غرق و بنفشہ ز غمش + چون مصیبت زدہ کژ گردن و نیلی سربال + شب یکے زنگی پستہ کہ بود آبلہ روے + روز رومی دراز کہ بود او بکمال + روز با تاج زر و شب بقبائے گلریز + شب و روز ند غلامان شہ خوب خصال + یہ اشعار بحر رمل مین ہین فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان اللغات صفر علامت برج حمل نقطہ زرین آفتاب الف علامت ثور یعنی آفتاب گوشہ دال لام جسکے تیس عدد ہین تلال یہ مشتہا گاو برج ثور برہ برج حمل گل زرد آفتاب نرگس انجم دفتر سبز مجلد آسمان آل سرخ سربال نوعی پیراہن آبلہ روے شب بستارہ تاج زر آفتاب گلریز کواکب المعنی یعنے ہر سال یہ بات معہود ہی کہ نقطہ زرین آفتاب سے صفر یعنے برج حمل الف کو جو برج ثور ہی زیور دیتا ہی یعنے آفتاب برج حمل سے جو ابتداے بہار ہی برج ثور مین جاتا ہی اور جب اسمین آتا ہی تو آفتاب گوشہ دال کا ہو جاتا ہی اور گوشہ دال کا لام ہی جسکے تیس عدد ہین مطلب یہ کہ تیس دن اسمین رہتا ہی سو یہ ہوا کہ گاو نے جو برج ثور ہی پھر برہ کے منہ سے کہ برج حمل ہی گل زرد آفتاب کا لیگیا اس چراگاہ سبز تلال مین جو آسمان ہی کہ نرگس سے بھری ہوئی ہی کہ وہ ستارے ہین بصورت دیدہ حیران آب صبح اور غنچہ مارے خوشی کے دونون خندہ زن ہین اسواسطے کہ دونون کی جیب زر طلائی کندن سے مالا مال ہی صبح کے زر آفتاب سے اور غنچہ کے زرورے سے یہ دفتر مجلد آسمان کا کہ گل اسکا جامع ہوا ہی آفتاب اس سبب سے شیرازہ اسکا تار شعاع سے زرد ہی اور ورق اسکے سرخ باعتبار شفق نسخہ مطبوعہ مین ہست کو ہشت غلط لکھا ہی اب لالہ کا خرقہ جو خون مین غرق ہو گیا جیسا کہ گل اسکا سرخ غرق بخون ہوتا ہی اور اسکے غم سے بنفشہ نے مصیبت زدون کی طرح گردن ٹیڑہی کرلی اور پیراہن سیاہ پہن لیا چنانچہ ایسی ہی صورت اسکی ہوتی ہی رات اسوقت مین ایک زنگی پستہ قد آبلہ رو ہی بلحاظ ستارونکے اور دن ایک رومی دراز قد جیسا کہ کمال دراز ہوتا ہی یعنے اسوقت مین رات کوتاہ اور دن دراز ہی دن تاج زر سر پہ رکھے ہوے ہی جو آفتاب ہی اور رات قبا گلریز پہنے ہوے اور رات دن دونون غلام بادشاہ خوب خصال کے ہین

مطلع ثانی

قولہ ای عقیق شکر آلودہ تو پستہ مثال + شور بخت این دل بریان کہ ندید از تو وصال + روے تو مطلع انوار سراپردہ حسن + زلف تو مجمع دلہاے پریشان احوال + مردمک دیدہ من دو شبہ بالش خون گردیدہ + نقش دیباجہ رویت کہ کشیدست خیال + در خم ماہ نوت سوخت دل مردم را بہ حرکتہاے ستارہ بجنوب و بشمال + دہنت دید خرد گفت بے ہیچ سخن + سر میمست کہ بر نقطہ فرد آمدہ دال + چرخ پردیدہ چو بر نرگس تو چشم انداخت + گفت صادیست کہ در حلقہ نون یافت مجال + زلف تو سایہ چو بر گوشہ خورشید افگند + گشت چون چتر شہنشاہ جہان میمون فال + آن محمد علم و نجم حشم و عیسی دم + و آن قضا راے و قدر رایت و خورشید نوال اللغات شکر لب شبہ مردمک ماہ نو ابرو ستارہ مردمک نقطہ دہن اور نقطہ فرد جزو لایتجزی نیز دہن دال دلالت کنندہ مجال جاے جولان علم جھنڈا اور نام نوال بخشش المعنی یعنے ای محبوب تیرے لب عقیق بھی ہین اور شکر آلودہ اور پستہ مثال بھی مگر میرا دل بریان کیسا شور بخت ہی کہ اسنے تجھسے کبھی وصال نہ دیکھا صورت تیری سراپردہ حسن کے مطلع انوار ہی زلف تیری مجمع ہی اون پریشان احوال کی یعنے سارے دل پریشان احوال وہین جمع ہوتے ہین اور ہر چند میرے مردمک چشم کو دو شبہ کہا ہر وقت خون انکا تکیہ ہی یعنے ہر دم خون انسے رواں مگر تیری صورت کے دیباجہ کا نقش جو میرے خیال نے کھینچ رکھا ہی ہرگز نہ مٹیگا تیرے ماہ نو ابرو کا عجیب ہی خم ہی کہ کہ اس خم مین مردم کو پھانس کے اپنے ستارون کی حرکتون سے جو ادھر ادھر جنوب و شمال کرتے ہین سوختہ اور بریان کر رکھا ہی ستارہ مراد مردم چشم معشوق سے اور ستارون کی حرکت جنوب سے شمال کو ہی دہان تیرا دیکھ کہ خرد نے دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ سر میم ہی کہ نقطہ فرد یعنی جزو لایتجزی ہی کہ تقسیم نہین ہو سکتا دلالت کرتا ہی مطلب یہ کہ نقطہ ہی اور نقطہ بھی لایتجزی اور سر میم عربی کا مدور لکھا جاتا ہی چرخ جو دیدے بیشمار رکھتا ہی اسنے جو تیرے نرگس چشم پر نظر ڈالی فوراً کہا کہ یہ ایک صاد ہی جو حلقہ نون مین جولان کر رہا ہی اس حلقہ مین اسکا مجال ہی اور نون ابرو زلف

نے تیری ایسا سایہ گوشۂ خورشید پر جو چہرہ ہی ڈالا ہی جیسے چتر شہنشاہ ہمایون فال سے کہ
وہ بھی اُسکی صورت خورشید تمثال پر سایہ ڈالے ہوے ہی اور وہ شہنشاہ بصفات مذکورہ
بعد کے موصوف ہی قولہ شاہ بہرام نسب آنکہ نماید چو بین + روز کین در نظرش خنجر صد
رستم زال + سرکشی کرد قلم ہمچو حسود ت زا نرو سے + کہ نگونسار چو زلفست و سیہ روے چو خال +
ای کفت پنج محیطے کہ بیک قطرۂ آب + شستہ از روے زمین گرد عدو بدحال + خصم بدکیش
ترا خنجر تو قربان کرد + تیر را ازپی آن وصل کمان گشت وبال + اندران روز کہ از نعرۂ
مردان نبرد + در دل کوہ چو سیماب در افتد زلزال + آسمان یک مگس سبز نماید بو ر چشم +
چون ہماے سر چتر تو کشاید پر وبال + فرق کرسی قدم بیل تو باشد آندم + روح قدسی بزرک
خیل تو گرد و آن حال + رمح تو مار روے حامل اوده ماہی + خنگ تو چرخ دے حامل او
چار ہلال + نیلیت از سر زنش گرز و سنانت دیدہ + عظم و اندام عدو را چو سبوس و غربال +
اللغات پنج محیط پنج انگشتان قطرہ آب تیغ زلزال لرزہ آندم آنحال و وقت جنگ بزرگ
مردم چو کی روح قدسی ملایک دہ ماہ دہ انگشتان خنگ اسپ چار ہلال چار نعل عظم استخوان حال
تمام آسمان **المعنی** یہ بادشاہ بہرام نسب ہی جو بڑا عادل و باذل و شجاع گذرا ہی اور خود بھی ایسا شجاع
کہ لڑائی کے دن خنجر سیکڑون رستم بن زال کے اُسکی نظر مین چوبین ای بیکار معلوم ہوتا ہی کہ تیرے قلم نے
مثل تیرے حسود کے تجھسے سرکشی کی ہی جب تو مثل زلف کے نگونسار اور مثل خال کے سیہ روہی
ای ممدوح تیری کف کیا ہی وہ پنج محیط ہین باعتبار پنج انگشتان کہ جسکے ایک قطرۂ آب سے کہ وہ
تیغ ہی تمامی روے زمین کو دشمن بدحال کے گرد سے دہو کے پاک صاف کر دیا عجب حال ہی کہ تیرے
خصم بدکیش کو تیرے خنجر نے کشتہ کیا اس رنج سے کہ مین نے نہ مارا تیر کو وصل کمان کا وبال
ہو گیا ہی کہ اُسمین ٹھہرتا ہی نہین اور لطف یہ کہ قوس خانہ عطارد کے وبال کا ہی بعد کا شعر قطعہ بند
ہی کہ اُس دن کہ نعرۂ مردان نبرد سے پہاڑ کے دلمین بھی سیماب کیطرح لرزہ پڑ جاے ایک جگہ
ٹھہر ہی نہین سکتا اسحال مین جسوقت کہ ہما تیرے چتر کا بال و پر کھولے اور اُڑتا ہین آ کے مقابل

اسکے آسمان ایسا حقیر و ناچیز معلوم ہووے جیسے ایک سبز کھی اُسوقت مین زرق کرسی کا جو فلک
ہشتم ہی تیرے بیل کا ایک قدم ہوگا اور ملائک اُس حال مین تیرے لشکر کے مردم جوگی بنین گے
نیزہ تیرا مار ہی لیکن ایسا مار جسکی حال دس مچھلیان ہین یعنے دس انگلیان اور گھوڑا تیرا
جسامت و تیز روی مین چرخ لیکن اسکے حامل چار ہلال ہین کہ وہ چار دن نعل ہین حامل کا
لفظ جو نام آسمان کا بھی ہوگیا ہی خوب ہی بیل سے جو قصد پامالی تیرے دشمن کا کیا تو دیکھا کہ
اُسمین گوشت و استخوان کچھ بھی باقی نہین ہے ہان تو اُسکی ضرب گرز سے مثل بھوسے کے
ہوگئین اور گوشت جسم کا طعن سنان سے مثل غربال کے سوراخ سوراخ ہی بس اس شعر
مین صنعت لف و نشر مرتب ہی **قولہ** جان اعدا سے تو در آئینہ تیغ آندم + صورت لا سے
سیاہی بود از آب زلال + صورت صورت بر رایت تو آیت فتح + کرمت دشمن مال و غضبت
دشمن مال + ان کتابیست شہا مدح تو کز تقریرش + طوطی ناطقہ با ہفت زبان گردد لال +
کفہ کف ترا دید ترازوے فلک + نقدہ ہر دو جہان یافت در آن یک مثقال + پایہ تخت تو
پیرایہ ہشتم ایوان + سایہ تخت تو بر گنبد ہفتم طربال + تا بشام از مدد جنبش چارم ایوان +
گوے زر بر سر میدان افق آرد حال + زخم چوگان اجل بر سر بدگو تو باد + خاصہ ہنگام
نخاو در صف میدان قتال + **اللغات** بر بالکسر فرمان برداری مادر و پدر و نیکی و
نکوکاری دشمن مال بلا اضافت کفہ پلہ ترازو مثقال بالکسر ساڑھے چار ماشے ہشتم ایوان
فلک کرسی طربال بالکسر بناے بلند گوی زر آفتاب افق کنارہ آسمان حال وہ لکڑی کہ
میدان مین سیدھی کھڑی کرتے ہین جو کوئی اُس سے گیند لیجاتا ہی بازی جیت جاتا ہی
المعنی جان تیرے دشمن کی تیرے آئینہ تیغ مین ایسی ہی جیسے صورت کالی کیفیت آب زلال
سے نمایان ہوتی ہی صورت تیری بھی صورت نکوئی و نیکی کی ہی اور رایت تیرا آیت فتح
کی کرم تیرا دشمن مال کا بسبب بذل و سخا کے اور غضب تیرا دشمن کو مالش دینے والا اے شاہ
میرے تیری مدح کی کتاب ایسی ہی جسکے بیان سے طوطی ناطقہ کی باوصف ہفت زبان ہونیکے

گونگی ہی تیرے کفِ عطا کے کفہ کو جو ترازو فلک نے دیکھا تو دونوجہان کے نقد کو ایک مثقال پایا پایہ تیرے تخت کا پیرایہ فلک ہشتم کا ہی اور سایہ تیرے تخت کا گنبد ہفتم پر ایک بنا سے بلند ہی اب وہار تابید اہی یعنے جب تک کہ شام کو مدد جنبش چرخ چارم سے گوی زر یعنے آفتاب میدان افق کے سرے پر چسال الے یعنے تمام کو پہونچے زخم چوگان اجل کا تیرے بدگو کے سر پر پہونچے خاص لڑائی کے وقت میدان قتال مین

مدح محمد شاہ و تعریف خط محبوب و چرخیات

قولہ نبات سبز چو بر شکر تو پیدا شد + عقیق سادۂ تو در پناہ مینا شد + بجز دہان تو در عین آفتاب کہ دید + کہ ذرہ ز شفق مطلع ثریا شد + مہ دو ہفتہ شو واز کنار شب پیدا + شبت ز گوشۂ ماہ دو ہفتہ پیدا شد + ہلال راست تراز فرق بود پیوستہ + بگو مت کہ چو ابرو نجم چہ معنی شد + ز مہر زلف در خت کردہ عزم بیداری + شب دراز ترا دید ماہ و دوتا شد + دو ترک مست کمانہا کشیدہ تا بس گوش + کہ گرد چین سپہ زنگ آشکارا شد + ز سہم شان دل سرگشتہ و پریشانم + بزیر مشک زرہ شکل ماہ فرسا شد + رخت گلیست کہ در بوستان جا نہا رست + لبت ملیست کہ دار وسے درد دلہا شد + دہان تست کہ موسے ز ذرہ فرقش نیست + میان تست کہ کو سے بموسے در دا شد + بریخت ابرو چشم بجار مروارید + تراچو بر طرف لالہ سبزہ پیدا شد + تنم ز ضعف چنان شد کہ ہر شبے تا روز + گرفتہ دامن آہم بطاق خضرا شد + دمم ببوسے لبت آتشیست در دہنم + کہ ہر زبانہ او افسر زبانا شد + گدا ے لعل تو بودم و لیک بے منت + ز نقد عین خودم وجہ زر مہیا شد + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بسکون عین **اللغات** نبات خط شکر لب عقیق لب مینا خط ذرہ دہن شفق لب ثریا دندان فرق مانگ پیوستہ مدام چہ بمعنی ای از چہ سے یعنے شب زلف کمان ابرو زرہ شکل صفت مشک کہ زلف ہی کوہ سرین بجار دریا ہالالہ رخ طاق خضرا افلاک بوسے امید زبانا بالضم نام ایک منزل کا منازل قمر سے نقد عین اشک المعنی یعنے ای محبوب

تیرے لب شیرین شکر پر جو نبات سبزۂ خط کی پیدا ہوئی تو یہ ایسا ہوا جیسے عقیق سادہ سرخ کو مینا سبز کے ساتھ لگا یا جاسے کہ کیسا خوشنما ہوگا تیرے دہن کے سوا کسی نے عین آفتاب مین کب دیکھا ہی کہ ایک ذرہ شفق سے جو لب ہین مطلع ثریا کا ظاہر ہوا ہو یعنے ذرا لب کھولنے مین ثریا عیان ہوئی ہو کہ وہ دندان ہین اور عجب یہ کہ عین آفتاب مین شفق ورنہ طلوع وغروب کیوقت شفق ہوتا ہی اور معمول یہ ہی کہ ماہ دو ہفتہ کنار شب سے پیدا ہوتا ہی اور تیری شب کہ زلف ہی عجب شب ہی کہ گوشہ ماہ دو ہفتہ سے جو چہرہ ہی پیدا ہوئی ہی یہ ہلال ہمیشہ تیرے ابرو کے ساتھ تیری مانگ سے زیادہ تر سیدھا رہتا تھا اور یہ سیدھا وہ ہی جسکو سلیم المزاج کہتے ہین نہ مقابل کج کے مگر مین کہتا ہون کہ اب جو ابرو کیطرح خمیدہ ہوگیا یہ کیا بات ہی ماہ کو جو محبت وعشق تیری زلف ورخ کا ہی اسنے چاہا کہ ان دونون کے عشق مین شب بیداری کرون تو محبت رخ کی محنت کو تو جھیل گیا اور جب شب دراز زلف کی محنت پیش آئی تو اسکے بار سے کبڑا ہوگیا اسکو نہ اٹھا سکا وہ دو ترک چشم مست جو کان تک کمانین چڑھاے ہوے ہین یعنے ابروے دراز ایسے ہین جسکو کہین کہ چین کے گرد مین سیاہ زنگ کی ظاہر ہوئی ہی چین چہرہ مین تیرے مشک زرہ شکل سے جو زلف پیچ در پیچ ہی اور نیز ماہ فرسا کہ چہرہ پر پڑی ہوئی ہی اسکے خوف سے نہایت ہی سرگشتہ دل اور پریشان خاطر ہون کہ کیسے ماہ کو گھسنے ہی ہی رخ تیرا وہ گل ہی جسکا صفت جان ہی اور لب تیرے ایک شراب ہین کہ دار ودر دونون کے ہین دہن تیرا ایسا کہ اسمین اور ذرہ مین سر مو فرق نہین کمر تیری ایسی کہ گویا موے در ظاہر ہوئی ہی یعنے ایکبال مین دو پہاڑ کہ سرین ہین دراسمین تفسیر بامو ئے کی ہی میری دونون آنکھیں دو ابر ہین انھون نے در موتیون کے بہائے اس غم سے کہ تیرے لالہ کے کنارے سبزہ پیدا ہوا لالہ رخسار سبزہ خط تن میرا بارے ضعف کے ایسا زار ونزار ہوگیا کہ میری آہ کا دامن پکڑ کے ہر رات دن ہوسنے تک طاق سبز فلک پر گیا اب خیال کرو آہ کو کہ وہ گیا ہی اور اسکا دامن ہی گیا اور پھر اسکا تن اور ایسا یہ بھی ہی کہ آہ میری فلک پر پہونچتی ہی تیرے لب کی امید مین دم میرا میرے دہن مین ایسا ایک آتش

ہو رہا ہی کہ ہر زبانہ یعنی شعلہ اُسکا تاج سر زبانا کا ہی کہ یہ ستارہ فلک ہشتم پر ہی منازل ماہ سے
ہین تو گدا تیرے لعل لب کا تھا لیکن بے منت و احسان نقد چشم سے جو اشک ہین میری صورت
زرد کی موجود و مہیا ہو گئی وجہ کے معنے صورت کے بھی ہین اور وجہ گذران کے بھی حاصل یہ
کہ روتے روتے جو پیلا پڑ گیا ہون یہی زردی وجہ زر کی ہی ٭ اگر جہان ہمہ تن زر شود
بجبہ نخرد ٭ چو بدر مفلس درگاہ حق تعالے شد ٭ برائے عزت دنیا و دولت عقبی ٭ توجہش
بجناب خدیو دنیا شد ٭ خوب جان لو بدر وہ شخص ہی کہ اگر جہان ہمہ تن زر ہو جائے تو ایک جو
کو بھی نمول سے اسلیے کہ فقیر درگاہ حق تعالے کا ہی اور جو خدیو دنیا کیطرف رجوع ہی یہ توجہ اُسکی
اسواسطے ہی کہ عزت دنیا کی اور دولت عقبی کی اُسکو حاصل ہو کہ یہ دونون امر بھی ضروری
ہین اور یہان دونون موجود

مطلع ثانی

قولہ چو شاہ شرق بہ پیش سرے جوزا شد ٭ سپر بہ پیش کمان رفت و ترکش آرا شد ٭ نمیرسد
بگریبانش دست زنگی شب ٭ کہ ترک روز بغایت بلند بالا شد ٭ چہ ساغریست زر اندود خور
کہ از لطف او ٭ چو بادہ جملہ تن آب آتش اجزا شد ٭ چہ دو ستیست بجام بادہ را کہ مدام ٭
ز دست میرود آنساعتے کہ بیجا شد ٭ بیار بلبلہ کان رومیست خون آشام ٭ کہ سجدہاش
ہمہ پیش پاے ترسا شد ٭ تہ جام می زخمستان لایزالی نوش ٭ کہ خاک جرعہ او جان جملہ اشیا شد
ماآب خرد بجناب خدایگان میساز ٭ کہ کار و بار دو عالم بدو توانا شد ٭ میان دائرہ حلقہ
در او ہرش ٭ بشکل نقطہ موہوم ناپیدا شد ٭ چو قصر حلم وے افگند سایہ بر گردون ٭ خور از
تحرک قمرے خود مبرا شد ٭ توئی کہ آن گدا از کف تو انگر شد ٭ توئی کہ بر درت ایام پیر برنا شد
الاغات شاہ شرق آفتاب اور یہ جب جوزا مین آتا ہی دن بڑھ جاتا ہی سپر ماہ و آفتاب
تیر پیش کمان رفتن سے مراد مقابل ہونا یا اُس کے اندر جانا اسلیے کہ برج قوس و جوزا
دونون مقابل ہین ترکش اس اعتبار سے کہ جوزا خانہ تیر کا ہی ترک روز دن بلند بالا

اس لحاظ سے کہ دن اسوقت مین دراز اور رات کوتاہ ہوتی ہی آتش اجزا یعنے آب دریا گرم ہوا
مدام ہمیشہ و شراب ما آب مراد شراب سے نانمایا ای نہان حرکت قسری کہ بواسطہ فلک الافلاک
کے ہی برنا جوان المعنی جب شاہ شرق آفتاب کا سامنے تخت جوزا کے گیا کہ اسوقت مین
دن دراز و شب کوتاہ ہوتی ہی تو ایسا ہوا کہ سپر سامنے کمان کے گئی اور ترکش آرا ہوئی
سپر وہی آفتاب اور کمان برج قوس کہ جوزا اور یہ دونون مقابل ہین اور یہان بھی تقابل
ہی مقصود ہی نہ اندر کمان کے جانا اور جوزا کو ترکش کہنا اس مناسبت سے ہی کہ وہ خانہ تیر کا
ہی اور آفتاب اسکی شعاع آب زنگی شب کا ہاتھ ترک روز کے گریبان تک نہین پہونچ سکتا اسواسطے
کہ وہ بہت بلند بالا ہوگیا ای دراز مین حیرت مین ہون کہ اس ساحر زراندود آفتاب کو
کیا ہوا جسکی گرمی سے شراب کیطرح جملہ تن آب کا آتش اجزا ہوگیا یعنے پانی گرم ہوگئے جیسا کہ
گرمی مین ہوتا ہی اور جام بادہ کو ہمارے ساتھ عجب قسم کی دوستی ہی کہ جب بھرا ہوتا ہی تو
ہمیشہ از دست رفتہ ہوجاتا ہی لفظ پیر و دو بھرا مین عجب ہی لطف ہی یعنے جب بھرا ہوتا جو مراد اُسنے
جدا ہونے سے ہی تو از دست رفتہ ہوجاتا ہی اور نیز یہ کہ جب شراب سے جو مراد اسے ہی خالی
ہوجاتا ہی تو ہمارے ہاتھ سے چلا جاتا ہی اور کے ہاتھ مین آ بلبلہ ای صراحی کہ وہ ایک رومی
سفید رنگ خون آشام ہی باعتبار شراب سرخ بھری ہونیکے کہ اسکے سجدے بالکل ترسا کے
پانون پر ہوتے رہے ہین ترسا پیالہ سجدہ جھکنا بلبلہ کا وقت انڈیلے جانے شراب کے اور
جب اسکے سجدے پانے ترسا پر ہوے ہین تو اسکو چھوڑ اور جام می کا خمستان لا یزالی سے
نوش کر کہ جسکے جرعہ کی خاک جان جملہ اشیا کی ہوئی اور بازگشت اپنا جناب خدایگان
کو بنا جسکے سبب سے کاروبار دونون جہان کو قوت و توانائی ہوگئی اور وہ خدایگان کہ جسکے
در دوازہ کے حلقہ کا جو دائرہ ہی عرش اُسمین ایسا ہی جیسے ایک نقطہ موہوم کہ نمایان نہین
ہوتا حلیم ایسا کہ جب سے اُسکے قصر حلم نے اپنا سایہ گردون پر ڈالا آفتاب حرکت قسری
سے جو باتباع حرکت فلک الافلاک کی تھی اُس سے پاک و مبرا ہوگیا اسواسطے کہ خود فلک ایکی

بار بسایهٔ حلم سے ایسا بوجھل ہوگیا کہ ہل نہین سکتا پھر آفتاب کیسے حرکت کر سکے قولہ گرفتہ دست
برادر برون گریخت اجل + ازان دیار کہ عدل تو کارفرما شد + لواے قدر تو سر ز آستان چنان
برکرد + کہ افتراق دوئی از میان جوزا شد + چو دامن علمت رقص کردہ بر سر غول +
چو راقصش دہن مار چرخ ما وا شد + رسول عزم تو چون بر براق قدر نشست + نخست
گام کہ برزد ز اوج ادنی شد + علو قصر جلالت چنان علو دارد + کہ آستان درش جفت طاق
بالا شد + ز دست برد تو آندم کہ کلک زرد اندام + سیاہ روے و نگونسار ہجو اعدا شد +
رواے زر بکتف بر فگند یک ہندو + ز زنگبار سوے چین براہ دریا شد + کہ در میان سہ
فندق یکے سیہ بادام + دو دیدہ برطبق ماہ مست و شیدا شد + اگرچہ دوم او زادو و از یکی
گم شد + یکیش آخر مجذور دوش مبدا شد + چنان شکوہ تو زد خیمہ بر سر عالم + کہ ماہتاب
نیارد بگرد دیبا شد + ہمیشہ تا شہ انجم ز اوج رفعت خود + بفرد خانہ سر دو زیر تنہا شد +
رواق قلعہ مرفوع قدرت ایمن باد + ز کسرہا کہ در ایوان قصر کسرے شد + **اللغات**
برادر اجل خواب بموجب النوم اخ الموت افتراق جدائی غول ستارہ راقص ستارہ نزدتین فلک
علو از حد درگذشتہ طاق بالا فلک الافلاک ہندو قلم سیاہ زنگبار دوات چین کاغذ
دریا دست ممدوح سیہ بادام قلم کہ چوب بادام سے بناتے ہین طبق ماہ کاغذ خانہ سر
سرطان فرد خانہ تنہا خانہ وزیر ماہ شاہ انجم آفتاب رواق سقف و محل کسر شکستن کسرے نوشیروان
المعنی یعنے اے ممدوح جس شہر مین کہ عدل تیرا کارفرما ہوا اجل اپنے بھائی خواب کا ہاتھ پکڑ کر
وہان سے نکل گئی خوف مواخذہ سے کہ بیقصور کیون مار ڈالتے ہی اور بھائی کو اسلیے
لیگئی کہ تو بھی نمونہ میری کیفیت کا ہے ایسا نہو تجھسے بھی مواخذہ کرے تیری قدر کے جھنڈے
نے تیرے آستانہ سے ایسا سر بلند کیا کہ فرق دوئی کا جوزا سے جو دو پیکر ہے جاتا رہا دونون
ایک ہوگئے معمول ہے کہ جھنڈے پر بھی صورت دو پیکر کی بناتے ہین جیسے شیر واژدہا کی
بناتے ہین اور جب یہ جھنڈا شاہی اپنے علو سے دو پیکر تک پہونچا اور اُس سے ملگیا تو پھر

اس دو پیکر اور ہم بن دو پیکر کا کچھ فرق نرہا ایک ہوگئے اور جب تیرے علم کے دامن نے نزول
پر جو ایک ستارہ فلک ہشتم پر ہی رقص کیا اور رقص اسکا جنبش کرنا پھریرہ کا ہوا سے تو راقص
کہ یہ بھی ایک ستارہ دہن تنین فلک مین ہی اب جو دامن اس علم کا وہان راقص ہوا تو جس
راقص کا بھی یہی دامن مسکن و ماوا ہوا مراد علو علم سے ہی رسول تیرے عزم کا جو براق قدر پر
سوار ہوا تو پہلے ہی قدم مین بلندی ادنی سے نکلگیا ادنی سے اشارہ اس آیت سے ہی
فکان قاب قوسین او ادنی سے اور قصر اسکی بزرگی و جلال کا ایسی بلندی حد درجہ کو پہونچا
ہی کہ آستانہ اسکے دروازہ کا طاق بالا یعنے فلک الافلاک کا جفت ہوگیا اشعار ما بعد باہم مربوط ہین
یعنے اسوقت مین کہ کلک زرد اندام تیرے دست پر وسے سیاہ رو اور نگونسار مثل اعدا کے
ہوئی تو زردی سے زرد کندھون پر ڈالکے ایک ہندوای قلم سیاہ زنگبار دوات سے براہ دریا
کہ وہ انگلیان ممدوح کی ہین چین کو گیا اور چین کاغذ گویا درمیان تین فندق کے کہ سر انگشت ہین
محل گرفت قلم ایک بادام سیاہ تھا یعنے وہی قلم سو دوڑکر طبق ماہ پر جو کاغذ ہی گیا اور مست
و شیدا ہوا کہ دمبدم ادھر ہی کو دوڑتا ہی شعر بعد معما قلم کا ہی کہ اگرچہ اسکے حرف دوم سے جو حرف
لام ہی جسکے تیس عدد ہین دو جسکے دس عدد ہوے یکے کسے کہ اسکے چالیس ہوتے ہین کم ہوسکے
تو جب چالیس سے دس کم ہونگے تیس رہجاینگے لام حاصل ہوگا اور یکے اسکے آخر مین ہونے سے
میم حاصل ہوگا اور دو جو دس ہی اسکے ضرب سے سو حاصل ہونگے اور سو عدد قاف کے
ہین بس جب قاف مبدا لام و میم کا ہوگا قلم ہوجایگا ایسا خیمہ تیرے شکوہ و دبدبہ نے سر عالم
پر کھڑا کیا ہی کہ ماہتاب کتان کسکے مارے ڈرکے دیبا کے پاس نہین پھٹکتا کہ مبادا کتان
نہو جسکے پھٹ جانے سے ماخوذ ہوون آپ دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک شاہ انجم آفتاب
فرد خانہ وزیر مین کہ برج سرطان ہی تنہا جاے بسر و بر عایت اسکے کہ آبی ہی اور فرد خانہ بدین لحاظ
کہ ماہ کا بھی ایک خانہ اوج کا ہی بخلاف دیگر سیارات کہ دو دو بھی ہین تب تک محل قلعہ بلند تیرے
قدر کا شکستگیون سے جیسے کہ قصر کسری کو پہونچی تھین محفوظ و مصون رہے اور قصر کسری کو

بروز تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی شکست پہونچی تھی واسطے اظہار شان و شوکت آنحضرت کے کہ یہ اسوقت مین پادشاہ تھا

در مدح محمد شاہ تغلق و تعریف محبوب و چرخیات

قولہ لعلت از خندہ شکر از در تر برگیرد + چشم از گریہ در زیر طبق زر گیرد + جز سر زلف تو بر عارضت ابچور سرشت + ملک فردوس کہ دیدست کہ کافر گیرد + طاق ابروے تو پیوستہ بیک جفت کمان + بر سر چشمۂ نور آہوے عبہر گیرد + دلبرا نرگس شوخ تو بچشم مردم + ترک مستیست تا کہ ہندو بچہ در بر گیرد + چین زلف تو بہر حلقہ کہ مشک افشاند + ز آتش غم جگر سوختگان بر گیرد + ای بچہرہ کہ بہ بوے وصالت لالہ + بر سر آتش تر دانۂ عنبر گیرد + گوشۂ ماہ فلک را چو خم طرۂ تو + پرچم رایت سلطان مظفر گیرد + مرغ چون رقص کنان باز نوا بر گیرد + لب پر از خندہ کند صبح و دوقت زر گیرد + تا مگر دل شدگانرا بنوا آرد باز + دہن بلبلہ ہر دم لب ساغر گیرد + آسمان سفرہ گلریز چو بردارد صبح + در دہان خندہ زنان قرص مزعفر گیرد + یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن **اللغات** شکر لب در دندان چرخ مہرہ سیاہ و سفید مراد مردمک در اشک طبق زر رخسار بیک جفت کمان دو ابرو آہو عبہر مردمک ہندو بچہ مردمک حلقہ مجلس آتش تر سرخی لالہ دانہ عنبر داغ وقت زر آفتاب بلبلہ صراحی سفرہ گلریز شب باعتبار ستارگان قرص مزعفر آفتاب **المعنی** یعنے ای محبوب لب تیرے جسوقت خندہ کرتے ہین تو در تر یعنے دندان سے شکر اٹھاتے ہین اور میری چرخ ای آنکھ گریہ سے موتی طبق زر پر جو رخسار زرد ہین ظاہر کرتی ہی ابچور سرشت سوانے تیری زلف کے جو عارض پر پڑی ہی کوئی بتاے تو کہ فردوس کو کسی کافر نے لیلیا ہو ابرو تیرے کہ اپنی خوبی مین طاق و بیمثل ہی یہ ہمیشہ ایکجوڑی کمان سے چشمۂ نور پر جو چہرہ ہی آہو عبہر کو گھیرے ہوے ہی عبہر مردمک ای دلبر تیرے نرگس شوخ کو جو لوگ دیکھتے ہین تو یہی کہتے ہین کہ ایک ترک مست ہی جو ہندو بچہ کو بر مین لیے ہوے ہی ہندو بچہ مردمک زلف تیری ایسی کہ جس حلقہ مجلس مین اپنی چین سے مشک افشانی کرے تو آتش غم سے

جگر سوختہ لوگون کا گھیرے اے محبوب تو وہ بیر چہرہ ہی کہ تیری امید وصال پر لالۂ آتش تر بر جو سرخی اسکی ہی دانہ عنبر کا رکھتا ہی یعنے باوجود سرخ روئی تیرے داغ کھائے ہوئے ہی اور جیسے تیرے طرہ کا خم گوشہ ماہ کو جو چہرہ ہی گھیرے ہوے ہی ایسے ہی ماہ فلک کو پرچم جھنڈے شاہ مظفر کے گھیرے ہوے ہی مرغ جو مراد مرغ صبح سے ہی جسوقت ناچتا ہوا آواز بلند کرتا ہی صبح بھی خندہ زن ہوکے دف زر کا ہاتھ مین لیتی ہی دف زر آفتاب اس وقت مین دہن صراحی کا جوہر دم لب ساغر کو پکڑتا ہی جیساکہ شراب انڈیلنے کیوقت ہوتا ہی شاید یہ غرض ہی کہ جو لوگ دل بستہ ہین اور خاموش انکو آواز و نوا مین لائے اور مسرور کرے روزمرہ جب آسمان سفرہ گلریز اپنا کہ شب ہی بلحاظ ستارون کے اٹھا لیتا ہی تو صبح خندہ زنان ایک قرص مزعفر دہن مین لیتی ہی کہ وہ آفتاب ہی **قولہ** رومی زرد سپر چرخ سیہ جوشن را + بسر نیزہ کلاہ قمر از سر گیرد + آسمان پیشکش خسرو آفاق کند + زین زر صبح چو بر صہوہ اشقر گیرد + جامی مرکز نہ دائرہ مولی الخلفا + آنکہ بر خلق خدا خلق پیمبر گیرد + ذات او محیی آثار بنی عباست + لیک در صف وغا تیغ چو حیدر گیرد + اینکہ طاق دربارت کہ محیط فلکست + وتر قوس جلال از خط محور گیرد + بر خط محور اگر حرز عزیمت خواند + سی ویک مہرہ زرین زیک اژدر گیرد + بست ویک پیکر نور ند در ایوان شمال + ہمہ را راست تواز خاک فزو تر گیرد + گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید + ور ولایت طلب ملک سکندر گیرد + **اللغات** رومی زرد سپر آفتاب سر نیزہ باعتبار خطوط شعاع زین زر آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ مراد روز دربارت باضافت وتر چلہ محور وہ خط جو درمیان دونون قطب کے ہی عزیمت وہ جو بیمار پر بامید شفا کے پڑہین سی ویک مہرہ ستارے جنسے شکل اژدر کی قایم کی ہی کہ محور کے قریب ہی فزو تر ای بتر **المعنی** یعنے یہ رومی زرد سپر چرخ سیہ جوشن کا کہ آفتاب ہی سر نیزہ سے تاج قمر کا اسکے سر سے اتار لیتا ہی جیسے کہ صبح کو روشنی قمر کی کہ وہی تاج ہی جاتی رہتی ہی آسمان وہ زین زر جو صبح اپنے اشقر پر کھینچے ہوئے تھی یعنی زین کو خسرو آفاق کے نذر مین پیش کرتا ہی زین زر آفتاب اشقر روز اور وہ خسرو جامی مرکز

نہ دائرہ کا ہی کہ تمام دنیا ہی جو نہ دائرہ افلاک مین بمنزلہ نقطہ کے ہی اور سب خلیفون کا مولی
وصاحب ہی اور ایسا کہ خلق خدا کے ساتھ خلق پیمبر سے پیش آتا ہی ذات تو اُسکی زندہ کرنیوالی
آثار بنی عباس کی ہی لیکن صف جنگ مین تیغ حیدر کیطرح پکڑتا ہی اے ممدوح تو وہ ہی کہ طاق
محراب تیرے دروازہ کا کہ وہ در دوازہ محیط فلک ہی اُسکے جلال کی کمان چلہ خط محور سے
لیتی ہی اور اگر مثل عزیمت خوانون کے خط محور پر عزیمت پڑھے تو اکتیس مہرے جنسے
اژدر فلک آراستہ ہوا ہی سب اُسکے لیلے ورنہ عزیمت خوانون کو ایک مہرہ بھی مار سے لینا
دشوار ہی جسکو ہندی مین من کہتے ہین اور یہ اژدر قریب خط محور کے ہی اور نیز عزیمت خوان گرد
اپنے یا سامنے اپنے خط کھینچ لیتے ہین اور یہ جو اکیس شکلین نورانی شمال مین ہین اُسکی رائے
روشن کے سامنے خاک سے بھی کمتر ہین اگر عالم بالا سے طالب بشارت کا ہو فوراً نور حق اُسکے
سامنے آجاے اور جو طالب ولایت کا ہو ملک سکندر کا موجود ہی وہ لیلے الغرض دین ودنیا
دونون کی نعمتین موجود ہین قولہ شاہ سلطنت خیمہ زنگاری را + در عروسے بقا تکمہ چادر گیرد +
بسر تیغ تو کاندر صف میدان خلاف + خصم بیدین تو بیدست کہ خنجر گیرد + سر نہد خصم تو برپاے
تو از روے نیاز + تیغ تو لطف کند ز دو سرش بر گیرد + آن غزالی کہ دراگرگ سحر پیشیر وست + خانہ
در عہد تو در کام غضنفر گیرد + باز چتر تو بپرواز چو پر باز کند + آشیان بر سر قبۂ اخضر گیرد + سقف
بالاے گل افشان اولی اجنحہ را + در خم سایۂ یک گوشہ شہپر گیرد + بدر بر شاہ زمین سمط لاے
افشاند + تا چو شاہ فلکش در زر و زیور گیرد + پایۂ تخت مربع وش شہ باد فلک + تا خرد اعدل
اشکال نہ ور گیرد + خصم تو باد سیہ روے پریشان احوال + تا شب از روے سر زلف سحر بر گیرد +
اللغات شاہ سلطنت خیمہ زنگاری آفتاب واسمان بسر تیغ مین با قسمیہ ہی خلاف بید
ودشمنی غزال آفتاب گرگ سحر صبح کاذب غضنفر شیر سر قبہ اخضر فلک الافلاک سقف
گل افشان فلک ہشتم اولی اجنحہ ملایک سمط بالکسر موتی کی لڑی شاہ فلک آفتاب المعنی
یعنے شاہ سلطنت کا تیرے اس خیمہ زنگاری آسمان کو کہ بقا اسکی جانئے کیسے کب تک ہی مگر

جیسے اُسکی شادی بقا سے ہوتی ہے اسکی بقا کو مقابل اپنے بقا کے تکمہ چادر کیطرح سمجھنا فرض کرتا ہی
تیری سلطنت کی ایسی بقا ہی مین تیرے سر تیغ کی قسم کھاتا ہون کہ جسنے میدان لڑائی مین اگر
دشمن بیدین تیر و خنجر ہاتھ مین لے تو بیکار اسلیے کہ دشمن تو خود بید ہی بسبب لرزنے کانپنے کے
اور خنجر برگ بید جو بصورت خنجر کے ہوتا ہی بید دست نہایت الطف ہی کہ اسمین لفظ دست بھی
موجود ہی اور بیدین مین بھی بید موجود جب دشمن تیرا تیرے پانون پر سجدۂ عجز و نیاز سے رکھتا ہی تو
تیغ تیری لطف کرکے جلدی سے سر اُسکا اٹھا لیتی ہی اس شعر مین بھی برگیرد نہایت خوب ہی کہ
اٹھانے سے مراد سر اُتارنے سے بھی ہی وہ غزال جسکے آگے گرگ سحر چلتا ہی کہ غزال
آفتاب ہی اور گرگ سحر صبح کاذب تیرے عہد مین شیر کے منھ مین اپنا گھر بناتا ہی جو برج اسد اسکا
خانہ اور برج حمل اسکا بیت الشرف ہی جو غزال ہی باز تیرے چتر کا جو پرواز کے لیے پر کھولے
تو توان قبہ جو اس قبہ اخضر کا ہی اُسپر جاکے آشیانہ رکھے یعنے فلک الافلاک پر اور باز کی
عادت ہی کہ نہایت بلندی پر آشیانہ رکھتا ہی اور سقف بالا گل افشان کہ فلک ہشتم ہی جسپر جملہ
ثوابت ہین اور اکثر سیارہ بھی مقام ملایک کا اُسکو ایک گوشہ جم شہپر مین دبا لے آب تیغ از مرضی
کہتے ہین کہ بدرنے جو پادشاہ سر زمین کے سر پر لڑی موتیون کی نثار کی ہی یہی امید رکھتا ہی
کہ مثل شاہ فلک کے اُسکو زر وزیور مین منڈھ دے یعنے جیسے آفتاب ہر کسیکو زر مین منڈھ
دیتا ہی اپنی شعاع ڈالکر ایسے ہی شاہ زمین کا ممدوح مجکو زر مین منڈھ دے یا جیسے شاہ
فلک یعنے خورشید کو زر سے منڈھ کے آراستہ کر دیا ہی ایسا ہی مجکو بھی کر دے کہ زر ہی زر
ہو جاؤن آیندہ دعا تا بید ہی یعنے فلک تخت مربع دش کا اُسکے ایک پایہ ہو جب تک کہ خرد
اعدل ای گواہ شائستہ اشکال اُسکے مدور فرض کرے چنانچہ حکما کے نزدیک زمین آسمان دونون
گول کردی شکل ہین اور تیرا دشمن سیہ رو پریشان احوال رہے جب تک کہ زلف کو شب و سے سحر سے اٹھادے

در مدح محمد شاہ و خیالات دیگر

قولہ چو یار پارۂ شعب زابر آفتاب نہد ✤ ز مشک حل شدہ بر روے ماہ تاب نہد و شنع

بروے ثریا روان شود آندم + که ماه برلب خود ساغر شراب نهد + زهی نهی که شکر خنده
تو پروین را + میانهٔ دو هلال از شفق نقاب نهد + بکوے مصطبه روبش ازانکه دست سحر +
طفاوه بر در طریال هفت باب نهد + زمهر آئینه لولی زن سپیده فروش + بفرق خود قصب
زرد ماهتاب نهد + شود خروس خروشان چو چرخ طوطی رنگ + هما بیضه بزیر عقاب
نهد + تو خون دختر رز خور که بے تو دور فلک + پیاله برکف ایام بیحساب نهد + اگر زگوشهٔ ماه
تو شب وید روزے + چه داغها که غمت بردل خراب نهد + شب فراق تو چشمم جز این چه کار کند +
که گرد سفره زر کاسهاے آب نهد + بجز دو هندوے سیمین قباے من نبود + کسیکه بر طبق
زر در خوشاب نهد + چو بدر از لب تو کام خود ندید آن به + که رو بسوے در شاه کامیاب
نهد + خدائگان جهان فخر آل بهرامے + که مشتری لقبش شاه مه جناب نهد + یه قصیده
بحر مجتث مین هے ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بکسر عین **اللغات** پارهٔ شب
زلف آفتاب رو شفق شراب ثریا دندان ماه یار پروین دندان هلال لب مصطبه میخانه
طفاوه دائره آفتاب طریال بکسر بلندی وصومعه مهر دوستی آئینه آفتاب هزار بیضه ستارے
عقاب آفتاب بیحساب بے موقع شب خط سفره زر روے زرد بهرامی ای بهرام گور **المعنی**
یعنے جب یار پارهٔ شب یعنے زلف کو آفتاب چهره پر رکھے تو ایسا معلوم هو که مشک کو حل کرکے
ماه پر خم و پیچ بنا دیے هین اور جو که آفتاب براسه اسم هے بس تاب کے ساته ایطاسے کچھ خلل نهین هے
ماه میرا لب پر ساغر شراب رکھے تو اسوقت مین ایسا معلوم هو که شفق ثریا پر روان هے شفق شراب سرخ
ثریا دندان ای محبوب تو عجب ایک ماه هے که شکر خنده تیرا پروین کو درمیان دو هلال از شفق کے که
وه لب سرخ هین نقاب مین رکھتا هے که بدون شکر خنده کے پروین دندان کے اندر یون هلال از شفق مین
چھپے رہتے هین جس گلی مین بھٹی هے قبل اس سے که هاته سحر کا دائره آفتاب کو در دائره پر اس عالی بنا هفت
اب کے برکھے یعنے آفتاب طلوع هوے اُس گلی مین جا اور [illegible] کر اور قبل اس کے که محبت آئینه سے جو آفتاب
هے لولی زن سپیده فروش کو هوے لولی زن زهره که لولی فلک هے اور سپیده مخدوش بدینوجه که

قریب طلوع آفتاب کے رنگ اسکا سفید ہوجاتا ہی اور ماہتاب جو قصب زرد پہنے ہی سر سے
اتار ڈالے جیسا کہ چاندنی صبح کو پہلے زرد ہوجاتی ہی پھر سفید اور اس سے پہلے کہ خروس
صبح کا شور اٹھائے جب کہ چرخ طوطی رنگ ہزارون بیضے پر عقاب کے تلے رکھدے عقاب
آفتاب بیضے ستارے ہین جو اسکے تحت شعاع مین آجاتے ہین بس ایسے وقت مین جسکی کیفیت
بلوہے مصطلبہ سے یہانتک مذکور ہوئی خون دختر رز کا کہ شراب ہی پی اسواسطے کہ تو نہین ہوگا
اور دور فلک کا بحباب پیالے زمانہ کے ہاتھ مین دیگا پیالے مہر و ماہ اب دوسری بات ہی
کہ اگر تیرے ماہ کے گوشہ سے کسیدن شب پیدا ہوے کہ مراد صورت وخط سے ہی تو وہ کیسے کیسے
غم میرے دل خراب کو دیگا مین ہون اور تیری شب فراق کی اب آنکھین میری سوا اسکے اور
کیا کام کرین کہ گرد سفرہ زرد رخ کے پیالے پانی سے بھرے رکھین یعنے روے زرد پر آنسو بہاتی
رہین بھلا میرے ان دونون ہندو سیمین قبا کے سوا اور کون ہی کہ طبق زر پر در خوشاب رکھے
ہندو مردمک باعتبار سیاہی اصلی اور سیمین قبا اس سبب سے کہ روتے روتے سفید ہوگئین
دوسرے مصرعہ مین زردی رخ کا بیان ہی جسپر آنسو ڈھلک رہے ہین اب جناب فرضی کہتے ہین
کہ مدت ہوئی اور بدر تیرے لب سے کچھ کامیاب نہوا لہذا بہتر یہ ہی کہ فریادی ہوکے شاہ کامیاب
کنکے دربار مین جاے آید وہ شاہ جو خدایگان جہان کا ہی اور فخر آل بہرام کا جسکا مشتری سفے
جو قاضی فلک ہی شاہ ماہ جناب لقب رکھا ہی **قولہ** روایح روحات مہر ابیش باشر ❊ عدو بت
ضربے در فروع صباب نہد ❊ بکنج دست شہ آن زرد رنگ افعی جیست ❊ یکے ہلال کہ بر بدر شب
خضاب نہد ❊ توئی کہ منقل سیمین مہر آتش خور ❊ ز مہر بزم تو قلب اسد کباب نہد ❊ صنم ز خط
تو توحید بر زبان راند ❊ ستم ز خامہ تو تیغ در قراب نہد ❊ ز لطف مخترعات روایت تو سر دبش
دساتین وحی سوے پنجمین کتاب نہد ❊ بخاک پاے تو کان آتشے کہ آبی شد ❊ سر است پیش تو کرہ
زمنے بر تراب نہد ❊ ز مہر بزم تو در پیشگاہ خیمہ سبز ❊ سپہر کرسی زرین ز آفتاب نہد ❊ شہر یکے
حلم تو جز قاف کس نشان ندہد ❊ و شیک عزم تو در قطب انقلاب نہد ❊ بدور عیش تو عشق عجائب

برا از اهرمن + تدرو عدل تو بر هامه عقاب نهد + ومیض خنجر او از خواص آب حیاتست + هزار تعبیه در لمعه سراب نهد + همیشه تا طبق سبز کاسه زر را + میانه چه ناهید وقت آب نهد + لوای قدر ترا آسمان جلالت باد + که بر کناره مه گوشه طناب نهد + اللغات روائح بوهاے خوش وبارانهاے شب روحات خوشبوها ضرابی منسوب بضرب بمعنی شهد سفید ایسی هی ضربے صاب درخت تلخ انفی قلم ماه کاغذ خضاب مداد باثر امی یه اثر منقل هندی انگیٹھی خط حکم مکتوب قراب بالکسر میان قلب ول مخترعات ای مختصات آتشی ابلیس آبی منکر وشنیک بمعنی سرعت کننده وپیک تیز رفتار عرش بالضم وفتح عین ایک قسم کبوتر معلق زن که هوا پر معلق زنی کرے حمامه کبوتر هامه کاسه سر پیشانی ومیض درخشیدن برق سبب اسکے که پراگنده هو تعبیه آراستگی چه ناهید برج سنبله که خانه هبوط زهره کا هی ناهید زهره آب بزبان رومی کنوار المعنی یعنے سینه اسکی خوشبوئون شیرین سے اپنے اثر مین ایسے هین که شیرین نے شهد سفید ضرب کی صاب کی شاخون مین جو ایک درخت نهایت تلخ هی پهیلا دیتے هین اور بالکل اثر نمو کا میٹھه هی سے هوتا هی گوشه دست شاه مین یه زر در افعی کیا هی ایک هلال هی که ماه پر جو کاغذ هی شب مداد سے خضاب لگاتا هی که مراد تحریر حروف سے هی افعی قلم ای ممدوح وه تو هی جسکی بزم کے واسطے انگیٹھی سیمین ماه کی آتش آفتاب پر قلب اسد سے کباب لگاتی هی اسد نام برج خانه آفتاب کا اور قلب اسکا ایک منزل هی منازل ماه سے بت پرست کیا چیز هی خود بت اگر حکم مکتوب تیرا اسکو پهونچے تو توحید اس سے جاری هو جاے اور رستم نے تیرے خامه کے خوف سے که نه معلوم کیا میرے حق مین لکهدے تیغ اپنے میان مین کر لی تیری جو نکالی هوئی باتین هین که ابهی مخصوص تیرے هی ساتهه هین انکا لطف جو سروش غیب سے پایا هی عجب نهین که اس وحی کی بنیاد قران نجم کیطرف ڈالے قسم تیرے خاکپا کی که وه آتشی یعنے ابلیس جو آدم کے سجده سے یه کهکر که تو نے مجکو آگ سے پیدا کیا هی جو جوهر علوی هی اور آدم کو خاک تر سے جو عنصر سفلی هی آبی هوا ای انکار کننده مگر تیرے سامنے جو سر خاک پر رکهدے تو سزاوار ولائق هی کسواسطے که تو تو آب وگل هی سے نهین هی نور هی نور هی پهر بهی بڑا مجلسی هی تو بزم افروزی

کرتا ہی مگر تیری بزم کا ایسا عاشق ہی کہ پیشگاہ خیمہ سبز بزم مین کرسی زرین اپنی بھی آفتاب سے لگا دیتا ہی
حاتم تیرا ایسا جسکا شریک کوئی سواے قاف کے کسیکو نہین بتاتا اور ہر چند مشہور ہی کہ قطب از جا نجنبد
لیکن پیک تیز رفتار تیرے عزم کا ضرور ہی اسمین بھی انقلاب ڈالدے تیرا دور ایسے امن و عیش
کا ہی کہ تدرو تیرے عدل کو امن کی جگہ سمجھ کے مرغش کبوتر کو سوپر عقاب کے رکھتی ہی تا اور کوئی پرند
شکار ہی نستانے پاسے حالانکہ عقاب خود دشمن کبوتر کا ہی تیرے خنجر کی آب کو بحقیقت ایسی نہین
جس سے کوئی سیراب ہوا اور آبحیات کے بیسیون خاصے ہین اور سراب ایسی چیز ہی کہ محض
ریگ خشک صرف ایک چمک ہی چمک ریگ کی شعاع آفتاب سے مگر تیرے خنجر کی آب و تاب ایسی
ہی کہ اگر سراب پر پڑے تو ہزارون خوبیان خواص آبحیات کی سراب مین پیدا کر دے سراب آبحیات
سے بڑھکے ہو جاے اب دعا ہے تابید ہی یعنے جب تک کہ یہ طبق سبز آسمان کا کاسہ زرین
آفتاب کو وقت آب یعنے ماہ کنوار مین درمیان چاہ ناہید کے رکھے کہ وہ برج سنبلہ خانہ ہبوط
زہرہ کا ہی اور کنوار مین آفتاب اس برج مین ہوتا ہی تیری قدر کے جھنڈے کی ایسی بزرگی
و بلندی ہو کہ کنارہ ماہ سے گوشہ اُسکے طناب کا جا لگے

در مدح محمد شاہ بن تغلق و بہارستان و تعریف محبوبان

قولہ بیا ایمہ کہ در گلبن نواے مرغ زار افتاد + ز افغان دل بلبل صد اندر مرغزار افتاد + ببوے
مجمر لالہ دل مرغ نوا خوان را + دہد از سبزہ ارامی چمن کو سایہ وار افتاد + نمکدان زراز ماہی بسوے
برہ مائل شد + چہ شور شہا کہ در بازار گرم نو بہار افتاد + چو دل گل دید از شادی درون باغ
جان بشگفت + چو گل نور دید از خندہ ستان بر روے خار افتاد + میان شاہدان باغ ای
سرو سہی اتیک + بنفشہ خادم کز گردن نیلی شعار افتاد + ترا غنچہ نسرنیست بر برگ سمن سنبل +
ازین غم لالہ را از باد در سینہ غبارہ افتاد + خروس صبح گر از لعل تاجی دار داد بر سر + عروس لالہ را از
مشک خالی بر عذارہ افتاد + بقد چون سرو آزادی در آغوشت از ان گرم + کہ این بندہ بزراہ
بوسہ دایم بر کنارہ افتاد + چمن را از گل و بلبل چو شد برگ و نوا حاصل + چو من از راہ ہواے باج

شاہ کامگار افتاد ۞ یہ قصیدہ بحر ہزج میں ہی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان اللغات
مرغزار سبزہ زار رو با مرغ زار تجنیس ناقص مرکب مفروق نمکدان آفتاب ماہی برج حوت برہ برج
حمل ستان ہندی جیت شاہدان باغ گل و سبزہ غنچہ دہن نسرین وندان برگ سمن رخسار سنبل
زلف لعل آفتاب المعنی یعنے ای ماہ بہار آئی اور گلشن مین مرغ ازبس نوازن ہو رہے ہین
اور دل بلبل نے ایسا شور مچا رکھا ہی کہ مرغزار بھی صدا کر رہا ہی یعنے جو بلبل کہتی ہی اُسکو مرغزار بھی
لوٹ کے کہتا ہی بس ایسے وقت مین تیرا ہونا ضرور ہی لہذا تو بھی آ اس شعر مین گلبن کی جگہ
گلشن کو اچھا جانتا ہون اور گلبن کے ساتھ در کیون بر ہونا چاہیے جانے محشی اسطرف
متوجہ نہوے اور ایساہی زار کے نیچے لاغر لکھدیا ہی یہ معنے بھی ٹھیک نہین بل بمعنی بسیار دوسرے
شعر مین دہد کا فاعل چمن ہی اور کو کی ضمیر راجع بسوے سبزہ معنی یہ کہ مرغ نواخوان جو اپنی خوش
نوائی سے مست و بیخود ہو رہا ہی چمن اسکے دل کو تو بو مجمر لالہ شگفتہ سے قوت دیتا ہی اور جو اکثر مست
و بیخود گر بھی پڑتے ہین اسلیے اُسکے آرام کو سبزہ ہی جو سایہ کیطرح بچھا ہوا ہی لفظ قوت کو مین نے
بو و مجمر سے نکالا ہی کہ مفعول ثانی دہد کا ہی اور محذوف ہی اور حذف مفعول کا جائز اب محشی کے
معنے بجنسہ لکھون بو امید مجمر بکسر آنکہ بوے خوش دران سوزند آرام تسکین حاصل معنی
بدو توجیہ ست یکے آنکہ چمن سایہ وار دل مرغ نواخوان را بامید مجمر لالہ از سبزہ تسکین میدہد یعنے
میگوید کہ سبزہ دمیدہ است لالہ ہم خواہد شگفت درینصورت آوردن مجمر بمناسبت بو باشد
دلو سایہ وار افتاد بیان چمن دوم آنکہ مراد از سایہ دار سایہ زدہ وچمن گرفتہ باشد و آن بیان مرغ
باقی بدستور ۱۲ ہادیعلی انتہی مین نے اپنے معنے بھی لکھدیے اور محشی صاحب کے بھی حرف
بحرف اب ناظرین کو رد و قبول کا اختیار ہی چاہے جسکو جس نظر سے دیکھین نمکدان زرجو
آفتاب ہی برج ماہی سے جو حوت ہی برہ کیطرف کہ یہ برج حمل ہی زبان آمد بہار مین مائل ہوا اسکے
مائل ہونے سے کیسی کیسی شورشین بازار گرم نو بہار مین پڑین آب جو دل نے گل کو دیکھا
باغ جان مین خوشی کے مارے کھلگیا اور گل نے جو زر کو دیکھا مارے ہنسی کے خار پر چت پڑگیا

ای سرو تہی تمامی شاہان باغ مین جو گل و سبزہ ہین سب مین بنفشہ کا یہ حال ہی جیسے خادم
کج گردن نیلی لباس ہوتے ہین اور گل بنفشہ سیاہ اسی صورت کا ہوتا ہی لالہ اگرچہ سرخ رنگ
رکھتا ہی لیکن کہان تو کہان لالہ تیرے غنچہ دہن مین تو نسرین دندان کے ہین اور برگ سمن سے
رخسار پر سنبل ای زلف بس اسی غم کے مارے اسکے سینہ مین غبار پڑا ہی جو صرا و داغ سے ہی خردش
صبح کے سر پر اگر تاج لعل کا جو آفتاب ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھا ہوا ہی تو عروس لالہ کے رخسار پر بھی
ایک خال سیاہ پڑا ہوا ہی اور کیسا خوشنما تو اپنے قد مین ایک سرو آزاد ہی اور مین ایک بندہ بوسے
ہمیشہ در کنار افتادہ ای محروم بس بسبب اسی محرومی کے تجکو آغوش مین لیتا ہون کہ کامیاب ہوون
چمن کو جب گل و بلبل سے برگ و نوا حاصل ہوا تو میری طرح اسکو بھی شوق مدح بادشاہ کامگار کا پیدا ہوا

مطلع ثانی

قولہ چو دوش باز سقف مینا رنگ طشت زرنگار افتاد ✤ فلک را کاسہاے نقرہ در دریاے قار
افتاد ✤ دل دریا سوے لب بر کہ باز آن کشتی زرین ✤ ز موج تیرۂ دریاے پر در بر کنار افتاد ✤
بخشت خم عمارت کن سواد قلعۂ دل را ✤ کہ خشت زر سرخ از برج این نیلی حصار افتاد ✤ گل سیمین
مہ بشگفت چون زابر سیاہ شب ✤ ہزاران قطرۂ سیمین برین نہ سبزہ زار افتاد ✤ قمر در کہکشان
مرغیست کنغر در آشیان شب ✤ بگرد خرمن او را ارزن زر بیشمار افتاد ✤ ازین خضراے پر
عبہر چو شیر چرخ سر بر کرد ✤ فلک میناے پر گوہر چو تیغ شہریار افتاد ✤ محمد شاہ بن تغلق کہ
ذر منشور را امام او را ✤ لقب سلطان اعظم خواند حاسد دلفگار افتاد ✤

مطلع دیگر

قولہ زدستش مرغ زرین را چو در منقار قار افتاد ✤ سر زلف سیاہ شب ہمہ بر تار تار افتاد ✤
اللغات سقف مینا رنگ فلک طشت زرنگار آفتاب کاسہاے نقرہ ستارگان قار
سیاہی ای شب خشت زر سرخ آفتاب نیلی حصار آسمان قطرۂ سیمین کواکب ارزن زر ستارگان
خضرا آسمان عبہر نرگس مراد ستارون سے مرغ زرین قلم قار سیاہی تار تار ریزہ ریزہ **المعنی** رات

جب خشت فلک مینا رنگ سے طشت زرنگار آفتاب کا گرا یعنے آفتاب غروب ہوا تو کاسے نقرۂ فلک
کے جو ستارے ہین دریاے سیاہی مین پڑے پس اُسوقت مین دل دریا کا کہ دریا مرادف یم کا ہی
اور قلب یم کا می اسکو لب پر لیجا کہ اب پھر وہ کشتی زرین آفتاب کی موج تیرہ دریاے پر دُرسے کنارہ
آلگے موج تیرہ شب وہ نسکے ستارے حاصل یہ کہ آفتاب پھر طلوع ہوا تو اپنے سواد دل کے قلعہ کی
عمارت خشت خم سے بنا کسواسطے کہ خشت زرسرخ آفتاب کی تو اس سبز حصار سے گرگئی یعنے شب
ہوئی گل سیمین سفید رنگ ماہ کا ابر سیاہ شب سے شگفتہ ہوا اور ہزار ہا دن قطرے سیمین اس نہ
سبزہ زار فلک پر ظاہر ہوے یعنے ستارے نمود ہوے قمر اسوقت کہکشان مین ایسا ہی جیسے
ایک مرغ ہی کہ اسکے آشیانہ مین جو شب ہی خرمن کے گرد کہ ہالہ ہی جسمین ارزن بیشمار پڑا ہوا ہی ارزن
غلہ باجرہ و چینہ مراد ستارگان خُرد سے خرمن ماہ ہالہ اس خضرا پر نرگس ہے کہ وہ ستارے ہین
بصورت چشم حیران کے شیر چرخ یعنے برج اسد نے سر نکالا ای طلوع ہوا فلک مثل تیغ شہریار کے
ایک مینا پرگوہر معلوم ہوا تیغ بادشاہ پرگوہر باعتبار ترصیع اور سبز باعتبار اصالت آہن شعر بعد کا
صفت اور نام اور لقب بادشاہ مین ہی اور صاف جسوقت ممدوح کے ہاتھ سے مرغ زرین قلم
کے منقار مین قار یعنے سیاہی پڑی تو سر زلف سیاہ شب کا اس کی خوبی سے پارہ پارہ اور تار تار
ہوگیا جیسے کہ تحریر مین سیاہی ریزہ ریزہ ہوکے کاغذ پر پڑتی ہی قولہ ز توقیعش مشام روح سازد
لخلخہ آن دم ✤ کہ بر نقرہ ز شاخ زعفران مشک تتار افتاد ✤ باین مطلع کہ در تشبیہ کلکش در خط
آورد دم ✤ بر ابناے زمانہ تا قیامت اعتبار افتاد ✤ حسود بادیہ پایش کہ چون میخوار شرع آمد ✤
چو آبش خاک بستر شد چو آتش چوب خوار افتاد ✤ نیاز جیب چاکے زد چو دامن بوسہ بر پایش ✤
طراز آستین وارش ز دست شہ یسار افتاد ✤ بدار الضرب سلطانے درم ریزان ز کلکش را ✤
نقوش سکۂ نامش شہ دار و مدار افتاد ✤ سیاوشے کہ صد افراسیابش حلقہ در گوش است ✤ فلک
بخشے کہ از لاک بخششش صد ننگ و عار افتاد ✤ زہی آرش کمان رستم کہ سہم تیز او چون دید ✤ سپر
سپر دریاے اسپش نعل دار افتاد ✤ خدیو تاج داراے دآن کو ہیچ تیغ او ✤ دو روے کو در ملک

سر او تاج دار افتادہ٭ بناے قلعۂ قدرت چونکہ ثابت ارکان شد٭ صفاے مشرب عیشت چو زمزم خوشگوار افتاد٭٭ اللغات نقرہ کاغذ شاخ زعفران قلم مشک مداد جیب مفلس یسار توانگر باد بیجا بیہودہ ورم ریزان سکہ زنان دار مدار مالک امر و نہی فلک بخش وہ جو مقدار فلک کے بخشش کرے دار سو لی المعنی اُسکی توقیع سے جسکی تحریر مین نقرہ کاغذ پر شاخ زعفران قلم سے مشک تتار پڑتا ہی یعنے سیاہی تو اُسوقت مشام روح کا اپنے تفریح و افاقہ کے لیے اُسکا لخلخہ بناتا ہی یعنے روح اُسکو بجان و دل مانتی ہی مصنف کہتے ہین یہ مطلع جو مین نے اُسکی تشبیہ کلک مین لکھا اب اپنے زمانہ پر قیامت تک میرا اعتبار ہو گیا کہ ہان یہ بھی کچھ جانتا ہی حاسد باد پیما تیرا کہ شل میخوار شرع کے ذلیل و خوار ہی آب کیطرح بستر تو اُسکا خاک ہی اور آگ کیطرح چوب خوار ہی لطف یہ کہ چوب خوار ڈنڈے کھانے والے کو بھی کہتے ہین نیاز جیب خاک مفلس نے جب دامن کے مثل پاؤن اُسکے چومے طراز آستین کے مانند پادشاہ کے ہاتھ سے اُسکو تونگری حاصل ہوئی دار الضرب سلطان مین جسکی ہندی ٹکسال ہی سکہ لگانے والون کو نقش اُسکے نام کے شاہ دار مدار ہی پھبتی معلوم ہوئی یہ وہ سیاوش ہی کہ سیکڑون افراسیاب اسکے غلام ہین بندہ سیاوش داماد افراسیاب کا جسکو اُسنے مار ڈالا تھا اور فلک بخش ہی یعنے مقدار فلک کے بخشتا ہی یعنے اور ملکہ بخشی سے تو اُسکو بڑی ننگ و عار آتی ہی یہ عجب ارش کمان رستم ہی کہ جسکے تیر کی سہم و ہیبت سے ماہ سیمین سپر اُسکے گھوڑے کے پاؤن مین نعل کیطرح گرا ماہ سیمین سپر مین تنافر حرفی تو خدیو تاج دارون کا ہی اور وہ شخص جسنے تیری تیغ کیطرح تیرے ملک مین دورو کی سر اُسکا تاج دار کا ہوا بنا تیرے قلعہ قدر کی مانند مکہ کے جو مراد کعبہ سے ہی ثابت ارکان ہی جسکو تزلزل نہین اور صفا تیرے مشرب عیش کی زمزم کیطرح خوشگوار ہی کہ کبھی مزہ اُسکا تغیر نہین ہوتا **قولہ** چو یک برج ہزار استون تو صد بیستون آمد٭ بسندان در او کوہ را دعوی چکاپا افتاد٭ بہ پیش آستان او بہفت اقلیم در رفعت٭ چو ہفتم چرخ کس نامد کہ با او در دو چار افتاد٭ فلک شب با قمر میگفت سلطان زر فشانے کرد٭ مرا در جیب مہ دہ دامن درست

زر ہزار افتاد + ازان گل ز اطلس نہ تہ برون آور د زر دہ دہ + کہ بازش در دل از سودا بے بزم مست خار خار افتاد + الا تا زلف بکشاید نگار و عاشقان گویند + کہ بر روے قمر زنجیر ہاے مشکبار افتاد + چو تیغ آفتاب عدل عالمگیر و زر مے بخش + کہ بر فرق سرت پیوستہ ظل کردگار افتاد + سراے کبریایت راز گردون حلقہ در باد + کہ بنیاد طرب آباد ملکت استوار افتاد + سخنہاے مراد رگوش آرای خسرو عالم + کزین عقد گہر دانہ شیرین گوشوار افتاد + اللغات ہزار ستون نام بارگاہ ممدوح بیستون نام کوہ سندان تنگہ آہنی کہ کیلون سے دروازہ پر لگاتے ہین تا اُسکو بجانے سے صاحب خانہ کو اپنے آنے سے آگاہ کرے چکار پوچ و ناچیز دو چار مقابل جو بخش امر استمراری ہی دیتارہ المعنی تیری بارگاہ جو ہزار ستون ہی اُسکے ایک برج کی رفعت اور بیستون جیسے سو کی رفعت پھر اُسکے سندان در سے اور کوہ کا دعوی محض ہیچ پوچ ہی اور اُس کے آستانہ کی رفعت کے مقابل ہفت اقلیم مین کوئی آستانہ ایسا نہین جو مقابل ہوتا جیسے چرخ ہفتم مقابل نہوا رات آسمان قمر سے کہتا تھا کہ پادشاہ نے ایسی سخاوت و زر افشانی کی کہ میرے بھی جیب و دامن کو ہزارون اشرفیان زر کی حاصل ہوئین کہ وہ ستارے ہین گل اپنے اطلس نہ تہ سے کہ وہ برگ گل ہین اس سبب سے زر دہ دہی خالص نکالتا ہی کہ پھر اُسکے دل مین سودا تیری بزم مین پہونچنے کا خار خار ہو گیا ہی یعنے چپ رہا ہی کہ اُس بزم مین کسیطرح پہونچون آگے اشعار دعائیہ قطعہ بند ہین یعنے خبردار ہوا سوقت تک کہ معشوق اپنی زلف کھولے اور عاشق اُسپر پھبتی کہین کہ روے قمر پر زنجیرین مشکبار پڑی ہین تو اپنی تیغ آفتاب مثل عدل سے عالمگیری بھی اور زر بخشی بھی کرتا رہے اسلیے کہ تیرے سر پر ہمیشہ سایہ کردگار کا ہی اور محل سرا تیری بزرگی کی ایسی بلند و بزرگ ہو کہ گردون باہمہ وسعت و فسحت اُسکے دروازہ کا حلقہ ہوا سواسطے کہ بنیاد تیرے ملک طرب آباد کی بڑی مضبوط پڑی ہی یہ ڈگمگ ہونیوالی نہین ہی میری اے خسرو عالم یہ خواہش ہی کہ تو میرے سخن کو خوب گوش دل سے سن کہ یہ جوڑا گہر کی ہی اسکا دانہ شیرین گوشوار بن پڑا ہی اور لایق گوش کے ہی

در مدح سلطان محمد شاه ہند و تعریف و توصیف محبوب و عشق خود

قوله چند بگرد برگ گل حلقهٔ مشک تر نهی + چند ز آتش غم داغ برین جگر نهی + اشک شفق مثال من
زین دو ستاره میرود + چند شب دراز را بر افق سحر نهی + از طبقات جزع من ریخت عقیق تر بسی +
چند دو پاره لعل را بر زبر گهر نهی + لعل ترا نبات تر رسته چنانکه گوئیا + پاره مشک سوده را بر زبر شکر نهی +
صورت خال تو برخ هست ز روے امتحان + کز شب تیره نقطه بر ورق سحر نهی + زنگی خال روے
تو مردم دیده منست + آب زیاد تش شود روے بر دیم ار نهی + هر سحرے ز مهر تو نوع دگر فغان کنم + هر نفسے
بر غم من قاعدهٔ دگر نهی + عربده جو ومے پرست تیغ بدست و سخت مست + آمدهٔ که سر برے سر ببرے
و سر نهی + مهر تو مهرے نهد بر دل بدر روشنست + انکه لقا کجا دهد نقش که بر بشر نهی + پشت کجا کند
فلک سوے تو گر تو روے خود + سوے جناب حضرت خسرو بحر و بر نهی + شاه محمد آن و بعهد خلیفه زمان +
آنکه کعت ور القب قلزم پر درر نهی + حاکم طول و عرض ارض آنکه ز عدلش از جهان + ظلم سیاه خانه را رخت
سفر بدر نهی + آنکه ز خوان جود او بیش رسول آرزو + خشک و تر دو کون را سفرهٔ ما حضر نهی + دانکه
نسیم خلق او چون بمشام جان رسد + عنبر گاو بحر را هم نفس بجز نهی + کشتی قالب ترا ز آب روان جدا
کند + گریم باز گونه را بر لب خود دگر نهی + یه قصیده بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن
مفاعلن **اللغات** برگ گل رخسار مشک زلف شفق سرخ دو ستاره دو چشم شب زلف سحر رخسار جزع
دیده عقیق تر اشک سرخ لعل دو پاره لب گهر دندان آب رونق رنج ہر عکس تجسمر بد بوے دہان
روان جان تیم قلب اسکام المعنی یعنے ای محبوب کبتک گرد برگ گل رخسار کے حلقهٔ مشک تر زلف کا
رکھیگا اور کبتک آتش غم سے داغ اس میرے جگر پر رکھیگا میرے اشک میری دونون آنکھون کے
تارون سے سرخ برنگ شفق جاری ہین تو کبتک شب دراز زلف کو افق سحر پر جو چہرہ ہی رکھیگا تیرے
دیدہ کے طبقون سے عقیق تر از بس بہگئے تو ان دو پارہ لعل لب کو گوہر دندان پر کبتک رکھیگا تیرے لعل لب
پر نبات خط سبز کے مجے لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی گویا پارہ مشک سودہ کا تو نے شکر پر جو لب مین رکھا ہی
تیرے چہرہ پر جو خال ہی اُسکی صورت از روے امتحان کے ایسی ہی کہ شب تیرہ سے نقطے ورق

جو پرورش بدن زنگی خال تیری صورت کا میرے دیدہ کا مردم ہی بس اگر تو منہ اپنا میرے منہ
پر رکھ دے تو ضرور ہی کہ اسکی آب و رونق اور زیادہ بڑھ جاے جب صبح ہوتی ہی تو تیرے مہر و
محبت سے نئی قسم کا افغان کرتا ہون اور تو برعکس میری ہر دم نئی قسم کا قاعدہ وضع کرتا ہی وہ
شوخ مے پرست اور ستم بادہ جو مست تیغ ہاتھ مین لیے آیا تا کہ میرا سر کاٹے سو سر میرا تو سے
نہ پایگا بلکہ شرمندہ ہو کے سر جھکا دیگا میرے عجز و انکسار سے مہر تیرے دل پر مہر
لگاتی ہی لیکن یہ بات بھی خوب روشن ہی کہ جو نقش مہر پر رکھا جاتا ہی اسکا الٹا کیا ہوتی ہی ایسے ہی
میرا دل بھی الگ ہی یہ مہر مہر کی کیسے رہیگی آخر یہ مصرع کا پھوٹے ہیگا آب گریز ہی کہتے ہین کہ اگر تو در دانا
وارث مناب شاہ بحر و بر سے کرے تو پھر فلک کی مجال ہی جو تیری طرف پشت کرے اور تجھسے
روگردان ہوے اور وہ شاہ شاہ محمد ولیعہد خلیفہ زمانہ کا ہی تو اگر اسکی کف جواد دیکھے تو
بیساختہ یہی سکے کہ یہ قلزم پر در رہی کہ مناسب اسکے یہی لقب ہی اور ایسا شاہ کہ حاکم طول و عرض
زمین کا ہی جسکا عدل دیکھکر جہان سے ظلم سیہ خانہ کا رخت سفر گھر سے نکالکے باہر پھینک دیا
ہی کہ سیدھا چلا جاوے اور بہر سمت شہر اور اسیدا اسکے گھر بھی جلا دیا ہی اگر اس کے پاس رسول آرزو
کا آوے اور اسکے سامنے تو خشک و تر دونون جہان کا رکھدے تو گویا اسکے خوان جود کے
سفرہ کا ماحضر ہی اور اصل جود تو اسکا کچھ اور ہی ہی خلق اسکا ایسا کہ اگر نسیم اسکے مشام
جان مین پہونچے تو عنبر کا بجری کی بو کو تو ایسا جانے جیسے بوے بد گندہ دہن کی اور بقول
بعض عنبر نضا یعنی گوبر گاو بحری کا ہی اور بھی تشریح ایسا کہ اگر تدبیر مقلوب کو جو مو ہو لب پر اپنے
دو بلدہ رکھے تو تیرے کشتی قالب کو ابر روان جان سے جدا کر دے قولہ پشت بر مہ چو گردن
سنگ بزہ ہر پشکند ٭ گر تو بہ پشمی رستن پشی بہ پشت خم نہی ٭ رایت فتح شاہ بشد نصب چنانکہ
پیش ازو ٭ رفع سروتہ قامت ز از حرکات جر نہی ٭ ز اشک قرح حسد فزاو فرق کجا کنے غمزہ
گر تو جملہ لیدا سے دہ بر سر خشت از رنہی ٭ امر شد آسمان بقاوے مشتری لقا ٭ ایکہ بمحمد یہ چرخ را
نہ بر قدم چو خور نہی ٭ آیت احتشام را بر علم لقا کشی ٭ رایت احترام را بر کتف ظفر نہی ٭

وخاک از سر پرچم رایت ظفر ✤ سلسلہاے عنبرین بر سر سہ خواہر نهی ✤ گاو زمین دوتہ شود پاے چو بر
زمین نهی ✤ شہپر فلک نہان شود سہم چو بر وتر نهی ✤ سینہ ماہ شق شود تیر چو بر کمان نهی ✤ تیغ زدست
خور رفتہ دست تا چو بر سپر نهی ✤ طفل مراد ستاد ار کند قلب مراتب جہان ✤ مادر خاک را مکان بر سرہ
پدر نهی ✤ قصر جلالت ار کند قیصر ما را آسمان ✤ مطلع آفتاب را بر خط باختر نهی ✤ رفعت کوہ حلم تو بردر
عرش تیغ نوذ ✤ شاید اگر مجرہ را در عوض کمر نهی ✤ چون لب یار در زمان شاخ شکر فشان شود ✤
گر کف پاے خویش را بر خس پی سپر نهی ✤ بخت امامت من از تخت تو سر فراز شد ✤ نام مرا چہ گردوار
سیدہ تاجور نهی ✤ آتش طبع من برد آب رخ سخنوران ✤ بر ہمہ شاید ار مرا قدر رفیع تر نهی ✤ اللغات
بریشمی رسن تار ابریشم خرخر طنبور زہ ہندی گہ خمیدہ رفع بلندی قاف نام کوہ جر کشش طویلہاے درر
موتیون کی لڑیان خوہر مخفف خواہر جیسے خوہ مخفف خواہ سہ خوہر تین ستارے بنات النعش کے
جو نیچے نعش کے ہین وتر چلہ کمان کا مادر خاک زمین نہ پدر افلاک قیصر بزور کشیدن باختر مغرب و نیز
مشرق مجرہ کہکشان المعنی پھر اُسکے تشریع کی صفت ہی کہ اگر تو بعد اسکے تار ابریشمی پشت خر پر جو ہی
گہ خمیدہ چنگ کی ہی چڑہائے بقصد بجانے کے تو وجہ اپنے زہد کے تیری پشت کو گردن چنگ کیطرح کہ خمیدہ ہوتی
ہی توڑ دے جہنڈا اُسکی فتح کا اسطور پر نصب و استادہ ہوا ہی کہ رفع ای بلندی حروف قاف کی کہ خود
قاف ہی ہی حرکات جر سے تو جانے اور سمجھے جو زیر ہی مطلب یہ کہ کوہ قاف اُسکی بلندی کے مقابل زیر و
پست ہی اگر تو لڑیان موتیون کی کسی طشت زرین رکھے تو خرد اُسکو دیکھکر یہی کہیگی کہ یہ طشت زرو منہ دشمن
کا ہی اور موتیون کی لڑیان اُسکے تار اشک ذرا فرق نہ کریگی اشعار آیندہ قطعہ بند ہین کہ ای پادشاہ
آسمان بقا اور ای مشتری ماہ صورت اور ای آفتاب کیطرح تخت چرخ پر قدم رکھنے والے اور تو وہ ہی کہ آیت اپنے
احتشام کی علم بقا پر لکھتا ہی اور جہنڈے احترام کے دوش ظفر پر رکھتا ہی یعنے ظفر تیرا جہنڈا
کندھے پر رکھے آگے آگے چلتی ہی جب تو بروز جنگ رایت ظفر کے پرچم سے زنجیرین عنبرین
یعنی زلف سہ خواہر بنات النعش کی بنائے یعنے وہان تک جہنڈے پہونچائے کہ مراد بلندی
سے ہی بس یہ سب اشعار بطور جملہ معترضہ کے ہین اور نیز شرطیہ اب اشعار بعد سے کے جزا آتی ہ

اسوقت مین یہ کیفیت ہوئے کہ جب تو زمین پر قدم رکھے تو گاو زمین دبکے دوہری ہوجاے اور جب تیر چلہ مین پہنچے تیہ شیر فلک جو برج اسد ہی ڈر کے مارے چھپ جاسے اور جب تیر کمان مین رکھے تو سینہ ماہ کا پھٹ سکے دو ٹکڑے ہوجاسے جیساکہ ایک دفعہ ہو بھی چکاہی اور جسوقت ہاتھ سپر پہ ڈالے تیغ خورشید کے ہاتھ سے چھٹ پڑے اگر طفل تیری مراد کا چاہے کہ مراتب جہان کے جو مراد عناصر سے ہی بدل دون جیسے کہ اب ہین کہ سب سے اوپر کرہ نار کا ہی پھر ہوا پھر پانی پھر خاک کا تو مادر خاک کا مکان جو سب سے نیچے ہی سر برہنہ بدر افلاک کے بنائے جو کرہ نار سے بھی بالاتر ہی قصر تیری بزرگی کا اگر بزور مدار آسمان کو جسپر وہ پھرتا ہی کھینچے تو اپنا کھینچ لے کہ مطلع آفتاب کو جو شرق ہی خط باختر ای غرب پر رکھے حاصل یہ کہ تیری بزرگی ایسی ہی کہ آفتاب جیسے جاہ وجلال والے کی جلالت کو لوٹ پوٹ کردے اور کوہ حلم تیرا ایسا بلند جسنے درعرش پر تیغ ظاہر کی ہی اور تیغ کوہ بلندی کوہ جسکی ہندی پہاڑ کی چوٹی ہی لہذا لایق وزیبا ہی کہ مجرہ کو تو عوض کمر کے ٹھہراے کمر ٹیکا اور پہاڑی چوٹی کہ دونون ہوسکتے ہین محشی نے کمر اور مجرہ کے معنے جو مشہور ہین لکھدیے اور بر در عرش تیغ زد کو کچھ نہ لکھا جو قابل تصریح تھا کہ بظاہر لفظا سوء ادب سے خالی نہین آور اگر تو اپنے کف پا کو کسی خس پر جو پڑی سپر ہوتی ہی ایمد پامال رکھدے تو فوراً لب یار کی طرح شاخ شکر افشان ہوجاے شاخ شکر ایسا ہی جیسا شاخ نبات ککڑیون پر جاستے ہین میری امامت کا بخت تو تیرے تخت سے سرفراز ہوگیا اب اگر نام میرا تو جو بندہ تاجور رکھدے تو تیرا کیا بگڑ جائیگا آتش میری طبیعت کی آبرو وہ ونق سخنوران کی لیگئی تو لایق ہی کہ میری قدر بھی سب سے رفیع وبلند ہو جیسے کرہ نار کا سب عناصر سے بلند ہی

در مدح سلطان محمد شاہ تغلق مشتمل بر خیالات شب معراجیات

قولہ نماز شام کہ سلطان ہند یعنے ماہ ✤ گرفتہ عرصہ اقلیم ہند را بسپاہ ✤ بداد چرخ بہندو قبای مروارید ✤ کہ تا جمال بپوشید ترک زر کلاہ ✤ نمودہ جوہرے شب بمشتری سودا ✤ زہرہ نگو درست زرش دہند بگاہ ✤ زمان ضمان نشد ودر سود شب زیانی نیست ✤ کہ بر درست زرش

صبح صادق ست گواہ + گرفت روئے زمین سرادق گلریز + چو چتر سایۂ حق آفتاب عرش پناہ +
ابو المجاہد اعظم ولے عہد امام + خدایگان سلاطین دین محمد شاہ + محیط نقطۂ عالم جہان عدل
وکرم + مدار شرع محمد اساس دین الہ + قضا توان وقدر قدرتے کہ بر در او + شہی گدا بے
شود در زمان گدائے شاہ + حصار جاہ تو آن آب یافت در رفعت + کہ چرخ یک کبودے
نمودش از یک جاہ + چو دیدۂ انجم ازان بر سر ندپیوستہ + کہ پیش تخت تو چون حاجبان نہند جباہ +
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات
نماز شام ای وقت نماز شام ہندو شب سیاہ ستارگان قبائے مروارید ستارگان ترک زرد
کلاہ آفتاب کہ شام کو زرد ہوتا ہی جوہری باعتبار انجم سودا خرید و فروخت درست اشرفی مراد
آفتاب فاعل دہندے کے قضا و قدر زمان زمانہ ضمان ضامن سرادق پردہ مراد شب جباہ جمع
جبہہ المعنی یعنے وقت نماز شام کے جو سلطان ہند ماہ نے اقلیم ہند کو مع سپاہ کے لیلیا
ہندسے دونون جگہ شب مراد ہی اور سیاہ ستارے چرخ نے ہندوے شب کو ایک قبا
موتیون کی دی کہ وہ ستارے ہین جس سے اسنے جمال ترک زرد کلاہ آفتاب کا چھپا لیا
تاجمال مین لفظ تاج کا بھی رعایت کلاہ کے موجود ہی جوہری شب نے کہ شب ہی ہی اور جوہری
باعتبار ستارون کے مشتری سے سودا کیا ای خرید و فروخت بدین خیال کہ قضا و قدر صبح اسکو
ایک اشرفی زر کی دینگے اشرفی آفتاب اور لطف یہ کہ مشتری و آفتاب دونون کا قریب قریب
ہی طلوع ہوتا ہی زمانہ اس خرید فروخت مین ضامن ہوا کہ سود شب مین کچھ نقصان نہین ہی
اسلیے کہ اسکی اشرفی زر کی صبح صادق گواہ ہی ضرور ملیگی پس اس پردہ گلریز شب نے تمام
روے زمین کو گھیر لیا جیسے چتر سایہ حق آفتاب عرش پناہ نے گھیر لیا ہی اور وہ کون ہی
ابو المجاہد اعظم ولیعہد امام کا اور سلاطین دین پناہ کا خدایگان یعنے محمد شاہ اور محیط نقطہ
عالم کا اور جہان عدل وکرم کا موقوف علیہ شرع محمد کا اور بنیاد دین الہی کا قضا توان قدر قدرت
کبھی قضا و قدر کے لفظ سے گردش فلکی بھی مراد ہوتی ہی جسکے دروازہ پر دم بھر مین شاہ

اگدا ہوجاتا ہی اور گر اشاد حسب اقتضاے مہر وقہر تیرے مرتبہ کے قلعہ نے بلندی مین ایسی رونق و درخشندگی پائی ہی کہ یہ چرخ آسمین ایک رنگ کبود قعر چاہ سے معلوم ہوتا ہی جیسے کہ چاہ مین دیکھنے سے بھی کیفیت اسکے قعر چاہ مین نظر آتی ہی مانند دیدہ کے انجم اس سبب سے سر پر چھپے ہوئے ہین کہ حاجیون کے مانند تیرے تخت کے سامنے پیشانی رکھین **قولہ** غبار خیل تو با خط دلبران مانند + کہ ہر دو گوشۂ خورشید میکنند سیاہ + زہے کمان ترا تیر آسمان صدی + براے چرخ زمہ مشتری شدہ ہر ماہ + قضا چو خواست کہ ہم تک بود نفاذ ترا + قدر بطعنہ بگفتش زہے دماغ تباہ + زبہر بزم تو بر چار طاق زنگاری + ز زر سرخ عمود سحر زند خرگاہ + سحاب دست تو ہر جا کہ گشت درّ باران + نبات رستہ شود چون شکر بجاے گیاہ + سنان عدل تو در تفرعہ ار قہاری + بشیر داوہ دہان بندد از دم روباہ + چو چنگ جملہ ز کھالش بر کنند ز پوست + برون پردۂ شرع ار زند مخالف راہ + صریر کلک تو ز اسرار آسمان واقف + ضمیر روشنت از راز اختران آگاہ + کم از ستارہ نبودہ بر آستان درت + شکوہ قلعۂ قلعے عمارت نہ تاہ + ہمیشہ تا سر زنجیر زلف یار بود + چو ہندوی کہ بود سر نگون ز گوشۂ ماہ + ز رشک روے اعادی زرد روے محنت باد + چو برگ لالہ کہ ہر لحظہ میفتد بر کاہ + خدا معطے آمال تست عز و جل + آلہ حافظ آمال باد عم آلاہ **اللغات** نفاذ رساے حکم چار طاق خیمہ زر سرخ آفتاب عمود اشعہ خرگاہ خیمہ نبات گیاہ و مصری مخالف دشمن تہ تاہ نہ عدد عم عام آلاہ نعمتہا **المعنی** غبار تیرے لشکر کا مشابہ خط معشوقون کے ہی کہ دونون گوشۂ آفتاب کو سیاہ کرتے ہین آفتاب سے مراد یہ آفتاب کہ غبار سے تاریک ہوجاتا ہی اور چہرہ محبوب کا بھی کہ غبار خط سے سیاہ ہوتا ہی اور خط غبار ایک قسم خط سے بھی ہی تیر آسمان جو عطارد منشی فلک ہی کیسا تیری کمان بنانے کے درپے ہی کہ اسکے چرخ کیواسطے جسکو ہندی مین ڈمل کہتے ہین ماہ سے ہر مہینہ مین مشتری ہوتا ہی خریدار اور ماہ سے خریدار بدینوجہ کہ اول مین حصہ ماہ کی روشنی کے سوا دو تین دن ایک حلقہ بے نور معلوم ہوتا رہتا ہی حکم تیرا ایسا نافذ ہی کہ قضا نے چاہا کہ نفاذ مین اسکے ہمقدم نبون قدر نے طعنہ سے کہا کہ تیرے دماغ مین عجب ہی فساد

پڑا ہو یعنے اچھا خیط جگا ہی تو اسکے ہمقدم کیسے ہو سکتی ہی ثمود سحر کو ایسا شوق تیرے بزم کا ہی کہ روزمرہ اس خیمہ زنگاری پر زر سرخ سے ایک بڑا خیمہ کھڑا کرتی ہو کہ شاید اسمین کسیدن بزم آرا ہوے خرگاہ زر سرخ آفتاب کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی ہاتھ تیرا ایک ابر دُر باران ہی جس سے بجاے گیاہ کے نبات چون شکر جمتی ہو اور نبات مصری کو بھی کہتے ہین اور نیشکر بھی نبات ہی ہی سنان تیرے عدل کی جو مرغزار قہاری مین چیک رہی ہی اُسنے دم روباہ سے شیر کے منھ کا مہیرہ بنایا ہی جیسے بیل بکری وغیرہ کے لگا دیتے ہین تا ناج نکھانے پاسے یا دودہ نہ پینے پاسے محشی نے دہان بند بمعنی تعویذ کے لکھا ہی اور بند کنندہ زبان اور نہ معلوم دم کو کیا سمجھے تشرع کا اُسکے یہ حال کہ اگر کوئی پردہ شرع کے خلاف مخالف راہ چلے تو چنگ کی طرح ساری رگین اُسکی اُسکے پوست سے کھینچ لین پردہ مخالف راہ سب مناسب چنگ اسمین بھی محشی نے مخالف بمعنی دشمن کے لکھا ہی آواز تیرے کلک کی اسرار آسمان سے واقف اور ضمیر روشن تیرا راز ستارون سے آگاہ تیرے دروازہ کا آستانہ ایسا بلند رفیع ہی کہ شکوہ اس قلعہ قلعے عمارت شانونہ کی کرنہ افلاک ہوے اُس آستانہ پر تارا سی جملتی معلوم ہوتی ہی آب آیندہ دعا تا بید ہی یعنے جب تک کہ سر زنجیر زلف یار کا ایسا ہو جیسے کوئی ہندو گوشہ ماہ سے سرنگون ہو رہا ہی رشک سے منھ دشمنون کا مارے محنت کے مثل برگ لالہ کے ہوے جو ہر لحظہ برگ کاہ پر گرتا رہتا ہی خدا ہمیشہ معطی تیرے اعمال کا ہوے یعنے عمل کا بدلا دے اور اللہ تیرے امیدون کا حافظ ہی اور عام نعمتون کا

در تعریف قلعۂ دہلی

قولہ شکوہ قلعہ قلعے عمارت نہ تہ ٭ نمونہ ایست ز برج حصار قلعۂ شہ ٭ محیط ہفت فلک راز نقطہ کم یافت ٭ میان دایرہ حلقۂ دروازہ مہ ٭ زہے حصار کہ دز توسے چہ بنا کردند ٭ فلک چو رنگ کبودے نمود در تنگ چہ ٭ ز شرم خواست فرو رفتن آسمان بزمین ٭ ولیک از سر مہر آفتاب گفتش مہ ٭ بہانہ ایست غروب آفتاب را ہر شام ٭ صریح با تو بگویم کہ نیست شک و شبہ ٭ چو آسمان بسوے قصر شاہ کرد نظر ٭ بر فتنش ز سر آسمان فتاد کلہ ٭ خدایگان سلاطین دین محمد شاہ ٭

شہی کہ روح امین را بمدح اوست شرہ ÷ بر آستان جلالش بسے غلامانند ÷ کہ از شرف سوے خاقان نمیکنند نگہ ÷ زہے زجود تو پنجہ گرفت صورت شصت ÷ شہی بفکر تو بنہ گشتہ از یکے تا دہ ÷

یہ قصیدہ بھی بحر قصیدہ بالامین ہی **اللغات** شرہ بفتح مکن شرہ غالب ہونا حرص کا **المعنی** یہ جو قلعہ قلعے عمارت نوتہ کا ہی یعنے آسمان اُس برج سے جو حصار قلعہ بادشاہ کا ہی ایک نمونہ ہی ماہ نے جو مقابل دائرہ حلقہ دروازہ اس قلعہ کے محیط ہفت فلک کو دیکھا تو ایک نقطہ برابر نہین پایا لم ہی نظر آیا یہ عجب حصار ہی کہ اسمین ایک چاہ بنایا ہی جسکا عمق ایسا ہی جسکے قعر مین آسمان ایک رنگ کبود سا معلوم ہوتا ہی مارے شرم کے آسمان نے چاہا کہ مین زمین مین دہس جاؤن لیکن بمقتضاے مہر و محبت آفتاب نے اُسکو منع کیا کہ ایسا نکر مہ کا لفظ کیسا خوب ہی آگے قطعہ ہی یہ جو ہر شام کو آفتاب غروب ہوتا ہی یہ ایک بہانہ ہی مین تجھسے ایک ایسی بات کہون جسمین کچھ شک و شبہ نہین ہی یعنے آسمان نے قصر شاہ کیطرف نظر کی ہی اُس قصر کی رفعت و بلندی کے سبب سے اسکے سر سے کلاہ گر جاتی ہی اور وہ شاہ خدایگان سلاطین دین کا محمد شاہ ہی اور ایسا شاہ کہ روح امین جیسے مقرب کو اُسکی مدح کی حرص ہی اور وہ شاہ جسکے آستانہ بزرگی پر بہت غلام ایسے ہین کہ خاقان پر اپنا شرف جانکر آنکھ اُٹھا کے اُسکو نہین دیکھتے اور عجب بادشاہ ہی جسکے جود سے پنجہ نے صورت شصت پکڑی ہی یعنے پنجہ لفظ مین تو پچاس ہی اور رنبغر عدد ساٹھ مطلب یہ کہ تھوڑا بھی اُسکا بہت سے خالی نہین اور ایک سے دس تک نہ ہو جاتے ہین جسکے پچپن عدد ہین مثلاً ایک اسکے بعد ۲ ہی کہ یہ ملکے ۳ ہوے پھر ۳ ہی کہ تین اور تین چھ ہوے پھر ۴ ہی کہ چھ اور چار دس ہوے ایسے ہی دس تک جمع کرنے سے ۵۵ ہو جائینگے جو عدد پنجہ کے ہین

قولہ سر آستین حمایت اگر دراز کنی ÷ شود ز دامن کہ دست کہربا کوتہ ÷ زہے آنکہ نہد روے بر سم خنگت ÷ بشکل نعل شود مہ بر آسمان ہر مہ ÷ غبار کلک تو با خط دلبران ماند ÷ کہ ہر دو چہرہ خورشید میکنند سیہ ÷ زمین بساط کف پاے تست زان روشد ÷ چو ہفت فرش مزعفر میان نہ خرگہ ÷ حسود تیشہ چو در بیشہ خلافت زد ÷ نہاد بر سر خود دست خویش چون برمہ ÷ کسیکہ

از در بار تو اجتناب کند ✤ ازین بتر چہ بود لا الٰہ الا اللہ ✤ ہمیشہ تا کہ بود طالبان عقبی را ✤
بہ بارگاہ عبودیت الٰہ ولہ ✤ ستادہ باد بتائید نصرت یزدان ✤ بگرد قلعہ جاہ تو صد ہزار سپہ ✤
بمان تو تا ابد در جہان کہ تازہ ترست ✤ جناب سدرہ مآب تو از جنان صدرہ ✤ الاغاث
برمہ نام آلہ در رودگران تو شیفتگی صدرہ صدبار المعنی اگر تیری حمایت اپنی آستین بڑھائے
تو کیا مقدور کہربا کا کہ دامن کاہ کو ہاتھ تو لگائے ماہ کو ایسا عشق تیرے خنگ کے سم پر منھ رکھنے
کا ہی کہ ہر مہینہ بشکل نعل کے بنتا ہی تیرے قلم کا خط غبار اور خط دلبرون کا دونون ایک ہی سے
ہین کہ دونون چہرہ خورشید کو سیاہ کرتے ہین زمین جسپر تیری کف پا پڑتی ہی اسوجہ سے ایسی
ہو رہی ہی جیسے ہفت فرش زرد رنگ باعتبار زر بخشی کے کہ خیمہ فلک مین بچھے ہوئے ہین
جس حسود نے کہ تیشہ تیرے ہمیشہ خلاف مین مارا یعنے تجھسے مخالفت کی انجام اُسکا بس
یہی ہوا کہ برمہ کیطرح اپنا ہاتھ اپنے ہی سر پر رکھا یعنے سر پر ہاتھ رکھ رکھکے رویا اور ظاہر کہ
برمہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہین جس کسی نے تیرے دروازہ بارگاہ سے اجتناب کیا مین قسم سے
کہتا ہون کہ اس سے بتر اور کیا ہوگا اب دعا تابید ہی کہ جب تک کہ طالبان عقبی کو بارگاہ عبودیت
الٰہ پر شیفتگی و دیوانگی یعنے عبودیت و بندگی مین اُسکے شیفتہ اور دیوانے رہین ہمیشہ تیرے
قلعہ جاہ کے گرد لاکھون سپاہ تائید نصرت یزدان سے کھڑی رہین اور تو ابد تک جہان مین
رہے کسواسطے کہ جناب سدرہ مآب تیری سو درجہ جنت سے تازہ و سرسبز ہی

در مدح محمد شاہ بن تغلق

قولہ باز از کلیچہ زرشد جیب صبح پارہ ✤ شعر سیہ ندر کرد چرخ کبود خارہ ✤ شب را کہ بود حائل
شیرش روان شد از خضر ✤ خاتون روزش آورد از لعل گاہوارہ ✤ بگریخت لشکر زنگ
از جد صین چو بگرفت ✤ تیغ برہنہ در کف آن طفل شیرخوارہ ✤ بر روے شاہد خور کو مہر
شاہ دارد ✤ گوئی کہ شب سپیدہ تو میکند دوبارہ ✤ سلطان ہفت اقلیم دارائے جاہلت ✤
ای از حصار جاہت نہ قلعہ نیم پارہ ✤ در گلستان جاہت از بسکہ زرکشی کرد ✤ شد نوعروس

گل را دامن ہزار پارہ + در گلستان بخت یک برگ ہشت روضہ + بر آسمان بخت نہ چرخ یک ستارہ + ہشتم رواق گردون در طاق کبریایت + زرین ہزار شمعست در یک چراغ دارہ + از خلق نافہ بویت فردوس یک شمامہ + از تیغ روضہ رنگت دوزخ یکے شرارہ + خرد و بزرگ عصر ند در خلعت توانیک + گہ در ردائے زرین گہ در قبائے خارہ + گر در میان نہ بندد دشمن کمر بخدمت + خورشید ہمچو کوہش بر سر زند کتارہ + تیر دعا کشادم شب بر دوام عمرت + چون ناوک سحر کرد از نہ سپر گذارہ + تا ہفت جلد مصحف با ہفت آیت زر + مہ را بہ تیغ قہرت ہر مہ کند سپارہ + در طول و عرض ملکت بادا چنانکہ باشد + زان چار گوشہ بخت عالم یکے کنارہ + از جمع راست طبعان ہر جا کہ حلقہ باشد + در گوش سروران باد زین دانہ گوشوارہ + یہ قصیدہ بحر مضارع میں ہی ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن اللغات کلیچہ زر آفتاب شعر نوعی از پارچہ و خارا سنگ و نوعی از پارچہ شیر سفیدی صبح لعل سرخی شفق زنگ شب چین روز طفل شیر خوارہ آفتاب باعتبار شعاع دو پارہ مراد از صبح کاذب و صبح صادق بارہ دیوار چراغوارہ قندیل و چراغدان شمامہ خوشبو روضہ رنگ سبز رنگ کتارہ نام ہلاح معروف ہفت جلد مصحف ہفت آسمان آیہ سبع سپارہ ای سپیارہ المعنی پھر کلیچہ زر یعنے آفتاب سے گریبان صبح کا پارہ ہوا اور شعر سیاہ چرخ کبود خارہ نے او تار ڈالا یعنے لباس سیاہ شب کا جو پہنے تھا نکال ڈالا شب کہ حاملہ تھی آفتاب سے مارے محبت کے شیر اُس سے بہنے لگا جو سپیدی صبح کی ہی اور خاتون روز کی یعنے آفتاب کہ اسپر اطلاق تانیث کا ہی لعل سے کہ مراد آفتاب سے ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی جھولا لائی بس خاتون روز اور لعل اور آفتاب سب مین تغایر فرضی ہین اور جس وقت کہ وہ طفل شیر خوارہ ننگی تلوار ہاتھ مین لیے نکلا لشکر زنگ کا حد چین تک بھاگ گیا چین مراد روز سے ہی اور حد اسکی شام شاہد آفتاب کا جو مہر محبت پادشاہ کی رکھتا ہی لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شب نے اسکے منھ پر دو بارہ سپیدہ نیا لگایا ایک دفعہ تو سپیدی صبح کاذب سے ایک دفعہ صبح صادق سے

اور وہ پادشاہ ہفت اقلیم اور بادشاہ چار ملت ای حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہو جسکے حصار
مرتبہ کے یہ نو نقطے ایسے ہین جیسے کوئی آدھی دیوار ہو زرنجش ایسا کہ تو عروس گل کا دامن جو
ہزار پارہ ہو رہا ہی اسنے اُسی کے گلستان جاہ سے زرکشی کی ہی تیرے تخت کا گلستان ایسا
شگفتہ ہی جسکے مقابل ہشت جنت ایک برگ ہین اور تخت تیرا ایسا علو رکھتا ہی جسکے آسمان پر
نہ چرخ ایک ستارہ ہی آٹھوان محل فلک ہشتم جسپر سارے ثوابت ہین اور اکثر سیارے مقابل
تیرے طاق کبریائی کے ایسے ہین جیسے ہزارون شمعین زرین ایک قندیل یا ایک چراغدان
مین رکھی ہوئی ہین گویا اُس طاق کا ایک قندیل یا ایک چراغدان ہی ایسے صفات کے
ساتھ اور وہان ایسے جانے کتنے ہین خلق نافہ بو تیرا ایسا کہ فردوس اُسکا ایک شمامہ ہی
شمامہ وہ غالولہ خوشبوؤن مرکب کا جو پادشاہ لوگ سونگھتے ہین اور تیغ سبز رنگ تیری ایسی
آتشبار کہ دوزخ اُسکا ایک شرارہ ہی سبز رنگ باعتبار اصالت آہن سارے خرد و بزرگ
زمانہ کے تیرا ہی خلعت پہنے ہین کبھی ردائے زرین مین ہین اور کبھی قبائے خارہ مین جو
ایک قسم کا کپڑا ہی سب تیرا ہی عطیہ ہی دشمن اگر تیری بندگی کا پٹکا کمر پر نہ باندھے تو آفتاب
اُسکا دشمن ہو جائے نکلتے ہی کوہ کیطرح کنارہ اُسکے سر پر مارے کوہ کی تشبیہ اس سبب سے
ہی کہ پہلے شعاع آفتاب کی اسی پر پڑتی ہی رات مین نے تیر دعا تیرے دوام عمر کا چھوڑا تھا
سو مثل ناوک سحر کے نہ سپر افلاک سے پار ہو کے محل اجابت پر پہونچگیا اب دعا تا بید ہی
یعنے جبتک کہ یہ ہفت جلد مصحف یعنے ہفت آسمان ساتھ ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارے
سبعہ ہین ماہ کو تیری تیغ قہر سے ہر مہینہ مین سیپارہ کرین اور سیپارہ باعتبار تیس دن مہینہ
کے تب تک طول و عرض مین تیرا ملک ایسا ہو کہ تیرے تخت چار گوشہ کا عالم ایک کنارہ ہو
اور راست طبعون کی مجلس کا جہان کمین حلقہ ہو سب سرورون کے گوش ہین میرے ان اشعار سے گوشوارہ ہو

در مدح سلطان و لغز خربزہ

قولہ چہ چیز ست آنکہ چون گردد دو پارہ + فرو ریزد از و عقد ستارہ + بود ہر پارہ بدرے کز

کواکب + ہلالش را محاق افتد ہمارہ + کمانے را کز و سازی بخنجر + زہے پیدا شود از ہر کنارہ + لطفلی تاج او از زردہ دہ + بہ پیرسے کسوتش زربفت خارہ + چو او بچگان رومی کس ندارد + نہان در جوف زرین گاہوارہ + چہ گردست آخر این شیرین کہ خسرو + زند بر پہلوے او دہ کتارہ + شہنشاہ زمان سلطان محمد + کہ از تیغش بود خور یک شرارہ + ہمی تا در زراعت گاہ دنیا + بود چون خربزہ گردون دو پارہ + بشمشیر برہنہ شاہ جہاور + بردن آید ز مشرق یکسوارہ + عدو چون خربزہ از تیغ قہرش + دو نیمہ باد و آنگہ پارہ پارہ + ہمی تا از مہ نو شب نماید + چو خاتون حبش بر دست یارہ + ہمی تا صبحدم برخوان گلریز + نہد از جرم خور زرین عصارہ + ہمی تا از لب و دندان مہرو + بخندہ از شفق تا بد ستارہ + طناب خیمۂ اقبال شہ باد + فراز قلعۂ این ہفت پارہ + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین مفاعیلن مفاعیلن فعولن **اللغات** عقد ستارہ تخم کواکب دندان ہلال قاش محاق بہر سہ حرکت سہ شب آخر ہر ماہ ہمارہ مخفف ہموارہ کمان قاش زہ چلہ لطفلی ای خامی بختگی بسیار زربفت نام پارچہ بچگان رومی تخم زرین گاہوارہ اندام خربزہ کتارہ کارد خوان گلریز فلک بالنجم **المعنی** بنسخہ مطبوعہ مین پہلے شعر کو چہ چرخست کے ساتھ مصدر کیا ہی اور محشی نے اسکے نیچے معنے خربزہ کے لکھے ہین اور لغت مین چرخ بمعنی خربزہ کے نہین نکلا البتہ شی گرد و مدور کے معنے لکھے ہین مگر اسکے ساتھ قید گردان باشد کی ہی اور قاعدہ لغز و چیستان کا ایسا دیکھنے مین آیا کہ اسکو چہ چیزست یا چیستان ان لفظون سے مصدر کرتے ہین اس لحاظ سے مین نے چہ چرخ کی جگہ چہ چیز بنا دیا ہی اور جب پہلے سے خود اسکا نام لکھدیا تو پھر وہ چیستان ہی کیا ہوئی معنے یہ کہ وہ کیا چیز ہی کہ جب دو ٹکڑے ہوتی ہی تو اس سے بڑی ستارون کی بنتی ہی اور لڑی ستارون کی اسکے بیج جو بیجون کے گودے مین پروئے ہوئے سے ہوتے ہین اور جب دو پارہ ہوتی ہی تو ہر پارہ اسکا ایک بدر ہوتا ہی جسکا ہلال کہ وہ قاش ہی ہمیشہ محاق دندان مردم مین رہتا ہی وہ کمان کہ یہ بھی فراد قاش سے ہی جسے تو خنجر سے بنا

یعنی

آسمین ایک زہ ہو کنارے سے پیدا ہوتی ہی یعنے وہ جو لکیرین خربزہ پر سبز بصورت کمان کے
ہوتی ہین اور ادہر اودہر سے جو بسبب برش خنجر کے لکیر پڑتی ہی وہی اس کمان کی زہ ہو جب
وہ طفل ہی جسکی ہندی بتیہ ہی تو اسکے سر پہ تاج زر خالص کا ہوتا ہی یعنے گالی زرد کہ بعد بتیہ
اوتر آنیکے بھی دو ایک دن لگا رہتا ہو اور پیری مین جو زمان پختگی ہو لباس اسکا خارا زربفت
سے ہوتا ہو زربفت باعتبار زرد رنگے اور خارا بلحاظ کھدڑے پن کے محشی نے طفلی کو خامی
لکھا ہو کہ خامی تو بہت دنون رہتی ہو اور تاج زر جو پھول ہو نہین رہتا پھر کیسے صحیح ہوگا مثل
اسکے اپنے جوف زرین گاہوارہ مین کوئی اتنے رومی بچے کہ وہ تخم ہین چھپائے نہین رکھتا ہو
جیسے یہ چھپائے رکھتی ہو اب مین حیران ہون کہ یہ تو ایک شیرین ہو پھر اسنے کیا کیا جو خسرو
نے اسکے پہلو پر دس کٹارے مارے قید دس کی بدینوجہ کہ خربزہ مین دس قاشون کی
دس لکیرین ہوتی ہین اور وہ خسرو کون ہو شہنشاہ زمان سلطان محمد جسکی تیغ آتش افشان
کا آفتاب ایک شرارہ ہو آئندہ دعا ہے تابید ہی یعنے جب تک کہ زراعت گاہ دنیا مین مانند
خربزہ کے گردون دوپارہ رہے جیسا کہ ہو باعتبار کہکشان کے اور جب تک کہ ننگی تلوار سے
شاہ مشرق کا مشرق سے تنہا اکیلا بنکے نکلے تب تک دشمن تیری تیغ قہر سے خربزہ کے مثل دوپارہ
ہوجائے اور پھر پارہ پارہ پھر کہتے ہین کہ جب تک خاتون جشن کیطرح شب ماہ نو سے زرین کنگن
اپنے ہاتھ مین دکھائے اور جب تک کہ صبح ام خوان گلریز شب پر جرم آفتاب سے زرین سرپوش
رکھے اور جب تک کہ لب و دندان ماہرو سے وقت خندہ کے شفق سے ستارہ چمکے ڈوری
خیمہ اقبال شاہ کی ان ساتون دیوارون کے قلعہ سے اوپر رہے

قطعہ در تاریخ اتمام کتاب

قولہ سال تاریخ شرح تو دولت شہ بود لیعقد ٭ کاسمان عقدہ سخنہاے مرا داد نظام ٭ ہر سیلے دانہ
از زرین در شب افروز بچشم ٭ زر ریختہ است بر سر شبہ بر نقرہ خام ٭ زلف او یا سخن کہ بہ عبار
زنجیر ٭ زاغ گویا بہست کہ بر بال حجاب اصلی شد دام ٭ ہمہ در عین سواد و خد چو نور دیدہ ٭ ٭

شیا النہ کشیدہ در لام ÷ ہمہ بر روے سحر سایۂ خورشید فروز ÷ ہمہ در وقت نظر پیکر مشکین اندام ÷ ہمہ پیرایۂ گوشند در انواع سخن ÷ ہمہ گویاے خموشند در اقسام کلام ÷ بستہ را آلت منطق شکر آلودہ شود ÷ آن زبانیکہ ورا ونظر آرد بادام ÷ ہمہ در عرصۂ چین شاہ ہند و صورت ÷ ہر یکے راشدہ شیرین لقب و موزون نام ÷ ہر یکے ہیچ کلف تافتہ بر روے قمر ÷ ہر یکے ہیچو صدف یافتہ در بحر مقام ÷ ہر یکے سرکشۂ از بحر بلب آورد روے ÷ کام را تلخ کند چون دہن جام مدام ÷ در سیاہی بدن معنی ہر ایک تابان ÷ راست چون نور چراغ قمر از دودۂ شام ÷ ہمہ لالاے سیاہند بلولو مملو ÷ زانکہ در مدحت شاہند جمیع ایام ÷ حاکم شرع نبی شاہ محمد کہ بحق ÷ حاکم روے زمین ست بکشور اسلام ÷ یہ قطعہ بحر رمل مین ہے ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان الاغات تاریخ عرب یعنے ہجری بچشم ای دردیدن شبہ سیاہی نقرہ کاغذ زلف سطور عارض مہ کاغذ زاغ گویا حروف سیاہ حواصل نام طائر سفید رنگ مراد کاغذ لام زرہ مشکین اندام باعتبار سیاہی بستہ دہن آلت منطق لب و زبان بادام چشم ہندو صورت سیاہ قمر کاغذ بحر ذرات شعر تلخ بسبب مشقت گفتن لالا غلام سیاہ حبشی جمیع ایام ای ہمہ روز ہا المعنی یعنے جسوقت مین کہ سال ہجری مطابق عدد دولت شہ کے تھے جو سات سو پینتالیس[۴۵] ہوے آسمان نے میرے سخن کی لڑی پرو دی یعنے یہ کتاب میری تمام ہوئی کہ ہر ایک دانہ اس در شبچراغ کا نظر مین زر بختہ ہو ای خالص جو سیاہی کے نیچے نقرہ خالص ہے ہر کہ وہ کاغذ ہے یہ ایک زلف خوشبو ہے جو مراد سطور سے ہے رخسار ماہ کی زنجیر یعنے کاغذ کی اور باعتبار سیاہی کے زاغ گویا ہے کہ حواصل کے بازو کا دام حواصل کاغذ دام حروف سب مثل نور دیدہ کے عین سیاہی مین ہین اور سب تحریر خیالی ہین زرہ پہنے ہوے زرہ دوائر حلقہا سے حروف سب روے سحر کاغذ پر مثل سایہ کے سیاہ لیکن خورشید چمکانیوالے کہ وہ معنی ہین اور دیکھنے مین سب ایک پیکر مشکین اندام انواع سخن مین سب آرایش گوش کے ہین مثل گوشوارون کے اور اقسام کلام مین سب گویا ہین اور خموش بستہ یعنے دہن کی آلت منطق کہ لب و زبان ہے شکر آلودہ ہوتی ہے جسوقت کہ آنکھ اسکو نظر مین لاتی ہے

یعنے جب دیکھتے ہین اور پڑھتے ہین تب میدان جبین کا غذین ہن۔ وصورت ای سیاہ اور
ہر ایک کا لقب شیرین وموزون نام ہر ایک مثل کلھن کے روے ماہ پر دوڑے ہوے ماہ
کا قد اور ہر ایک مانند صدف پر در کے بحر مین ٹھکانا پاے ہوے ہر ایک بحر سے سر نکالتے
ہین اور لب پر منھ رکھدیتے ہین اور منھ کو مانند دہن جام مدام کے تلخ کرتے ہین یعنے بڑی
محنت سے پیدا ہوتے ہین اگرچہ سیاہی مین ہین لیکن بدن ہر ایک کے معنے کا سیاہی سے چمک
رہا ہی اور یہ بات راست ہی دیکھو نور چراغ قمر کا کیسا شام کے کاجل سے چمکتا ہی سب غلام حبشی
ہین باعتبار سیاہی حروف بگر موتیون سے بھرے ہوے اس سبب سے کہ ہمیشہ مدحت شاہ
مین رہتے ہین اور مدح شاہ کیسا کہ حاکم شرع نبی کا یعنے شاہ محمد کہ حق کے ساتھ حاکم روے زمین
کا ہی موافق حکم امام کے **قوله** ہر کجا تاجورے امر ورا بستہ کمر + ہر کجا ناموری حکم ورا گشتہ غلام +
ای محیط گہر افشان کہ ز بی آبی خویش + دشمنت میرود از دست بہر دم چون جام + کوہ را گرچہ
ز سر بگذرد آب تیغش + خصم را بگذرد از گردن او آب حسام + گر بیک قطرہ مدد بحر بیابد ز کفت +
بحر جز روز شب افروز نیارد ز غمام + سایہ چتر سیاہت نبود جز خورشید + سائس لشکر جاہت نشود
جز بہرام + شمع خورشید ندیدست و نخواہد دیدن + بہ ازین مشعلہ در دودہ آل بہرام + تا در ایوان
فلک شعر سیہ میبافند + زرد پوشان سرا پردہ این سبز خیام + باد در ہودج ملک ار چہ مہد و خیرہ
شود + ہمہ م شاہد عمرت فلک آئینہ فام + تا بہر شب کہ کشد میل زراندودہ شہاب + چشم
خورشید سیہ میشود از کحل ظلام + باد خاک سم یکران شہ از روے جلال + سرمہ مردمک چشم
سلاطین عظام + ثبت کرد از اثر مدحت شہ نام مرا + صدر دیوان قضا بر سر منشور دوام + خسروم
فخر زمان خواند و سلے ہست مرا + لقب آن ماہ کہ در نیمہ ماہ ہست تمام + **اللغات** سائس
نگہبان و نگہبان اسپ خیرہ متحیر و عاجز آمدہ بدر نیمہ ماہ پانزدہ روز **المعنی** یعنے جہان کہین
کوئی تاجور ہی اسکے حکم کا مطیع ہی اور جہان کہین کوئی نامور ہی اسکے حکم کا غلام ہی تو ای ممدوح
ایک محیط گہر افشان ہی اور دشمن تیرا جو ہر دم جام کیطرح ہاتھ سے جاتا ہی یہ سبب اسکی بے آبی کا ہی

کہ جام سے آب ہی ہاتھ سے جاتا ہی آب تیری تیغ کا ایسا طوفان انگیز ہی کہ پہاڑ کے سر سے اوتر جاے
لیکن دشمن کی گردن ہی تک گذرتا ہی کہ اس موقع پر اسکا بھی موقع ہی اگر تیری کف سے بحر
ایک قطرہ بھی جیسے دریا سے تو بحر سواے روز شب افروز کے ابر سے اور کچھ نہ نکالے جب ظاہر ہوون
ہی ظاہر ہوا اس سبب سے کہ کف تیری تو از بس روشن ہی اور اس سے بحر نے مدد پائی جسکے
بخارات سے ابر پیدا ہوا پس اُس قطرہ بھر نے تیری کف روشن کے یہ خاصیت اُسمین پیدا کردی
کہ جب پیدا ہو روزن ہی پیدا ہوے دوسرے مصرعہ مین بحر موافق صنعت وضع مظہر بجاے
مضمر کے ہی مگر اس شعر مین قول مولوی ہادی علی صاحب محشی کا پہلے مصرعہ مین بہت ٹھیک ہی
جیسا کہ فرمایا ہی ع گر بیک قطرہ بیابد مدد از بحر کفت ۔ کہ اسمین مظہر مضمر کا کچھ جھگڑا نہین ہی
سایہ تیرے چتر سیاہ کا سواے خورشید کے اور کیا ہی اور سائیس تیرے لشکر جاہ کا سواے
بہرام یعنے مریخ کے اور کون ہو سکتا ہی یہ کام اُسی کو زیبا ہی کہ ترک فلک ہی خاندان اولاد
بہرام مین جیسا تو ایک مشعل پر فروغ ہی ایسا مشعلہ شمع خورشید نے ابتک کوئی دیکھا ہی نہ آئندہ
کو دیکھے اب دعا کرتا ہی جب تک کہ ایوان فلک مین شہر سیاہ بنتے رہین زردپوش ان سبز
خیمون سے کہ وہ شہر سیاہ شب ہی اور زردپوش ستارے تب تک ہو وج ملک مین فلک
آئینہ فام تیرے شاہ عمر کا ہمدم بنے جاسے دشمن اسکو دیکھکر حیران ہو جاسے دیوانہ
اور جب تک کہ ہر شب شہاب میل زراندودہ باعتبار اُسکی شعاع کے آنکھ مین لگاے اور چشم
خورشید کی کحل تاریکی سے سیاہ ہو تب تک خاک سم گھوڑے پادشاہ کی بمقتضاے جاہ
وجلال چشم سلاطین عظام کی سرمہ بنے میری مدح نے جو پادشاہ کی صفت مین بین سنے
کی ہی ایسا اثر کیا ہی کہ صدر دیوان قضا نے نام میر افرازان دوام پر لکھا ہی کہ ہمیشہ قایم رہیگا اور خسرو نے
مجکو ثنجر زبان کہا ہی لیکن یہ میرا لقب ہی اور جو مراد تخلص سے ہی وہ ماہ ہی اور ماہ بھی وہ جو چودہ روز
مین تمام اور پورا ہوتا ہی یعنے بدر

قطعہ

قطعه در فخر خویش

قوله ای رانده بر زبان مبارک هزار بار + کامروز ہم چو فخر زمان در جہان کجاست + مثلش زمین ندارد و بر روے آسمان + جز در شب چہاردہ اورا نشان کجاست + بدر ہست باز در خور بدرہ ہزار بار + کاندر زمان چو او بزبان درفشان کجاست + چون بحر کاملست بہرفن بجوے فضل + از لفظ او لطیف تر آب روان کجاست + در اہتمام شرع محمد بغیر او + مفتی باصلابت وحید بیان کجاست + جز دوے که از محاسن خود خاک این جناب + در ہر صباح و شام بروبد بجان کجاست + جز دوے که بیگمان کمان بگذرد بصبح + تیر دعاش بر سپہر آسمان کجاست + جز دوے که فخر نام وے از خاک این درست + یک نکته دان دین طلب شرع دان کجاست + آنرا که پادشاه خطابش چنین کند + سنگ باشد ار ز خویش بپرسد که جان کجاست + یه قطعه بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات** کامل نام بحر نیز محاسن ریش **المعنی** ای مخاطب ہزارون دفعه پادشاه نے زبان مبارک سے فرمایا که اسوقت مین فخر زمان کیطرح جو لقب مصنف کا ہی کہان جہان مین ہی مثل اسکا تو زمین پر کوئی نہین ہی اور روے آسمان پر سواے چودھوین شب اسکا اور نشان کہان ہی بدر ہی ہی لایق بدرہ کے ہزار دفعه کسواسطے که جہان مین اُس جیسا درفشان بزبان کہان ہی وہ ہرفن مین ایک بحر کامل ہی اسلیے جیسا که جو فضل مین اُسکے لفظ کا آب لطیف روان ہی اُس سے زیادہ اور کہان ہی اور سوا اس فن کے اہتمام شرع محمدی مین ایسا که اُس جیسا مفتی زوردار وحید بیان کہان ہی اگر ہی تو وہی ہی اور سوا اُسکے وہ شخص که شام صبح جان و دل سے خاکروبی اس جناب کی اپنے محاسن سے کرے اور کون ہی اور وہ که جسکا تیر دعا بیگمان کمان سے که کمان کے گمان مین بھی نه گذرے اور صبح کو سپہر آسمان پر پہونچے سوا اُسکے اور کوئی کہان ہی اور اسکے سوا که اس دروازہ کی خاک نے فخر نام اسکا کیا ہی کوئی نکته دان دین طلب شرع دان کہان ہی آپ کہتے ہین که جسکو پادشاه ایسی صفات کے ساتھ خطاب کرتے اور وہ اپنی جان اُسکے فدا او رحواله نه کرے اور جستجو کرے که میری جان کہان ہی

تو وہ انسان کب ہی بلکہ کتا ہی

در تعریف ہلال متضمن تہنیت ماہ رمضان

قولہ آن ابروے سیمین ہلال رمضانست + یا غبغب سیمین بت تنگ دہانست + یا پارۂ سیمین ست کہ بر ساعد زنگیست + یا ماہی سیمی ست کہ در نیل روانست + یا پارۂ الماس سر خنجر برقست + یا آئینۂ از زرہ کاہکشانست + یا زرد قوارہ است کہ بر جیب کبودست + یا بر سپر سبز ز بیجادہ کمانست + یا ابروزالیست کہ بر شہپر عنقاست + یا نیشک سیہ پیل شہنشاہ جہانست + یا حلقۂ گوش شہ اقلیم عراقست + یا نعل سم مرکب سلطان زمانست + بر خوان فلک در نظر مردم صائم + گر قرص درستست و گہے نیمۂ نانست + آبی مشو از ماہ صیام ای دل بیمار + کو در قدح قالب تو شربت جانست + معرض مشو از مصحف سیپارۂ روزہ + کو بر ورق حرم تو طغرا ے امانست + آشفتہ مشو بیش ز گیسوے نگاران + کان مار سیاہست کہ در لالہ ستانست + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن اللغات پارہ کنگن زنگی شب آئینہ ای چار آئینہ کہ زرہ کے نیچے پہنتے ہین قوارہ بروزن شرارہ ریزہ و پارہ بیجادہ کہربا عنقا شہپر نیشک دندان پیل آبی انکار کنندہ معرض رو گردانندہ آشفتہ عاشق المعنی مصنف حیرت سے کہتے ہین کہ یہ ابرو سیمین ہلال رمضان کی ہی یا غبغب سیمین کسی معشوق تنگ دہن کا ہی یا کنگن سیمین ہی کہ زنگی شب پہنے ہوے ہی یا ماہی سیمی ہی کہ نیل مین تیر رہی ہی نیل آسمان یا ٹکڑا الماس یعنے ہیرے کی کنی سر خنجر برق کی ہی یا چار آئینہ زرہ کاہکشان کا ہی یا زرد ٹکڑہ ہی کہ گریبان کبود پر ہی جو آسمان ہی یا سپر سبز پر کہربا سے کمان ہی یا ابروزال پدر رستم کی ہی کہ شہپر عنقا پر رکھے ہوے ہی یا دندان سیہ پیل شہنشاہ جہان کا ہی یا حلقہ گوش شاہ اقلیم عراق کا ہی جو تابع شہنشاہ کا ہی یا نعل سم مرکب سلطان زمانہ کا ہی خوان فلک پر جو رکہا ہوا ہی تو صائمون کی نظر مین کبھی پوری ٹکیہ ہی کبھی آدھی روٹی اکثر لوگ رمضان مین بیمار بنجاتے ہین تا روزہ سے بچے رہین لہذا کہتے ہین کہ ای دل بیمار ماہ صیام سے منکر مت ہو اسلیے کہ تیرے قالب کے قدح مین شربت جان کا ہی ای آبحیات

اور یہ ماہ رمضان ایک مصحف سیپارہ ہی اس سے روگردانی مثل کرتیرے ورق جرم پر طغرا امان کا ہی
چنانچہ حدیث ہی الصوم جنة من النار یعنے روزہ سپر آگ کی ہی اب آگے گو گیسو لگارنسے دیوانہ
مت بن کہ یہ ایک مار سیاہ لالہ ستان مین ہی قولہ بردار دل از خال سیاہ رخ جانان + کان ذرہ
دود یست کہ سوزندہ جانانست + از نرگس خوبان مطلب داد دولها + کان جادو مستیست کہ با تیغ
وسنانست + در چنگ منہ چنگ کہ موریختہ زالیست + کز گردن و کیپاے کہ گیسو کشانست +
دف کوش دریدہ کہ بصد زخم طپانچہ + در چوب کشندش کہ ہم از راہ زنانست + مے آتش سر دست
خرد سوز مبارش + کز وے ہمہ بے آبی و صد رنج و زیانست + بادہ زخمی خواہ کہ در میکدۂ او +
بے مشربہ و ساغر و نے کام و زبانست + مطرب زسرا پردہ سلطان ازل خواہ + کز نغمہ او جان
و خرد در دورانست + خدمت بدربارگہ پادشہی کن + کانجا ہمہ عدل و کرم و امن و امانست +
سلطان سلاطین جہان شاہ محمد + کامروز کمین بندہ او فخر زمانست + بر مائدہ عمرد را خوانچہ
خورشید + صد سال دگر ضامن ماہ رمضان ست + **اللغات** چنگ چنگ تجنیس تام گیسو تار
المعنی اور خال سیاہ جو رخ جانان پر از بس مرغوب ہی اس سے بھی دل اٹھا اور جان سے
کہ گو یہ ایک ذرہ دود ہی مگر جان کا جلانے والا ہی ایسی آگ اسمین بھری ہی اور ایسے ہی نرگس چشم
معشوق کا ہی اس سے بھی دوا درد دونون کی مت ڈھونڈھ ہر چند نرگس دوا مین کام آتا ہی
لیکن یہ نرگس چشم ایک جادو گر مست ہی اور نیز تیغ و سنان ہاتھ مین لیے کہ وہ نگاہ ہی اور چنگ
جو سامان سرور عیش سے ہی اسکو بھی ہاتھ مین مت لے کہ یہ ایک موریختہ زال ہی موریختہ زال
اس سبب سے کہ چنگ کبڑا ہوتا ہی اور زیادہ عمر ہونے سے بال سر کے گر جاتے ہین چنانچہ اسکا
سر بھی صاف ہوتا ہی اور گردن بھی ٹیڑھی اور ایکپا مگر گیسو کھینچے ہوے کہ وہ تار ہین پس یہ
سبب بیان و مذمت اسکی ہیئت و صورت کی ہی علی ہذا دف گوش دریدہ کیسے زخم طپانچون کے
کھاتا ہی اور کیسا اسکو چوب مین کھینچتے ہین مثل راہ زنون کے دریدہ گوش بدینوجہ کہ اسکے دائرہ
مین سوراخ تھوڑی تھوڑی ہوتے ہین انمین جھانجھ ڈالتے ہین اور چور زنون کے بھی کان پھاڑ دیتے ہین

تا ہر وقت مین ہر کوئی پہچان لے اور در چوب کشند یہ کہ دف بھی چوب پر کہ دائرہ چوبین اسکا ہی منڈھا ہوتا ہی اور راہزنون کے پانون مین چوب جسکی ہندی کاٹھ ہی ڈالتے ہین اور شراب اگرچہ مایۂ کیف و سرور ہی لیکن یہ ایک ایسی آگ سرد ہی کہ خرد کو جلا دیتی ہی اسکو بھی پاس مت آنے دے کہ اس سے بالکل سبب آبروئی اور سیکڑون رنج و نقصان ہین بس تو اس خم کے شراب کا خواہان ہو جسکے میکدہ مین نہ کوئی پینے کی چیز ہی نہ ساغر ہی نہ اوس کے واسطے کام و زبان کہ یہ اسکے مزہ سے خبر ہون اور اگر طالب مطرب کا ہی تو سراپردہ ازل سے ڈھونڈھ جسکے نغمہ سے درد و درون یعنے عاشقون کی جان و خرد ہی اور نغمہ ازل کا الست بربکم چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ سے منقول ہی کہ ہمکو آواز الست کے پوربی راگنی مین آئی تھی اور جو چاکری و خدمت کرنا چاہتا ہی تو کسی ایسے بادشاہ کے دروازہ بارگاہ پر کر کہ جہان بالکل عدل و کرم اور امن و امان ہی سو وہ بارگاہ سلطان سلاطین شاہ محمد کی ہی جسکا کمتر بندہ آج فخر زمان ہی فخر زمان کیسا لطف ہی کہ لقب مصنف کا بھی ہی ام اسکے مائدہ عمر پر خوانچہ خورشید کا سو برس اور لگا رہے اسکا ضامن ماہ رمضان ہی محشی نے اس شعر مین کچھ نہین لکھا میری دانست مین رمضان کو ضامن اس سبب سے کہا ہی کہ اسکے اول آخر سے من حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین ضا ہی جو ضامن ہوا بس قول شاعر کا خالی خوبی سے نہین ہی جسکو محشی نے سادہ سید ہا سمجھ کے چھوڑ دیا ہی رہے ار رمضان کے اسکا ابتدا عمر و انتہا ہی اور عمر کے آخر بھی ہی را اور نیز صد سال دگر سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ یہ رمضان جو ہوا ہی اسکی بھی سو برس اور اسکے سوا سو برس اور یہ کہ دو سو ہوئین اور بھی دو سو عدد را کے ہین اب ایسے حاشیہ پر گر یہ بھی کار آمد ہوتی ہین یہ نہ خیال کیا کہ رمضان کی ضمانت کیسی

در تعریف ہلال عید متضمن بر تجرید و تفرید

قولہ اغل یکران شہنشہ بود یا رب یا ہلال + یا بزیر شہپر سیمرغ سبز ابروے زال + یا کمان کہربا گون بر زمرد گون سپہر + یا زہ سیمین کہ دوزد زنگیے بر جیب آل + گرمہ دنہ خون شفق پیدا شدی

شاخ گوزن + در غراب شام کے پنہان شدی زرین غزال + آن زمان کز آسمان چوگان سیمین شد پدید + گوئے زرین بر سر میدان چرخ آمد زوال + دختران اختران انداختیند از برعید + معجر گلریز را بر فرق خاتون ہلال + لولوے اند و بز بام فلک خشت کبود + غالیہ میشود بر روے زمین باد شمال + در چنان ساعت بسوے جرعہ نوشان نیاز + ہاتفی آواز داد از خمستان لایزال + کاے مناجاتے چو جام از ہجر روزہ خون گری + وے خراباتے چو مے بر ظل عشرت زن دوال + ہر کہ گوید مے حرامست خون او را دان حرام + ہر کہ گوید مے حلالست خون او را دان حلال + گرترا باہوست میلے از ہوا افگن الف + ور ترا باماست میلے لام را افگن زحال + ما کشیدہ سرچو سوزن از دل آزار سے خلق + نقش تحریر جلالش کے در آید در خیال + بدر چاچی گر ازین پس وصف خال و رخ کند + سرنگون بادا چو زلف و روسیہ بادا چو خال + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات**

زال نام پدر رستم کہ مو سفید پیدا ہوا تھا اسیواسطے زال اسکا نام ہوا اور سیمرغ نے اسکو پرورش کیا تھا زنگی شب جیب آل شفق حال میل کہ بجہت چوگان بازی کے دونون کنارون پر میدان کے بناتے ہین اصل یہ لفظ بہاے ہوز ہی فارسی والے کبھی ہاے ہوز کو حاے حطی سے بدل لیتے ہین کہربا گون زرد سپہر زمردگون فلک زرین غزال آفتاب چوگان سیمین ہلال گوی زرین آفتاب حال بمعنی غلطیدن دختران اختران بنات النعش معجر بالکسر ہندی اوڑھنی لولو انجم المعنی مصنف بمقتضاے استعجاب کہتے ہین کہ اے رب میرے یہ عید کا ہلال تھا یا نعل اسپ شاہنشاہ کا یا شہپر سیمرغ سبز کے نیچے ابروزال کی یا کمان زرد رنگ سپہر زمردگون پر کہ فلک ہی یا چاندی کی وہ جیسے زنگی اپنے گریبان سرخ پر سیتے ہین مین جانتا ہون کہ جو ہین شفق مین شاخ گوزن ظاہر ہوئی ہی ہلال نہین ہی ورنہ زرین غزال کہ آفتاب ہی غراب شام مین کیون چھپ جاتا اسی شاخ گوزن کے خوف سے چھپ گیا ہی گوزن ہندی اسکی بارہ سنگھا کہ اسکے سینگ مین بہت شاخین ہوتی ہین اور غراب اگرچہ بمعنی زاغ کے ہی لیکن چھوٹی کشتی کو بھی کہتے ہین

جو یہان مناسب ہی والا زاغ مین غزال کیا چھپ سکتا ہی جسوقت کہ آسمان پر چوگان سیمین ظاہر
ہوا جو ہلال ہی باعتبار اسکے کہ دونون کا سر کج ہوتا ہی گیند زرین کو کہ مراد آفتاب سے ہی میدان
چرخ پر خال آیا کہ وہ لوٹ گیا مطلب یہ کہ آفتاب غروب ہوگیا دختران اختر نے کہ وہ بنات النعش
ہین بلحاظ اسکے کہ عید ہی اوڑھنی گلریز ستارون کی خاتون ہلال کے سر پر ڈالی اور اس خوشی
مین کہ عید ہی بام فلک پر چرخ کبود تو لو لوے رخشان لیے پھرتا تھا روے زمین پر باد شمال
غالیہ رگڑتی تھی جو شب ہی اور شب کو اکثر ہوا مین خوشبو بھی آتی ہین ایسے وقت مین
ہاتف نے خمستان لایزال سے جرعہ نوشون نیاز کو جو اہل فقر و کمال ہین آواز دی کہ اے مناجاتے
تو تو روزہ کی جدائی سے مانند جام کے خون روئے جیسا کہ اب جام خون روتا ہی کہ شراب
اس سے انڈیل کے پی جاتی ہی اور اے خراباتے تو شراب کیطرح طبل عشرت کا بجا جیسا کہ روزہ
نہونے سے شراب کا ڈنکا بج رہا ہی اب جو کوئی کہے شراب حرام ہی اسکا خون حرام ہی اور جو کوئی
کہے حلال ہی اسکا خون حلال ہی اگر تجکو ہو کیطرف رغبت ہی تو اپنے ہوا کے الف کو گرا دے خود ہو
ہوجائیگا اور اگر تجکو آب جسکے معنی آب ہین اور مراد اس سے شراب جیسے کہ عالم آب نشہ شراب
کو کہتے ہین اسکی طرف میل ہی تو مال سے لام کو گرا دے یعنے جملہ مال برباد کر اسواسطے کہ قلب
لام کا مال ہی محشی نے اسمین فقط ہو کے معنی او تعالے اور ہوا کے معنی خواہش لکھدیے ہین
اور کچھ نہین لکھا اور جسنے کہ دل آزاری خلق مین سر اپنا سوزن کیطرح اٹھایا ہی کہ جب موقع پایا جرم
وبے جرم ایذا پہنچادی اور اس سے باز نرہا اسکے خیال مین وہ نقش جو تحریر اسکے جلال کی ابرن
لب اٹینگے اکثر سوزن سے بھی خاکہ بناکر پھر اون نقشون کو رنگ سے قایم کرتے ہین اب تنغار
رضی کہتے ہین کہ بدر چاچی بھی اگر بعد اسکے وصف خال و رخ کا کرے تو اسکا زلف کیطرح
نگون ہوئے اور خال کیطرح منھ اسکا سیاہ ہونے گویا توبہ کرتے ہین

در تعریف قلعہ خرم آباد و تاریخ او

قولہ ای فلک ہیات و ملک منظر + در نظر کعبہ جان آثار + خشت زرین آستانہ تو مہ +

قلعۂ زر ونہ کبود حصار + عرصہ نہ رواق و ہفت اقلیم + چار رکن ترا یکے دیوار + گرد روح الامین
وحور العین + در و سقف ترا بدست نگار + نقش ایوان تو گذرگہ دل + صوت سندان تو واقف
درآر + مفتیان از درون بگفت وگو + عاملان از برون بگیر و بدار + ہر در و بام تو کمر بستہ +
چون عطارد ہزار خدمتگار + مے برند از گدازہاے خطت + آبروے نمونہاے بہار +
میکشند از کتابہاے درت + نظم مدح خلیفہ را تکرار + آن سلیمان کہ تخت او را باد + تا ابد حسن
بخت قرار + وان امام بحق کہ گرو بطوع + شاہ عالم بہ بندگیش اقرار + خرم آباد نام گردش شاہ +
چون ظہیر الجیوش شد معمار + بندۂ خاص خسرو عالم + صفدر دین یگانہ ابرار + شد تمام این
عمارت خرم + در محرم بہفصد و چل و چار + یکشنبہ است این دریکہ بدرش سفت + در خور گوش سروران
دیار + یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن
اللغات رواق بکسر و بضم وہ مکان جو ایک ستون پر بنایا ہو سقف خانۂ بہار نام بتخانۂ
چین سلیمان ممدوح امام بحق خلیفہ امیر الجیوش نام امیر معمار یکشنبہ ایکرات کا لکھا ہو **المعنی**
خطاب ہی طرف قلعہ کے کہ اے فلک ہیات ملک معمار نظر تو تجکو کعبہ جانتی ہی کہ ہر وقت ادھر ہی
کو پھرتی ہی اور تو جنت آثار ہی یعنے سب علامت و نشان تجھ مین جنت کے ہین تیرے آستانہ
کی ایک خشت زرین قلعہ زرد اس کو حصار کبود کا ہی اور قلعہ زرد آفتاب میدان نہ رواق
ہی نہ فلک اور ہفت اقلیم کا تیرے چار ستون کے مقابل ایک ہی دیوار ہی تیرے در اور سقف
مین جو کچھ نقش و نگار ہین سب روح الامین و حور العین کے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہین جنہون نے
جنت کے نقش و نگار دیکھے ہین تیرے ایوان مین جسقدر نقوش ہین سب دل کے گذرگاہ
ہین کہ دلین پھرتے رہتے ہین بھولتے نہین اور تیرے سندان کی آواز ہر دم یہی ہی کہ آ تماشا یہان
کا دیکھ اور دلکو یہان داخل کر مفتی لوگ تو اسکے اندر گفتگو و بحث و تکرار مین ہین باہر عامل لوگ
گیر و دار مین اسکے در و بام پہ ہزارون خدمتگار عطارد جیسے ہر وقت مستعد و کمر بستہ رہتے
ہین جن جن مقام پر ہین تیرے کہ بوٹہ کاریان ہین وہ بہار کے نمونون کی آبرو کھوے دیتے ہین

بہار نام ایک بتخانہ چین کا ہی اور تیرے دروازہ کی جو کتابی ہین اُسپر لوگ مدح خلیفہ کی بار بار پڑھتے ہین اور وہ خلیفہ وقت کا سلیمان ہی کہ خدا اُسکے تخت کا ابد تک پیشانی بخت پر قرار رکھے اور وہ امام حق ہی جسکی بندگی کا اقرار شاہ عالم نے بخوشی کیا ہی جب ظہیر الجیوش معمار اسکا معمار ہوا تو شاہ نے خرم آباد اسکا نام رکھا اور یہ معمار بندہ خاص خسرو عالم کا ہی اور صفدر دین اور یگانۂ ابرار کا اور یہ عمارت خرم محرم سال رات سو چوالیس مین تمام ہوئی اب مصنف کہتے ہین کہ یہ دُر میرے ایکرات کے پروئے ہوئے ہین یعنے ایکرات مین کہے ہین کہ لایق گوشوارہ سروران دیار کے ہین اس شعر مین تغائر فرضی ہی

قطعہ دیگر اسی قلعہ کی تعریف مین

قولہ برین عمارت خرم برین خجستہ سرائے + ہزار دیدہ کشادست چرخ آئینہ وار + فناش نقش طراز نگار خانۂ خلد + ہواش غالیہ سائے نسیم باد بہار + فضائے عرصۂ یکسر ستون بارگس + محیطہ ربض ہفت قلعہ دوار + چہار بازو ارکان او بہشتی بخت + ز روے لطف سرعرش را گرفتہ کنار + برون او ز ملا پر خروش جوش جیوش + درون او ز صفا جاے ذکر واستغفار + رئیس مدرسہ او معلم ادریس + امام مسجد او طوطی شکر گفتار + صفاے باطن او وادہ در مسامع انس + طنین پرمگس را نواے موسیقار + پی نظارۂ سقفش کشادہ شد ہر شام + دریچہاے زراندود این کبود حصار + ور احصار مخوانش ور اسرا سراے + کہ در لقا و بقا کعبہ ایست خلد آثار + شدہ بنام خلیفہ بامر خسرو عہد + برین عمارت خرم ظہیر دین معمار + ہمین آمر عامر کہ عمرش افزون باد + براے تقویت دین احمد مختار + تمام گشت بتاریخ ادخلوا فیہا + کشادہ باتو بگویم کہ ہفتصد و چل و چار + مراکہ فخر زمان خواند شاہ اسلام + لقب بگوے بجز طوطی شکر گفتار + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن یا فعلان یا فعلن الغات فنا پیش خانہ فراخ وگرداگرد خانہ فضا میدان خانہ و زمین کشادہ یکسر ستون نام بارگاہ ربض چار دیوار گرداگرد مسامع گوشہا طنین آواز نوا

آواز موسیقار نام ساز دریچہا سے زر اندود انجم ظہیر دین نام شخص آمر حاکم عامر آباد کنندہ المعنی ہر چند کہ چرخ آئینہ کیطرح صاف شفاف ہی مگر اس عمارت خرم اور اس خجستہ سرا سے پر ہزاروں آنکہین کہولے ہوسے ہی اور تکتا ہی فنا اسکی نقاش نگار خانہ خلد کی ہوا اسکی غالیہ بانیوالی نسیم باد بہار کی وہ جو اسمین ایک بارگاہ یکسر ستون ہی اسکے میدان کی فضا اس ہفت قلعہ دوار کے جو نو چار دیوارین ہین سب پر محیط ہی کہ جملہ اس فضا مین گہرے ہوے ہین چار بازو جو اسکے ستون کے ہین انھون نے اپنے نصیب کی قوت سے از روے لطف کے سر عرش کا اپنی گود مین لیا ہی جیسے بچون کو محبت سے گود مین لیلیتے ہین تا ہر اسکا ملا سے پر ہی اور وہ خروش جوش شکرون کا ہی اور درون اسکا صفا سے جگہ ذکر و استغفار کا اور وہ جو مدرسہ اسکا ہی اسکا رئیس معلم حضرت ادریس کا ہی ہر چند یہ معلم حور و غلمان اور نجوم کے ہین نقل ہی کہ حضرت ادریس نے حضرت عزرائیل سے کہا کہ مجکو تلخی مرگ کی چکھا دو تا کیفیت اسکی معلوم کرون چنانچہ بعد فوت جب جنت مین پہونچے پھر جسم مین آنے سے انکار کیا اور عزرائیل سے حجت کی عزرائیل نے حال انکا رب العزت کے حضور مین عرض کیا حکم ہوا کیون نہین پھر جسم مین جاتا کہا ای خداوندا تو مجکو جنت سے نکالتا ہی اور فرمایا ہی خالدین فیہا ابدا حکم ہوا دخول جنت کا بعد موت کے ہی کہا مین تو مر بھی لیا دو دو دفعہ مرنا بھی تو نہین ہی حکم ہوا رہنے دو اور تعلیم حور و غلمان پر مامور ہوئے انتہی اور امام جو اسکی مسجد کا ہی وہ ایک طوطی شکر گفتار ہی باطن مین اسکے ایسی صفا ہی کہ مکھی کے پرون کی آواز لوگون کے کانون کو مثل آواز موسیقار کے معلوم ہوتی ہی یعنے بڑی آواز اسکے گونج سے بھلی ہوجاتی ہی سقف اسکی ایسی خوشنما ہی کہ ہر شام کو اسکے نظارہ کیواسطے اس کبود حصار کی کھڑکیان زر اندود کھولی جاتی ہین کھڑکیان مراد ستارون سے تو اسکو حصار مت کہہ اسی کو سرا کہہ اسلیے کہ ملقا و لقا مین وہ ایک کعبہ خلد آثار ہی یہ عمارت خلیفہ کے نام خسرو وقت کے حکم سے بنائی گئی اور ظہیر دین اس عمارت خرم کا معمار ہوا برکت حاکم آباد کنندہ سے کہ خدا اسکی عمر دراز

واسطے تقویت دین احمد مختار کے ہی اسواسطے کہ یہ مدرسہ ہی اور یہ عمارت تاریخ وادخلوا فیہا
مین تمام ہوئی یہی اسکی تاریخ ہی پھر کہتے ہین کہ کھلکے نہ سمجھنے کہدون کہ سن سات سو چوالیس
ہجری تھی آپ کہتے ہین کہ مجکو خطاب تو شاہ اسلام نے فخر زمان کا دیا ہی اور طوطی شکر گفتار
میرا لقب بس ای مخاطب تو بھی مجکو ایسے ہی کہ

قطعہ

قولہ شاہ اقلیم ستان خسرو بہرام نسب + ای پر تیر سحر زاغ کمانت را بال + آفتابے و شب ماہ جنیبت در سیر + آسمانیست ورا چار مہ نو بجال + سایۂ لطف خدا سے وہماے چترت + چرخ را یافتہ زیر پر خود بیضہ مثال + ساخت مشاطۂ بخت از فلک اطلس پوش + شاہد بخت ترا تکمہ جیب سر بال + قلمت تیر زحل روے کہ از شب سبز ند + ہر زبانیش گرفتہ سوے تسبیح ہلال + زہرہ در آرزو مجلس خلد آثارت + ہر شب آراستہ در ہودج گلریز جمال + تا صنم عاشق دل خستہ خود را شب وصل + دمبدم ز آتش یاقوت دہد آب زلال + ہر کہ در ملک تو چون زلف پریشانی جست + باد از خنجر سبز تو سیہ روے چو خال + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلان یا فعلان یا فعلن **اللغات** پر تیر سحر اشعہ آفتاب وعطارد کہ صبح کو نکلتا ہی چار ماہ نو نعل سر بال پیراہن ہودج گلریز **فلک المعنی** یعنی ای شاہ اقلیم ستان اور ای خسرو بہرام نسب پر تیر سحر کے کہ وہ شعاع آفتاب ہی یا تیر عطارد کہ یہ بھی صبح کو نکلتا ہی اسکی شعاع تیرے زاغ کمان کے بازو ہین اور خیال کرو کہ جب اسکے زاغ سیاہ کمان کے ایسے بازو روشن ہین تو کمان والا کیسا ہوگا تو ایک آفتاب ہی اور شب ماہ مین گھوڑا ہنگام سیر تیرا ایک ایسا آسمان ہی کہ جسکے چار ہلال بہ جمال ہین ورنہ آسمان کا تو ایک سا ہی ہلال ہی ہر چہار نعل اسکے تو سایہ لطف خدا کا ہی اور تیرے چتر کا جو ہما ہی جسکے سایہ مین تو ہی وہ ایسا عظیم الشان ہی جسنے آسمان کو اپنے بازو تلے ایسا پایا جیسے ایک انڈا تیرے بخت بلند کی مشاطہ نے تیرے شاہد بخت کیواسطے تکمہ سر جیب پیراہن کا فلک اطلس پوش سے بنایا جو فلک

نہم ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین ایسا بخت تیرا عالی ہی قلم تیری تیز زحل رو ای سیاہ رو ہی اسلیے کہ زحل کا رنگ سیاہ ہی شب سے جو دوات ہی پنج ہلال ای پنج انگشت طرف ماہ یعنے کاغذ کے لیجاتے ہین زہرہ ہر شب تیرے بزم خلد آثار کی آرزو مین ہو وجہ گلریز فلک میں ہی بنا بناؤ سنگھار کرتی ہی لیکن نالایق اس بزم کے ہی نہ باریاب ہوتی ہی آئندہ دعا ہی تابید ہی یعنے جب تک کہ معشوق اپنے عاشق دلخستہ کو وضع مبہم آتش یاقوت سے جو لب ہین آب زلال دے ای بوسہ دے جو کوئی تیرے ملک مین زلف کیسی پریشانی کا خواہان وجویان ہو تیرے خنجر سبز سے سیہ رو مثل خال کے رہے

قطعہ در لغز ابر

قولہ پیل گل بکار تر شہر دے کہ گریان گریان ÷ روز و شب تنہا از ساحل دریا کشد آب ÷ وانگہ گر عکس شود قوت حرامست بشرع ÷ وانگہ گر رقص کند صوت دف آرد ز رباب ÷ طشت زر بر رخ خود پردہ عودی بندد ÷ مردمان وا دارد اگر از شبہ بار رومی ناب ÷ چون خط دوست کند بر ورق مہ پردہ ÷ چون بسر زلف نہد بر رخ خورشید نقاب ÷ شیر درندہ کہ بر شیر فلک آرد روے ÷ دیو غرندہ کہ از جنبش او جست شہاب ÷ عالم خرد و بزرگ آب از و میابند ÷ او ہم از گریہ پر ساختہ خود را بے آب ÷ پیل مست سیہ تیغ زن سلطانست ÷ گو بیک جملہ جہان را کند از اشک خراب ÷ یہ قطعہ بھی بحر سابق مین ہی مگر پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین تشعیث ہی یعنے دوسرا رکن مفعولن ہی **اللغات** گل کار بہ بنیوجہ کہ گل بوٹا ہی تر شہرہ باعتبار جبین گریان بلحاظ قطرات عکس ابر کا ربا ہی بمعنی سود جو حرام ہی بحکم احل اللہ البیع وحرم الربوا صوت آواز رعد رباب ساز دا بر سفید طشت زر آفتاب پردہ عودی ای سیاہ ہی ناب باران دوست معشوق شیر فلک برج اسد شہاب جسکو تارہ ٹوٹنا کہتے ہین **المعنی** یہ قطعہ ابر کی پہیلی مین ہی چنانچہ نشان اُسکے مذکور فرماتے کہ ایک پیل گل بوٹہ دار تر شہرہ باعتبار جبین منکے کہ گریان گریان رات دن تنہا کنارہ سمندر سے پانی کھینچتا ہی اگر اُسکو قلب کریں تو وہ ایک قوت حرام ہی یعنے ابر کا قلب ربا ہوتا ہی بمعنی سود کہ شرعاً حرام ہی اور اگر رقص کرے تو آواز دف

کی رباب سے نکالنے طشت زر یعنے آفتاب کے منھ پر پردہ سیاہ تانتا ہی مردمک کیطرح جسکو قسمت
کہ شب سے کہ وہی مردمک ہی کہ تاب بر رہاسے ای باران آور جیسے خط دوست کا ورق ماہ
پر پردہ کرتا ہی جو اُسکے رخسار ہین ایسے ہی سر زلف کیطرح چہرہ خورشید پر یہ نقاب ڈالتا ہی
یہ ایک شیر درندہ ہی کہ شیر فلک پر غالب ہی جیسا کہ اس سے وہ بھی چھپ جاتا ہی اور دیو
غرندہ ہی کہ اسکی جنبش سے شہاب اوچھلتا ہی سارا جہان خرد و بزرگ اُس سے آب پاتے
ہین اور اُسنے بھی گریہ بسیار سے آنکو بے آب کر دیا وہ ایک پیل مست سیاہ تیغ زن سلطان
کا ہی کہ ایک حملہ مین اپنے اشک سے جہان کو خراب کر دیتا ہی تیغ زن باعتبار برق افگنی

	در مدح ممدوح	

قولہ ای قامت لوای تراسدرہ منتہا ✤ بر چرخ کبریای تو گردون کم از سہا ✤ یکدانہ در لفظ
عین فاحش ست ✤ گر مشتری بنقد دو عالم کند بہا ✤ حرز عزیمت ار سوگردون دمے دود ✤
باہی چرخ بر خط محور چو اژدہا ✤ ز انتساب تست گوہر بہرام را شرف ✤ ز التقاب تست منبر
اسلام را بہا ✤ خنگیست مر ترا کہ ز شہر نقش چو ہاکنی ✤ تا غرب و رود در رسیدہ الف بہا ✤ ملک
بقات را چو ازل نیست انقلاب ✤ بحر عطات را چو ابد نیست انتہا ✤ دعوی مثل کرد عدو
مثل آئینہ ✤ از بند آہنی نتواند شدن رہا ✤ آن مالہا کہ خصم ز دیوان رزق خویش ✤ وبالہا
گرفت علیہا و بالہا ✤ طباخ مالک دشمن پر آذر ابدید ✤ چون آن ناشتا ز سر خوان اشتہا ✤ بعد از
ہزار سال ببام زحل رسد ✤ گر پاسبان ز قصر تو خشتی کند رہا ✤ حاسد بر لب مقطع این قطعہ نہاد
زین خوبتر نیفتد مقطع شہنشہا ✤ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
یا فعلان المعنی ای ممدوح جھنڈا تیرا ایسا بلند ہی جسکی بلندی انتہا سدرہ ہی جو منتہی آسمان ہی
ہی اور تیری بزرگی کا آسمان ایسا عالی کہ یہ گردون اُسپر مثل سہا کے ہی جو ستارہ باریک کو کہتے
ہین تیرے لفظ ایک ایک دریکدانہ ہین اگر مشتری اُسکے ایکدانہ کی قیمت مین نقد دونون جہان کا
دے تو اُس دانہ ہی کو نقصان فاحش ہی اور مشتری کو نفع اگر حرز اپنے افسون کا تو آسمان کیطرف

پھونکنے تو ماہی چرخ کے خط محور پر جو دونون قطبین کے درمیان مین ہی اثردہا کیطرح دوڑنے اور
یہ اثردہا قریب محور ہی اور ماہی بھی ایک شکل ہی آسمان پر اور اثردہا مچھلی کو کھا تا ہی اب تیری تلوار
سے وہ باخوف دوڑے دوڑے پھرے تیری نسبت سے جو تجکو بہرام کے نسب سے ہی بہرام کے
نسب کو شرف ہی اور تیرے القاب سے منبر اسلام کو روشنی گھوڑا تیرا وہ ہی کہ اگر شرق مین تو اسکو للکار
کے ہانکے تو وہ غرب کو دوڑ جائے اور حال یہ کہ حرف ہا الف تک نہ پہونچنے پائے یعنے پورا لفظ ہا نہ کہنے پائے اور وہ
غرب کو پہونچ جاے تیرے بقا کا جو مالک ہی اسکو ازل کیطرح انقلاب نہین جیسے جو کچھ ازل مین ٹھہر گیا ہی وہی ہوتا جاتا ہی
اور دریا عطا کا تیری مثل ابد کے کنارہ نہین دشمن نے تیرے مثل آئینہ کے آپکو مثل تیرا سمجھا اور
دعوی مساوات کا کیا تو اب ضرور ہی کہ مثل آئینہ کے بند آہنی مین پھنسا ہی رہے جیسے آئینہ کا جو کھٹ
آہن سے ہر طرف جڑا ہوتا ہی اور آئینہ اسمین پھنسا ہوا وہ مال جو تیرے دشمن نے اپنے دیوان زرق سے
برسون مین حاصل کئے تھے وہ اسکی گردن کے وبال ہو گئے طباخ مالک نے تیرے دشمن پر آز کو مثل حرص
بھونکنے کے سرخوان اشتہاے دیکھا کہ یہ بھونکتا ہی رہے قصر تیرا ایسا بلند و عالی ہی کہ پاسبان نے
اُس قصر نے ایک خشت چھوڑی بعد ہزار برس کے بام زحل پر پہونچی ہر چند یہ سب سیار دن سے
اونچا ہفتم فلک پر ہی حاسد نے اس قطعہ کے مقطع کیا اسلئے سر رکھ دیا پس اے شہنشاہ اس سے زیادہ
اچھا مقطع اور کیا ہوگا

قطعہ دیگر

قولہ مرغ سحر پر فشاند بیضۂ زر شد پدید + مرغ کلین سر فشاند خون تراوید و سے و مید + جان قدح زانتظار دید
کہ آمد بلب + صبح بیکدم زدن ساغر زر در کشید + از غلبات ضیا چرخ قبا چاک زد + وز حرکات صبا غنچہ گریبان
درید + نسترن از سبزہ ریخت سنبل شب بستہ شد + لالۂ زرین شگفت باد سحر گہ وزید + خیز کہ بر پاے
خاست جام بگف بر چو دست + بلبلہ ہم ہمچو چنگ بر سر زانو خمید + جام پیک تا ختن داد بیرون شفق +
چنگ بیک نساختن دہ صد نوا گزید + پیر بط عیسی نفس خوردہ بسے گوشمال + تا خر رگہا کشید بو کمش آرمید +
تا بنے چنگ زین الف بر سر یک میم لعل + کز سر دہ نون سیم نغمہ بر آورد شد پدید + راہ زنی میکند گوش درید از ان +

پیلپے بسیار خورد دز خسم طپانچہ چشید ٭ جام چو می آب شد شاہ کہ فرمان رساند ٭ سجدہ نیارد دگر شیشہ سینہ
پلید ٭ از اثر عدل شاہ بدر بجز چشم دوست ٭ در خم محراب ہا مردم مستی ندید ٭ یہ قطعہ بحر بسیط مین ہی ارکان
اسکے مستفعلن فاعلان مستفعلن فاعلان یا فاعلن **اللغات** پرفشاند ای ظاہر شد بیضہ زر آفتاب مرغ رنگین
صراحی خون تر شراب ساغر زر آفتاب بستر ستارے سبزہ آسمان سنبل شب بستہ شد ای شب گذشت
لالہ زرین آفتاب بلبلہ صراحی پروین دندان شفق شراب دہ مہ نوای دہ ناخن خم ہندی گھڑیا میم دہن
دہ نون سیم دہ سوراخ بانسلی یادہ انگشت گوش دریدہ دف محراب ابرو مردم مردمک **المعنی** یعنے مرغ سحر
نے جو سحر ہی ہی پر جھاڑے جیسے عادت مرغ کی ہی تو بیضہ زر کا ظاہر ہوا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی اور
مرغ رنگین نے کہ صراحی ہی سر ہلایا تو خون تر پیدا ہوا یعنے شراب صبح نے جو دیکھا کہ جان قدح کی انتظار سے
لب پر آئی اور کوئی اسکے منھ مین اب شراب نہین ڈالتا اسواسطے اسنے اپنا ساغر زرین دم بھر مین
سامنے رکھدیا اسکے پیالۂ زرین سے ایسے غلبے روشنی کے ہوسے کہ چرخ نے اپنی قبا جو شب کی پہنے
ہوسے تھا پھاڑ ڈالی اور صبا نے ایسی حرکتین پرناز کین کہ غنچہ نے اپنا گریبان چاک کیا سبزہ یعنے آسمان
پر جو بستر کہ ستارے ہین بکھرے ہوسے تھے سب گر گئے سنبل شب کا جو پریشان ہو رہا تھا بستہ ہو گیا
یعنے ستارے ڈوب گئے رات گذر گئی لالۂ زرین کہ آفتاب ہی کھلا اور باد سحر چلی اب جو دف جام بکف اٹھا
اور جام جو ہی دائرہ دف کا حسب تقاضائے فرضی یعنے دف بجنے لگا تو تو بھی اٹھ اور صراحی بھی چنگ کے زانو پر
جھک گئی جیسے کہ شراب انڈیلنے کے وقت جھک جاتی ہی جام نے ایک تاخت مین پروین کو جو دندان
ہین شفق یعنے شراب سرخ سے سرخ کر دیا اور چنگ نے ذرا موافقت مین دسون ماہ نو یعنے انگلیون کو
جو ناخن انکے ہلال ہین کاٹا جیسا کہ چنگ بجانے کے وقت دسون انگلیان کام مین رہتی ہین بربط کہ وہ
عیسی نفس ہی مردہ کو زندہ کرنے والا اسنے بھی بہت گوشمالیان کھائین جب خم نے رگین اسکی شکم پر
کھینچین تب اسکو چین پڑا خم لکڑی کھورچہ کی جسمین سب تار باندھتے ہین رگین تار کہ اسکے شکم پر کشیدہ
ہوتی ہین تو جو مثل زرین الف کی سیدھی ہی اور وہ ایک سرے میم لعل کے کہ وہین بجا رکھی جاتی ہی اسنے
بھی دس نون سیم سے کہ وہ دس انگلیان خمیدہ ہین جو بجانے کے وقت جھکی ہوئی ہین

ان سے تعزیہ شدید نکالا گوش دریدہ دونکہ یہ بڑی رہزنی کرتا ہی اسی سبب سے اسنے بہت سیلیان بند
کھائین اور طمانچون کے مزے چکھے مگر اب کہ حکم شاہ کا واسطے منع شراب کے پہونچا لہذا جام بے آب
و بے عزت ہوگیا اور جام ہیچ کیا بے آب ہوگیا شیشہ سینہ ملیہ بھی اب سجدہ نہین کرسکتا جیسا کہ شراب اونڈیلتے مین
جام کو سجدہ کرتا تھا اب ایسا اثر عدل شاہ نے کیا کہ بدر نے سوائے چشم معشوق کے کسی محراب کے خم مین کبھی مست دم کو نہ دیکھا

دربیان سحرگہ و خیالات چرخیات و آخر رجوع بہ ممدوح

قولہ چون نسیم سحری رو بصحرا آورد ✤ ماہ رخ در تتق عنبر سارا آورد ✤ مہد شش روزہ چو یک طفل زر اندودہ
نمود ✤ شب ز پستان سحر شیر مصفا آورد ✤ بود شب چون دل فرعون سیاہ و بے مہر ✤ صبح زان روے
چو موسی ید بیضا آورد ✤ صبح بر کتف یہودانہ زند پارہ زرد ✤ دم جان بخش چو انفاس مسیحا آورد ✤ بر شود
یوسف زرین رسن از چاہ برون ✤ بسکہ مہ گرد عذارا شک زلیخا آورد ✤ قرصہ کاہربا خورد تبا شیر سحر ✤
دفع سوداش شد و علت صفرا آورد ✤ شد سواد خط شب محو چو صبح از زر سرخ ✤ نقطہ بر حاشیۂ
صفحہ مینا آورد ✤ دوش بربود شب از دست فلک تنکۂ زر ✤ باز رخ بر طبق لولولالا آورد ✤ زان سبب موے
کشان ہندوے شب را گردون ✤ تا در بارگہ حاکم دنیا آورد ✤ یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن فعلن اللغات مہد شش روزہ
آسمان کہ چھہ دن مین پیدا ہوا ہی یہود کی رسم ہی کہ دوش پر ایک ٹکڑہ زرد سیتے ہین تا جانا جاے کہ یہ یہود ہی
تنکۂ زر شی مدور مراد آفتاب ہندوی شب زحل کہ پاسبان فلک ہی المعنی یعنے جب سحر ہوئی اور نسیم سحری
متوجہ صحرا کی ہوئی یعنے صحرا مین چلنے لگی ماہ نے عنبر خالص کے پردہ مین جو آسمان سیاہ ہی منھ چھپا لیا
اب ایسا بھی ہوتا ہی کہ اخیر تاریخون مین صبح کو ماہ رہ بھی جاتا ہی پھر منھ چھپا لینا کیسا مگر مطلب شاعر کا اسی ماہ
سے ہی جو روشن تھا نہ اس قالب ماہ سے اور اس مہد شش روزہ نے کہ آسمان ہی ایسا ایک طفل زر اندود
جو آفتاب ہی نمود کیا کہ شب نے اسکے واسطے پستان سحر سے کہ بتخائم فرضی یہ بھی آفتاب ہی شیر مصفا ظاہر کیا
کہ وہ دو ہارین شعاع کی ہین رات ایسی تھی جیسے دل فرعون کا سیاہ و بے مہر اس سبب سے صبح نے موسی
کیطرح ید بیضا سکو دکھایا صبح یہودیون کے مثل تو اسنے دوش پر ایک پارۂ زرد لگائی ہی جو آفتاب ہی

اور عجب یہ کہ انفاس اسکے دم جان بخش مثل مسیحا کے ہین چنانچہ رات کے مردے صبح کو سب زندہ بھی ہوجاتے ہین اور نیز ای یہود ہی جو منکر حضرت عیسی کے ہین مگر انفاس عیسی کیسے رکھتی ہی آہ زلیخا کے مانند اشک گرد رخسار کے بہار ہا تھا اشک اسکے ستارے تا یوسف زرین رسن چاہ سے نکلے یوسف آفتاب زرین رسن باعتبار شعاع تباشیر سحر نے کہ سفیدی اسکی ہی ایک قرص کہربائی کہا یا جو آفتاب ہی کہ صبح کو زرد ہوتا ہی لہذا سودا تو اسکا کہ شب تھی دفع ہوگیا مگر علت صفرا کی پیدا ہوئی کہ وہ دھوپ زرد ہی سواد خط شب کی محو ہوگئی جسوقت کہ صبح نے نقطہ زر کا صفحہ مینا کے حاشیہ پر رکھا نقطہ زر کا آفتاب صفحہ مینا آسمان رات شب نے فلک کے ہاتھ سے تنکہ زر کا چھین لیا تھا اور پھر بتوجہ طبق لولو کے لالا کی ہوئی اس سبب سے ہندوے شب کو کہ ہندو بمعنی چور کے بھی ہی گردون جھونٹے پکڑ کے کھینچتا ہوا حاکم دنیا کے دروازہ بارگاہ پر لایا ہی چنانچہ شب وہان موجود بھی ہی تنکہ زر آفتاب لولو لالا انجم اور دونون شعر قطعہ بند

در ترہیب عشق مجازی و ترغیب عشق حقیقی

قولہ ای مست بادہ عشق در مجلس مجازی ٭ تا کے کنی بغفلت با زلف یار بازی ٭ چند از قد و عذارش شمشاد و لالہ چینی ٭ چند از دہان و چشمش با دام و پستہ سازی ٭ زان چشم گیر عبرت کاندر خم دو محراب ٭ با مردمان مست آئیست بے نمازی ٭ زان زلف گیر بندی کا دل شکستہ سر شد ٭ وانگاہ گرد از حسن با ماہ سر فرازی ٭ رویش فشان روز ست اما بر آن کنارہ ٭ آشفتہ و دراز ست شبہاش با درازی ٭ تا یک کلیچہ زر روزی بدست آرے ٭ شبہا بروے گردون با دیدہا چہ بازی ٭ امروز گیر عبرت زان پادشاہ عادل ٭ سلطان تخت غزنی محمود شاہ غازی ٭ آندم کہ صور قہرش نائے عراق سازد ٭ دستت نگیرد اے دل زلف بت طرازی ٭ کو چتر ماہ سائیش کو لشکر جہان گیر ٭ کو تیغہائے ہندی کو مرکبان تازی ٭ گر سر کشائی کردی صندوق مرقدش را ٭ در شک شوے کہ گوے محمود یا ایازی ٭ یہ اشعار بحر مضارع مین ہین ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن بعض جگہ فاعلاتان بھی ہی اللغات آئی انکار کنندہ و منسوب بآب شکستہ سر باعتبار شکن آہ رخسار کہ اشرف ہی زلف سیاہ کہ کمینہ ہی تشبیہ زلف دیدیا کو اکب چشمان یا زناے عراق بہت بلند آواز ہوتی ہی طراز نام شہر حسن خیز المعنی ای وہ شخص کہ اپنی مجلس مجازی مین

عشق کی شراب سے مست ہو رہا ہی کب تک اس غفلت مین رہیگا اور زلف یار سے عشق بازی
کریگا حقیقت کی طرف کیون نہین رجوع ہوتا کہان تک قد و رخسار معشوق مجازی سے شمشاد و لالہ چنیگا یعنے
شمشاد و لالہ سمجھیگا اور کہان تک دہان و چشم کو اُسکے پستہ و بادام بنائیگا بلکہ اُسکی آنکھون سے عبرت
حاصل کر اور جان لے کہ یہ دونون اندونون محرابون کے خم مین دو مردم مست کے ساتھ کافر بے نماز ہین اور
زلف سے یہ پند گرہ مین باندہ کہ اول تو خود سرشکستہ ہی ای پرشکن ہی اور سیاہ و کمتر اور پھر اُسنے ماہ رخسار کے
ساتھ جو اشرف و اعلی ہی سرفرازی باختیار کی ہی صورت تو اُس ماہ کی نشان روز کی ہی یعنے روشن
مثل آفتاب لیکن کنارہ پر بڑی لنبی راتین بادرازی پر بلا ہین اور اس خیال سے کہ کسی دن کوئی کلیچہ زر کا
گردون کیطرح تیرے ہاتھ آجاے راتون مین اسی فکر سے کیون بیخواب اور آسمان کی آنکھون سے آنکھین
لڑائے رہتا ہی محشی کے معنے چنانکہ روے گردون باد یہ ہا کر ستارگان باشند مباز وہ ہنگام صبح یک کلیچہ زر کنایت
از آفتاب بدست مے آرد تو چہ میکنی انتہی آج عبرت حاصل کر اُس بادشاہ عادل کے حال سے جو سلطان تخت
غزنی کا تھا یعنے شاہ محمود غازی جسدن کہ صور اُسکی قہر کا یعنے خداوند جل جلالہ کا نا سے عراق ای بلند آواز
کریگا تو یہ زلف بت طراز کی جسپر آج تو دیوانہ ہی ہرگز تیری دستگیر نہوگی میری راے مین یہ شعر اوپر کے شعر سے
اوپر ہونا چاہیے کہ یہان اجنب و غیر مربوط ہی لیکن کیا کرون متن مین یہین لکھا ہی نہ محشی نے کچھ اسکا خیال کیا اب
بتلا تو محمود شاہ کا چتر ماہ فرسا کہان ہی اور لشکر جہان گیر کہان اور کہان وہ تلوارین ہندی اور کہان وہ گھوڑے
تازی اب تو یہ حال ہی کہ اگر صندوق مرقد کا اُسکے تو سر کھولے تو یہ نہین جانیگا کہ یہ محمود ہی یا ایاز ہی قولہ در بارگاہ
شاہی خدمت گزین کز امرش + موران کنند مارے چندان کنند بازی + در سکۂ قبولش زر خلاص گردی + گر نقد
قلب خود را در نار غم گدازی + بیواسطہ کند حق ہر صبح این خطابت + کاے تشنہ سوے ما آو اے مردہ دل
بہ بازی + از آخور کافتابت گردد سیاہ غم خور + تا پیش ہشت میدان بر عرش اسپ تازی + گر ہیچ شہ سرائی
شبہا چو بدر چاچی منو اذلر قبہ بقا را بر صبح دم نوازی + دارا ے دہر کو راست کنیت ابو المجاہد + سلطان محمد ش
خوان چون فرسل چیانی + گردد چو گل و جود ت گر جہتش بہ بینی + صد لک دہد بجود ت گر سوے اُل تازی +
آن تن کہ کعبہ موانے خیط ا شہ کشد سر + صد شاخ باد فرقش چون شانہا سے رازی + ای شاعر ار ندانی الکفہ دلوع

اقوا ہو بر دفتر مصادر ہذا منم تو ہذی ہ اللغات بارگاہ شاہی بارگاہ خدا تعالی ماری و بازی دونون مین یا فعلیت کی ہی ای کار ماروکار باز خلاص خالص قلب دل سو بھی ترکی مین بمعنی آب کے ہی دما عربی مین ہشت میدان ہشت بہشت ہر دو بہ نام ساز رازی شہر رے کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اکفا مختلف ہونا قافیہ کا حروف مین بشرط قید مخرج جیسے سیاہ وصباح و اقوا اختلاف حرکت کا ماقبل روی کے جیسے گل بکسر و گل بضم کہ عیوب قوافی سے ہی ہذا اشارہ واحد مذکر و ہذی اشارہ بواحد مونث المعنی تو اُس شاہ کی بارگاہ مین خدمت گزین ہو جہان کے مور کام مار کا کرتے ہین اور چغد کام باز کا اگر تو اپنے نقد دل کو اُسکی نار غم مین گلا ے پگھلائے گا تو سکہ قبول مین اُسکے زر خالص ہو جایگا ہر صبح تجکو بواسطہ حق سے خطاب ہوگا کہ ای تشنہ ہماری طرف آ اور ای مردہ دل ہم مین زندگی کر اور اسدن کا غم کہا جسدن کہ آفتاب تیرا سیاہ ہو جاے کہ وہ روز مرگ ہی تا ہشت بہشت کے میدان کے سامنے عرش پر گھوڑا دوڑا ے اور اگر مدح سرائی بادشاہ کی راتون کو بدر چاچی کیطرح کرے تو ساز اُسکے بقا کا یعنے دعا اُسکے بقا کی ہر صبحدم کیا کر اور وہ بادشاہ زمانہ کا ہی جسکی کنیت ابو المجاہد ہی اور نام اُسکا محمد جیسا کہ نام آنحضرت مرسل حجازی کا تھا تو اگر اُسکی پیشانی کو دیکھے تو تیرا وجود گل سا شگفتہ ہو جاے پھر اُسکی پیشانی کی شگفتگی کو غور کر اور اگر تیرا دل مال کیطرف دوڑے تو جود والا ایسا کہ دم بھر مین سو لاکھ دیدے جو شخص کہ ایک سر مو اُسکے خط فرمان سے سرکشی کرے تو خدا کرے اُسکا سر شانہ ری کے مثل سو شاخ ہوے ری نام شہر کا کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اور رازی منسوب برے شعر بعد مین بہ حسن ادا دلا عذر اکفا کا ہی یعنے ای شاعر اگر تو اکفا و اقوا کو نہین جانتا ہی کہ اقسام قافیہ سے ہین تو دفتر مصادر پر کہ اکفا و اقوا بھی مصدر ہین مین ہذا ہون جو مذکر پر اشارہ کیا جاتا ہی اور تو ہذی جو اشارہ مونث کے واسطے ہی اور شعر مین اکفا یہ ہی کہ بنا قافیہ کی زای معجمہ پر ہی اور اس شعر مین ذال معجمہ ہی لیکن مخرج دونون کا ایک ہی لہذا جائز

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق و فخریہ خویش

قولہ ای حلقۂ در گاہت سر دائرہ عالم ✦ در یک تتق ملکت صد عرصہ ملک جم ✦ ای پایہ تختت را اکرسے فلک ہشتم ✦ وے دامن چترت را سایہ فلک الاعظم ✦ سطحی کہ وفارت راست ہر نقطہ ز خط او ✦ کو ہی ست کہ در حرفش صد قاف بود مدغم ✦ آن خیمہ کہ جاہت زد در دامن او دیدند ✦ خشک و تر عالم را از یک سر سوزن کم ✦ آن بحر گہر بار دست دستت

که نگاه جود * بر سبزهٔ شط او هست دریای فلک یک نم * روز که مه رایت افروخت مه رایت * حور از سر زلف خود بر بست بر وی پرچم *
گر قهر تو گرداند تاثیر ز خاصیت * نز آتش نهراسد شیر و ز مے نگریزد غم * آن جمعه که از نامت نقطی نبرد خطبه * تکبیر
امامت یاد با صور قیامت ضم * یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن اللغات
حرف کنارہ شط کنارہ رایت جھنڈا گرداند یعنے بدل دے المعنی یعنے ای ممدوح تیری درگاہ کی دو کا جو
حلقہ ہی وہ انجام دائرہ عالم کا ہی اور وہ ایک پردہ مین تیرے ملک کے سیکڑون میدان ملک حضرت سلیمان یا سکندر
کے جیسے ہین تیرے پایہ تخت کی کرسی فلک ہشتم ہی اور کرسی چھوٹی چوکی جسپر پاؤن رکھکے تخت پر چڑھتے ہین
اور چتر تیرا ایسا وسیع و بلند ہی جسکا سایہ فلک الاعظم ہی ای فلک نہم جو عرش اعظم ہی تیرے وقار کا ایسا سطح ہی
کہ اسکے خط کا ہر نقطہ ایک ایسا کوہ ہی جسکے کنارہ مین سیکڑون قاف گھسے ہوے ہین تیرے جاہ سے جو خیمہ استادہ
کیا ہی اسکے دامن مین خشک و تر عالم کو سر سوزن سے بھی کم پایا ہی تر و خشک بحر و بر تیرا ہاتھ وہ دریا گہر بار ہی کہ
وقت جود کے اسکے کنارہ کا جو سبزہ ہی یہ دریاے فلک اسکا ایک نم ہی جسدن کہ تیری راے ماہ منیر نے
ماہ رایت کا جسکو ماہیچہ کہتے ہین اور جھنڈے کے سر پہ ہوتا ہی برافروختہ کیا تو حور نے اپنے سر زلف سے اسپر
پرچم باندھے ایسا اسکو مکرم معظم جانا اگر قہر تیرا خاصیتون کی تاثیر بدل دے کہ یہ محال ہی تو آگ سے شیر ڈرے
اور شراب سے غم نہ بھاگے وہ جمعہ کہ خطبہ مین اسکے تیرا نام نہو تو تکبیر امامت کی صور قیامت سے ضم ہو جاے
یعنے وہ امامت ہی مر جاے اور تکبیر امامت تکبیر جنازہ سے ملجاے **قولہ** باگوہر نظم من بحر سخن عرشی * آمے
ندہد ہرگز در بزم شہ عالم * کین برگ گلست آن خار این لعل خوشاب آن سنگ * وین در ترست آن خاک
این شہد و گلاب آن سم * این شاخ نباتست آن شور آب سرشک غم * این آبحیات ست آن آب دہن ارقم *
این قہقہہ روحست آن قعقعۂ کاغذ * این زمزمہ داؤدی آن دمدمۂ اژدم * ہر جا دہن مومن اند فاتحہ
فاتح شد * ترسا نے جنب باشد از دم زند از اژدم * شیر یکہ ززر دارد در شارہ و اخولت * بر تارک شیر چرخ
سر پنجہ زند ہر دم * تا بر طبق ماہست کلک دو زبان را سر * شمشیر دو رویت باد با جان عدو ہمدم * اللغات
عرشی نام شاعر روح جبرئیل قعقعہ آواز آدم نام سورہا ے بزرگ اژ زند و پاژند فاتحہ سورہ الحمد فاتح کشایندہ
ترسا امت حضرت عیسی جنب ناپاک شارہ چیرہ جامہ رنگین و اخول بواو مجہول درگاہ پادشاہان تارک

ہندی مانگ المعنی یعنے مقابل میرے گوہر نظم کے بحر سخن عرشی کا ہرگز بزم شاہ مین ذرا آب و رونق نہ دیگا اسواسطے کہ یہ تو برگ گل ہی اور وہ خار یہ لعل خوش آب ہی اور وہ سنگ یہ در تر ہی وہ خاک یہ شہد و گلاب وہ زہر یہ شاخ نبات وہ آب شور سرشک غم کا یہ آبحیات اور وہ آب دہن مار ارقم کا یہ قہقہہ جبریل کا اور وہ آواز کاغذ کی یہ زمزمہ داؤدی وہ ایک مکرار دم سے جو ایک سورۃ ژند و پاژند کتاب زردست مجوسی سے ہی اسلیئے کہ جہان کہین دہن مومن کا فاتحہ سے کشادہ ہوا اگر کوئی اردم سے وہان دم پھونکے تو ترسا ناپاک ہی ہوگا وہ شیر زر کہ داخول تیر اکسی جامہ رنگین مین رکھتا ہی ہر چند بیجان ہی لیکن شیر چرخ پر ہر دم پنجہ چلاتا ہی اور پنجہ چلانا اسکا جنبش پھریرہ سے ہی پس مین بھی تو اسی داخول کے بیٹھنے والون سے ہون اور شیر جاندار پھر کیسے پنجہ کیسی پر نہ چلاؤن اگر عرشی ہی تو کیا ہی داخول درگاہ والان کہ سلاطین کے دروازہ پر واسطے نشست مردم کے بناتے ہین اور ایک عام پردہ جو قریب سراپردہ خاص بادشاہ کے استادہ کرتے ہین اور اسکے دروازہ پر ایک علم بھی برپا کرتے ہین تا اسمین کوئی سوار نہ جانے پاسے اور علم پر ضرور تصویر زر دوز شیر و غیرہ شی مہیب کی ہوتی ہی شیر داخول ہی شعر مابعد دعائیہ جب تک کہ طبق ماہ پر جو کاغذ ہی کلک دو زبان کا سر رہے شمشیر دو رویہ تیری بجان اعدا سے ہمدم رہے

در ترہیب عشق مجازی

قولہ تا کے ای ماہ شفق پردہ پروین سازی + شام را بر طرف روم برازچین سازی + خسروان را کہ بجان شیفتہ وصل تواند + زان دو بیجادہ تر لقمہ شیرین سازی + تا کے ای عاشق سرگشتہ بوہم خط شان + از دو رخسارہ خود صفحہ زرین سازی + لب یار ست عقیقی بد وسے مروارید + حقہ دیدہ چرا درج در آگین سازی + زلف یار ست سگے حلقہ زدہ مار سیاہ + چند پیوستہ زغم ابروے پرچین سازی + عین خوبان نبود در خم نون جز سر صاد + الف قامت خود چند سر سین سازی + غمزہ دوست سنانیست بزہر آلودہ + دل خود را زسبب خستہ ژوبین سازی + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان **اللغات** ماہ معشوق شفق لب شام زلف روم رخسار چین شکن زلف دو بیجادہ لب لقمہ شیرین بوسہ زرین زرد عین چشم نون ابرو سر سین ای کج ژوبین لواو نیزہ کوچک **المعنی** پہلے دو شعر

خطاب معشوق مین ہین یعنے ای یار کب تک شفق لبون سے پردہ پروین دندانکا ہٹائیگا اور لب بر لب ہوکے خاموش رہیگا اور شام زلف کو روم رخسار کی طرف پر شکن کریگا بڑے بڑے خسرو شیفتہ تیرے وصل کے ہین تا تو اس بیجا وہ رنگ لب تر سے انکا لقمہ شیرین جیہ مراد بوسہ سے ہی بنائے آب آمگنہ اشعار خطابیہ بعاشق ہین یعنے ای عاشق تو کب تک آنکے خط کے وہم مین سرگشتہ رہیگا اور دونون رخسار کو اپنے صفحہ زرین ای زرد بنائیگا لب یار کے ایک عقیق ہین جسمین بتیس مروارید ہین تو اپنے دیدہ کے ڈبہ کو کیون در اگین یعنے پر اشک کرتا ہی زلف یار کو ایسا سمجھ کہ یہ ایک مار سیاہ حلقہ زن ہی تو کیون ہمیشہ اسکے غم سے اپنی ابرو کو پرچین کرتا ہی معشوق کی آنکھ دونون ابرو کے خم مین سواے سر صاد کے اور کچھ نہین ہی بس اسی کو سمجھ لے پھر اپنے الف قامت راست کو کیون نرسین کیطرح کج بناتا ہی غمزہ اسکا ایک سنان زہر آلودہ ہی جسکے سبب سے تو اپنے دلکو زخمی برچھی کا کرتا ہی **قولہ** شہسوارے تو چون صبح یکی دم باشد + تا کے از زر وطلا غاشیہ زین سازی + کوزۂ بادہ سفالیست پر از آتش زر + سینہ خویش چرا مشرب غسلین سازی + ملک داری تو چون مہر یکے روز بود + تہ بتہ چند سراپردہ رنگین سازی + جاے آسائش و بخفتن نتواند بودن + جز دران خانہ کہ یک لحظہ بہ بشین سازی + زین ہمہ مال کہ داری بتو ناسفے ندہند + جز دو کرباس یکی خشت کہ بالین سازی + باہمہ تلخی فکرت زپی ہر خسرو + چند فرہاد صفت قصۂ شیرین سازی + بدر چاچی چکنی بزم خواقین جہان + مجلس آن بہ کہ در و مائدۂ دین سازی + لیک سر حلقہ اوراد ملایک گردد + مدحتے کز پی سلطان سلاطین سازی + جہد آن کن کہ ز خاک در گردون سایش + سرمہ مردمک چشم جہان بین سازی + آستان درش آن روز تو اے بوسید + کہ قدمہاے خود از تارک پروین سازی + ملکت ای شاہ جہان باد کہ تا صبح نشور + ہمچو خورشید بہر روز نو آئین سازی + **اللغات** غاشیہ زین پوش آتش ریز شراب غسلین وہ پانی جو دوزخیون کے بدن سے بہیگا بہ بشین سازی ای عاقبت اندیشی کنی کرباس گزی وغیرہ موٹا کپڑہ **المعنی** تیری شہسواری تو صبح کے مانند ایکدم کو ہی پھر تو یہ زین پوش کب تک کسلیے زر وطلا کی بناتا ہی یہ کوزہ شراب کا ایک سفال ناچیز ہی جسمین آتش انگور یعنے شراب بھری ہی تو اسکو پیکے اپنے سینہ کو مشرب غسلین کیون بناتا ہی یعنے وہ جگہ جو غسلین آب دوزخیون کے آب بہنے کی ہی ملک داری تو تیری آفتاب کیطرح دن بھر کی ہی تو ایسے سراپردے رنگین تہ بتہ کیون بناتا ہی کہین جگہ آرام سے سونے کی نہین ملیگی

سواے اُس گہر کے جو ایک لحظہ بھی تو بیش اندیشی کریگا یہ جو کچھ مال و منال تیرے پاس ہی سب قضا و قدر چھین لینگے ایک روٹی بھی تو تجکو نہ دینگے البتہ دو گز کپڑا اور ایک خشت تکیہ کے لیے یہ تجکو ضرور ملیگی اب مصنف کہتے ہین خیال تو کر شعر اشعار کے فکر مین کیسی تلخی محنت کی چکھنا پڑتی ہی پھر کسی خسرو کے خاطر سے فرہاد کیطرح کیون قصے شیرین بناتا ہی فرہاد کی تشبیہ عشق شعر اشعار سے ہی اور قصے مدحت بس ای بدر چاچی تو جہان کے پادشاہون کی بزم کو اس ہوس سے کہ وہان جاؤن اور اشعار انکے مدحت کے پڑہون اسکو کیا کریگا یہ کیا کار آمد ہی مجلس وہ اچھی کہ جسمین دین کا مادہ درست ہو جو کام آئے ہان یہ بات ضرور ہی کہ جو مدح کہ اس سلطان سلاطین کی درست کریگا وہ البتہ سر حلقہ اور سردار اور رادہ ایک کی ہو گی لاجرم ایسے جہد و کوشش کر کہ خاک اُسکے دروازہ گردون سای کی تیرے چشم جہان بین کی مردمک کو سرمہ ہو جاے اور تیری آنکھین روشن کر دے مگر یہ آستان بوسی اسکے دروازہ کی اُس دن نصیب ہو گی کہ پہلے تو قدم اپنے پروین کے سر سے جو فلک ہشتم پر ہی بنالے اب دعا ہی کہ ای شاہ یہ جہان تیرے ملک مین ہمیشہ رہے تا تو صبح قیامت تک خورشید کی طرح ہر روز نو آئین بزم آراستہ کرتا رہے

نظم دیگر

قوله ای مرغ صبح بال و پر افشان کہ جان گداخت + کز چنگ نالہ باز رہ دل بیک نواخت + بر رخ چو وقت طلایچہ اصداف کے خورد + آن کز قفا نواز دو با چنگ غم بساخت + طی کن بساط تیرہ کہ بانو عروس صبح + ہر زر کہ داشت او ہمہ در راہ مہر باخت + از آہ آتشین سحر بکر چرخ را + ہر عقد عنبرینہ کہ بودش ہمہ گداخت + سلطان یکسوارہ چین ہم بچنگ رنگ + بر نقرہ خنگ نیزہ زرین گرفت و تاخت + بیش جیش بکتم عدم منہزم شدند + آدم کہ آسمان علم روم بر فراخت + صبح از پی جنیبت خاص شہنشہے + این سبز خنگ را ز زر سرخ ساخت ساخت + سلطان شرق و غرب کہ ہر سالش آورند + از حضرت امام زمان خلعت نواخت + غم روسے درکشید چو جام طرب گرفت + ظلم از جہان گریخت چو شمشیر عدل آخت + دوشینہ مرگ بر سر بالین خصم رفت + تو عیش خستہ یافت کہ کس را نمی شناخت + یہ اشعار بحر مضارع مین ہین ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** اصداف کو دکان کہ چرخ زہرہ عقد عنبرینہ شب مع ستارہ سلطان یکسوارہ آفتاب چین روز زنگ شب ساخت ساز اسپ تو عیش بیاے مجہول **المعنی** مرغ سحر ہی یا آفتاب جسکی طرف خطاب ہین کہ تو بال و پر کیون نہین جھاڑتا اور بولتا کہ یہ شب میرے غم کی تمام ہوئی اسواسطے کہ اس غم مین تو میری جان گل گئی تا تیری

آواز سے میری جان چنگ نالہ امی وست نالہ سے چھوٹ جاے وہ شخص دف کیطرح طبانچے اُڑا کون کے منھ
پر کیون کھائیگا جسنے قفا یعنے انجام کار سے نوازنے کی اور اُسکے غم سے موافق ہوا اور اُسکا سامان درست کیا
محشی نے لکھا ہی از قفا نوازی گردنے خوردن مسرور شد ۱۲ شاید یہ معنے مربوط ہوتے ہون تو اس بساط تیرہ دنیا کو
لپیٹ ڈال اور اصلا اس سے امید مت رکھ یہان کچھ نہین ہی اسلیئے کہ بانوے عروس صبح کے پاس جو زر تھا
وہ تو اُسنے راہ مہر مین ہار دیا پھر اب کیا ہی جسکا تو متوقع ہو مہر کے لفظ مین کیسا خوب ایہام ہی اور سحر نے ایک آہ
آتشین ایسی ماری کہ بکر چرخ کے پاس جو زہرہ ہی ایک عقد عنبرینہ تھی کہ مراد سیاہی شب اور ستارون سے
ہی اُس آہ آتشین سے بالکل گل گئی آہ آتشین آفتاب سلطان یکہ سوار حبش کا یعنے آفتاب واسطے جنگ
زنگ کے جو شب ہی نقرۂ خنگ روز پر نیزۂ زرین شعاع کا لیکر حملہ آور ہوا تمام لشکر حبش کہ عبارت شب سے ہی
بھاگ کر تتم عدم کو گئے جسوقت کہ آسمان نے جھنڈا روم کا اُٹھایا صبح نے واسطے اسپ کوتل خاص شاہنشاہ
کے اس سبز خنگ کو ساز زر سرخ سے آراستہ کیا سبز خنگ آسمان زر سرخ آفتاب اور وہ شہنشاہ سلطان شرق
و غرب کا ہی جسکے لیے ہر سال امام وقت کے حضور سے خلعت نوازش کا آتا ہی تبس اُسکے آنے سے جسوقت
اسنے جام طرب کا ہاتھ مین لیا غم نے اپنا منھ چھپا لیا اور جب تلوار عدل کی اسنے تو لی ظلم جہان سے بھاگ گیا
اب تفاول ہی رات دشمن کی سر بالین پر مرگ گیا تو اُسکو ایسا بیمار و خستہ پایا کہ کسیکو نہین پہچانتا تھا بس اُسی حال
مین چھوڑ دیا کہ مرنے سے اسکے لیے یہی اچھا ہی

قطعہ در ترغیب عشق حضرت لایزالی

قولہ ای دل تشنہ ساغر غم کش + ساغر می بروے خرم کش + رخ بدرگاہ لایزالی آر + خط رو بر جبین عالم
کش + ضربت تیغ عشق ہر دم خور + شربت جام غم و نادم کش + نہ خم لاجورد گردون را + در صبوح فنا بیکدم
کش + چون ز جام وصال مست شوے + خیمہ بر فرق ہفت طارم کش + خاک پاے محمد آر بکف + توتیا در
دو چشم آدم کش + دیدہ را جام از کف منوسی + بر سر طور عشق دم دم کش + آن کلیم از کلیم باز ستان + در سر اہتمام
بلعم کش + جوہر راز قصور بیرون آر + روح را ز آستین مریم کش + ہر کش از جیب عیسوی سوزن + شتران را
طویلہ و رہم کش + سایۂ رحمت خدا نے را + در سر آتش جہنم کش + صبح بسیار میزند خندہ + جیب اوگیر و سوے

تم کش + جل زرین خنگ چارم را + نیم شب در سرین او ہم کش + شاہد درد را ز عروسے کن + نیل رد بہ غدار
ہم کش + گردنے بستہ عرش سرکش را + بر در پادشاہ عالم کش + ہر دو رب را کہ بدر چاچی سفت + رشتہ جان
بیار و در ہم کش + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان اللغات
ساغر ای تلخی غم صبوح شراب بامداد دم دم بر عہ جرعہ بلعم نام اولیا کا جسکی دعا سے حضرت موسی تیہ مین گرفتار ہوئے
اور موسی کی دعا سے وہ مردود ہوا سایہ رحمت خداے سلطنت ادہم اسپ سیاہ مراد از شب جل زرین اشقہ مہر
المعنی اے دل اگر تو تشنہ آب وصال کا اسکے ہی تو آب زلال پرمزہ مت ڈھونڈھ ساغر غم کا پی اور ساغری کا جو روی
خرم ہین ای لذت درد عشق سے محروم انکے منھ سے مار دے تو متوجہ درگاہ لایزالی کا ہو اور سارے جہان کی پیشانی
پر خط رد کا کھینچ دے ہر دم ضرب تیغ عشق کی کھا اور شربت جام غم دمادم برابر پیے جا یہ گردون کے جو نہ خم سبز ہین
سب کو فنا کی صبوحی مین ایکدم سے پیجا یعنے سب کو فنا کردے اور جب تو جام وصال سے مست ہوجاے تو پھر کیا
پھر تو خیمہ ساتوین آسمان کے سر پر کھڑا کر جو مقام جبریل کا ہی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی خاکپا حاصل کر
اور دونون آدم یعنے مردم کی چشم مین سرمہ لگا دے جام شوق کا موسی کے ہاتھ سے جو بار بار رب ارنی کہتے تھے
چھین لے اور طور عشق کی چوٹی پر بیٹھکے مزہ سے لیکر گھونٹ گھونٹ کرکے پی وہ کلیم جس سے بلعم باعور مردود ہوا حضرت
موسی سے لیلے اور بلعم کے اہتمام مین اسکو تان تا پھر مقبول ہوجاے کیسا مقرب تھا جسکی دعا سے موسی سے بنی
چالیس برس تیہ بنی اسرایل مین گرفتار رہے اور پھر انکی دعا سے وہ مردود ہوا ضرور قابل رحم کے ہی حور کو لذت
درد عشق سے آشنا کرکہ وہ چین سے جنت مین بیٹھی ہی تا اس لذت کو معلوم کرکے قصور جنت سے نکل بھاگے اور مریم
کی آستین سے روح کو نکال لے کہ وہ حضرت عیسی ہین جنکے دم سے مردے زندہ ہوتے تھے کہ وہ اس درد کے لطف سے
آگاہ ہوتے ہی خود بخود ایسی عمدہ شی کو آستین سے نکال دینگے اور بجاے اسکے اسکو بے اختیار اختیار کرینگے یہ سامان
دنیا ایسی شی ہی کہ حضرت عیسی جب فلک چہارم پر پہونچے آگے جانے سے یہی انکا مانع ہوا کہ ایک سوزن ہنگام تلاشی
انکی جیب مین سے نکل آئی پھر آگے نجانے پاے تو اس سوزن کو جو مانع ہوئی ہے عیسی کی جیب سے نکال لے
جو اسباب دنیا ہی اور افلاک کو یعنی رسی مین باندھ کے اونٹون کی سی قطار علیحدہ کھڑا کردے تا کوئی مانع ہوئے بھاتک
جی چاہیے اوپر چلے جائین یہ سلطنت سایہ رحمت خدا کا کہلاتی ہی اور پادشاہ سایہ خدا ادہکا دنیا مین عدل واو

کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھ کہ قیامت مین آتش جہنم بڑی سخت جگہ ہی اُسی کے خیال و خوف مین یہ تنی رہے اور طریق عدل سے متجاوز نہو یہ صبح بہت ہنسا کرتی ہی اور ٹھٹھے مارتی ہی فورا اسکا گریبان پکڑ کے ہاتھ مین توڑ ڈال دے کہ سارے خندے بھول جائے یہ جھول زرین جو چرخ چہارم کی ہی یعنے آفتاب کہ نیم شب سے اسکا طلوع اعتبار کیا گیا ہی اسکو اپنے ادہم شب کی سرین پر ڈالکے اُسپر سوار ہوتا آفتاب سوار ہو جائے جو سحر خیز کو کہتے ہین کہ وہ وقت اجابت کا ہی اور سرین پر ڈالنے سے ارادہ صبح خیزی کا ہی اور ادہم کنایہ شب یعنے نمود صبح کاذب سے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی اقم الصلوة لدلوک الشمس قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے آفتاب کے معشوقۂ دریہ کے ساتھ شادی کر اور اُسیکا ہمکنار ہو رخسار مرہم پر خط نیل کھینچ دے اور رد کر دے آواز عرش جو بڑی بلند اور بر عکس کشیدہ ہی اُسکی گردن باندھ کے پادشاہ عالم کے دروازہ پر لا اور یہ در جو بدر چاچی نے پروئے ہین تو اپنی جان کا رشتہ لا اور ہر ایک کو اُسمین پرو دے کہ نہایت ہی بے بہا بیش بہا ہین

قطعہ در مدح سلطان محمد بن تغلق

قولہ حاکم روے زمین سلطان محمد شاہ دین + ای امامت بر ہمہ آفاق والی ساختہ + کبریاے تخت تو نہ طارم شش روزہ را + گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی ساختہ + میل کردہ بر عمارت راے تو چون آفتاب + عرض بنیادش تمامی میل کلی ساختہ + بر سر یک گوشۂ خوان عطایت دیدہ جم + ہر نواے کز دعاے رب ہب لی ساختہ + دوستان چون چنگ یک زانو سر انگشت زبان + خصم را چون دف قفا از زخم سیلے ساختہ + آسمان بر پشت پایت خم شدہ تا سر نہد + روے او را پشت دست چہرہ نیلی ساختہ + سدۂ قصر ہمایونت چو ایوان فلک + با ہزاران خشت زرین طاق عالی ساختہ + در نثار خاک پایت ہر شبی خاتون ماہ + نہ زمرد گون لگن را پر لالی ساختہ + تا بود جز وے قضا یسے کہ باشد مہملہ + یادگار ملک و دین از تو کلی ساختہ + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن الا مخاصت میل کلی بعد میان معدل النہار و منطقہ کہ ۲۳ درجے ۳۰ دقیقے ۲۰ ثانیہ کا ہو کہ یہ نہایت دوری شمس کی معدل النہار سے ہی جم حضرت سلیمان رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یہ حضرت سلیمان نے دعا کی تھی یعنے ای پروردگار میرے ایسا ملک مجکو عطا کر کہ بعد میرے کسیکے سزاوار نہو یک زانو بالکل نہ لگن زمرد گون نہ فلک لالی انجم قضیہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان کہ

اسمین کل افراد انسان پر حکم کیا جاتا ہی اور جزئیہ جیسے بعض الحیوان انسان کہ اسمین بعض افراد پر حکم کیا جاتا ہی
اور قضیہ مہملہ جیسے بعض الانسان فی خسر اس قضیہ کا جزئیہ ہونا لازم ہی کہ حکم کیا جاتا ہی اسمین افراد غیر معین
موضوع پر جو مبتدا ہی الحقیقی اے ممدوح تو کہ حاکم روے زمین اور سلطان محمد شاہ دین ہی اور امام وقت نے تجکو والی
سارے جہان کا کیا تیرے تخت کی عظمت و بزرگی نے اس نہ طارم فلک کو جو چھ روز مین پیدا ہوا ہی دار الملک
دہلی کی دہلیز کا ایک گوشہ بنایا دہلی اور دہلیز مین کیسا لطیفہ ہی تبس شعر اول ندا ہی دوسرا جواب ندا آفتاب
ہمیشہ آبادان کار جہان کا ہی اور تیری راے بھی مثل آفتاب کے آبادان کار جب اسنے میل عمارت جہان کا
کیا تو ایسا عرض اسکی بنیاد مین رکھا کہ آفتاب کو اس سے میل کلی ہو گیا یعنے دوری درجون اور دقیقون
اور ثانیون کی جو مراد مہینون اور دنون اور پلون سے ہی مطلب یہ کہ تیری راے آبادان کاری مین اسقدر
آفتاب سے بڑھگئی حضرت سلیمان نے جو اس بادشاہ کے خوان عطا کو دیکھا کہ کیسا رب العزت نے اسکو بخشا ہی
اور اپنے ملک کو جو رب ہب لی ملکا کی نوا دعا سے پایا تھا غور کیا تو اسکے خوان عطا کے ایک گوشہ پر اسکو
رکھا پایا دوست تیرے مثل چنگ کے بالکل سر انگشت زبان ہین یعنے موافق جیسے سب انگلیون کے
سر یک زبان ہو جاتے ہین تب نغمہ راست و درست ہوتا ہی ایسے ہی وہ سب آپسمین ملے ہوے مگر دشمنون
کی دف کیطرح زخم سیلی سے قفا نیلگون ہو رہی ہی آسمان جو خم ہو رہا ہی اسنے چاہا تھا کہ جھککر اسکے پاؤن پر
سر رکھدون لیکن تیرے ہاتھ نے ایسی پشتا اسکے منہ پر ماری کہ چہرہ اسکا نیلا ہو گیا تیرے قصر ہمایون کے
آستانہ نے ایسا جیسا کہ یہ ایوان فلک ہی ہزارون خشت زرین سے ایک محل بنایا ہی گویا یہ ایوان فلک اس
قصر کا آستانہ ہی خاتون ماہ نے اس خیال سے کہ تیری خاکپا کا نثار کردون نہ لگن زمردگون اے نہ فلک لالی منلالی
سے بھر رکھین ہین کہ وہ انجم ہین اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ حسب قوانین منطق کے قضایاے مہملہ
جزئیہ ہوا کرین کہ بیان اسکا اوپر لغات مین مع مثالون کے لکھا ہی کام ملک دین کا تیرے سبب سے کلی ساختہ
پرداختہ رہے جزوی اور قضایا اور مہملہ اور کلی سب مراعات منطقی ہین

قطعہ در مدح ممدوح

قولہ ایکہ در فحواے منشور امام المومنین + مبداء القاب تو سلطان اعظم آمدہ + نام خاص صحہ ہر زبان خاص و عام

شرق وغرب + ازپس سلطان دین خان دو عالم آمده + پیش بحر پنج شاخ درفشان دست تو + هفت دریا کمتر از یک قطرهٔ
شبنم آمده + گوشهٔ دهلیز دار الملک دهلی این زمان + حاوی هشتم رواق هفت طارم آمده + تا گردون در میان
زر نشیند چون نگین + هر که پیش پشت حلقه همچو خاتم آمده + خصم بی مهرت چو صبح کاذب و جام میست + چون
حباب اینک بقای هر سه یکدم آمده + صبح را از بهر آن تا خود بداحی و دهیش + گوشهٔ دستار زر از سیم معلم آمده +
بزم تو باغ جنانست و عدوست بد گهر + سنگ آسا هیزم نار جهنم آمده + تا بزیر هفت شوهر چار زن در جنبشند +
کافرم گر مثل تو از نسل آدم آمده + یہ قطعہ بھی وزن و بحر صدر مین ہی اللغات خان بادشاہ پنج شاخ پنج انگشت
گوشۂ دستار شعاع آفتاب معلم منقش کافرم یہ قسم ہی المعنی ای ممدوح تو وہ ہی کہ مضمون فرمان امام المومنین مین
ابتداے القاب تیرا سلطان اعظم ہی اور نام خاص تیرا زبان خاص وعام پر جیتنے کہ شرق وغرب مین ہین بعد
سلطان دین کے خاندو عالم ہوا ای بادشاہ دو عالم تیرا ہاتھ ایک دریا دُرفشان ہی یعنے عطا اُسکی در اور اُسکی جو
پانچ شاخین ہین جیسے دریا کی شاخین ہوتی ہین کہ مراد پنج انگشت سے ہی اُسکے سامنے ہفت دریا ایک قطرۂ شبنم
سے بھی کمتر ہین جیساکہ سات سمندر مشہور ہین تیرے سبب سے گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی کا اسوقت مین ایسا
وسیع وفسیح ہوگیا کہ یہ ہفت طارم جو فلک ہشتم کے جوف مین ہین فلک ہشتم کا حاوی ہوگیا اور اُسکو گھیر لیا جو کوئی
تیرا مطیع ہی اور تیرے سامنے عجز وانکسار سے خمیدہ ہوکر مثل حلقہ انگوٹھی کے آیا گردون تک نگینہ کیطرح زرین
بیٹھا دشمن بے مہر تیرا ایسا ہی جیسے صبح کاذب اور جام مے اور حباب کہ ان تینون کی بقا یکدم ہی یکسا دم تینون مین
ثابت کیا ہی کہ نشد ور القائل صبح جو یہ پگڑی سیمین سفید بوٹہ دار کہ وہ آفتاب ہی اور گوشۂ زرین جو شعاع
آفتاب ہی باندھے ہوے ہی اس تمنا مین ہی کہ اپنے کسی مداح صبح نفس کو مجھے حوالہ کردے بزم تیری باغ جنت
ہی اور دشمن بدگہر اُسمین ایسا جیسے پتھر ہیزم نار جہنم کی بفحواے آیہ کریمہ وقودہا الناس والحجارۃ چھپتیان
دوزخ کی آدمی اور پتھر ہین اب دوسرے طور پر ثنا ہی یعنے جیسے کہ نیچے ان ہفت شوہر فلک کے چار زن جنبش
مین ہین کہ یہ اربع عناصر ہین مین قسم کھاتا ہون کہ نسل آدم سے کوئی مثل تیرا نہ آیا نہ پیدا ہوا

قطعہ دیگر

قولہ خدایگان سلاطین دین محمد شاہ + ہندسے ضمیر تو از روح قدس نقش پذیر + کمینہ چاکر تو شاہ صد ہزار سپاہ +

کمینه بندهٔ تو خان صد ہزار امیر ✤ امام خوانده ترا پادشاه ہفت اقلیم ✤ سپهر کرده ترا آفتاب ماه وزیر ✤ بر آستین جلالت بسوزن خورشید ✤ خیال نقش بقا را فلک کند تحریر ✤ کمانش از پی آن میکند زخانه برون ✤ که روز معرکه دلجوے دشمنان شد تیر ✤ چو مهر نه پدر از خصم طفل طبع گریخت ✤ که سر زگردنش افتاد و جان نمود نفیر ✤ بقهر مادر خاکش چنان کشید بزیر ✤ که ماند از غم ایام در بساط مریر ✤ شب بقاے تو باد آفرین آن صبحی ✤ که چتر زر بزند چرخ لاجورد بزیر ✤ یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن **اللغات** نه پدر افلاک کمان قوس قریب تلخ المنتہی آ ہو خدایگان سلاطین دین کے یعنے محمد شاہ عجب تیرا دل صافی ہی کہ روح القدس سے نقش پذیر ہی یعنے جو بات تیرے دل سے نکلتی ہی گویا القا روح القدس ہی کا ہے ادنی چاکر تیرا وہ ہی جو پادشاہ لاکھ سپاہ کا ہی اور کمتر بندہ تیرا بادشاہ لاکھ امیر کا امام نے تجکو بادشاہ ہفت اقلیم کا کہا سپہر نے تیرا خطاب کیا آفتاب جسکا ماہ وزیر ہی تیری آستین بزرگی پر فلک سوزن خورشید سے خیال نقش بقا کا لکھتا ہی کہ یہ ہمیشہ معلوم ہوتی ہی اسکو فنا نہین ہی قید آستین کی بدینوجہ کہ اکثر آستین پر ترنج وغیرہ بناتے ہین کمان اسکی جو تیر کو اپنے گھر سے نکال دیتی ہی یہ سبب ہی کہ یہ دلجوے دشمنون کا ہی کہ جا اُنھین کی دلجوئی کرد لجو کیسا الطف ہی جب محبت نہ پدر افلاک کی تیرے خصم طفل طبع نادان سے بسبب تیری خصومت بہاگی سر تو اسکا اُسکی گردن سے گر گیا اور جان نے اُس سے نفرت کی تو پھر مادر خاک نے اُسکو اپنے نیچے ایسا دبایا کہ غم ایام سے بساط یعنے زمین مین بھی تلخ ہی رہا وہان بھی چین نپایا اب دعا ہی تابید ہی یعنے خدا کرے کہ شب تیرے بقا کی مصاحب اُس صبح کی ہو کہ جس صبح چرخ لاجورد اپنا چتر زر زمین پر پھینک دے کہ یہ حال صبح قیامت مین ہوگا

قطعہ دیگر

قوله بهرام فریدون فر ای آنکه بروز رزم ✤ چتر هیبت سایه بر فرق خود انداز د ✤ در جا نغمه هیجا تیر تو نوا ساز د ✤ پیل تو بجرخ آید تیغ تو سپر انداز د ✤ دان غازی دا کر راچون چرخ زنان گردد ✤ بالاے سرش عیسی دستار بد انداز د ✤ از هیبت تیغ تو خورشید سپر گردد ✤ وز سهم کمان تو جبریل پر انداز د ✤ از برق سنان تو شاهنشه شرق از کف ✤ باده سپر مینا شمشیر زر انداز د ✤ گر چرخ ندانبان را بر خاک کنی ماحضر ✤ پیلت بسر دندان بر عرش بر انداز د ✤ در حلقه بزم شه تا گوش نهد جانها ✤ بحر خوش این قطعه دُر ہاے تر انداز د ✤ یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

یا مفا عیاان اللغات خانقہ جاے عبادت فقرا ہیجا جنگ نوا آواز دتوشہ شمشیر زر آفتاب المعنی یعنے ای بہرام فریدون فر تو وہ ہو کہ لڑائی کے دن چتر سیاہ تیرا آفتاب کے سر پر سایہ ڈالتا ہی یعنے چھپا لیتا ہی خانقاہ لڑائی مین تیر تو تیرا راگ گاتا ہی راگ تیر کا سنا ٹیکی آواز جو اس سے نکلتی ہی پیل تیرا مست ہو کے ناچتا ہی اور تیغ تیری سر گراتی ہی لڑائی کو خانقاہ اس سبب سے کہا کہ خانقاہ مین نوا زنے اور رقص و وجد اور سر اندازی جو صورت مراقبہ کی ہی یہ سب ہوتے ہین بس سر اندازی مین کیسا لطف ہی اور غازی ذاکر اس لڑائی کا کہ اللہ اکبر کہکے تلوار لگاتا ہی اسی سبب سے ذاکر کہا ہی کہ جسوقت وہ وجد مین اگر چرخ زن ہو تو حضرت عیسی بکمال اعزاز دستار زر کی جو آفتاب ہی اُسکے سر پر رکھدین ایسا چرخ اُسکا اُنکو پسند آئے کہ میرا چرخ قابل اس دستار کے نہین ہی یہ چرخ البتہ ہی تیری تیغ کی وہ ہیبت ہی کہ خورشید جو تیغ شعاع کی لیئے ہوے ہی اور ایسی کہ جسکی آنچ کوئی اُٹھا نہین سکتا سپر لگانا کیا معنے خود سپر ہو جائے اور تیرے خوف تیر سے جبریل پر چھوڑ دین ایسا تیر تیری کمان کا ہی جسوقت چمک تیرے سنان کی دیکھے تو باوصف نہ سپر سبز فلک کے شہنشاہ شرق آفتاب کے ہاتھ سے شمشیر زر کی گرجائے زر باعتبار زرکاری نیام وغیرہ کی اگر چرخ اپنے نہ ابنان کو خاک سے سر تک پُر کرے جیسا کہ ہاتھی کے خوف نکالنے اور دلیر ہونے کو تھیلیون مین خاک بھر کے اُسکے سامنے ڈالتے ہین تو پیل تیرا اُس سے ہرگز نہ گھبرائے اور دانت کے سر سے اُسکو اُٹھا کے عرش پر پھینک دے اب مصنف کہتے ہین کہ یہ قطعہ مین نے اس بحر خوش مین اس واسطے لکھا ہی کہ بزم شاہ کے حلقہ مین لوگون کی جانین کان لگائین اور یہ آشنا گوہر تر ہوسکے اور در خوش آب دا

قطعہ دیگر

قولہ ای محمد فر وحید ر دل وعباس شکوہ + آبتین آب موید ید وجمشید لوا + ای زحکم تو برافروده ہمہ شرع رسول + وے زعدل تو برآسوده ہمہ خلق خدا + ہیچ دریا کہ در وسبز نہنگی باشد + کف وشمشیر بر آب تو بود روز دغا + زرشناز ابر کف تو عوض نم باران + باز ماندست ازان روے دہان دریا + خامہ صاحب دیوان تو در نظم امور + شب بروز آرہا نے بشده انگشت نما + گرد بر گرد یکے زنگی زر لبقت سلب + رزمیان سر بسر آورده ہمہ ماہ قفا + زرد مارسیت سیہ سر کہ چو بر کف آید + بر یغ ماہ فشاند ز دہن مور جہا + باد تا چرخ کند از سر ماہ کمان + نعل یکران تو تاج سر خاقان ختا + روشنست اینکہ چو خورشید نگردد تیره + آفتاب فلک ملک تو تا روز جزا + یہ قطعہ بحر

رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن یا فعلن یا فعلان یا فعلان اللغات آبتین نام پدر فریدون موید پسر نوح بر انسان
دیوان کچہری شب مداد روز کاغذ ہلال قلم انگشت نما مشہور چرخ آسمان رحلقہ کمان تیر بدر کمان ہلال مکران
اشہب المعنی ای ممدوح تو محمد فرخید رول عباس شکوہ آبتین آب موید جمشید لوا ہی اور ای ممدوح تیرے حکم
سے شرع رسول کو ترقی ہی اور خلق خدا کی تیرے عدل سے آسودہ کوئی دریا ایسا کسی نے ندیکھا ہوگا جسمین نہنگ
سبز ہو بجز نہنگ سیاہ کے کہ تیرا ہاتھ اور اسمین شمشیر پر آب روز دغا کے کہ یہی دریا اور نہنگ سبز ہے از سبزی تیغ باعتبار اصالت
آہن تیری کف وہ ابر ہی جس سے زر برستا ہی بجائے آب باران کے اسی سبب سے حیرت کے مارے دریا منہ پھیلا
کے رہگیا ہی خامہ تیرے صاحب دیوان کا نظم امور مین ایک ہلال ہی کہ شب یعنے مداد کو روز ای کاغذ پر لانے مین
مشہور وانگشت نما ہی اور زنگی بھی قلم سیاہ زربفت سلب نقوش زر کے جو آسمیر ہین کہ رومی جو انگلیان ہین اسکو
لیے ہین اور وہ رومی سر بسر سب ماہ ورقنا ہین کہ وہ ناخن ہین اور ایک زرد مار سیہ سنر ہی باعتبار مداد کہ جسوقت
ہاتھ مین آتا ہی تو ماہ کے رخ پر دہن سے سورجے بٹوتا ہی ماہ کاغذ مور سچے حروف اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک
کہ چرخ ماہ کو سپر سے کمان بنانے یعنے بدر سے ہلال کرے نعل تیرے گھوڑے کا تاج سر خاقان ختا کا ہوئے
اور یہ بھی خوب روشن وظاہر ہی کہ آفتاب تیرے ملک کے فلک کا مثل آفتاب اس فلک کے کہ روز جزا کو بے تیرہ
ہوجائیگا نہین ہی وہ ایسی ہی روشن رہیگا ہرگز تیرہ نہوگا

قطعہ دیگر

قولہ در چار شق ملکت صد ملک سلیمان باد + صد آصف جم ہیبت در ہر صف دیوان باد + چون چتر سیاہت را
بگشت ہمائے زر + پیراہن جاہت را خود کوے گریبان باد + چون غاشیہ زینت شد روح امین را بال + از ابرو
حور العین نعل سم یکران باد + یکذرہ عطاے تو صد حاصل کونین ست + چون بخشش تو عمرت صد باد و فراوان باد
کلکیت بہ یکے غمزہ بگرفت ہمہ عالم + از روے زمین نامہ چون طرہ جانان باد + شاہان خضر دل را خاک در تو بر نب
چون نعل تر دلبر صد چشمہ حیوان باد + کلک تو چو ذوالقرنین تعلیم دہ خضر ست + سرخیل غلامانت فرماندہ خاقان باد
خصمت کہ چو سگ کم یافت از خاک در بت آبی + ہمچون برہ گردون در آتش سوزان باد + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی
ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان اللغات شق طرف آصف نام وزیر حضرت سلیمان غاشیہ

پوشتند و صد حاصل صد چند غمزه رفتار خضر دل ای زنده دل المعنی خدا کرے کہ چارون طرف تیرے ملک کے سو ملک
سلیمان کیسے ہون ایسا وسیع ہوا اور سیکڑون آصف جم ہیبت تیری کچہری کی ہر صف مین ہون تن مین آصف و جم
براد عطف لکھا ہی میری دانست مین بعطف بہتر ہی محشی و مصحح نے نہ معلوم کیون رہنے دی جب چتر سیاہ کا تیرے باہ
ہماے زر بنا جیسے مناسب سایہ ہمایون ہما کے ہما کی تصویر چتر پر بناتے ہین لہذا تیری تجاؤ کے پیراہن کا آفتاب
تکمہ بنے اور جب غاشیہ تیرے زین کا بال روح الامین کا ہوا تو ابرو حور عین کی نعل سم یکران کے ہوئے ایک ذره
عطا تیرے حاصل کونین سے صد چند ہی بس جیسے تیری بخشش ہی ایسے ہی عمر بھی تیری بہت اور فراوان ہوئے
کلک نے تیرے ایک رفتار مین سارے عالم کو لیلیا بس روے زمین سے ماہ تک مانند طرہ جانان کے ہو جیسے
طرہ جانان کا زمین سے اسکے ماہ رخسار تک ہوتا ہی جو بادشاہ کہ زنده دل ہین اُنکے لب پر خاک تیرے دروازه
کی جو خاک بوسی سے پڑھی ہوئی ہی وہ اُنکو ایسی شیرین ہو جیسے لب تر معشوق کے کہ سیکڑون چشمہ حیوان کے
برابر ہی کلک تو تیری مانند ذو القرنین کے معلم خضر کی ہی اور جو سردار تیرے غلامون کا ہی وہ حاکم خاقان کا
ہوئے کلک کو ذو القرنین اس رعایت سے کہا کہ اُسکے سر پر دو شاخون کا ہونا مشہور ہی اور کلک بھی دو زبان
ہوتی ہی اور معلم خضر بدین وجہ کہ سکندر نے ہنگام تلاش آبحیات کے خضر کو ایک مہره دیکر مع حضرت الیاس ایک
طرف بھیجا تھا کہ جب یہ مہره چمکنے لگے تو جان لینا کہ وہ چشمہ بہت قریب ہی اور جب ملجائے تو مجکو خبر کر دینا خصم تیرا کہ
مثل سگ کے ہی اسنے تیرے در سے کچھ آبرو نہین پائی اتنی بھی کہ جتنی سگ آستان کی ہی بس ہمیشہ مثل بره گردون
کے آتش غم مین جلتا بھنتا ہی رہے بره گردون برج حمل کہ آتشی ہی

قطعہ دیگر

قولہ زہے گذشتہ سر طارم ہمایونت ٭ ز طاق این بزر اندوده ہفت مقصوره ٭ یگانہ دو جہانے در اے تو افروخت ٭
ہزار شمع برین چار دیخ قاروره ٭ چو بدر راے ترا مہر گفت ماہش گفت ٭ کہ ای سر فضلاے دیار معموره ٭ ابرای
او چہ زند آفتاب از مردی ٭ کہ زیر چادر زرین ز غیبت مستوره ٭ زہے بطلعت مسیحا بکرمت عازر ٭ زہے بگاه
سلیمان و چرخ زنبوره ٭ فروغ گوہر او از کلاه حرمت تست ٭ درست زر کہ برآید ز تاب نہ کوره ٭ فلک ز دائره
قدرت است یک نقطہ ٭ جہان ز مصحف اقبال تست یک سوره ٭ بہ مجلس تو چہ رونق بود غرور را ٭ چہ شاخ سنبل

سیراب کے بود شورہ + تفاوت ست ز آبحیات تا غسلین + تباین ست ز شاخ نبات تا تورہ + بسے دوید صبا گرد باغ سلطانی + لطیف تر ز وجود ت نیافت باکورہ + ز دست ساقی دولت می بقا مینوش + حریف خام طمع میفشار انگورہ + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلن یا فعلان **اللغات** سپہر طارم گنبد محل زرداندودہ باعتبار ستارگان مقصورہ حجرہ چار و پنج نو ہوے قارورہ شیشہ زن ای مشابہ زن باعتبار اسکے کہ شمس مونث سماعی ہی عازر وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کی دعا سے زندہ ہوا تھا گاہ تخت زنبورہ ایک قسم سا ز مگس سیاہ درست اشرفی نو کورہ شہ فلک خورنق نام محل بہرام شورہ درخت کنیر اور خاک کہ اس سے بارود بناتے ہین و گیاہ زمین شور تورہ نام گیاہ باکورہ میوہ نو رسیدہ مینوش امر استمراری خورہ انگور خام کہ ترش ہوتا ہی **المعنی** ای ممدوح عجب قصر عالیشان تیرا ہی جسکا گنبد ہمایون ان سات حجرون زر اندودہ کے طاق سے بلندی مین اوپر نکل گیا ہی تو دونون جہان مین یکتا ہی اور تیری راے روشن ایسی جسنے ہزارون شمع ان نو قارورون مین کہ نو فلک ہین اور شمع ستارے روشن کر دیے ہین جیسے آفتاب یکتا ہی اور اس سے تمام انجم و ہر شی نور پاتی ہی آئندہ قطعہ ہی کہ جب مدبر نے تیری راے کو مہر ٹھہرایا تو ماہ نے کہا کہ ای فلان تو تو سردار فضلاے دیار معمورہ کا ہی جو مراد ربع مسکون سے ہی تو اسکی راے کو مہر کیسے کہتا ہی مہر بھلا مردی و مروت مین اسکی راے سے کیا مشابہت رکھتا ہی کہ یہ ایک زن مستورہ زیر چادر زرین جو شعاع ہی کہ کوئی دیکھ نہین پاتا اور آفتاب مونث سماعی ہی بدلیل قولہ تعالے والشمس وضحٰہا کہ ہا ضمیر مونث کی ہی راجع بشمس پھر اسمین اس مین کیا مناسبت تیرے لطف کو دیکھکر تو یہی کہا جاتا ہی کہ تو عجب ایک مسیحاے وقت ہی اور علی ہذا کرمت مین عازر اور تخت پر سلیمان اور تخت ایسا جسکے مقابل آسمان ایک سیاہ مکھی جسکی ہندی بھونرا ہی اشرفی زرگی کہ آفتاب ہی ان نو بیٹھیون افلاک مین جو تاؤ کھاکے نمود ہوتی ہی اسکے فروغ اصلی اسی سے ہی کہ تونے کلاہ حرمت کی اسکے سر پر رکھدی ہی تو ایسا بلند قدر ہی کہ فلک باانیہمہ وسعت و علو اسکے مقابل ایک نقطہ ہی اور تیرے اقبال کا جو مصحف ہی اس مصحف سے جہان ایک سورہ ہی کہان تیری مجلس آراستہ دلخواستہ کہان خورنق جو محل بہرام گور کا تھا جیسے شاخ سنبل سیراب کے مقابل شاخ کنیر کی نہین ہو سکتی پھر دوسری نظیر ہی ظاہر ہی کہ آبحیات اور آب ریم مین بڑے فرق ہین اور شاخ نبات اور تورہ مین کہ یہ بھی ایک گیاہ ہی نہایت ہی مغایرت آپ کہتے ہین کہ صبا باغ سلطانی مین جس سے سب سلطان ہوئے

ہین بہت دوڑے دوڑے پھرے لیکن تیرے وجود باجود سے لطف ترکونی میوہ نورسیدہ اُسنے نہین پایا اینده دعا کہ تو تو ساقی دولت کے ہاتھ سے ہمیشہ شراب بقا کی پیا کر اور حریف خام طمع سے کہدے کہ تو انگور خام نچوڑا کر یعنے ترشی و بدمزگی اُسپر چھوڑ دے

قطعہ دیگر

قولہ سایۂ حقے کہ شاہ اختران + بندہ رائے تو گشت و درخور ست + چرخ اگر از تخت تو در تاب شد + بحر ہم از دست تو کف بر سر ست + دستت آن بحرے کہ در گرد مصاف + قطرۂ آبی مد امش در بر ست + تخت آن چرخے کہ در یک برج او + نہ فلک کمتر ز جرم اختر ست + زیورش القاب سلطانی بسست + ہر کجا در مصر جامع منبر ست + جید او در زیر بار جود تست + ہر کجا گردن کشی در کشور ست + نہ محیط چرخ با آن چشمہا + آتش تیغ ترا خاکستر ست + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات** شاہ اختران آفتاب تاب جلکر منہ پھیرنے آلہ بر داشتن چشمہا مراد از کواکب **المعنی** اے ممدوح تو سایہ حق کا ہی کسواسطے کہ شاہ انجم آفتاب تیری رائے روشن کا مطیع و بندہ ہی کہ یہی اُسکے لایق تھا چرخ تو تیرے تخت کو دیکھکر جلکر بین ہی اور بحر بھی دست فیض سے کف بر سر ہی یعنے حیران سر پر کف رکھے ہوئے ہاتھ تیرا وہ دریا ہی کہ گرد مصاف مین کہ اندھا دھند ہوتا ہی ایک قطرہ آب جو مراد تیغ سے ہی کہ قطرۂ آب سے بوند ہو رہی ہی یہ ہمیشہ اُسکی بغل مین رہتی ہی تخت تیرا ایسا چرخ ہی وسیع و فسیح ہی جسکے ایک برج مین یہ نہ فلک ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے فلک پر کوئی تارہ اور جس شہر مین مسجد اور منبر ہی اُس منبر کی آرایش القاب سلطانی جو اُسپر پڑھا جاتا ہی کافی ہی اور آرایش کی حاجت نہین ہی محشی نے مصر جامع کو بمعنی شہر فراہم سازندہ مردم ہر قسم کے لکھا ہی اور مین جامع کو بمعنی مسجد کے جانتا ہون جیسے جامع بعلبک و جامع دمشق اور جامع و منبر مین عطف تقدیرے اور جہان کہین کسی کشور مین کوئی گردن کش ہی اُسکی گردن تیرے بار جود کے تلے ایسی دبی ہوئی ہی کہ وہ گردن اُٹھا ہی نہین سکتا نہ محیط چرخ کے باوصف اسقدر چشمون کے جو ستارے ہین تیری آتش تیغ کے سامنے سب خاک و خاکستر ہین یہ چشمے کچھ اُسوقت مین کار آمد نہونگے

قطعه دیگر

قولہ تو آن شاہی کہ کلکت بر رخ ماہ + ز قعر پنج دریا عنبر انداخت + بروز عید تیر شہریارے + بہ یزدان گر کسی زین بہتر انداخت + بعبرت چون کمان را بر کشیدی + ز سہمت کرگس گردون پر انداخت + چنان بشکست تیرت ہر کدو را + کہ ذرہ ذرہ بر روے خور انداخت + دران میدان مردی بار دیگر + چو عزمت خواست تیر دیگر انداخت + کدوے زرنگار صبحدم را + فلک از بام میناگون بر انداخت + چنان از ہیبت گردون بلرزید + کہ بہرام از کف خود خنجر انداخت + اگر شمشیر شہ خود نیست صوفی + برزم اندر چرا چندین سر انداخت + سواد چشم خصمت زنگئی دان + کہ مروارید بر طشت از زر انداخت + در اطراف جہان معمار جودت + بناے نامرادی را بر انداخت + ز مدحت در دہان اہل معانی + زبان بدر چاچی شکر انداخت + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اللغات کرگس گردون نسر طائر و نسر واقع یہ دو کرگس ہین یہان مراد دوسرے سے ہی المعنی ای ممدوح تو وہ بادشاہ ہی کہ تیرے قلم نے روے ماہ پر جو کاغذ ہی قعر پنج دریای پنج انگشت سے عنبر ڈالا کہ وہ مداد ہی عید کے دن جو تیر اندازی ہوئی تھی مین قسم کھاتا ہون کہ کسی شہریار نے تجھسے بہتر تیر لگایا ہوئے تو نے عبرت کے ساتھ جسوقت کمان کھینچی تو تیری ہیبت کے مارے کرگس گردون ای نسر واقع نے جو ایک شکل بصورت گدہ کے ہی پر چھوڑ دیے محشی نے عبرت کی جگہ غیرت لکھا ہی نہ معلوم غیرت کس بات کی آوردہ کدو کہ نشانہ کیواسطے رکھی گئی تھی ہر کدو کو تیرے تیر نے ایسا اُڑایا کہ ذرہ ذرہ اسکا ادسے آفتاب تک پہونچا اسمین مبالغہ اُڑانے کا ہی آیندہ قطعہ ہی کہ اُس میدان مردانگی مین دوسری دفعہ جو تیرے عزم نے چاہا کہ اور تیر لگاؤن تو فلک نے بام میناگون سبز رنگ سے کدو زرنگار صبحدم کا تیرے نشانہ کیواسطے ڈالدیا تیری ہیبت سے گردون ایسا کانپ گیا کہ بہرام یعنے مریخ نے جو جلاد فلک ہی اپنے ہاتھ سے خنجر پھینک دیا مین جانتا ہون کہ شمشیر شاہ کی صوفی صفت ہی اگر نہین ہی تو لڑائی مین اسنے سر کیسے ڈالدیے جیسے بزم وجد و سماع مین صوفی اپنی توجہ سے لوگون کے سر ڈالدیتے ہین سواد چشم دشمن کو ایسا جان کہ گویا ایک زنگی ہی جو مراد شب سے ہی اسیواسطے تو وہ مروارید طشت زر پر ٹپور رہی ہی طشت آسمان زر و مروارید باعتبار ستارون کے جو اصل مین مراد اشک و رخ زرد سے ہی حاصل یہ کہ دشمن کی آنکھین ہمیشہ گریان ہی رہتی

ہین جو دو تیرا ایسا جسنے اطراف جہان سے بنیاد نامرادی کی کھود کر پھینک دی اب کہتے ہین زبان بدر سے
تیری مدح کیسا کی بلکہ اہل معنی نے دہن شکر سے بھر دیئے

قطعہ دیگر

قولہ جم بہرام اصل حاکم یکیست + ای کہ بہرام چرخ چاکر تست + آفتابے کہ پنج ماہ نوش + سوسنے بر دین بر بند ساغر تست + آسمانیکہ چار ماہ نوش + بر حبش میکشد اشقر تست + آتش افروز قطرۂ آبی + کہ دل خصم سوخت خنجر تست + مشتری را بآسمان جلال + نور خورشید ظل افسر تست + سورۂ فتح مصحف اقبال + آیت رایت مظفر تست + سلطنت ہر کجا کہ بزم آراست + ساغر آفتاب در خور تست + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فعلاتن یا فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات بہرام مریخ کہ جلاد فلک ہی اشقر اسپ سرخ حبش مراد شب المعنی یعنے ای جم بہرام اصل حاکم ملک کے تو وہ عالی قدر ہی کہ بہرام چرخ جو مریخ ترک فلک ہی تیرا چاکر و مطیع ہی جم سے حضرت سلیمان و سکندر و جمشید سب ہو سکتے ہین وہ آفتاب کہ پنج ماہ نو یعنے پانچ انگلیان اسکو پر دین یعنے دندان کیطرف لیجاتین تیرا ساغر ہی یہ شعر جواب ندا کا ہی اور وہ آسمان کہ چار ماہ نو اسکو جو چار دن نعل ہین حبش کیطرف یعنے شب کی طرف کھینچین تیرا گھوڑا ہی گھوڑے کو آسمان بسبب تیز رفتاری و جسامت کے کہا ہی تخصیص حبش بلحاظ ذکر ماہ نکے ہی کہ حبش اس سے متعلق ہی اور وہ قطرۂ آب جو آگ بھڑ کانے والا ہی کہ جس سے دل دشمن کا جلگیا تیرا خنجر ہی مشتری قاضی فلک کہ آسمان جلال پہ ہی کہ سعد اکبر اور نہایت نورانی ہی اسکے واسطے تیرے افسر کا سایہ نور خورشید ہی کہ اس سایہ سے وہ ایسا نورانی ہی جیسے نور خورشید سے ستارے نورانی ہو جاتے ہین تیری رایت مظفر پہ جو آیت فتح کی لکھی ہی جو نصر من اللہ و فتح قریب ہی یہی مصحف اقبال کے لیئے سورۂ فتح کی ہی یعنے ظفر و اقبال ہر وقت تیرے رایت منصور کے ہمراہ ہی سلطنت نے جہان کہین بزم آراستہ کی وہان ساغر آفتاب کا تیرے ہی لایق ٹھہرا یعنے جہان سلطنت ہی وہ تیرے لایق ہی جیسا کہ آفتاب جو بڑا عالمگیر ہی تیرے لیئے پیالہ بننے کے لایق

قطعہ دیگر در ہجو ناصر الدین شاعر

قولہ ناصر الدین کو ز علو علو + مرقد خویش ساخت فرقد را + گفت فایق منم زجا با اللہ + فضل بر نیک مینہد

بدرا ۔ نیک باشد اگر دلش رنجد ۔ بد اگر گفت نیکئے صد را ۔ نیکنام ست آنکہ در مجلس ۔ کندہ کس زن لقب نہد خود را ۔ چون سلف را ہجا توان گفت ۔ خلفے گو ندانہ ابجد را ۔ بولہب در لہب ازان افتاد ۔ کہ زخود دید کم محمد را ۔ خاک برفرق آن کہ از سر جہل ۔ فرق نہ کند ز روے عسجد را ۔ سنگ در چشم آن کہ نشناسد ۔ از مس سوختہ زبرجد را ۔ اف بران رصدے کز یہ حضیض ۔ رقمے داد بعد ابعد را ۔ گر بخورشید لاف زد خفاش ۔ روشن ست این معاملہ بدرا ۔ آب کینہ بآب کینہ خویش ۔ تیرہ نہ کند رخ زمرد را ۔ خاصہ در بزم پادشاہ جہان ۔ آن سزا الملک مخلد را ۔

یہ قطعہ بھی ہجو صدرین ہی اللغات ناصر الدین نام شاعر دشمن مصنف فرقد نام ستارہ اور یہ دو ہین جنکو فرقدان کہتے ہین کہ دنرات گرد قطب کے پھرتے ہین جار اللہ نام علامہ زمخشری کندہ کس زن بمعنی فرج زن کندہ است کہ یہ دشنام ہی ہجا ہجو بولہب نام کافر معنے اسکے صاحب شعلہ آتش روے کان سے عسجد زر زبرجد ایک قسم سنگ قیمتی اف افسوس رصد منجم رقم دادن نوشتن بعد ابعد مسافت عرش بدرا بمعنی ای بدر یا الف زایدہ جیسے خاقانیا سلطانیا مین زمرد بضمتین وبضم اول وفتح میم درا نام جوہر قیمتی مخلد ہمیشہ المعنی یعنے ناصر الدین نے جو نہایت مبالغہ اور غلو اپنے علو سے فرقد کو کہ ہشتم فلک پر ہی اپنا مرقد بناتا ہی اسنے کہا کہ مین جار اللہ علامہ زمخشری پر فایق ہون یہ قول اسکا ایسا ہی کہ گویا نیک پر بد کو فضیلت دیتا ہی کہ صریح لغو و عین جہالت ہی اس صورت مین بہت ہی اچھا ہی جو دل اسکا رنج مین پڑے کہ سو آدمیون کی نیکی کو وہ بد بتاتا ہی گویا جار اللہ مین سو آدمیون کی نیکیان بھری ہین بلکہ صد سے مراد کثرت ہی بعد و معین نیکنام وہی ہی جو مجلس مین اپنا لقب کندہ کس زن رکھے یعنے ہر کوئی اسکو اسطور سے کہے مطلب یہ کہ ایسا شخص یہی ہی وہ خلف یعنے پچھلا آدمی اگلے لوگون کی جو گذر گئے باوصف اسکے کہ خود ابجد نہین جانتا کیسے ہجو کہہ سکتا ہی دیکھو بولہب اسی خود بینی کی بدولت کہ آپ سے محمد کو کم دیکھا آگ مین پڑا خاک اس جاہل کے سر پر جو جہالت سے کانسے اور سونے مین فرق نہ کرے اور پتھر پڑے اس آنکھ مین جو جلے ہوے تانبے کو کہ وہ زنگار رہی اور زبرجد کو نہ پہچانے اور بڑے افسوس کی بات ہی اس منجم کہ حضیض کی پستی کو جو پست در پست ہی بعد البعد جو عرش معلی اوج بر اوج ہی لکھدے اگر خفاش خورشید پر لاف زنی کرے تو ای بدر یہ خود روشن ہی حاجت تیرے بیان کی نہین آبگینہ یعنے کانچ اگر آبگینہ سے چہرہ زمرد کو بگاڑنا چاہے تو کب بگاڑ سکتی ہی اور خاص کر بزم شاہ جہان مین کہ وہ سزاوار مملکت ہمیشگی کا ہو بھلا ایسے

علو و غلو کب بیش جا سکتے ہین قولہ و آنکہ چون صبح میزند ہر دم + بر سر اوج مہر مسند را + آنکہ بر فرق آفتاب زند + قہر او خنجر مہندرا + سر کلکش چو مہ دو پارہ کند + ورق زرد نہ مجلد را + بیرد امرش از فلک ہر صبح + طی کند دفتر مسود را + تا بروز و بشب مناسبت است + ہندوے پیرو ترک امرد را + تا کہ شاعر بزیر سنبل زلف + لالہ تر لقب نہد خد را + باد خیاط چرخ دوزندہ + بر قد شہ قبائے سرمد را + اللغات مدق زرد آفتاب نہ مجلد نہ افلاک مسود سیاہ المعنی اور وہ بادشاہ جو مانند صبح کے ہر دم مسند اوج مہر پر لگاتا ہی اور وہ بادشاہ کہ اگر قہر مین آجاے تو قہر اسکا خنجر ہندی آفتاب کے سر پر مارے ہندی اس سبب سے کہ فولاد ہندی مشہور ہی سر کلک کا اُسکے مثل ماہ کے ورق زرد کو جو آفتاب ہی اس نہ مجلد مین کہ نہ فلک ہین دو پارہ کرے ماہ کی تشبیہ دو پارہ ہونے مین اسوجہ سے ہی کہ یہ ایک وقت مین دو پارہ ہو چکا ہی اور آفتاب کا حلقہ بھی نصف اس زمین مرئی پر رہتا ہی اور نصف غیر مرئی پر فلک جو اپنا دفتر سیاہ کہ شب ہی رات مین پھیلاتا ہی تا دن مین احکام اپنے جاری کرے پیرو اُنکے حکم کا ہی کہ کنایہ آفتاب سے ہی ہر صبح اسکے دفتر کو لپیٹ ڈالتا ہی کہ حکم اسکے جاری ہونگے جبکے حکمونکا مین پیرو ہون محشی نے دفتر مسود کے نیچے لوح محفوظ لکھدیا ہی نہ معلوم معنے شعر کے کیا سمجھے ہین میری سمجھ مین جو گذرے وہ مین نے لکھدیے اب دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ دن اور رات سے ہندو پیرو ترک امرد کو مناسبت ہی ہندو پیر روز باعتبار سفیدی مو و ترک امرد شب باعتبار سیاہی مو اور جب تک شاعر رخسار زیر سنبل زلف کا لالہ تر لقب کرین خیاط چرخ کا قد شاہ پر قباے ہمیشگی کی سیتا رہے

قطعہ دیگر

قولہ ای تیرہ خاطرے کہ ز چاہ ضلال خویش + بر روے آفتاب فلک راے میزنی + ای آنکہ از شکوہ جلالش بروز وعظ + آن زہرہ نیستت کہ دم از ناے میزنی + در عمر اگر شنیدی یکروز بانگ چنگ + چندین زنخ چہ شد کہ ہر جاے میزنی + چنگ و رباب و ناے حرامست نزد شرع + اکنون بروز جمعہ تو خود ناے میزنی + من لست پیشہ مردم و تو نیم پیشہ زن + وے نیم پیشہ تیشہ چہ بر پاے میزنی + رویت سیاہ باد چو کلک زبان بریدہ زین پس اگر بسبز نشینی راے میزنی + عمرت دو نیمہ باد کہ خود را چو فرق کلک + بر تیغ آبدار گہر راے میزنی + از زاغ ژاژ خاے فزونی دیا قطعن + بر طوطی شریف شکر خاے میزنی + دستت بریدہ باد دمسرت قطع کز حریا پا بر مسیح دل افزاے میزنی + چون دست دشمنان کہ ندارد بجز عصا + شمشیر کین بر ستم دارا سطے میزنی +

تیرے کہ قوس جولہ را خم نمیدہد * بر روے آہنین سپر آراے میزنی * اندیشہ کن کہ سنگ خرد پادشاہ را *
بر خاک آستان فلک ساے میزنی * بر شیر خفتہ کہ تغافل ز راے تست * ہمچون شغال مادہ صفت ہاے میزنی *
یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات** زنخ زدن لاف
وطعنہ مارنا بست پیشہ بہت سے ہنر جاننیوالا ہندی بس کرانیم پیشہ کم مایہ تیشہ بر پاے زدن کی ہندی اپنے
پانون پر بسولہ مارنا جریدہ ای بریدہ **المعنی** مصنف اس قطعہ مین ہجو کسی اپنے دشمن کی کرتے ہین کہ ای فلان تو تیرہ
خاطر ہی اور چاہ گمراہی مین گرفتار تو آفتاب فلک کے سامنے کیا اپنی راے جتاتا ہی کہ مین آفتاب ہون اور ای
فلان بدر کے جلال کی وہ شکوہ ہی کہ بروز وعظ تیرا یہ زہرہ نہین ہی کہ اپنے ناے گلو سے ایسے شکوہ والے
کے سامنے دم مار سکے عمر بھر مین اگر تو نے ایک دفعہ آواز چنگ کی سن لی تو اتنے لاف وطعن کا بھلا کیا موقع ہی جو
تو ہر جگہ بیر کرتا پھرتا ہی چنگ و رباب و ناے شرع مین سب حرام ہین پھر تو کیسے جمعہ کے دن اپنی ناے بجاتا ہی
ناے مین کیسا لطف ایہام ہی کہ بمعنی گلو کے بھی ہی اور نَی کے بھی تو مجکو نہین جانتا کہ مین بسیں پیشے والا ہون
اور مرد تو نیم پیشہ ہی اور زن پھر مجھسے الجھکے اپنے پانون پر کیون بسولہ مارتا ہی خدا تیرا کلک زبان بریدہ کیطرح
کالا منھ کرے اگر اب آیندہ تو ذرا سرزنش وملامت تجویز کرے عمر تیری دو ٹکڑے ہو جاے کہ تو آنکو مثل فرق قلم
کے مجھسے تیغ آبدار گھر زا پہ گراتا اور سامنے کرتا ہی تو تو نراغ تراتر خاسے بہت بڑھ کے ہی اور پھر اس تراترخائی
کے ساتھ طعن تشنیع کرتا اور وہ بھی طوطی شریف شکر خا پہ ہاتھ تیرے کٹ جائین سر تیرا بریدہ ہو کہ تو گدھے پن
سے مسیح دل افزا کے سر پہ پانون رکھتا ہی اور ٹھکراتا ہی تو تو مانند ہاتھ دشمنون کے ہی کہ سواے عصا کے
کچھ نہین رکھتا اندھا مفلس محض اور تلوار کینہ کی رستم سے دارا لینے پادشاہ پہ چلاتا ہی وہ تیر کہ جولاہ کی کمان
کو ٹیڑھا نہ کر سکے اسکو اس شخص کے منھ پہ جو سپر آہنی لگاے ہوے ہی کیا لگاتا ہی ذرا سوچ تو یاد رو وہ خاک کہ
آستانہ فلک فرسا پادشاہ خرد کی ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور پادشاہ خرد پادشاہ اسکے پتھر مارتا ہی محشی کے
معنے تجنیس سنگ بسکون کاف فارسی وخرد پادشاہ مقلوب پادشاہ خرد کہ مراد از مصنف ست یا سنگ خرد بکسر قافی و پادشاہ
اشارہ بذات خود بہر تقدیر معنی آن باشد کہ ہجو کردن و بد دانستن تو مرا بمثابہ الیست کہ پادشاہ را سنگ میزنی
و بر آستان فلک فرسایش مے افتد از مولوی ہادی علی انتہی سبحان اللہ لا قوۃ الا باللہ تو نے شبر کو خفتہ

جان لیا حالانکہ وہ تیری راہ سے غافل نہین ہی جب تو مثل گیدڑ کے مادہ صفت اُسیر آوازہا کی مارتا ہی یعنی
للکارتا ہو دشمن مراد اپنے آپ سے ہی

قطعہ دیگر

قولہ بکردگار کہ ارواح مادر و پدرم + مرا بخسرو عالم بہ بندگی دادند + فروغ شرع در آخر زمان کہ دیدہ بودند نیاز مندیئے
از خود مرا فرستادند + بآنکہ بر در این بارگہ ہزار ہزار + ابو حنیفہ و یعقوب و شافعی زادند + کشان زیر کلاہ اند بر درش
امروز + کہ بوعلی را ایدم بعلم استادند + کہ ماندہ در ہمہ آفاق از صدور بدر + کہ بر درش عوض بندگان نہ
استادند + مدرسان طلبی جامعان اموال اند + جو مفتیان طلبی مشرفان باد اوند + شہان ترک و خراسان
و شام و روم و عراق + برین درند و باین بندگی ہمہ شادند + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن
فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلان **اللغات** بکردگار مین با قسمیہ ہی یعقوب ای ابو یوسف صدر در
جمع صدر بدر جمع بدر **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ قسم کردگار کی کہ میرے ماباپ کی ارواح نے مجکو خسرو عالم کی
بندگی مین حوالہ کر دیا ہی اسلیئے کہ اُنھون نے فروغ شرع کی اتنی آخر زمانہ مین دیکھی تھی لہذا خود تو اس
نیاز مندی سے کامیاب نہو سکے مجکو اپنی طرف سے بنا بر اداء اس نیاز مندی کے بھیجا کہ تو جاکے بجالا باوصف
اسکے کہ میری یہان کیا ضرورت تھی اس دروازہ پر تو ہزار ہزار خواہ مراد کثرت سے خواہ عدد ہزار ہزار سے
ابو حنیفہ اور یعقوب اور شافعی زاد موجود ہین یعقوب امام ابو یوسف کو کہا ہی اسواسطے کہ وزن شعر مین گنجایش
ابو یوسف کی نہ تھی اور معنا یعقوب اور ابو یوسف ایک ہی ہین ای پدر یوسف کہ وہ یعقوب ہی ہین ایسے لوگ
کلاہ پوش آج اُسکے دروازہ پر موجود ہین کہ علم و فن مین بوعلی جیسے کے استاد ہین اسیوقت اُسکو پڑھائین اس
شعر کے دوسرے مصرعہ مین زحاف ہی یعنی این دم مین فعلاتن کے بجاے مفعولن ہی سارے جہان مین
جسقدر کہ صدر بیچہ بدر ہین کونسا رہگیا جو اُسکے دروازہ پر عوض بندون کے نہ کھڑا ہو مدرسون کا اگر تو
طالب ہو تو جامع اموال ہین ای محافظ خزانہ اور جو مفتیون کو ڈھونڈھے تو مشرف باداہین مشرف داروغہ
اور بادشاہون ترک و خراسان و شام و روم و عراق کا یہ حال کہ سب اس دروازہ پہ حاضر ہین اور بندے
اور اس بندگی مین شاد و خرم نہ کامدہ نہ مجبور

قطعه دیگر

قوله بنده را شاه بر سر خوان خواند + آنکه اصلش ز نسل جمشید ست + گفتمش احتمال بیماریست + گفت در صحت تو امید ست + قرص با خور که بر شه ... آرے + بدر فربه ز قرص خورشید ست + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات بندہ کنایہ اپنی ذات سے قرص گردہ نان المعنی مصنف کہتے ہین مجکو بادشاہ نے کھانا کھانے کو بولایا جسکی اصل نسل جمشید سے ہی مین نے کہا مین نہین کھا سکتا ہون اس سبب سے کہ احتمال بیماری کا ہی کہا نہین کہا امید تیرے صحت کی ہی تو قرص ہمارا کھا کہ اچھا ہو جائیگا اسلیئے کہ تو بدر ہی اور ہم خورشید اور کچھ شک نہین کہ بدر قرص خورشید ہی سے فربہ ہوتا ہی اور مشہور ہی نور القمر مستفاد من الشمس یعنے قمر کا نور خورشید ہی سے فائدہ پاتا ہی

قطعه دیگر

قوله ای مهت راز غالیه زنجیر + آفتابت بزیر پردهٔ قیر + آخر شب ره حسینی ساز + صبحدم پردهٔ رهاوی گیر + ماية وقت طلوع نور ده + پیش بر جبیں آفتاب ضمیر + سبز زر به نیزه چون برسد + پردهٔ راست گیر بے تاخیر + چاشتگه در عراق ساز آهنگ + تا شوی بر سریر عیش امیر + راست گویم ره مخالف را + در زوال ای صنم مدار حقیر + بوسلیکی نواز بعد زوال + ای ضمیر تو آفتاب منیر + روے گلگون خور چو زرد شود + ساز عشاق و پند من بپذیر + وقت خفتن مخالفک بنواز + تا نکو رفته باشدت شبگیر + دریغ از پردهٔ صفاهان ساز + چون شهاب افگند ز آتش تیر + ساز هنگام نیم شب ای ماه + در نهاوند از قلیل و کثیر + و نگهے همچو چنگ بر در شاه + بنوازش درا چو شکر و شیر + آنچنان کز بر لطیفش را + که بنفشه برون دهد ز حریر + لعل سیاب ریزش ار جوید + بسوے در سفتهٔ تو مسیر + کوش تا غنچهٔ تو شیر مکد + از سر خوان استخوان تاثیر + زانکه بر لوح چرخ مسطور است + شاه دین آفتاب عرش سریر + شاه عالم محمد تغلق + آنکه او راست کردگار نصیر + یہ قطعہ بھی بحر و وزن قطعہ صدرین ہی اللغات مہ رخسار غالیہ زلف آفتاب چہرہ قیر ایک روغن ہوتا ہی سیاہ کنایہ زلف سے مایہ نام پردہ بارہ پردون موسیقی سے وقت طلوع ای برآمد مہر نور دہ ای لطف دہ المعنی یہ قطعہ مصنف نے بیان دوازدہ مقام موسیقی مین جسکو بزبان ہندی راگ کہتے ہین مع انکے اوقات کے لکھا ہی اگرچہ مصنف نے نام بر دون مقامات اور انکے

اوقات خود سب لکھدیے لیکن شرح بھی انکی لکھدون تا زیادہ وضاحت ہوجائے کہتے ہین ای مطرب تیرے رخسار
ماہ مانند پر زنجیر زلف سی ہی اور تیری آفتاب سی صورت پر پردہ زلف سیاہ کا بدین صفت تو موصوف ہی
اب جواب غنا کا ہی کہ آخر شب مین تو راہ حسینی کی کہ نام پردہ کا ہی درست کر اور صبح ہوتے ہی رہاوی کو اختیار
کر کہ یہ بھی پردہ ہی اور جب وقت طلوع آفتاب کا ہو تو نایہ کو چھیڑ تا لطف حاصل ہو جبین آفتاب ضمیر یعنے
بادشاہ کو اور جب سپر زر کی نیزہ پر ہوئے یعنے آفتاب نیزہ بھر اونچا ہوجائے تو پردہ راست کو اختیار کر بعدہ
چاشت کے وقت عراق سے آہنگ ملا تا تو تخت عیش کا بادشاہ ہوجائے اور زوال کے وقت مین تجھسے
راست راست کہے دیتا ہون کہ مخالف کی راہ لے اسکو ای صنم حقیر مت جانے پھر بعد زوال کے بوسلیک بجای
فلان کہ ضمیر تیرا آفتاب منیر ہی اور جب آفتاب کا روے گلگون زرد ہوجائے تو میری نصیحت مان اور عشاق کو
درست کر اور جو چاہے کہ میری رات اچھی طرح گذرے تو سونیکے وقت مخالفک بجا اور جب شہاب اپنی آگ
سے تیر لگانے لگے یعنے تیر شہاب گرنے لگین تو زرہ سپاہان کی بنا اور جسوقت نصف شب ہو تو ای ماہ نہاوند
سے موافقت کر قلیل کثیر جو کچھ ہو اور اس نہاوند کو خوب بساز و موافق کر یہ سب خطاب اسی مطرب ماہ غالیہ
زنجیر کیطرف تھے اب پھر اسی سے مخاطب ہین کہ من بعد چنگ کیطرح خمیدہ و مؤدب بادشاہ کے در پر شکر شیر کے
مانند گاتی بجاتی داخل ہو اور ایسا اسکے سینہ لطیف کو کاٹ کہ حریر سے بنفشہ جم اوٹھے یعنے جسم سفید نیلا
ہوجائے اگر لعل سیماب ریز اسکا کہ لعل آلت تناسل سے عبارت ہی اور سیماب آب منی سیر گاہ اپنی تیرے در
سفتہ کیطرف ڈھونڈھے تو کوشش کر تا غنچہ تیرا اس شیر کو چوسے سرخوان سے جسکی تاثیر استخوان کیسی ہے
ای لعبت سخت کہ اس سے بھی کنایہ عضو تناسل سے ہی اس سبب سے کہ تخت چرخ پر لقب اسکا شاہ دین آفتاب
عرش سر پر لکھا ہوا ہی اور نام اسکا شاہ عالم محمد بن تغلق جسکا معین و نصیر کردگار ہی

قطعہ دیگر

قولہ ایکہ در نغمہاے ابریشم + سردہ فند قت ہلال نماست + اصل پردہ بجز دوازدہ نیست + راست وایہ
و مخالف زراست + از عراق و حسینی و عشاق + بوسلیک و مخالفک و نواست + تو نہاوند در صفاہان زن +
نور رہاوی حسناب خود زراست + سلاک این نظم گرچہ شیرین ست + زبور ش خاکپاے خسرو ماست +

یہ قطعہ بھی بحر و وزن قطعہ بالا مین ہی اللغات تندق انگشتان ہلال ناخن المعنی آرزوہ کہ نغمون اثر یم
ہین جنکا خطاب شعبے ہین سر تیرے دس انگلیون کا ہلال نا ہی جو دس ناخن ہین اصل موسیقی پردون کی بارہ
نمے سوا نہین ہی بارہ پردہ یہ ہین راست و مایہ اور مخالف اور عراق و حسینی و عشاق و بوسلیک و مخالف اور
نوا ہی اس شعر مین بنواست متن مین لکھا ہی جو منجملہ عبارت متن سے سمجھا جاتا ہی نہ پردہ علیحدہ مین نے اسکو
ونوا بنا دیا ہی ورنہ گیارہ ہی پردے تھے محشی و مصحح کسی نے اسکو غور نہ کیا پھر نہاوند و صفاہان و رہاوی ہین اب تو
حساب اپنا ٹھیک کرے دیکھ تو بارہ ہو گئے پھر کہتے ہین سلک اس نظم کی اگرچہ شیرین ہی لیکن زینت و زیب
دینے والا اسکا وہ ہی جو خالکیا ہمارے خسرو کا ہی کہ آیا اپنی ذات سے ہی بتغایر فرضی

قطعہ دیگر

قولہ اگر تو پردہ شناسی و مرترا باید + کہ اصل شعبہ شناسی جو یار بسر آید + زننده دل تنکو رجا نور غوراک بدولیک
از لک وہان دسرارش زاید + زراست خیز دو نیز نگے مخالف راست + مجیر یکہ کہ نغمہ روح افزاید + زبیت
دوم این قطعہ گر بخواہی + کہ در کشف ضمیر ترا بیار آید + تو حرف اول ہر شعبہ گیر از پس آن +
دو حرف آخر بر اصل تا برون آید + ببزم شاہ جہان در بیان این قطعہ + امیر مجلس ما دمدم
شکر خاید + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اس کے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان
یا فعلن یا فعلان المعنی اس قطعہ مین بیان شعبون کا ہی جو بارہ مقامون سے کہ اوپر مذکور ہوے پیدو
پیدا ہوتے ہین کہ سب چوبیس ہوے چنانچہ غیاث اللغات مین مفصل لکھے ہین اگر شوق دریافت کا ہو تو اُسکو
دیکھ لے اور اُسکے نامون مین اختلاف ہی لہذا اچھی طرح بیان نہین ہو سکتے اسواسطے محشی نے بھی اُسکو
بے معنی چھوڑ دیا ہی مین نے بھی چھوڑ دیا

قطعہ در فخر خود

قولہ ما گرچہ دریم قدم از قطرہ کمتریم + ملک دو کون را بہ یکے جو نمیخریم + در بر کشیم جامہ قہر از میان حکم +
چون تیغ مہر شکم چرخ بر دریم + از نوک رمح حلقہ ربا ے مہ نویم + وز نعل اسپ حلقہ کش گوش قیصریم آنجا
کہ عرض مرتبہ خسروان دہند + دارا ے تخت مرتبہ سد سکندریم + در ہر بزرگاہ کہ کوس بلا زنند + بر جنم

عدوے بداندیش خنجریم + چون جہر اگرچہ سایۂ چتر سیاہ ماست + پیرایہ بند شش جہت و ہفت کشوریم + چون ماہ اگرچہ نعل سم بادپاے ماست + برفرق سروران ہمہ عالم افسریم + زال زمانہ گرچہ بدستان رستم ست + سیمرغ راتمیمہ بازوے شہپریم + گرمشتری غلام در ماست لائقیم + ور آفتاب جام کف ماست درخوریم + آنجا کہ بحر فضل تلاطم زند دریم + وانجا کہ شہر علم عمارت شود دریم + بریاد شاہ حرم آباد لایزال + چون صبح جام مہر بوقت سحر خوریم + در انقیاد مطابع امر خلیفہ ایم + در اعتقاد تابع شرع پیمبریم + در امتثال امر عبودیت الہ + موقوف پنج نوبت اللہ اکبریم + وقت نماز خستہ گریان و بیخودیم + گاہ نیاز مفلس و محروم و مضطریم + بر آستان بارگہ ذوالجلال او + ہستے زما مجوے کہ از نیست کمتریم + یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات خنجر گلو دستان فریب و پدر رستم سیمرغ کہ پروزندہ پدر رستم کا ہی تمیمہ تعویذ موقوف ایستادہ المعنی ہم اگرچہ دریاے قدم مین ایک قطرہ سے بہی کمتر ہین لیکن ملک دونون جہان کو عوض ایک جو کے نہ خریدین ہین ایسے مستغنی اور جو ہم خنجر قہر کا میان حکم سے کھینچین مثل تیغ آفتاب کے تو دونون چرخ کا شکم پہاڑ ڈالین تشبیہ آفتاب سے بدینوجہ کہ چہارم آسمان پر ہی ادہر کے آسمان پہاڑ کے ادہر نور دیتا ہی اُدہر کے آسمان پہاڑ کے ادہر روشن کرتا ہی اور ایسے ہین اگر چاہین تو نوک نیزہ سے حلقہ ماہ نو کا چھین لین اور نعل اسپ سے حلقہ گوش قیصر مین ڈالین جس جگہ کہ قضا و قدر مرتبہ بادشاہون کا جائزہ لین تو ہم دارا تخت مرتبہ اور سد سکندر رہین جس موقع لڑائی مین کہ نقارہ بلا کا بجائین تو ہم دشمن بداندیش کے گلے کے خنجر سایہ ہمارے چتر کا گو سیاہ ہی لیکن مہر کی طرح پیرایہ بند یعنے زیب و زینت دینے والے شش جہت اور ہفت کشور کے ہین اور مانند ماہ کے اگرچہ نعل سم ہمارے بادپا کا ہی مگر جملہ سرداران جہان کے سر پر تاج ہین زال زمانہ کی اگرچہ مکرو فریب مین بڑی فریب دینے والی رستم کی ہی مگر ہم تو تعویذ بازو شہپر سیمرغ کے ہین اگر مشتری غلام ہمارے دروازہ کا ہی تو ہم اُسکے لایق ہین بیجا نہین ہی اور اگر آفتاب جام ہمارے ہاتہ کا ہی تو شایان اور درخور ہمارے ہی جس جگہ دریا فضل و علم کا موج زن ہو وہان ہم در ہین اور جس جگہ شہر علم کا بسے اُسکے دروازہ ہین اس شعر مین تلمیح ہی بہ حدیث شریف انا مدینۃ العلم و علی بابہا ہم مثل صبح کے ہین جیسے وہ جام مہر کا پیتی ہی ویسے ہی ہم بہی صبح ہی صبح یاد شاہ حرم آیا و ذوالجلال پر جام نوش کرتے ہین تا بعد اداری وانقیاد مین راغب طرف امر خلیفہ کے ہین اور اعتقاد مین تابع شرع پیغمبر کے

ہین بحکم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور حکم حاکم وقت کی اور فرمانبرداری امر بندگی معبود دین ایسے کہ پانچون وقت کہ اللہ اکبر موذن کے منتظر کھڑے ہین اور وقت نماز کے خستہ اور گریان اور بیخود ہین اور وقت نیاز و زاری کے مفلس و محروم و مضطر ہین آور اُس ذوالجلال کی بارگاہ مین جو ہست و قدیم ہی ہماری یہ ہستی کچھ چیز نہین ہی نیست سے گھٹکے ہین

ایضا در فخریہ

قولہ بر فرق ماہ دامن سبز ردائے ماست + در جیب صبح تکمہ زر قبائے ماست + آنجام زر کہ بر سر طاس زمرد ست ور گرد ہفت دائرہ گردان برائے ماست + نہ حلقہ مدور قلعے نہاد چرخ + سندان حلقہ در خلوت سرائے ماست + چرخ برین کہ عرش مجید ست نام او + دندانہ کلید در کبریائے ماست + آن مشتری کہ نقد بقا را ست مشتری + فراش خاکپائے فضائے فنائے ماست + در صف آن سبز کہ مردان خورند ورد + شکل ہلال نعل سم بادپائے ماست + در شاہراہ شرع کہ پایان پذیر نیست + تیر کمان چرخ سنان عصائے ماست + آن ہندوے سیاہ کہ مہ در کنار اوست + زلف و عذار شاہد زہرہ لقائے ماست + وان دُرّ آبدار کہ بر طشت زر نہاد + عین سرشک دیدہ دریا نمائے ماست + ہر ناوک بلا کہ کمان قضا کشاد + سہمش بسوے سینہ غم آزمائے ماست + نہ سقف پر جلاجل مینا نمائے چرخ + برگردن جنازہ نصرت ورائے ماست + گفتم ز چشم ما مرو ای آب دیدہ بیش + گفتا خیال ہین لب دریا چہ جائے ماست + چاچی کہ لفظ او شکر افشان تراز ہست + در باغ مدح طوطی نغمہ سرائے ماست + یہ اشعار بھی بحر و وزن سابق مین ہین **اللغات** تکمہ زر د آفتاب جام زر آفتاب طاس زمرد آسمان نہ حلقہ مدور آسمان قلعے نہاد باعتبار رنگ مشتری نام ستارہ و خریدار فنا بکسر میدان طشت زر روے زرد پر جلاجل باعتبار مہر و ماہ جنازہ شتر مادہ ورائے گنڈلب دریا چشم طوطی ہندی توتا **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ ماہ کے سر پر ہماری ہی چادر سبز کا پلو پڑا ہوا ہی جو ایسا روشن ہو رہا ہی اور گریبان صبح پر تکمہ زرد کہ آفتاب ہی ہماری ہی قبا کا ٹکا ہوا ہی جو یہ جرم روشن اسکا ہی سبز کی قید بنظر اسکے کہ رنگ ماہ کا سبز ہی بلحاظ اسکی تدویر کے وہ جام زر آفتاب کہ سر طاس زمرد فلک پر رکھا ہوا اور ہفت دائرہ گردون مین گردنی ہی سو یہ جام ہمارے ہی واسطے ہی آور یہ نُہ حلقے مدور قلعے نہاد افلاک کے ادنی سندان حلقہ در ہماری خلوت سرا کے ہین سندان

وہی لوہے کا ٹکڑا جو دروازہ پر دستک دینے کے واسطے لگاتے ہین چرخ برین جسکا نام عرش مجید ہی ہمارے درکبریا کی جو کنجی ہی اُسکی ایک دندانہ ہی وہ مشتری کہ نقد بقا کا خریدار ہی اسلیئے کہ نہ معلوم کب سے ہی اور کب تک رہیگا ایک ادنی فراش میرے میدان فنا کا خاکبا جھاڑنے والا ہی جس سے یہ رتبہ پایا ہی وہ صبح سحر کہ جسکے رخ وور دسینے والے مردان مرد ہین اُسمین نعل سم ہمارے ہی گھوڑے کا تشکل ہلال انگشت نما و مشہور ہی یعنے ہم عاشقون مین بھی مشہور و ممتاز ہین اور شاہراہ شرع مین جسکی انتہا نہین تیر کمان چرخ کا سنان ہمارے عصا کی ہی یعنے ہمارے عصا کو کمان چرخ نے اپنا تیر بنایا ہی کمان چرخ خواہ چرخ ہی کہ خمیدہ بصورت کمان کے ہی یا برج قوس کہ فلک ہشتم پر ہی مطلب یہ کہ تشرع ہمارا صرف اس عالم ہی مین نہین بلکہ ہشتم فلک تک پہونچا ہی اور عالم کے معاملات کی تو فلک ہفتم ہی تک رسائی ہی اور اکثر عالم و مشائخ عصا رکھتے ہین اور عصا مین اُنکے نور ہی بھی ہوتی ہی اور تیر مین بھی اسیواسطے سنان کہا ہی اور نیز بر عاشق تیر آور روہ ہندو سیاہ جسکی بغل مین ماہ ہو وہ ہمارے شاہد زہرہ لقا کے زلف و رخسار ہین اور وہ ور آبدار جو طشت زر پر کہ چہرہ ہی رکھے ہین وہ خاص اشک ہمارے دیدہ دریا نما کے ہین جو روے زرد پر بہ رہے ہین اور ہم ایسے بلا انگیز ہین اور نشانہ بلا کے کہ جو ناوک بلا کا کمان قضا سے نکلا اُسکا ٹھکانا ہمارے ہی سینہ غم آزما مین ہوا ہی نہ سقف امر نہ فلک جو پر جلاجل باعتبار مہر و ماہ و کواکب کے ہین یہ سب ہمارے جنازہ نصرت و رای کی گردن پر رکھے ہوے ہین ہم ہی انکے حمال ہین ورنہ بے عمد کیسے قایم رہتے ہین مین نے اسینے آبدیدہ سے کہا کہ میری آنکھ سے نکل کے آگے مت جا کہا ذرا تو اپنے خیال ناقص کو غور کر کیا لب دریا ہماری جگہ ہی بس اس صورت مین آنکھین دریا ہوئین آب کہتے ہین بتغایر فرضی کہ بدر چاچی جسکے لفظ شیرین شکر افشان زیادہ شراب سے ہین سے باغ مدح مین طوطی نغمہ سرا ہمارا ہی یعنے وہ ہم ہی ہین

قطعہ دیگر

قولہ قلم بدست دبیر خدایگان جہان + عطارد یست زحل سر کہ شب بر دسوے ماہ + ز زنگبار بر د عقدہای مروارید + بسوے چین زندہ بحر بعمر ش سیہ ماہ + بر لبانچہ زرین کشیدہ آبگشیست + زبان شگافتہ و سر بریدہ و روے سیاہ + بہ پنج ماہ نواید ز شام تا سانرو + چو صبح آئنہ ماہ را سیاہ آہ + سخن بھر کہ بود جز بتیغ

گذارد + از انچه باشد از راز سینها آگاه + براے نصرت شاہ محمدی ہر دم + بگرد روم کشد از دیار ہند سیاہ + باین قلم چو مہ نو ہلال شد تن بدر + گواہ صادق او روے زرد و پشت دوتاہ + ولی چو خامہ سیہ رو سے باد اگر یکدم + چو خامہ سرکشد از خط حکم شاہنشاہ + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن اللغات زنگبار دوات زحل سر باعتبار سیاہی شب مداد ماہ کاغذ لباچہ جامہ پنج ماہ نو پنج انگشت شام دوات صبح کاغذ المعنی یعنے وہ قلم جو ہاتھ مین دبیر خدایگان جہان کے ہی خود ایک عطارد ہی جو دبیر فلک کہلاتا اور زحل سر ہے کہ رنگ زحل کا سیاہ ہی باعتبار اُسکی تدویر کے کہ سیاہ رنگ ہی اور شب کو کہ سیاہی ہی ماہ کیطرف لیجاتا ہی کہ وہ کاغذ ہی زنگبار دوات سے لڑیان مروارید سطور و حروف کی چین کیطرف کہ مراد کاغذ سے ہی دریا کی راہ جو ہاتھ ہی لیجاتی ہی اور تین ماہ نو اُسکے سر پہ ہوتے ہین کہ وہ تین اُنگلیان خمیدہ بشکل ہلال ہین اور لباس زر پہنے ہوے کہ اکثر قلم بادشاہون کے منقش بزر ہوتے ہین ایک آبکش ہی باعتبار سیاہی کھینچنے کے اور چنان و چنین کہ زبان شگافتہ سر بریدہ سیاہ رو کہ ایسا آبکش کسی نے ندیکھا ہوگا اور یہ سب کیفیتین قلم مین موجود پانچ ماہ نو کی مدد سے کہ پانچ اُنگلیان خمیدہ ہین شام سے جو دوات ہی آتا ہی تا آئینہ ماہ کو جو مثل صبح کے ہی کہ وہ کاغذ ہی اپنی آہ سے سیاہ کرے آہ حروف و سطور اور ایسا راز دار کہ جب تک تیغ اُسکے سر پر نہ چلے کسیکی بات نہ کہے اس سبب سے کہ یہ سینون کے بھید سے آگاہ ہی اور واسطے مدد شاہ محمدی کے ہر وقت گرد روم کے دیار ہند سے سیاہ لاتا ہی روم کاغذ دیار ہند دوات سیاہ وہی تحریر اب مصنف تبنا بر فرضی اپنا حال کہتے ہین کہ مین اسی قلم کی قسم کھاتا ہون کہ تن بدر کا مانند ماہ نو کے گھٹ کے ہلال ہوگیا ہی اور اس بات پر روے زرد اُسکا اور پشت دوتا وہ گواہ صادق ہین لیکن ہی یہ کہ خامہ کے مثل خدا اُسکا رو سیاہ کرے اگر ایکدم بھی وہ خط حکم شہنشاہ سے سرکشی کرے

قطعہ دیگر با میر اصطبل بادشاہ

قولہ یگانہ دو جہان پاے چار طاق ورت نماند کہ از نہ رواق در گذرد + فراز کنگرہ کبریاے حشمت تو + بجز کبوتر نہ بال آسمان نپرد + بدست بدر ز انعام شاہ یک لغلست + کہ دقت عجلہ زیگران انجم کبر و ببر + پہ شکست مہرہ گاو زمین فرو شکند + بلبتہ زہرہ شیر سپہر را بدرد + شکوہ کوہ مرا و برا و بزیر پہا ط زمین + چہا بہ

پاہ مسافت بہ یک قدم سپرد ✤ چنین تگاور رعنا کہ باغ جنت را ✤ تنا خرلیست کہ برگ گلے از و بچرد ✤ چنان ضعیف شد از بجوسے کہ باد نحیف ✤ چو برگ گل بکفت خرمن مہش ببرد ✤ اگر عطاش دہم ضرب مثنی نرسد ✤ و گر بہاش کنم کس بیک جوسے نخرد ✤ امیر آخر سلطان تو ئی کرم آگرنے ✤ کہ تا بچشم عنایت بروسے ادنگرد ✤ یہ قطعہ بھی بحر و وزن صدر مین ہی اللغات نعل ہندی خچر عجلہ نستافتن سکون جیم بہ ضرورت شعر ضرب ای نوعی المعنی ای یگانہ دو جہان کے پایہ تیرے دروازہ کے چار طاق کا قریب ہی کہ علو شان مین نہ رواق فلک سے نکلا ہے ایسا عالی رتبہ تو ہوسے اور تیری حشمت کے کنگرہ کی بلندی پر سوائے کبوتر شہ بال آسمان کے نہ اوڑ سکے اب جواب ندا کا ہہ کہ بدر کو بادشاہ نے ایک خچر انعام مین دیا ہی کہ وقت تیز روی کے حضرت سلیمان کے گھوڑے سے بھی جو خود ہوا ہی اتنی سبقت لیجائے گران بکاف تازی وہ گھوڑا جو ایک شخص کے واسطے مخصوص ہو اور ظاہر کہ ہوا سوائے حضرت سلیمان کے اور کسکا گھوڑا نہی معمول ہی کہ گھوڑا خچر وغیرہ اگلے ٹاپ سے زمین کو ریدتے ہین وہ خچر ایسا زبردست ہی کہ اگر زمین کو ریدے تو مہرے پشت گاو زمین کی توڑ دے اور اگر آواز کرے تو زہرہ شیر سپہر کا پھاڑ دے ہر چند کہ شیر سے گھوڑا گدہا خچر بہت ڈرتا ہی جسامت مین تو کوہ شکوہ ہی اور بساط زمین پر حال اسکا یہ کہ چار ماہ کی مسافت ایک قدم کے حوالہ کرتا ہی کہ تو ہی طی کرنے چار ماہ وہی چار نعل بشکل ہلال محشی نے سپرد کے معنے مین لکھا ہی پامال ساز و ایسا خوبصورت تگاور ہی کہ باغ جنت سے اگر وہ ایک برگ گل چر لے تو جنت نہایت ہی فخر و ناز کرے سوا ایسا بے دانہ رہنے سے ضعیف ہوگیا کہ ہلکی سے ہوا اٹھا کر برگ گل کیطرح خرمن ماہ تک اسکو لیجائے اب مجکو کچھ بن نہین آتا اگر کسیکو دیدون تو کسی قسم کا کچھ احسان نہین کس سے مثال دون کہ اتنا سا احسان ہوگا کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی اور اگر بیچون تو کوئی ایک جو کو مول نہین لیگا لا بد تو امیر آخر سلطانی ہی اپنے کرم سے کہدے کہ چشم عنایت اسکی صورت حال پر ڈالے رہے اور رحم کرے

قطعہ دیگر

قولہ مقصود کاخ و حجرہ و ایوان نگاشتن ✤ کاشانہائے سر بفلک برفراشتن ✤ گلہائے دلفریب و درختان آبدار ✤ در باغ و بوستان ز سر لطف کاشتن ✤ از بہر آنست تا برادو دل اندرو ✤ یک لحظہ دوستی بتوان باز داشتن ✤ ورنہ چگونہ مردم عاقل بنا کند ✤ ہرگز عمارتی کہ بباید گذاشتن ✤ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکانش

اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات کاخ محل ایوان صحن نگاشتن منقش کرنا المعنی یعنے کاخ و حجرہ و ایوان کا منقش کرنا اور کاشانے بلند سر بفلک بنانا اچھے اچھے گل دلفریب اور درخت آبدار باغ و بستان مین بڑے لطف کے ساتھ بونا اس سے مقصود یہی تو ہی کہ لحظہ بھر یہ مراد دل و دوستی ان سے کرین اور اگر یہ ایک لحظہ کی دوستی انکو مقصود نہین ہی تو بھلا عاقل بھی کہین ایسا کرتے ہین کہ عمارت چھوڑ جانے کے واسطے بنائین یہ عاقلون کا کام نہین ہی

قطعہ دیگر

قولہ خداوندا امرا در علم منقول + زبان و دیدہ و دل گشت گویا + سوی معقول نیزم دسترس ہست + اگرچہ نیستم چون پور سینا + ترا گر مال بسیار ست باشد + رضینا قسمة الجبار فینا + یہ اشعار ہزج مین ہین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اللغات منقول علم تفسیر حدیث معقول صرف نحو منطق ریاضی وغیرہ پور پسر سینا نام پدر بوعلی حکیم المعنی خداوندا اطرف بادشاہ کے ہی کہ ای صاحب مجکو علم منقول تو ایسا ہی جس سے میری زبان و دیدہ اور دل سب گویا ہین اور معقول مین بھی دسترس ہی اگرچہ پور سینا یعنے علی بن سینا کے مثل نہین کہ اسی معقول کی بدولت چندے مرتد ہو گیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہی اسکا ہمسر ہون یہ دولت تو میرے پاس ہی تیرے پاس اگر بہت سا مال ہی تو ہو مین اُسپر راضی ہون جو میرے حصہ مین خدا تعالی نے کیا ہی

دیگر فرد

کرم بباغ سخا رستہ بود کرم بخورد + بگوش ہر کہ بگفتم کرم بگفت کرم + یہ شعر بھی بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات کرم بفتحتین معروف و نیز بمعنی کر ہستم کرم بالکسر ہندی کیڑا المعنی کرم جہان سے ناپید ہی کسیوقت مین باغ سخا سے جما تھا سو کیڑے نے اُسکی جڑ کھالی اب کسیکے سامنے نام کرم کا لیتا ہون تو کہتا ہی کرم یعنے بہرا ہون مجھسے مت پوچھ مین نے نہین سنا جواب ہی کیا دون

دیگر نظم

طال شوقی الی محبتکم + ایہا الغائبون عن نظری + روز و شب مونسش خیال شماست + فاسئلوا عن خیالکم خبری المعنی بڑھا ہوا ہی شوق میرا تمھاری محبت مین ای وہ لوگ جو میری نظر سے غائب ہو ذات تمھارا ہم

خیال میرا مونس ہر انیس ہر بس اُس اپنے خیال ہی سے میری خبر پوچھو

خاتمة الشرح از جانب معز اللہ خان کمترین شاگرد شارح ذیشان نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی شرحی کہ زبانست صفش قاصر + ہر یک گہر متن از و شد ظاہر + بر جودت الفاظ معانی نازان + الفاظ باعزاز معانی فاخر +
سبحان اللہ یہ وہ شرح ہی جس سے شارحین پر بات ہی ہیچ تو یہ ہی کہ شارح کی اعجاز و کرامات ہی متن ماتن کی متانت
عبارت اور علو معنے کے فواید جو مدت سے مردہ در گور تھے آج اس شرح کی بدولت اُنکو وہ حیات حاصل ہوئی
جو حضرت خضر کو آب حیات سے ناظرین شائقین اس شاہد لاثانی معانی کے حسن و جمال دلفریب پر اگر ہزار
دل و جان سے نثار و قربان ہون تو سزاوار و شایان ہی کیونکہ آب و تاب جواہر حسن و خوبی کی بخوبی اسکی [illegible]
عبارت و آئینہ رخسار سادہ الفاظ سے صاف آشکار و نمایان ہی مثنوی شاعر نے قصیدے جب سے لکھے +
محتاج اسی شرح کے وہ بس تھے + معنے لکھے معجزہ دکھایا + کوزہ مین کیا ہی بند دریا + رہتے تھے نہان نظر سے
جنکے + روشن ہوے اور نیر مثل دن کے + انصاف سے دیکھیین دین دعائین + شارح کلم کی لین بلائین +
معنی کو کیا ہی صاف زندا + کیونکر نہ کہون مین رشک عیسی + ایسا نہوا نہو گا کو [illegible] اور نہ ہوگا [illegible] وہی +
الفاظ کے کھلگئے معانی + معنی کو ملی عجب روانی + ہو کیون نہ فروغ [illegible] دن + شارح تو قمر ہین بدر ماتن +
روک اپنا قلم بیان ہی اعلی + کر بند دہن کہ تو ہی ادنی + قطعہ [illegible] مخدوم نے انصاف کیجیے + غضب کی دی ہر لام
نکتہ سنجی + نکات مشکلہ سب ہوگئے حل + بلا کی ہی طبیعت مین روانی + خرد سے مین نے سال ختم پوچھا + کہا
بے مثل شرح بدر چاچی + پس ازین یہ کمترین [illegible] خوشہ چین خرمن افادت و افاضت جناب مولانای
محمد عبد المجید خان صاحب شارح اذن الشارحین اعنی ہیچمدان معز اللہ خان ولد عبد الرحمن خان
مغفور [illegible] الرحمن خان حافظ آبادی [illegible] رحمت و مغفرت خداوند جہان آفرین سخن سنجان معنی فہم اور معنی سنجان سخن
فہم کی خدمت مین ملتمس [illegible] عرض رسا ہی کہ استاد موصوف الصفات نے آغاز اس شرح کا ۱۲ [illegible] ہجری مین کیا تھا
اسیواسطے بس نے برعایت و مناسبت سال آغاز تصنیف باسم محبوب و مرغوب موسوم کیا ہی مگر افسوس
کہ خاتمہ بقلم اعلی اور شرف مشرف و مختتم نہونے پایا تھا کہ جناب مخدوم مرحوم عازم ملک بقا ہو کر نیکنامی دنیا

ومغفرت آخرت کا توشہ لیکے اور یہ آٹھ کتابین کہ فی الحقیقت نمونۂ ہشت بہشت ہین اس وارثان یادگار میں
ہمکو تحفہ دے گئے یعنے قصاید نعتیہ ہدیۂ مجیدیہ ترجمۂ تحفہ اثنا عشریہ شرح شبستان نکات شرح سکندرنامہ
شرح گل کشتی شرح مثنوی مولانائے روم شرح قصاید عرفی شرح قصاید بدرچاج۔ اللہ تعالے مصنف موصوف
کو داخل علیین کرکے اپنے جمال باکمال سے بہرہ مند و شادکام اور اُنکے کلام معجز نظام مطبوع خاص وعام
خصوصاً شرح ہذا کو مقبول کافۂ انام فرمائے قطعہ الٰہی یہ محبوب و مرغوب ہو + جگہ آنکھ مین دل مین دین
خاص وعام + طفیل محمد علیہ الصلوٰۃ + طفیل صحابہ علیہم سلام آمین آمین

تاریخ وفات شارح

اُنتنوی مرے قدردان و مطاع جہان + سدھارے جو دنیا سے سوئے جہان + دوشنبہ کا دن اولین
پاس تا + جو یہ حادثہ سخت ہمپر پڑا + تھی اول جمادی کی تاریخ سلخ + ہوئی زندگی ہمیہ جسرو تلخ + ہوئے
تیرہ صدی جب تیرہ سال + گیا سوئے گردون وہ مہر کمال + ہوکیا سال رحلت کی فکر و تلاش + جگر
چاک ہی اور دل پاش پاش + یہ کہتا ہی خود خامۂ سینہ چاک + رقم کر ہوے داخل خلد پاک + مثنوی یار ہی غم کا تیر سینے
اگر روح جسد + کس سے مین اب کرون گا ہمرازی + کون میری کرے گا دمسازی + چھٹ گیا
ابتو میرا اُنکا ساتھ + سر پہ
امیرسے جنکا ہاتھ + عمر اپنی بھی پہونچی حد پہ ہی + فکر عقبیٰ کی ہو تو بہتر ہی +
عفو ہو جائین سارے جرم و گناہ + ار
حمتر اللہ + یا خدا ہو دعا مری مقبول + بطفیل رسول و آل رسول آمین یا رب العالمین

خاتمۃ الطبع از ارباب کارپردازان مطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ ایزد متعال کہ ان ایام برکت التیام
ارکار نامۂ شگرف جسکا حرف حرف روکش جام جم و آئینۂ اسکندر
ہی دافع معضلات رافع مشکلات موسوم بہ شرح قصائد بدرچاج محقق بے نظیر ماہر روشن ضمیر جناب مولوی
عبدالمجید خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت نہایت اہتمام وحسن انتظام سے مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بجالی ہمتی
جناب معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ نومبر ۱۸۹۷ء مطابق ماہ جمادی الاخریٰ 2679
سنہ ۱۳۱۵ ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی حق تعالیٰ مقبول خلائق فرمائے

دیوان حضرت - خواجہ معین الدین چشتی -
دیوان حضرت غوث الاعظم -
رباعیات عمر خیام - از استاد عمر خیام -
دیوان مخفی - ایرانی رشتیٔ استاد سخن -
دیوان غنی - نازک خیال ملا طاہر کشمیری -
دیوان قاسم متخلص بہ دیوانہ استاد معروف -
دیوان ناصر علی - سرہندی مشہور آفاق -
دیوان کشفی - از مولانا سلامت اللہ -
دیوان ہلالی - از مشاہیر ایران -
دیوان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -
دیوان خیال بیخودی - از سیتل سنگھ بیخود -
دیوان صہبائی - از امام بخش دہلوی معروف -
دیوان مخزن التوحید - از رائے کنہیا لال -
دیوان نویدی - مشہور عام -
دیوان رسوا - کلام ملا احمد حسین رسوا -
دیوان واقف - از نور الدین لاہوری -
دیوان امیر - کلام سید امیر الدین -
قصائد عرفی محشی -
شرح قصائد عرفی - از ملا قطب الدین فارغ -
قصائد بدر چاچ - محشی مع فرہنگ اصطلاحات
شرح قصائد بدر چاچ - مسمی بکاشف الاسرار

از مولانا غیاث الدین -
قصائد مدحیہ نظام - از نواب مردان علی خان رعنا مرحوم -
ساقی نامۂ ظہوری - محشی از ملا نور الدین ظہوری -
قران السعدین - مشہور تصنیف امیر خسرو دہلوی -
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد - از مولوی عبد الحافظ محمد نذیر رامپوری -

قصص نظم درسی وغیرہ

مثنوی خسرو گل - مسمی بہ خسرو نامہ - از شیخ فرید الدین عطار
مثنوی مخزن الاسرار - از خواجہ نظامی -
ظہور الاسرار - شرح مخزن الاسرار از ملا ظہور الحسن -
مثنوی لیلی مجنون - از خواجہ نظامی -
مثنوی خسرو شیرین - از خواجہ نظامی -
مثنوی ہفت پیکر - از خواجہ نظامی -
سکندر نامہ بری محشی کلاں جلی قلم مع فرہنگ از خواجہ نظامی -
سکندر نامۂ بری - خفی قلم محشی -
شرح سکندر نامۂ بری - از علمائے کلکتہ معروف بہ منتخب الشروح -
شرح سکندر نامۂ بری معروف بشرح گلوی رائج پنجاب

شرح سکندرنامۂ بحری - از محمد نصیر الدین شاہ -
شرح سکندرنامۂ بحری - از مولانا غیاث الدین -
سکندرنامۂ بحری - از خواجہ نظامی -
مثنوی یوسف زلیخا - از ملا عبد الرحمن جامی
جلی قلم محشی -
شرح زلیخائے جامی - از مولوی محمد شاد
تحفۃ الاحرار جامی - محشی -
تحفۃ الاحرار جامی محشی -
مثنوی یوسف زلیخائے فردوسی - استاد معروف
مثنوی لیلی مجنون - از امیر خسرو -
مثنوی ہشت بہشت - از ملا خسرو -
مثنوی لیلی مجنون ہاتفی -
مثنوی شیرین خسرو آصفی - از نواب
آصف جاہ -
مثنوی تحفۃ العراقین - از افضل الشعرا
خاقانی -
مثنوی نلدمن فیضی -
مثنوی غنیمت - از ملا محمد اکرم ملتانی -
مثنوی نشتر غم - از ملا محمد مقیم -
مثنوی ہلالی - مشہور بہ نازک خیالی -
مثنوی تحفۂ طہران - مصنفہ مولوی ابو الحسن

صاحب فریدآبادی -
مثنوی سیر عجیب الجلیل - بگڑی بعض القدر
نامی قابل دید -
مثنوی نالہ مضطر - از سید منظور احمد ڈپٹی کلکٹر -
مثنوی شکرستان خیال - مع خوان نعمت
از ملا فوقی -
مثنوی زاد المسافرین - از ملا حسین واعظ -
ترجیع بند - خود رفتہ از منشی بہاری لال -
فسانۂ وامق و عذرا - از شعرائے قدیم صرفی -

قصص نثر درسی وغیرہ

عیار دانش - از شیخ ابو الفضل - وزیر اکبر بادشاہ
شبستان عشرت - معروف بہ عجیب القصص از
منشی بخت سنگھ -
انوار سہیلی - از ملا حسین واعظ -
مفرح القلوب - یعنی گیارہ نامہ از مفتی تاج الدین
نگار دانش - ملخص انوار سہیلی مولفہ منشی نول کشور
صاحب سی - آئی - ای مرحوم -
بہار دانش - جلی قلم محشی مدرسی - بہ نوشتائی
مستورات -
... العشاق - از ملا رضی -